عنایت نامے

شیخ یوسف متالا حفظہ اللہ

مشتے نمونہ از خروارے

از عنایات الٰہیہ و محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت 'عنایت نامے' قارئین کے ہاتھوں میں ہیں۔

یہ 'عنایت نامے' نام ہم نے اس لئے تجویز کیا کہ قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کے مکاتیب گرامی میرے اور میرے بھائی جان شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب متالا نور اللہ مرقدہ وبرد اللہ مضجعہ واعلی اللہ مراتبہ کے نام، کئی سو مکاتیب کے مجموعے کو ہم نے 'محبت نامے' نام دیا تھا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب جونپوری نور اللہ مرقدہ نے دسیوں دفعہ اس 'محبت نامے' کے نام پر اشکال فرمایا تھا، فرماتے کہ اس کے بدلہ میں 'شفقت نامے، عنبر شامے' تجویز کرتے۔

ہم نے 'محبت نامے' کی مناسبت سے 'عنایت نامے' تجویز اس لئے کیا کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے یہاں ہر چیز میں توازن ہوتا تھا، جب کسی کے نام گرامی نامہ تحریر کرواتے تو معلوم ہوتا تھا کہ الگ الگ خانے اور قسمیں حضرت کے ذہن میں ہیں، کسی کے لئے نہایت اونچے القاب، کسی کے لئے عزیزم سلمہ، کسی کے لئے عنایت فرمایم سے مکتوب شروع فرماتے۔

میرے نام ایک خط میں کوئی ڈیڑھ دو سطر میں پہلے القاب عالیہ غصہ میں لکھوا کر پھر عتاب نامہ شروع فرمایا تھا۔

لیکن دو چیزیں بہت عام تھیں؛ حضرت کے گھر کے لوگوں کے لئے، بچوں کے لئے عزیزم، اسی طرح خدام میں اور حضرت کے قریبی لوگوں کے لئے عزیزم ہوا کرتا تھا۔ ورنہ عامۃً عنایت فرمایم سے شروع فرماتے تھے۔

لیکن اہم وجہ اس نام کے تجویز کرنے کی یہ ہے کہ شروع میں ہم نے دو مکتوبات گرامی رکھے ہیں۔

جن میں سے ایک حضرت نے اہل رائے ونڈ کو تحریر فرمایا ہے۔

دوسرا حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری صاحب نور اللہ مرقدہ کا مکتوب حضرت شیخ قدس سرہ کے نام ہے۔ اور اس میں سید الاولین والآخرین، سید الانبیاء والمرسلین، سرور کونین، فخر کائنات، آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت شیخ قدس سرہ پر عنایات محمدیہ کا ایک نمونہ ہے۔

حضرت مولانا محمد عمر صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے جس میں بطور خاص حضرت شیخ قدس سرہ کے نام پیغام ہوتا، حضرت کا ذکر ہوتا یا کسی کے بارے میں ہوتا، تو حضرت مولانا محمد عمر صاحب وہ رویائے مبارکہ حضرت شیخ قدس سرہ کو تحریر فرمایا کرتے تھے۔

ان میں سے یہ ایک بڑا بابرکت عنایت نامہ ہے جس میں آقائے پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات، توجہات، نظرِ کرم جو حضرت شیخ پر اور اِس خاندان پر ہمیشہ سے رہی، اس کا ایک نمونہ ہے۔

مشائخِ کاندھلہ میں سے ایک بزرگ پیدل حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ بہت کم خاندان کے افراد ایسے ہوں گے کہ جنہوں نے ایشیا سے بیت اللہ تک کا پیدل سفر فرمایا، جاتے ہوئے بھی اور آتے ہوئے بھی، اور بار بار فرمایا۔ ان اسفار کی داستانیں بھی واقعی بڑی عجیب وغریب ہوں گی۔

ایک دفعہ حج بیت اللہ کے سفر سے پیدل واپس تشریف لا رہے ہیں۔ جب کاندھلہ کچھ ہی دور رہ گیا، پانی پت کا علاقہ عبور کر کے شاملی کے قریب پہونچنے والے ہیں کہ وہاں کسی مسجد میں آرام فرمایا اور نماز فجر ادا فرمائی اور آگے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

اسی رات مسجد کے قریبی علاقہ میں کسی کے گھر میں چوری ہوئی، تو چور کی تلاش جاری ہے۔

نماز فجر کے شرکاء نے بتایا کہ نو وارد کوئی مسافر جسے ہم نے یہاں کبھی دیکھا نہیں، وہ بھی فجر کی نماز میں تھا، پھر اس کی علامتیں بتائی گئیں، چنانچہ آدمی چاروں طرف اس حلیہ کی شخصیت کی تلاش میں نکلے اور حضرت تک پہونچ گئے۔

جب حضرت نے جم غفیر کا غیر معمولی برتاؤ اپنے ساتھ دیکھا، تو دل میں سمجھ گئے المخلوق بين إصبعي الرحمن مخلوق رحمن تبارک وتعالی کی انگلیوں کے اشارہ پر چلتی ہے، میرے ساتھ یہ برتاؤ مخلوق کی طرف سے نہیں ہے، مالک کی عنایت ہے کہ سفر قریب الختم ہے، تو اچھی طرح مجھے نچوڑ لیا جائے۔

چنانچہ حضرت نے ان کا مقصد سن کر فرمادیا جہاں تم چاہو مجھے لے جاؤ۔ اب وہ آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ فلاں کوتوالی میں ان کو لے جاتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ مجھے وہاں نہ لے جاو، تو حضرت کے انکار پر انہیں یقین ہو گیا کہ یہی شخص مجرم ہے، اسی لئے اس کو توالی کے نام سے وہاں جانے کے لئے تیار نہیں۔

حضرت اور اِن اللہ والوں کا کیا ظرف، کہ حضرت نے جب کو توالی کا نام سنا تو حضرت کو کوئی داروغہ وہاں کے یاد آئے جو وہاں ملازم ہیں اور حضرت کے متوسلین میں سے ہیں، تو یہ غریب بیچارے کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں، اس لئے وہاں نہ لے جانے کو فرمایا، لیکن حضرت کے انکار کے باوجود وہیں پر لے جایا گیا۔

اب کیا تھا کہ مجرم کی طرح سے اپنے شیخ کو کسی کی گرفت میں داروغہ جی نے دیکھا، تو ان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی، لیکن حضرت نے ان سے فرمایا کہ اِن کو نہایت تعظیم ،تکریم اور کھلا پلا کر یہاں سے عزت کے ساتھ روانہ کیا جائے۔

تو یہ عنایات ربانیہ ہیں، اسی طرح عنایات محمدیہ ہوتی ہیں۔ تکوینات کے قصوں میں مالک کی حکمتوں کا کیا کہنا کہ ان عنایات کے ذریعہ مالک انہیں بلند سے بلند تر مراتب پر پہونچانا چاہتا ہے۔

اسی طرح کا یہ ایک مکتوب ہے کہ اِدھر سے حکمت الٰہیہ مقتضی ہوئی کہ شیخ الحدیث، قطب وقت، شارح صحاح ستہ، اور مہاجر مدینہ بن چکے ہیں، اب آگے قطب الاقطاب بنانے سے پہلے اِنہیں آزماتے ہیں۔أشد بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل.

چنانچہ رائیونڈ کی شوریٰ ہوئی، چار آدمی جدہ میں حضرت سے ملتے ہیں، افضل نام کا شخص موشگافی کرتے ہوئے قطب وقت سے کہتا ہے کہ 'تمہارے مسجد نور میں قیام سے تبلیغ کو نقصان ہو رہا ہے'۔

اب رونے کے بجائے سوچئے کہ ابی وسیدی وسندی ومولائی حضرتِ اقدس مہاجر مدنی قدس سرہ اپنی عمر کے تہتر سال، پانچ مہینے اور ایک دن دنیائے دنی میں گزار چکے ہیں کہ گیارہ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ ولادت ہے، اور ایک مثالی زندگی کاندھلہ، گنگوہ، پھر سہارنپور میں گزاری، کیا تعلیم کا زمانہ، کیا تدریس کا زمانہ، کیا تصنیف کا زمانہ، اور روحانی سلاسل کی خدمت سب کچھ بے مثال رہا۔

حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نور اللہ مرقدہ سے تعلق بے مثال تھا۔ جانبین سے اس قدر خلوص و محبت کہ شاید مثال اس کی کم ملتی ہوگی۔ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کی جب سہارنپور تشریف آوری ہوتی یا حضرت شیخ قدس سرہ جب سرپرستان اور دار العلوم کی شوریٰ کے لئے تشریف لے جاتے، تو وہاں ایک دوسرے کے ساتھ دل کی باتیں ہوتی۔

ایک مرتبہ کی تشریف آوری پر حضرت مولانا اعزاز علی صاحب ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ دن بھر میں صرف تین گھنٹے کی نیند، اور بر سہا برس کا یہ معمول حضرت شیخ کا دیکھا، حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نے حضرت شیخ قدس سرہ سے اپنا حال بیان فرمایا کہ جب میں نور الایضاح کا حاشیہ لکھ رہا تھا، تو اس وقت میری بھی یہی کیفیت تھی، اللہ تعالی ہمارے ان اکابر نور اللہ مراقدہم جیسا علمی شغل ہم میں بھی نصیب فرمائے اور تن پرستی سے ہمارے حفاظت فرمائے۔

یہ حضرت شیخ قدس سرہ کی مبارک زندگی ہے جو ہندوستان میں حضرت شیخ نے گزاری۔ کیا کاندھلہ، پھر گنگوہ، پھر سہارنپور کے مشاغل عالیہ، اور درمیان میں جب اپنے شیخ و

مرشد، صاحب بذل المجہود، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نور اللہ مرقدہ کے ساتھ حضرت مدینہ طیبہ میں بذل المجہود کی تصنیف میں مشغول رہے۔

اور اس کے بعد پھر اوجز المسالک کی تصنیف وہاں شروع فرمائی، تو حضرت فرماتے ہیں کہ جب ایک جلد پوری ہو گئی، لیتھو کی ایک جلد، جس کی عربی ٹائپ پر تین چار جلدیں طبع ہوئی ہیں۔

حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ یہاں کی برکات سے میں اس مختصر مدت میں اوجز کی ایک جلد لکھ پایا، تو اب یہاں سے میں ہندوستان واپس کیوں جاؤں؟ اس لئے میں نے مدینہ منورہ میں قیام کا تہیہ کر لیا اور نیت کر لی۔

اب آقائے پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ، عنایات مبارکہ حضرت کی طرف مبذول ہوتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور صریح حکم فرماتے ہیں اذهب إلى الهند إذا جاء وقتك نطلبك کہ اس وقت ہندوستان چلے جاؤ، جب آپ کا وقت موعود آئے گا تو ہم آپ کو طلب فرمالیں گے، آپ کو یہاں بلالیں گے۔

اس کو حضرت نے اپنے ذہن میں اس قدر پختہ فرمالیا تھا کہ ہزاروں دفعہ حضرت نے اس کو یاد فرمایا، یاد دلایا، اس کا ذکر فرمایا، لیکن اشاروں میں۔ حضرت نے اس کی ایک اصطلاح بنالی تھی کہ جب کوئی حضرت کو حجاز کے سفر کا مشورہ دیتا، تو حضرت فرماتے کہ میں جاؤں تو پھر آؤں کیوں؟ واپس آؤں تو پھر جاؤں کیوں؟ اور اِس کا مستقل نام تھا: طلب موعود۔ کہ میں اس سفر کو طلبِ موعود کیوں نہ سمجھوں؟ اس اصطلاح کو جاننے والے خدام اس کے معنی سمجھتے

تھے کہ طلب موعود سے مراد اِرشاد نبوی إذا جاء وقتك نطلبك ہے کہ سفر آخرت کے وقت ہم آپ کو بلالیں گے۔

چنانچہ حضرت شیخ قدس سرہ انگلینڈ کے آخری سفر میں بیمار ہوئے، ہسپتال لے جانا تجویز ہوا، حضرت نے انکار فرمایا اور حضرت کے انکار پر میں نے جب عرض کیا کہ حضرت، صرف تین دن کے لئے چیک اپ کے لئے جانا ہے، تو حضرت نے فرمایا صرف تین دن؟ وعدہ ہے؟ میں نے کہا جی حضرت، وعدہ ہے۔ چنانچہ وعدہ کے مطابق ہسپتال سے تین دن پورے ہونے سے پہلے ہم دار العلوم واپس پہونچ گئے۔

حضرت کی طبیعت بحال ہوگئ تو حضرت کو ہم نے بتایا کہ ہسپتال میں تو حضرت کی طبیعت اس قدر ناساز ہوچکی تھی کہ ہم مایوس ہو چکے تھے۔

اور ہم نے برطانیہ سے مدینہ منورہ کے ایر پورٹ تک کے لئے حضرت کو زندہ یا حضرت کے جنازہ کو لے جانے کے لئے جہاز بک کروالیا تھا۔

یہ سن کر حضرت مسکرائے اور فرمایا میرے پیارے، میرے ساتھ تو وعدہ ہے، تجھے وہ میرے ساتھ کا وعدہ یاد نہیں ہے؟ پھر حضرت نے اس کو دوبارہ دہرایا، اذهب إلى الهند إذا جاء وقتك نطلبك تو میرے پیارے، میرے ساتھ تو وعدہ ہے، اس لئے میرے مرنے ورنے کا فکر نہ کرو۔

اتنا پختہ یقین تھا کہ پھر اس سفر برطانیہ سے جب حجاز مقدس پہونچے، کچھ ماہ بعد حضرت کو قلبی تقاضا ہوا کہ ہندوستان جانا ہے تو ساری دنیا ایک طرف، کیا خواص، کیا اطباء، کیا علماء، کیا مشائخ، سب متفق ہیں کہ جانا نہیں چاہئے، کیوں کہ اب طبیعت مضمحل چل رہی تھی

،اس وقت بھی یہی فرماتے کہ میرے مرنے کا فکر نہ کرو، میرے ساتھ تو وعدہ ہے۔ چنانچہ حضرت الحمدللہ تشریف لے گئے، وہاں بھی ہولی فیملی ہسپٹال میں داخل بھی کرنا پڑا، لیکن الحمد للہ حضرت نے وہ سفر پورا فرمایا۔ جتنی مدتِ قیام کی نیت فرما کر حضرت تشریف لے گئے تھے، وہ پوری ہونے پر واپس بسلامت وعافیت مدینہ طیبہ تشریف لے آئے۔

یہ سب عنایات ربانیہ اور عنایات محمدیہ ہیں جو حضرت شیخ قدس سرہ کے ساتھ تھیں۔ اب تہتر برس سے زائد یہ زندگی حضرت نے ہندوستان میں گزاری، اور ہندوستان میں آخری درسِ بخاری مکمل حضرت نے ہماری دورہ کی جماعت کو پڑھایا۔

اور بیسیوں دفعہ حضرت فرماتے کہ اس سال تو یوسف، تیری وجہ سے میں بخاری پڑھا رہا ہوں، بتا، آئندہ سال بخاری کس کو دوں؟

حضرت کے ذہن میں برسہابرس سے ایک پروگرام تھا، اسی کے مطابق حضرت چل رہے تھے، حضرت تہتر برس، پانچ مہینے اور ایک دن گزار کر حجاز مقدس کا سفر فرماتے ہیں۔ اس سفر میں میرے بھائی جان نور اللہ مرقدہ حضرت کی خدمت میں ہوتے ہیں۔

میں ان دنوں ہندوستان سے برطانیہ پہونچ چکا تھا اور اس وقت یہاں موجودہ زمانہ کی طرح مواصلات کی بھرمار نہیں تھی، اگر ٹیلیفون سے رابطہ کرنا ہو تو تین دن پہلے فون بک کروانا ہوتا ہے، جہاں پہلے سے اطلاع دی جاچکی ہو کہ میں فلاں دن فلاں ڈاک خانہ کے ٹیلیفون پر اتنے بجے فون کروں گا، تو ٹیلیفون سننے والا اس وقت وہاں پہونچ جاتا اور بات ہوسکتی تھی۔

اس لئے مجھے کوئی علم نہیں تھا کہ حضرت حجازِ مقدس کا سفر فرما رہے ہیں، لیکن میں ایک رات خواب دیکھ رہا ہوں کہ حضرت شیخ قدس سرہ تشریف فرما ہیں اور نعت پڑھی جا رہی ہے:

؎ با حسن عقیدت جس میں بیان	سرکار کی سیرت ہوتی ہے
اس بزم کے ذرہ ذرہ پر	اللہ کی رحمت ہوتی ہے

ترنم سے کوئی طالب علم پڑھ رہا ہے اور حضرت زار و قطار رو رہے ہیں، آنسو بہے جا رہے ہیں۔ پھر منظر بدل گیا، میں دیکھ رہا ہوں کہ میں اوپر فضا میں ہوں اور نیچے کے مناظر میں دیکھ رہا ہوں، تو ترکیا کے پہاڑ اوپر سے نظر آ رہے ہیں۔

جب حضرت کا گرامی نامہ ملا، تب معلوم ہوا کہ جس وقت میں نے یہ خواب دیکھا، وہ ہی وقت تھا کہ حضرت ممبئ میں تھے اور بھائی جان ساتھ تھے، اور حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ بھی اِن دنوں کُرالا ممبئ میں مقیم تھے۔ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ چلو، آج مولانا وصی اللہ صاحب سے ملنے جانا ہے، حضرت تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب نے واپسی میں حضرت کی خدمت میں دو سو روپیہ نذرانہ پیش کیا، حضرت نے قبول فرمایا۔

ممبئ سے حضرت حجاز مقدس کے لئے روانہ ہوئے۔ تو حضرت کا سفر وہاں ہو رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ کہ برطانیہ میں میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت کی مجلس میں نعت ہو رہی ہے اور حضرت رو رہے ہیں۔ اور رونے کی کیفیت وہی تھی جو حضرت کے

مدینہ طیبہ کے سفر کے وقت اوروہاں سے واپسی پر جو رونے کی کیفیت ہمیشہ ہوا کرتی تھی، اسی شکل میں حضرت کو دیکھا تھا۔

بعد میں جب حضرت حجاز مقدس پہنچ چکے اور وہاں سے گرامی نامہ آیا، تب پتہ چلا کہ بھائی جان ساتھ ہیں اور حضرت کا وہاں اب طویل قیام کا ارادہ ہے۔ عمرہ وغیرہ سے فارغ ہو کر جب حضرت مدینہ طیبہ پہنچے، حضرت صوفی جی کی طرف سے پیش کش ہوئی کہ میرے یہاں قیام ہو، ڈاکٹر اسماعیل صاحب اور مختلف ساتھیوں نے اپنے طور پر پیش کش کی کہ حضرت میرے یہاں قیام فرمائیں، اور بھی شکلیں حضرت کے سامنے لائی گئیں، لیکن ان میں سے حضرت مولانا سعید خان صاحب کی پیش کش کو، مسجدِ نور میں قیام کی تجویز کو قبول فرمایا اور حضرت وہاں مقیم ہوگئے جب کہ حضرت کی عمر اس وقت قریب قریب اتنی تھی کہ جتنی ان سطور کی تحریر کے وقت راقم کی ہے۔

عمر کے آخری ایام دیارِ مقدس میں گزارنے کی نیت سے حضرت نے اپنے ہم وطن شاگرد مولانا سعید خان صاحب کا جی خوش کرنے کے لئے سب کے مقابلہ میں مسجدِ نور کو ترجیح دی تھی۔

اب اس۔۔۔ گروہ کی ہرزہ سرائی کہ تمہارے مسجدِ نور میں قیام سے تبلیغ کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ سن کر میرے باپ، میرے مرشد، میرے آقا، میرے سب کچھ پر کیا گزری ہو گی؟

جس ہستی نے تبلیغ کے لئے اپنی عمر کھپادی۔ تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور اس کے جوابات پڑھئے اور۔۔۔ اس گروہ کے یہ کلمات بار بار پڑھئے اور سوچئے۔

جس ہستی کی قدم قدم پر رہنمائی کے حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ طالب رہتے تھے اور خواب بھی اسی کے دیکھتے تھے۔

حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ چچا جان نے اپنا خواب سنایا، فرمایا کہ میں چل رہا ہوں، میرے پیچھے پیچھے تم ہو، اور تمہارے پیچھے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری ہیں، بتاؤ، کیا تعبیر؟

حضرت نے برجستہ فرمایا کہ آپ تو ظاہر ہے کہ میں آپ کی اتباع کی، آپ کے پیچھے پیچھے چلنے کی کوشش کرتا ہوں، لیکن مجھ سے نہیں چلا جاتا، کوشش تو میں کرتا ہوں، تو ٹوکتے ہوئے حضرت مولانا الیاس صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ مطلب نہیں ہے، کیوں کہ پھر تمہارے پیچھے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب ہیں۔

پھر خود ہی چچا جان سے درخواست کی کہ آپ تعبیر دیجئے، تو حضرت مولانا الیاس صاحب نے پھر تعبیر دی کہ میرے اس کام پر اہل علم اور مشائخ کو اشکال ہے، اطمینان نہیں ہے، مگر وہ آپ کی وجہ سے خاموش ہیں، آپ میرے پشت پناہ ہوں، اور میرے کام کے پشت پناہ ہوں، اور یہ مشائخ آپ کا اس درجہ احترام، اور تکریم کا معاملہ آپ کے ساتھ فرماتے ہیں، وہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری قدس سرہ کی وجہ سے ہے کہ آپ کے پشت پناہ حضرت سہارنپوری ہیں۔

بخاری شریف کے درس میں بدء الأذان، اذان کی شروع ہونے کی روایات آئیں، تو حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نظام الدین پہونچا، تو چچا جان فرمانے لگے کہ کچھ چیزوں کا مشورہ ہم نے آپ پر موقوف رکھا تھا۔

پھر انہی چیزوں میں جب چچاجان نے یہ ذکر کیا کہ کچھ ساتھیوں کامشورہ ہے کہ ہماری جماعت جب گشت کے لئے جایا کرے تو ہاتھ میں ایک شخص جھنڈا لے کر آگے آگے چل رہا ہو، جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفود کو جھنڈا مرحمت فرمایا جاتا تھا۔

حضرت فرماتے ہیں کہ سنتے ہی میں نے جھٹ سے عرض کیا کہ چچاجان، آپ کا اصل کام اور آپ کی اصل دعوت تو نماز کی ہے، نماز کے لئے آپ بلانے جاتے ہیں، نماز کے لئے تو جھنڈا پہلے ہی مسترد ہو چکا ہے۔

چچاجان اس پر بہت خوش ہوئے، فرمایا اسی لئے تو ہم بہت سی چیزیں آپ کے مشورہ پر موقوف رکھتے ہیں۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کی نماز کے لئے اذان کی مشروعیت سے پہلے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا تھا جس میں نقارہ، ناقوس، اور مختلف چیزیں مشورہ میں پیش کی گئی تھیں، تو ان میں سے ایک مشورہ یہ بھی تھا کہ نماز کے وقت میں جھنڈا بلند کر دیا جائے، دیکھ کر صحابہ کرام کو معلوم ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے، ابھی جماعت ہونے والی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے قبول نہیں فرمایا تھا۔

چند ماہ حضرت شیخ قدس سرہ کے ساتھ بھائی جان گزارتے ہیں، پھر انہیں کچھ اعراض وامراض لاحق ہوتے ہیں، اس بناء پر وہ ہندوستان واپس تشریف لے جاتے ہیں۔

بھائی جان کی تشریف بری کے بعد پھر میں نے مولانا ہاشم صاحب کے ساتھ عمرہ کے سفر کا پروگرام بنایا، بشیر بھائی اور اسماعیل بھائی بھی ہمارے ساتھ تھے۔

حضرت کو ہم نے اطلاع کر دی تھی کہ فلاں جہاز سے ہم چار ساتھی پہونچ رہے ہیں، حضرت نے بہت اہتمام فرمایا اور مکہ مکرمہ کے لینڈ رجسٹرار حضرت کے میزبان بھائی سعدی صاحب کے ذمہ لگایا کہ ہمیں ایر پورٹ سے مکہ شریف پہونچائیں۔

لیکن اتفاق کہ ہمارا جہاز لندن سے قاہرہ کا تاخیر سے پہونچا اور ہم جس فلائیٹ سے بکنگ تھی اس میں نہ جاسکے اور حضرت شیخ قدس سرہ کے حکم کے مطابق بھائی سعدی صاحب ایر پورٹ پر انتظار کرتے رہے۔

تین دن کے بعد ہمیں فلائیٹ ملی اور جدہ پہونچ کر ہم نے مدینہ منورہ کی ٹیکسی لی اور رات دو ڈھائی بجے ہم مسجدِ نور پہونچے۔

حضرت بھی آرام فرمارہے تھے۔ ہم نے مٹی کے برتنوں میں جو پانی رکھا ہوا تھا اس میں اور نلوں سے جو پانی آتا تھا اس سے وضو کی کوشش کی، پانی اتنا گرم تھا کہ صرف استنجاء، اس سے پاک کرنا بھی مشکل معلوم ہو رہا تھا۔

حضرت تہجد کے لئے اٹھے، بھائی ابو الحسن نے اطلاع دی، حضرت نے فرمایا کہ میرے یاڑی، تین دن پہلے والے جہاز پر پہونچا ہوتا تو بھائی سعدی نے اتنا اہتمام فرمایا تھا کہ یاڑی، تو بھی یاد کرتا۔

اب فجر کے بعد متصلاً حضرت کا عمرہ کا سفر تجویز تھا، حضرت مکہ مکرمہ تشریف لے جانے والے تھے، چنانچہ حضرت کے ساتھ ہم لوگ بھی مکہ مکرمہ پہونچے، اور ہمارے ساتھی مولانا ہاشم صاحب اور بشیر بھائی اور اسماعیل بھائی تو عمرہ اور زیارت سے فارغ ہو کر برطانیہ واپس چلے گئے۔

اور میں حضرت کے ساتھ ٹھیر گیا، مکہ مکرمہ میں عمرہ وغیرہ سے فارغ ہو کر چند روز قیام فرما کر حضرت مسجدِ نور مدینہ طیبہ واپس تشریف لے آئے۔

مسجدِ نور میں اس وقت سے فجر کی نماز حضرت نے میرے ذمہ کر دی تھی۔ حضرت مولانا سعید خان صاحب کو بھی میری تلاوت اور نعتوں کا ترنم بہت پسند تھا۔ مسجدِ نور میں فجر کی نماز کے بعد ذکر کی مجلس ہوتی تھی، کبھی حضرت فرماتے آج تو تیرے ذکر کی آواز نہیں سنی گئی، ذکر میں بھی کیا تو سوتا رہا؟

پھر ذکر کے بعد اشراق سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر کے لئے سب آرام کرتے، پھر ناشتہ ہوتا، پھر آسمان کے نیچے مکان اور دیوار وغیرہ کے سائے میں بیٹھ کر حضرت ڈاک لکھوایا کرتے، اور بارہ بجے کے قریب مسجدِ نور سے مدرسہ علوم شرعیہ حضرت تشریف لے آتے۔

مدرسہ علوم شرعیہ میں ایک حجرہ تھا جس میں تحفیظ القرآن کا مدرسہ ہوتا تھا، تحفیظ کے اساتذہ اور طلبہ فجر کی نماز کے بعد سے لے کر گیارہ بجے تک وہاں ہوتے تھے، اس کے بعد اگلے دن تک کے لئے وہ جگہ خالی ہوتی تھی، حضرت ان طلبہ و مدرسین کے وہاں سے تشریف لے جانے کے بعد اس حجرہ میں ۱۲ بجے سے لے کر رات تک مقیم رہتے، اور سب نمازیں حرم شریف میں ہوتی تھیں، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء سے فارغ ہو کر حرم شریف سے حضرت مسجدِ نور تشریف لے جاتے، اور وہاں دستر خوان لگتا اور کھانا ہوتا تھا۔

حضرت کا ہندوستان میں معمول ایک وقت کھانے کا تھا، وہ دوپہر کا کھانا ہوتا تھا، شام کو کھانا نہیں کھاتے تھے، مگر حجاز مقدس میں اس کے برعکس حضرت رات کا کھانا نوش فرماتے

تھے، دوپہر کا کھانا حذف ہوتا تھا۔ اس طرح مسجدِ نور میں حضرت کا قیام بڑی عافیت سے رہا کرتا تھا۔

وہاں کے قیام کے دوران کے واقعات بھی بے شمار ہیں، مشایخ کی آمد، اہم جماعتوں کی آمد، کئی ایک نکاح وغیرہ کی تقریبات، وہیں سے پھر حضرت نے ینبوع کا سفر فرمایا، وہاں حضرت کے ساتھ جانا ہوا، پھر وہاں سے جدہ جوڑ یا اجتماع میں تشریف لائے۔

مولانا سعید خان صاحب کی درخواست پر وہاں تشریف لے گئے، بن لادن کی مسجد اس وقت مرکزِ تبلیغ تھا، پھر چند سال کے بعد بن لادن کی مسجد سے منتقل ہو کر جدہ سے باہر بڑی وسیع جگہ میں مرکز بنایا گیا تھا۔ اسی طرح مکہ مکرمہ میں ایک مسجدِ شہداء ہوتی تھی وہ مرکز تھا، اس کے بعد پشاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد حفائر کی جگہ اور اس کے اطراف کے مکانات مرکز کے لئے خرید لئے تھے اور مسجد حفائر کی تعمیر کروائی تھی۔

لیکن شاید حضرت شیخ قدس سرہ کا اس مسجد حفائر والے مرکز میں جانا بہت کم رہا۔ شروع میں جتنی دفعہ حضرت تشریف لے جاتے رہے، اس سفر سے پہلے عمرہ اور حج کے موقع پر بھی ہمیشہ مسجد شہداء میں تبلیغی اجتماعات ہوا کرتے تھے۔

اسی ٦٩ء والے سفر کے دوران حضرت طائف تشریف لے گئے، جس کے متعلق حضرت نے آپ بیتی میں تحریر فرمایا ہے کہ مجھے یوسف کو طائف کی سیر کرانی تھی۔ اِن تمام اسفار میں حضرت مولانا سعید خان صاحب نور اللہ مرقدہ روحانی، جسمانی، ذہنی طور پر بے حد مسرور اور شاداں اور خوش نظر آتے تھے، گویا کہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ انہیں اور ان کے کام کو حضرت شیخ قدس سرہ کی ذات گرامی سے ایک بہت زبردست دھکّا ملا ہے، بہت بڑی

قوت اس کام کو ملی ہے، کیوں کہ جتنا حضرت کے اس سفر سے پہلے کام تھا، چند ہی ماہ کے قیام میں کام کہاں سے کہاں پہونچ گیا، اس کو سمجھنے کے لئے صرف ایک قصہ کافی ہے۔

منگل کی رات مسجدِ نور میں اجتماع ہوا کرتا تھا، جس میں مختلف حضرات کے بیانات ہوا کرتے تھے، انہی دنوں مولانا شاہد صاحب کراچوی مد ظلہ العالی سوڈان وغیرہ کا گیارہ مہینہ کا طویل سفر فرما کر مدینہ منورہ پہونچے تھے، ان کا عربی میں بیان سن کر مولانا سعید خان صاحب فرمانے لگے کہ ہمارے حلقہ میں سب سے اچھی عربی تقریریں حضرت مولانا ابو الحسن علی میاں صاحب کی ہوتی ہیں، اور ان کی طرح سے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بلیَاوی اور اب میرے نزدیک یہ تیسرے نمبر پر مولانا شاہد صاحب کراچوی ہیں۔

اس کام کو اللہ نے حضرت کے اس قیام کی بدولت صرف چند مہینوں میں اتنا عروج عطا فرمایا کہ ایک دفعہ اجتماع یا جوڑ مسجد نور میں تجویز تھا، لیکن مجمع اتنا زیادہ ہو گیا کہ مسجدِ نور میں انتظام مشکل تھا، اس لئے آخری جماعتوں کی روانگی کے بیان کے لئے تجویز کیا گیا کہ مسجد نبوی میں سب منتقل ہو جائیں۔

پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت مولانا محمد عمر صاحب رخصتی بیان فرما رہے ہیں، اور صبح دس بجے سے لے کر قبیلِ ظہر تک یہ بیان ہوتا رہا، اور ریاض الجنۃ میں حضرت مولانا محمد عمر صاحب تشریف فرماہیں، اور وہاں سے بیان اور الوداعی نصائح جماعتوں کو دے رہے ہیں۔ اس کام کو اس طرح مقبولیت وہاں ملتی جارہی تھی۔

حضرت کا رمضان المبارک کے بعد غالباً شوال میں ہندوستان کا سفر ہوا، پھر جب حضرت ہندوستان سے واپس پہونچے تو حضرت کا مسجدِ نور میں قیام رہا۔

لیکن سنہ ۱۷ء میں حضرت قدس سرہ نے حج فرمایا جس سال میں حضرت کے ساتھ تھا، اور معمول کے مطابق تمام پروگرام مسجدِ نور میں قیام وغیرہ کے چل رہے تھے کہ حج کے دوران رائے ونڈ کا قافلہ بھی آیا ہوا تھا اور نظام الدین کا قافلہ بھی آیا ہوا تھا۔

احقر تو اپریل کے شروع میں برطانیہ واپس آگیا، لیکن ہفتہ نہیں گزرا ہو گا کہ حضرت کا گرامی نامہ مجھے پہونچتا ہے اور اس میں حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ تمہارے جانے کے بعد بعض تبلیغی ضرورتوں کی وجہ سے مجھے ہندوستان کا سفر پیش آگیا۔

ایک دوسرے گرامی نامہ میں حضرت نے سرنامہ پر شعر لکھا:

؎ آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں　　　محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو گئی

اس میں بھی پھر حضرت نے وہی جملہ تحریر فرمایا کہ تمہارے جانے کے بعد مجھے ہندوستان کا سفر پیش آگیا جس کی تفصیل زبانی، اور یکے بعد دیگے مجھے سات گرامی نامے تحریر فرمائے، ایک مہینہ میں سات گرامی نامے تحریر فرمائے۔

اور ان سات گرامی ناموں میں سے کسی میں حضرت نے بعض چیزوں کے بارے مجھے کچھ تنبیہ فرمائی۔

اس کے متعلق حضرت نے ایک گرامی نامہ میں مجھے تحریر فرمایا کہ وہ جو کچھ لکھا گیا ،وہ دراصل خارجی بعض چیزوں کے اثرات کی وجہ سے وہ تحریر تیز و تند لہجہ میں گویا لکھی گئی، اس لئے اسے آپ چاک کر دیجئے، پھاڑ کر پھینک دیجئے۔

میں بھی اس وقت حیرت و استعجاب میں، کہ کیا ہوا میرے حضرت کے ساتھ کہ حضرت کا دل دماغ، وہ تو ہمالیہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط تھا، جسے کوئی چیز ہلا نہیں سکتی تھی،

بڑے سے بڑے حادثہ کے موقع پر بھی حضرت فرماتے لاؤ بھئی، وضو کراؤ، سیدھے مسجد میں تشریف لے گئے، نماز پڑھ رہے ہیں، رو رہے ہیں، اور اس کے بعد پھر تمام چیزیں اپنے معمول کے مطابق ہوتیں۔

اب ایسی کیا چیز پیش آئی کہ جس نے میرے حضرت کے دل دماغ پر اتنا اثر ڈالا کہ جو حضرت نہیں لکھوانا چاہتے تھے، وہ املاء میں آئیں اور اب حضرت فرمارہے ہیں کہ اسے پھاڑ دیجئے کہ یہ دراصل بعض خارجی چیزوں کے تاثر کی وجہ سے وہ لکھی گئیں۔

ہوا یہ تھا کہ میری روانگی کے موقع پر دونوں گروہ ،رائے ونڈ اور نظام الدین کے وہیں پر تھے، پہلے حضرات نظام الدین روانہ ہوئے، ایرپورٹ پر پہنچے، اور مولانا محمد عمر صاحب نے جدہ ایرپورٹ پر سے ہی ایک خط لکھنا شروع کیا اور اسے مکمل کر کے ممبئی سے پوسٹ کیا، جو آپ کے سامنے ہے، جسے میں نے عنایات محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام کا عنوان دیا ہے۔ کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شیخ قدس سرہ کو پہلے سے متنبہ فرمانا چاہا کہ یہ چار آدمی آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں، یہ سیاسی پارٹی ہے۔

چنانچہ مولانا محمد عمر صاحب نے تو ایرپورٹ پر سے خط لکھا، پھر ممبئی سے حضرت کے پاس بھیج دیا۔

مگر وہ پارٹی خط آنے سے پہلے پہونچ چکی تھی اور اپنا کام انہوں نے کرلیا تھا کہ حضرات نظام الدین کے تشریف لے جانے کے اگلے دن چار آدمی حضرت کی خدمت میں پہونچتے ہیں۔

اب یہ حضرت کی امنگیں، تمنائیں، آرزو، اور مدینہ پاک سے وارفتگی کو سامنے رکھئیے اور حضرت کا اس وقت تک کا مقام کیا تھا کہ غالباً اسی حج میں یا اس سے آگے پیچھے کسی حج میں، شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب نور اللہ مرقدہ مکہ مکرمہ کے دیوان میں حضرت سے ملاقات فرماتے ہیں، معانقہ ہوتا ہے تو رو رہے ہوتے ہیں، مسلسل رو رہے ہیں اور زبان سے یہ کلمات سنے گئے: الحمد لله الذي جمعنا بأقدس الأماكن کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں اس جگہ، مقدس روئے زمین کے مقدس ٹکڑے پر مجتمع فرمایا۔

یہیں دیوانِ صولتیہ میں شامی عالم حضرت کی خدمت میں پہونچتے ہیں اور روتے جارہے ہیں اور مسلسل ہچکیاں ہیں، اس کے بعد کچھ سنبھلے تو گویا ہوئے کہ تیرہ برس سے میری دعا تھی کہ لامع کی ایک جلد میرے پاس پہونچی تھی تو میں دعا کر رہا تھا کہ الٰہی، اس کے مصنف سے میری ملاقات کرادے، آج میری دعا قبول ہوئی۔ اس طرح کے مشائخ واولیاء کے بے شمار واقعات تھے جن میں سرِ فہرست حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نور اللہ مرقدہ کے صاحبزادہ حضرت مولانا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

کہاں تو ایک لمحہ کی زیارت کو اولیاء اللہ اور علماء اور مشائخ کا ایک طبقہ اپنے لئے معراج تصور کر رہا ہوتا ہے، وہاں رائے ونڈ کے اس گروہ کی حرکت کا اندازہ لگایئے، جیسا کہ شاملی کے قریب پیدل حج بیت اللہ کے سفر سے لوٹنے والے اللہ کے ایک مقبول بندہ کو کوتوالی لے جایا جارہا ہوتا ہے مجرم کی شکل میں، ہو بہو وہی انداز رائے ونڈ کی اس ٹولی کا مسلط کیا جانا اور اِن کی تمام حرکتیں سب عنایاتِ ربانیہ تھیں۔ یہ مالک کی اپنے محبوب بندوں کے ساتھ چٹکیاں

ہوتی ہیں، جس طرح بچہ زور سے چٹکی بھرتا ہے، پھر ناخن سے مزید ڈباتا ہے اور باپ سے اور بھائی بہن سے پوچھتا ہے کہ آپ کو لگا؟

اس طرح مالک اپنے عشاق اور محبین کی محبت اور عاشقوں کے عشق کو نکھارنا چاہتا ہے، ان کا امتحان لیتا ہے۔

اسی امتحان کے لئے چار افراد کے گروہ کو استعمال کیا گیا کہ وہ آکر حضرت شیخ سے گویا ہوتے ہیں:

کہ آپ کے مسجد نور میں قیام سے تبلیغ کو نقصان پہونچ رہا ہے۔

حضرت نے جواباً فرمایا کہ مجھ سے تبلیغ کو نقصان؟ مولانا سعید خان نے تو کبھی کوئی اشارۃً کنایۃً اس کا اظہار نہیں فرمایا، بلکہ اس کے برعکس وہ تو کبھی کہتے کہ آج تو شام کی فلاں جماعت مسجدِ نور میں آئی ہوئی ہے، اس لئے آج فجر کے بعد کا ذکر بڑے زور وشور سے ہونا چاہئے کہ یہ لوگ تو رقص کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں، اور کبھی ان کا آدمی آکر کہتا کہ آج ذرا آہستہ ذکر ہو کہ جامعہ اسلامیہ کے اساتذہ کا وفد آیا ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا محمد عمر صاحب کے اس گرامی نامہ میں اسی سیاسی گروہ سے حضرت کو متنبہ کیا جارہا تھا، مگر قضاء اور قدر کے فیصلے نافذ ہو کر رہے اور یہ چار آدمیوں کا گروہ رذیل حرکت کے لئے پہونچ گیا اور کہہ ڈالا جو حضرت سے کہنا تھا۔

حضرت نے جواباً فرمایا کہ اب تو میں اپنا سب کچھ تصنیفی سلسلہ وہیں مسجد نور میں چھوڑ کر آیا ہوں اس لئے ابھی تو میری واپسی ضروری ہے۔

چنانچہ اس کے بعد حضرت کا جدہ سے مدینہ طیبہ کا سفر شروع ہوتا ہے، اور حضرت کی کرامات شروع ہوتی ہیں کہ جس گاڑی میں حضرت تشریف لے جارہے ہیں، راستہ میں خراب ہو جاتی ہے، دوسری گاڑی بلوائی گئی، جس میں حضرت مسجدِ نور پہونچے اور ایک شب وہاں گزاری۔

پھر اللہ نے ایسا کیا کہ جو حجرہ چند گھنٹوں کے لئے مدرسہ علوم شرعیہ کا استعمال فرمارہے تھے، مدرسہ والوں نے تحفیظ کا مکتب کہیں اور منتقل کر دیا اور وہ کمرہ حضرت کے لئے مختص فرمادیا۔

اس حجرہ کے پڑوس میں حضرت مولانا انعام کریم صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام تھا، انہوں نے اپنی قیام گاہ کے لئے اوپر کی منزل کا ایک کمرہ حاصل کر لیا اور اپنا کمرہ بھی حضرت کی خدمت میں پیش کر دیا۔ سامنے والا کمرہ جناب جج صاحب حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا، ان کے وصال کے بعد وہ کمرہ بھی سید حبیب صاحب نے حضرت کو دے دیا۔ اب یہ تینوں کمرے اور سارا صحن حضرت اور خدام اور مہمانوں اور مجالسِ عامہ کے لئے استعمال ہونے لگا، اور ایک مستقل گیٹ لگادیا گیا، جس سے یہ حصہ مدرسہ سے علیحدہ ہو جائے، اوپر جانے والوں کو بھی تکلیف نہ ہو اور یہاں حضرت کے ساتھ جو مقیم مہمان ہیں، انہیں بھی کسی قسم کی دشواری اور تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالی حضرت کے مراتب بلند فرمائے۔

جیسا میں نے عرض کیا کہ سہارنپور کے قیام میں کچے گھر کا وہ کمرہ، جس میں حضرت شیخ قدس سرہ برسوں آرام فرماتے رہے، وہ کتنا مقدس، کہ وہیں پر ملک الموت بیداری میں آکر حضرت سے گفتگو فرماتے ہیں اور حضرت کے دو خدام مولانا احمد لولات صاحب رحمۃ اللہ

علیہ اور مولانا مظہر عالم صاحب مظفر پوری مد ظلہم العالی گفتگو سن رہے ہیں، اور حضرت کے بیدار ہونے کے بعد عصر کے وضو کے وقت حضرت سے سوال فرماتے ہیں کہ حضرت والا لیٹ گئے تھے، پھر کسی سے گفتگو فرمارہے تھے؟

حضرت پیار میں پانی کے چھینٹے مار کر پوچھتے ہیں اب تو نے گفتگو سن لی تھی؟ اس کے بعد فرمایا کہ ملک الموت آئے تھے، ان سے گفتگو ہو رہی تھی۔

اسی طرح کا مقدس کمرہ کچے گھر کا وہ کتب خانہ تھا، جس میں سالہا سال حضرت شیخ قدس سرہ نے ساری تصانیف تیار فرمائیں۔ وہاں بھی اڈھیر عمر کو جب حضرت پہونچے ہوں گے، اس وقت ملک الموت وہاں تشریف لائے تھے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ میں تصنیف میں مشغول تھا، محسوس ہوا کہ کوئی آیا، میں نے گردن اوپر کی، دیکھا کہ سامنے ایک خوبصورت نوجوان کھڑے ہیں، پوچھا تم کون ہو؟ یہاں کیسے پہونچ گئے؟ فرمانے لگے کہ جن کو رات آپ یاد فرمارہے تھے کہ حضرت کو پھوڑے کی تکلیف شدید ہوگئی تھی، اور اس میں حضرت کو یقین تھا کہ اب یہ میرا آخری وقت ہے، اس یاد کرنے پر ملک الموت تشریف لے آئے تھے۔

حضرت نے فرمایا کہ پھر لے چلئے، فرمانے لگے کہ نہیں، ابھی تو آپ سے بہت کام لینا ہے۔

اسی طرح کی مدرسہ علوم شرعیہ کی یہ قیام گاہ بھی ہے مولانا انعام کریم صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ والا کمرہ، جس میں حضرت نے وصال فرمایا، کتنا مبارک، کہ میں حضرت کے افریقہ اور برطانیہ کے آخری سفر سے قبل حضرت کی خدمت میں پہونچا۔

حضرت مصافحہ اور معانقہ اور دست بوسی پر ہی فرمانے لگے کہ یوسف، تو نے وہ خواب سن لیا؟ میں نے عرض کیا کہ جی نہیں، پھر حضرت نے خود سنایا۔

حضرت نے اشارہ سے فرمایا، دروازہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہاں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف رکھتے تھے، اور داہنی طرف جہاں تکیے اور گدّے ہوا کرتے تھے، اس کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہاں سرور کونین فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ تمہیں قطب الاقطاب بنا دیا گیا، اس کا لوگوں میں اعلان فرما دیں۔

حضرت فرماتے ہیں کہ میں دل میں سوچنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں، سامنے موجود ہیں اور میں حاضرِ خدمت ہوں اور شاہ صاحب کو واسطہ بنا کر پیغام کیوں دے رہے ہیں؟ براہِ راست مجھے خطاب کیوں نہیں فرمایا؟

فوراً جواب ذہن میں آتا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے شاہ صاحب کی بعض عبارتوں پر اشکال ہوا کرتا تھا، کہ کہیں حضرت شاہ صاحب اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ میں قیومِ زمان ہوں، مجھے فلاں منصب دیا گیا، مجھے یہ مقام دیا گیا۔

اس وقت مجھے اشکال ہوا کرتا تھا کہ اپنے متعلق حضرت شاہ صاحب نے اپنے قلم سے کیوں لکھا ہوگا؟ گویا کہ شاہ صاحب کو بھی اُس وقت امرِ الٰہی ہوا ہوگا، امرِ نبوی ہوا ہوگا، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تم لوگوں میں اعلان کر دو۔

نہ معلوم کتنے سارے واقعات اور عجائب اور غرائب اسی میں پیش آئے۔ مثلاً حضرت کی خدمت میں حج کے زمانہ میں مصافحہ کی لائن لگتی تھی، بڑی طویل ہوا کرتی تھی،

عصر سے مغرب تک مصافحے ہی مصافحے چلتے رہتے تھے۔ اسی میں ایک نوجوان مصافحہ کرتے ہیں، حضرت ان کا نام پوچھتے ہیں، کہاں سے آئے، کہنے لگے دوبئی سے، کیا کرتے ہو؟ عرض کیا مزدوری۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میری طرف سے تمہیں بیعت کی اجازت ہے۔ وہ پورے طور پر سمجھ نہیں پائے، دوبارہ پوچھ رہے ہیں۔

حضرت نے صوفی جی سے فرمایا کہ صوفی جی، انہیں سمجھا دو۔ وہ لے جا کر ان کا پتہ لیتے ہیں، انہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ حضرت شیخ قدس سرہ نے تمہیں خلافت اور بیعت سے نوازا ہے، تو یہ ہمارے حضرت مفتی مختار الدین شاہ صاحب ہیں، اس طرح کے بے شمار واقعات اس مقدس جگہ کے بھی ہیں، مقدس قیام گاہ کے بھی ہیں۔

(شیخ الحدیث حضرت مولانا) یوسف متالا (حفظہ اللہ)

بروز جمعہ

۴/ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ

۲۰/ اپریل ۲۰۱۸ء

فہرست

ا

سیدی ومولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

از محمد یوسف پالنپوری
دیدہ

۲۸۶ بجے ۱۷ صفر ۱۳۹۱ھ منگل
۱۳ اپریل ۱۹۷۱ء

مخدومی و مکرمی و محترمی حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آج صبح بہت ہی جلدی میں ملنا ہوا ایک ضروری بات رہ گئی آج رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک مجمع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں میں قریب گیا بیعت کے بارے اور کسی کو نزدیک دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ بہت شفقت کے ساتھ مصافحہ کر کے گویا اس سفر حجاز سے مجھے روانہ کیا میں نے پوچھا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب ~~کو کچھ کہنا ہے~~ فرمایا کہ سلام کہہ دینا اور یہ کہنا کہ فلاں پارٹی (جس کا نام لیا لیکن مجھے وہ نام یاد نہ رہا وہ کوئی سیاسی پارٹی ہے) کے لوگوں کو اپنے سے قریب نہ کریں اللہ کی شان کہ اس کا نام بالکل یاد نہ رہا یہ تو رات کا خواب ہے اور جب جناب پچھلے سال حجاز مقدس سے ہندوستان تشریف لائے اس سے پہلے بھی خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر میری معرفت جناب کو سلام کہلوایا تھا

ہم لوگ بھوپال چلے گئے تھے مولانا ابوالحسن صاحب نے
میرا پرچہ جناب کو لکھا ہوا اگرچہ پہلے ہی سنا دیا تھا یہ
عجیب اتفاق ہے حضرت والد سے دعا کی درخواست ہے
حضرت جی دامت برکاتہم و مولانا عبیداللہ صاحب - اور ہم سب
خیریت سے ہیں دہلی پہنچ گئے ہیں حضرت جی و مولانا عبیداللہ
صاحب ~~حضرت~~ والد کو سلام کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ہم سب کی
استدعا ہے زیادہ سے زیادہ جناب والا کو حضرت جی دامت برکاتہم
بار بار یاد فرماتے رہے خصوصی دعا کی جہت سے ہم سب محتاج
ہیں

۷۸۶

از محمد عمر پالنپوری، جدہ
۱۷ صفر ۹۱ھ، منگل
۱۳ اپریل ۷۱ء

مخدوم و مکرم و محترم حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج صبح بہت ہی ہماہمی میں ملنا ہوا ایک ضروری بات رہ گئی، آج رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک مجمع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں میں قریب گیا ہیبت کے مارے اور کسی کو نہ دیکھ سکا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بہت شفقت کے ساتھ مصافحہ کر کے گویا اس سفر حجاز سے مجھے روانہ کیا، میں نے پوچھا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کو کوئی پیغام دینا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ سلام کہ دینا اور یہ کہنا کہ فلاں پارٹی (جس کا نام بھی لیا لیکن مجھے وہ نام یاد نہ رہا، وہ کوئی سیاسی پارٹی ہے) کے لوگوں کو اپنے سے قریب نہ کریں، اللہ کی شان کہ اسکا نام بالکل یاد نہ رہا۔ یہ تو رات کا خواب ہے۔ اور جب جناب پچھلے سال حجاز مقدس سے ہندوستان تشریف لائے اس سے پہلے بھی خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر میری معرفت جناب کو سلام کہلوایا تھا۔

ہم تو بھوپال چلے گئے تھے مولانا اظہار الحسن صاحب نے میرا پرچہ جناب کو ہوائی اڈہ پر ہی سنا دیا تھا، یہ عجیب اتفاق ہے۔ حضرت والا سے دعا کی درخواست ہے حضرت جی دامت برکاتہم و مولانا عبید اللہ صاحب اور ہم سب خیریت سے جدہ پہنچ گئے ہیں اور دعا کے لئے ہم سب کی استدعا ہے۔ راستے بھر جناب والا کو حضرت جی دامت برکاتہم بار بار یاد فرماتے رہے۔ خصوصی دعا و توجہ کے ہم سب محتاج ہیں۔

عزیزم مولوی احسان سلمہ   بعد سلام مسنون

یہ پرچہ راز ہے بھائی افضل کا نام تو اصل ہے ہی انکے علاوہ قریشی کا
دفتی کا بھائی عبد الوہاب کے علاوہ کسی کو نہ دکھاویں

مکرم و محترم الحاج بھائی افضل محمد مد ظلہم   بعد سلام مسنون

یہ تو جدہ میں میں نے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر میرے قیام سے تبلیغ کو
نقصان ہے تو ان شاء اللہ جلد از جلد واپس ہو جاؤں گا میں نے
یہ بھی کہا تھا کہ یہ گفتگو آپ مدینہ سے روانگی سے ایک ہفتہ پہلے کرتے
تو حضرت نظام الدین کیساتھ ہی میں چلا جاتا چونکہ قاضی صاحب
نے آپکے مشورہ کے بعد ایک چلہ قیام کا مشورہ دیا اسلئے ۲ جون
کا جہاز تجویز کر دیا تھا لیکن مکہ مکرمہ سے واپسی کے بعد سے مسجد
نور کا قیام چھوڑ دیا۔ میں نے ہمیشہ ہر منگل کی صبح کو مولوی سعید
خان مولوی عبید اللہ سے مستقل پچھوایا کہ اگر آپکے یہاں
کچھ لوگ ایسے ہوں جنکے سامنے ذکر نہ کرایا جائے تو میں آج نہ کراؤں
ایک دو مرتبہ تو کہا گیا کہ آج ملتوی کراؤ تو میں نے ملتوی
کرا دیا بعض مرتبہ مجھ سے کہا گیا کہ یہ لوگ بڑے ذکر کے
شوقین ہیں زور سے کراؤ۔ بہر حال یہ تو میں نے آپسے
اسوقت بھی کہدیا تھا کہ آپکی سیاسی گفتگو تو میری
سمجھ میں آئی نہیں اسلئے کہ مولوی انعام کا نے بھی میرے بار بار
پوچھنے کے باوجود یہ بات نہیں کی اور یہ جواب دیا کہ
مجھے کوئی شرح صدر نہیں۔ آپکی گفتگو کے بعد بدھ کی صبح
کو جدہ میں بھی التول نے یہی کہا جس پر میں نے ان سے

کہا کہ اب تو میں بھائی افضل سے وعدہ کر چکا ہوں آئندہ
دیکھا جائیگا۔ مسجد نور کا قیام ۲ ماہ ترک میں منجانب اللہ ایسی
صورت پیش آئی جس سے میں سمجھا کہ میرے حق میں یہی مناسب
ہے عزیز عبد الحفیظ کی گاڑی مکہ سے واپسی میں ایسی خراب
ہو گئی کہ ایک دن کارخانہ میں پڑی ہے دو ٹیکسیاں روز لیکر جانا
اور دو ٹیکسیاں لیکر آنا گراں تھا۔ نیز بھائی عبد العلام دو دن
تک لاتے لیجاتے رہے مگر یہ بھی مجھے گراں ہوا۔ اب میرا قیام تو مدرسہ
شرعیہ میں مع اپنے احباب کے ہے۔ رباط بھوپال میں دو کمرے
ایک قاضی کا اور بلال اور دوسرے میں عزیزان ہارون زبیر۔
عزیز محمود میرے ساتھ ہے رات کا کھانا سب کا مدرسہ شرعیہ میں ہے
قاضی کا اور عزیزان کا دن کا رباط میں۔ میرے ساتھ صوفی اقبال
اور عبد الحفیظ کے ہاں جاکر کھا لیتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ کا ہمارے
یہاں مد ہے نیز رباط والے حلوہ وغیرہ کچھ کرتے ہی رہتے ہیں مولوی
سعید خان آج ۲۳ اپریل شب جمعہ تک تو واپس آئے نہیں
فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم ڈاکٹر اسماعیل غفرلہ
مدینہ منورہ ۲۳ اپریل ۷۱ء

نوٹ از ڈاکٹر اسماعیل — خط لکھوانے ~~کے بعد مولوی سعید خان~~
بعد مزید لکھوایا جسکی نقل تو نہیں رکھی مضمون کا خلاصہ یہ ہے
خط لکھوانے کے بعد مولوی سعید خان واپس آئے انکی تحقیق کی
انہوں نے بھی تردید کی۔ وہ روزانہ صبح مجلس ذکر میں باوجود
میرے منع کرنے کے مدرسہ شرعیہ میں شریک ہوتے ہیں وغیرہ

عزیزم مولوی احسان سلمہ

بعد سلام مسنون،

یہ پرچہ راز ہے بھائی افضل کے نام تو اصل ہے ہی انکے علاوہ قریشی صاحب، مفتی صاحب، بھائی عبدالوہاب کے علاوہ کسی کو نہ دکھاویں

مکرم و محترم الحاج بھائی افضل صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون،

یہ تو جدہ میں میں نے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر میرے قیام سے تبلیغ کو نقصان ہے تو ان شاء اللہ جلد از جلد واپس ہو جاؤں گا۔

میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ گفتگو آپ مدینہ سے روانگی سے ایک ہفتہ پہلے کرتے تو حضرات نظام الدین کے ساتھ ہی میں چلا جاتا۔

چونکہ قاضی صاحب نے آپکے مشورہ کے بعد ایک چلہ قیام کا مشورہ دیا اسلئے ۲ جون کا جہاز تجویز کر دیا تھا لیکن مکہ مکرمہ سے واپسی کے بعد سے مسجد نور کا قیام چھوڑ دیا۔

میں نے ہمیشہ ہر منگل کی صبح کو مولوی سعید خان مولوی عبید اللہ سے مستقل پوچھوایا کہ اگر آپ کے یہاں کچھ لوگ ایسے ہوں جنکے سامنے ذکر نہ کرایا جائے تو میں آج نہ کراؤں ایک دو مرتبہ تو کہا گیا کہ آج ملتوی کراؤ تو میں نے ملتوی کرا دیا۔

بعض مرتبہ مجھ سے کہا گیا کہ یہ لوگ بڑے ذکر کے شوقین ہیں زور سے کراؤ۔

بہر حال یہ تو میں نے آپسے اسوقت بھی کہہ دیا تھا کہ آپکی سیاسی گفتگو تو میری سمجھ میں آئی

نہیں اس لئے کہ مولوی انعام صاحب نے بھی میرے بار بار پوچھنے کے باوجود یہ بات نہیں کی اور یہ جواب دیا کہ مجھے کوئی شرح صدر نہیں۔

آپکے گفتگو کے بعد بدھ کی صبح کو جدہ میں بھی انہوں نے یہی کہا کہ جس پر میں نے ان سے کہا کہ اب تو میں بھائی افضل سے وعدہ کر چکا ہوں آئندہ دیکھا جائیگا۔

مسجد نور کے قیام کے ترک میں منجانب اللہ ایسی صورت پیش آئی جس سے میں سمجھا کہ میرے حق میں یہی مناسب ہے۔

عزیز عبد الحفیظ کی گاڑی مکہ سے واپسی میں ایسی خراب ہوئی کہ ابتک وہ کارخانہ میں پڑی ہے۔

دو ٹیکسیاں روز لیکر جانا اور دو ٹیکسیاں لیکر آنا گراں تھا۔

نیز بھائی عبد العلام دو دن تک لاتے لیجاتے رہے مگر یہ بھی مجھے گراں ہوا۔

اب میرا قیام تو مدرسہ شرعیہ میں مع اپنے احباب کے ہے۔

رباط بھوپال میں دو کمرے ایک قاضی صاحب اور بلال اور دوسرے میں عزیزان ھارون زبیر۔ عزیز محمود میرے ساتھ ہے۔ رات کا کھانا سب کا مدرسہ شرعیہ میں ہے۔

قاضی صاحب اور عزیزان کا دن کا رباط میں۔

میرے ساتھی صوفی اقبال اور عبد الحفیظ کے ہاں جاکر کھالیتے ہیں۔ صبح کے ناشتہ کا بچارے یہاں مدہے نہیں۔ رباط والے حلوہ وغیرہ کچھ کر ہی لیں۔

مولوی سعید خان آج ۲۳ اپریل شبِ جمعہ تک تو واپس آتے نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم ڈاکٹر اسماعیل غفرلہ

مدینہ منورہ

۲۳ اپریل ۷۱ء

نوٹ از ڈاکٹر اسماعیل:

خط لکھوانے کے بعد مزید لکھوایا جسکی نقل تو نہیں رکھی، مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔

خط لکھوانے کے بعد مولوی سعید خان واپس آئے انسے تحقیق کی انہوں نے بھی تردید کی۔

وہ روزآنہ صبح مجلس ذکر میں باوجود میرے منع کرنے کے مدرسہ شرعیہ میں شریک ہوتے ہیں وغیرہ۔

بخدمت سیدی و مولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ
از راقم السطور

ابی وسندی و مولائی حضرت اقدس مد ظلکم العالی علینا و علی جمیع الامۃ الی الابد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ حضرت والا کے مزاج بخیر ہوں گے۔ اس سے قبل غالبًا تین ہفتہ پیشتر دو عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں، خدا کرے پہنچ گئے ہوں گے۔ حضرت والا کی مشغولی کے پیشِ نظر یہ خط لکھنے کا ارادہ تو نہیں تھا مگر طبیعت چوں کہ شدید اضطراب اور بے چینی میں ہے اس لیے صرف دعا و توجہات کی درخواست کے لیے یہ عریضہ ارسال کرنے کی گستاخی کر رہا ہوں۔

حضرت کیا کروں؟ طبیعت میں اس قدر بے چینی ہے کہ سنبھالے نہیں سنبھلتی۔ دن رات سوچ بچار میں گذرتا ہے۔ تفکرات کا ایک لمبا سلسلہ چلتا ہے جو آخر نا امیدی پر ختم ہو جاتا ہے، کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو گا۔ وَأَنَّا لَا نَدْرِيْ أَشَرٌّ أُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَوْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا۔ بظاہر مستقبل قریب تو تاریک ہی نظر آتا ہے۔ اللہ تعالی میرے اس کہنے کو غلط ثابت فرمائے۔

اپنی پریشانی حضرت کیا عرض کروں، سوائے سوچ اور تفکرات میں پڑے رہنے کے اور کوئی مشغلہ نہیں۔ صرف پنج وقتہ فرائض جماعت کے ساتھ پڑھنے کے علاوہ صرف ذکر جہری کرتا ہوں اور کسی بھی چیز نہ پڑھنے لکھنے مطالعہ میں، کسی سے بات چیت میں، دل نہیں لگتا، صرف مدرسہ وہ بھی پیٹ کی خاطر پڑھا لیتا ہوں۔ اللہ تعالی اس غفلت کو اور پریشانی کو دور فرمائے اور اسباب مسرت پیدا فرمائے۔

صرف اسی کی درخواست کے لیے یہ عریضہ لکھا ہے، دعا اور توجہات کی لجاجت کے ساتھ

درخواست ہے۔

فقط والسلام

شنبہ ۱۸/ دسمبر ۱۹۷۱ء

بنام راقم السطور

از سیدی و مولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

ع: ایں کہ می بینم بہ بیداری است یارب یا بخواب

المخدوم المکرم حضرت الحاج قاری صاحب زادت معالیکم

بعد سلام مسنون،

پرسوں تمہارا ایر لیٹر پہنچا، تم نے اپنی انتہائی اضطراب اور بے چینی لکھ کر اس سیاہ کار کو بھی مضطرب کر دیا۔ مگر اتنا مجمل لکھا کہ جس سے میں یہ بھی نہیں سمجھ سکا کہ یہ اضطراب و پریشانی کس بات کی ہے۔ اگر حالات حاضرہ پر ہے تو اللہ مبارک کرے کہ یہ تو قوت ایمانی کی دلیل ہے۔ لیکن تم ہی انصاف سے بتلاؤ اور تم اپنی جدید تالیف میں اسوۂ رسول اور اسوۂ صحابہ کے خلاف پر جو وعیدیں اور جو ثمرات خود لکھ چکے ہو اس کے علاوہ کیا ہو رہا ہے۔

پندرھویں پارہ کا تیسرا رکوع 'وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ' ان آیات کو غور سے پڑھو۔ بنی اسرائیل کے مسلمانوں پر کفار کو دو دفعہ مسلط کیا اور مسلمانِ بیت المقدس پر یہود کو اب مسلط کر دیا۔ اور بنی اسرائیل کے قصے میں مسلمانوں پر جن کفار کو مسلط کیا ان کو 'عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ' سے تعبیر کیا۔ اللہ کی مخلوق سب ہے مسلمان بھی کافر بھی۔ سب اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور اسی پاک قرآن کا فیصلہ 'وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ' ہے۔

اب اس کے بعد ہم لوگوں کو گریبان میں منہ ڈال کر اپنی حالت بھی دیکھنی چاہیئے۔ مالک کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو اب بھی رحم ہے کرم ہے اور سید الکونین علیہ افضل الصلوٰت

کے نام لینے کی انتہائی لاج ہے۔ ورنہ ہمارے افعال اقوام سابقہ قوم نوح و عاد و ثمود ولوط میں سے کون سی قوم سے ہٹے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کا انتہائی کرم نہیں تو اور کیا ہے کہ ہم اقوام سابقہ کی طرح سے بالکل نیست ونابود نہیں کر دیے گئے۔

اس سب کے باوجود علی میاں کا دو تین دن ہوئے خط آیا تھا، انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ تیرا ایک پرانا واقعہ یاد دلاتا ہوں کہ تو نے ایک دفعہ اس نوع کے حالات پر حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں یوں عرض کیا تھا کہ حضرت حالات کی بناء پر عذر و معذرت تو کوئی ہے نہیں، اب تو مالک سے مراحم خسروانہ کی درخواست کرنی ہے۔ علی میاں نے لکھا کہ تیرا وہ واقعہ یاد دلا کر اب تجھ سے یہی درخواست ہے جو تو نے حضرت رائے پوری سے کی۔

یہ تو علی میاں کی محبت ہے ورنہ یہ سیاہ کار تو:

ع: صلاح کار کجا من خراب کجا

کا صحیح مصداق ہے۔ لیکن مالک سے مانگے بغیر تو کوئی ٹھکانہ بھی نہیں۔

گرچہ بدکار و نالائق ہوں اے شہاجہاں
پر تیرے در کو تبا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

اس لیے میں نے علی میاں کو لکھا اور تمہیں بھی لکھتا ہوں اور اپنے مخصوص دوستوں کو بھی لکھتا ہوں کہ بجائے اضطراب و پریشانی کے مالک سے روکر مراحم خسروانہ کی دخواست کرو کہ مراحم خسروانہ کی درخواست جب ہی کی جاتی ہے جب ساری حجتیں ختم ہو جاتی ہیں اور ساری

عدالتیں خلاف کا فیصلہ کر دیتی ہیں کہ وہ پاک ذات رحیم و کریم ہے۔

یہ تو ایک پہلو ہوا دوسرا پہلو بھی اہم ہے، جو تمہاری ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ یہ کہ اضطراب و پریشانی وجوہ بالا کے علاوہ بلا کسی وجہ کے سمجھ میں آئے۔ اور ایسا بھی بسا اوقات ہو جاتا ہے، تو پھر اپنے حال پر ضرور غور کرو تمہارے یہاں مشائخ کی آمد و رفت تو خوب بڑھی ہوئی ہے۔ مختلف المذاق، مختلف الالوان اہل حق آتے رہتے ہیں۔

میں مضمون بالا بھی اور یہ مضمون بھی جو آگے لکھوا رہا ہوں اب سے پچاس سال پہلے "الاعتدال" میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں وہ یہ ہے کہ اہل اللہ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی ہر گز مناسب نہیں۔ معصوم انبیاء کے سواء کوئی نہیں، اگر اللہ والوں میں سے کسی کی شان میں قلباً بھی بے حرمتی ہوئی تو بہت اہتمام سے توبہ بھی کریں اور اپنے کو اس سے بچائیں بھی۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی ہر بات کو حق سمجھا جاوے۔ یہ میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ انبیاء کے سواء کوئی معصوم نہیں لیکن:

ع: خطائے بزرگان گرفتن خطا است

ایسے اوقات میں آدمی کو اپنے احوال پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر فلانے میں ایک عیب ہے تو مجھ میں دس عیب ہیں۔ اور اپنی معاصیٔ جدیدہ و قدیمہ کو مستحضر رکھ کر یہ سوچنا چاہیئے کہ کسی نابینا کو دوسرے پر کانا ہونے کا عیب لگانا کہاں تک پسندیدہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی میری بھی اس بری عادت سے حفاظت فرمائے، اور تمہاری بھی اور میرے سب دوستوں کی بھی کہ میری مثال بالکل، من نکروم شما حذر بکنید کی سی ہے۔ "وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَکَ اسْتَقِمْ"۔

تم نے لکھا کہ اپنی پریشانی اور اضطراب کی وجہ سے بجز فرائض اور ذکر جہری کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ تم جیسے سمجھدار سے یہ مضمون بہت بے محل ہے۔ ایسے وقت میں اوراد، اشغال،

مراقبات بالخصوص مراقبۂ دعائیہ بہت اہتمام سے کرنا چاہیئے۔ 'اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنَّ الْقُلُوْبُ' بہت اہتمام سے جتنا بھی زیادہ سے زیادہ ہو سکتا ہو توبہ و استغفار اللہ کے ذکر کا مشغلہ خود بھی بڑھاؤ اور احباب اور دوستوں کو بھی تاکید کرتے رہو۔

یہاں تقریباً ایک ماہ بلیک آؤٹ رہا۔ لوگ تو اس سے بہت ہی پریشان ہوئے اور اس سیاہ کار تو بہت ہی لطف آیا کہ مغرب کے بعد سے صبح تک نہ کسی کا آنا نہ کسی کا جانا، روشنی کی بندش جتنی اوپر والوں کی طرف سے تھی میں نے اپنے چھتڑے (برآمدے) میں اس سے بھی زیادہ کر رکھی تھی کہ بجلی کا بلب جلتا ہی نہیں تھا۔ بہت یکسوئی کے ساتھ کچھ پڑھنا، کچھ سوچنا، کچھ مانگنا کرتا رہا۔ مگر یہ بھی بار بار سوچتا رہا کہ یہ بھی اللہ کا احسان ہے جو ہو رہا ہے۔

تم نے لکھا کہ کسی سے بات کرنے میں جی نہیں لگتا، یہ تو بہت مبارک ہے اور تم نے لکھا کہ "صرف مدرسہ اور وہ بھی پیٹ کی خاطر ہے" اسی لیے تو میں شدت سے تنخواہ چھوڑنے کا مخالف ہوں کہ اگر بقول تمہارے پیٹ کی خاطر نہ ہوتی تو مدرسہ چھوڑ دیتے۔ پیٹ ہی کی خاطر سہی مگر دین کا کام تو ہو رہا۔

تمہیں یاد ہوگا کہ بخاری شریف کے سبق میں میں ہمیشہ بار بار کہتا رہا کہ اس زمانے میں کسی اہل مدرسہ کو بغیر تنخواہ کے مدرس نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس لیے کہ وہ زمانہ ختم ہو گیا جب دین کا کام پیٹ سے اہم سمجھا جاتا تھا۔ ورنہ بے تنخواہ مدرس جتنا ہرج کرتے ہیں اور طلباء کا نقصان کرتے ہیں اس کے لحاظ سے تو تنخواہ لینا بہت ہی اہم ہے۔

اس سب کے بعد یہ سیاہ کار بہت اہتمام سے تمہارے لیے دعاء کرت رہا ہے اللہ جل شانہ تمہیں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ فرمائے، تمہاری مدد فرمائے، اپنی رضا و محبت نصیب فرمائے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

(حضرت مولانا) محمد زکریا (مدظلہ العالی)

۸/ ذی قعدہ ۱۳۹۱ھ

بنام حضرت پیر صاحب دام ظلہم

از سیدی و مولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

عزیزم مولوی طلحہ سلمہ،

بارڈر تک کی سرگزشت تو وصف الٰہی اور شیخ اظہار سے معلوم ہوگئی ہو گی کہ وہاں پہنچ کر سابقہ تجویز کے مطابق میری گاڑی ایک دم ہی اندر لے لی گئی۔ اور ساتھیوں میں سے جو آئے تھے ان سے ملنا نہیں ہوا۔ البتہ یہ دونوں چھپ کر اندر آئے تھے، مگر ان کو بھی جلد ہی باہر کر دیا۔ اور یہاں کی سرگزشت ابوالحسن سنائے گا، بشرطیکہ پہنچ گیا ہو، کیوں کہ وہ جب سے آیا ہے، میری بلا اجازت و بلا اطلاع یوسف سے گٹھ جوڑ کر رہا ہے۔ اگرچہ ایک نیا قانون یہاں آکر معلوم ہوا کہ ابن سعود نے، جہاں جہاں ان کی سفارت ہے، یہ قانون کر دیا کہ تین نومبر کے بعد ویزہ نہ دیا جائے۔ یوسف متالا بھی مطمئن تھا کہ کراچی سے ویزہ لے لوں گا، مگر وہ بھی سوچ میں ہے کہ اب کیا کروں۔

جب سے یہاں پہنچا ہوں حجرہ میں بند ہوں۔ میرے برابر میں مولوی انعام کا حجرہ ہے۔ بس وہ اپنے کمرہ میں، میں اپنے کمرہ میں۔ صبح نو بجے سے ایک بجے تک اور پھر عصر سے عشاء تک خصوصی ملاقاتوں کا زور رہتا ہے۔ اس لئے یکسوئی یہاں بھی نہیں، مگر عمومی مصافحہ نہیں ہے۔ سات بجے اپنی نماز عشاء پڑھ کر اجتماع میں بانس پر بیٹھتا ہوں اور دس بجے کے قریب اختتام پر گھیرے میں ہٹو بچو میں کار میں بیٹھ کر اپنے کمرہ میں آجاتا ہوں۔ اس کا بہت فکر ہے کہ تمہاری غیبت میں گھر والوں کو کوئی ڈر نہیں لگا؟ شمسو کو اپنی غیبت میں طے کر کے آیا ہوں۔ خالد اور اہلیہ مصباح کے بھیجنے کا حال تو مکہ جا کر ہی معلوم ہو گا۔

چوں کہ رائیونڈ کا راستہ لاہور کا تھا، اس لئے خیال تھا کہ دو چار گھنٹے لاہور میں مل جائیں گے، مگر بارڈر سے بالا بالا رائیونڈ آ گئے۔ اور جمعہ کے دن ۱۱ بجے بخیر و عافیت مرکز میں آ گیا۔ یہاں

سے کل کو تو اجتماع سے فراغت ہے، اور غالباً پرسوں کو روانگی ہے۔ اب تک میرا ویزہ صرف کراچی کا ہے، لیکن ڈھڈیاں پنڈی کا ویزہ سنا ہے کہ یہاں والوں نے لے لیا۔ مگر ساتھ یہ معلوم ہوا کہ پنڈی میں چھاؤنی میں ہم ممنوع الداخلہ ہیں، حالاں کہ قریشی صاحب کا گھر چھاؤنی میں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر چھاؤنی میں جانے کا ویزہ نہ ملا، تو حاجی محمود کے گھر ٹھہروں گا اور وہیں ام طلحہ قریشی کو بلالوں گا۔

ام طلحہ کا خط تمہاری شکایت کا آیا ہے کہ اس نے تمہیں کوئی خط لکھا تھا، مگر انہوں نے لکھا ہے کہ ان نئے مولویوں نے نامحرم کو خط کا جواب لکھنا ناجائز سمجھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ بہت مفصل تھا۔ اس خط کے تم تک پہنچ جانے کی اطلاع میں نے شاہد کی روایت سے کر دی۔ ۲۰ نومبر کو کراچی سے جدہ جانا ہے، مگر ابھی تک شاہد کا ٹکٹ نہیں ملا۔ بھائی یوسف تو اطمینان دلا رہے ہیں کہ مل جائے گا۔ اس خط کی نقل کارڈ پر علی میاں کو بھیج دیں۔

فقط والسلام

از سیدی ومولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

بنام........؟

بعد سلام مسنون!

یہ تو آپ کو یاد ہو گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی ابتداء خواب ہی سے ہوئی تھی۔ ویسے تو فضائل کے ہر رسالہ کی تالیف میں میں نے خود یا کسی دوسرے نے اچھا خواب دیکھا، مگر اس رسالہ کی تالیف میں کئی عجیب خواب نظر آئے۔ ابتداء تو خواب سے تھی ہی۔

عمرۂ حدیبیہ کے لکھنے کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا کہ اونٹ کی شکایت کی مشہور حدیث اِنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ عمرۂ حدیبیہ میں ہے۔ آنکھ کھلنے پر بڑی حیرت ہوئی، اس لئے کہ مشہور حدیث ہے، ابو داؤد کی کتاب الجہاد میں بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ عَلٰى الدَّوَابِّ میں ہے اور اس کے متعلق ساری عمر سے، پچاس برس سے، یہ ذہن میں ہے کہ یہ مدینہ پاک کا قصہ ہے۔ چنانچہ خواب کے بعد پڑا پڑا بہت سوچتا رہا کہ یہ مدینہ کا قصہ ہے۔ خواب ظہر کے بعد کا تھا۔ دوسرے دن عزیزان سلمان وعاقل کے آنے پر خوب تلاش کرایا کہ حدیبیہ سے جوڑ مل جائے۔

ہمارے یہاں مولوی یونس صاحب کی نظر بہت اچھی ہے۔ مدرسہ میں حدیث پر ایسی نظر کسی کی نہیں۔ علی الصباح ان کو بھی پرچہ لکھا۔ ہم بھی عاجز آگئے اور مولوی یونس صاحب نے بھی انکار لکھ دیا کہ اس کا حدیبیہ سے کوئی جوڑ نہیں ملا۔ مسلم میں یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت معجزات میں اونٹ کی اس قسم کی شکایت کی سفر میں ضرور ملی، مگر اس کے الفاظ یہ نہیں۔ اس لئے یہ سوچ کر کہ خواب کوئی حجت نہیں تھا چھوڑ دیا۔

جب عمرۃ القضاء میں پہنچا، دوبارہ خواب دیکھا کہ کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ تونے اونٹ والا قصہ حدیبیہ میں نہیں لکھا؟ دوسرے خواب پر حدیبیہ کے خاتمہ پر خواب کے ذکر کے ساتھ اپنا

عدمِ وجدان بھی لکھ دیا، یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کسی سفر میں ہونے کا تذکرہ بھی کر دیا۔

دو تین دن ہوئے، بعد ظہر حضرت عثمان اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کو، صحیح تو زیادہ یاد نہیں، مگر اپنی تالیف ہی کے سلسلہ میں دیکھا، یہ یاد نہیں کہ کیا دیکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جوڑ تو عمرۂ حدیبیہ سے لگتا ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کوئی جوڑ سمجھ میں نہیں آیا۔

کل بعد ظہر ایک عجیب خواب دیکھا جس کو لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ کوئی اچھی تعبیر بتلاؤ تو لکھوں کہ میں اپنی چارپائی پر لیٹا ہوا ہوں اور عاقل کی جگہ چچا جان نوراللہ مرقدہ تشریف فرما ہیں۔ اور جو مضمون جاگتے میں ”فتبعته بنت حمزة وتخاصم فيها على وزيد وجعفر“ یہ مضمون جاگتے میں لکھوا رہا تھا، اسی پر چھوڑا تھا، دیکھا کہ میں املاء کرا رہا ہوں، چچا جان لکھ رہے ہیں اور یہی قصہ لکھا جا رہا ہے۔ اس تیسرے خواب سے بڑی حیرت ہوئی۔ اب تک کوئی جوڑ سمجھ میں نہیں آرہا ہے بجز اپنی گستاخی کے۔

طبیعت پر اس رسالہ کا بہت تقاضا ہے۔ دل چاہتا تھا کہ علی گڈھ سے پہلے پورا ہو جاتا تاکہ علی گڈھ کے سفر میں کتابت ہو جاتی۔ مگر اب تو علی گڈھ روانگی ۲۲/ اگست کو طے ہو گئی۔ معلوم نہیں وہاں کتنا وقت لگ جائے؟ واپسی میں رمضان سے پہلے ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ پورا فرماوے کہ اس کے کرم سے شروع ہوا ہے۔

فقط والسلام

۱۶/ جمادی الثانیۃ/ ۹۰ ھ

بقلم عبد الرحیم

از حضرت مولانا محمد مبین صاحب
بنام سیدی ومولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

حضرت مخدوم و محترم جناب شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ بخیریت ہوں۔ جناب حکیم محمد ہارون صاحب کے ذریعہ ایک پیکٹ کھجور عطیۂ آں مخدوم موصول ہو کر باعث عزت وافتخار بنا اوراس ذرہ نوازی پر بہت مسرور ہوا۔ بایں معنی کر اور زیادہ مسرت ہوئی کہ آں مخدوم نے بربنائے شفقت ومحبت اس خادم کو یادر کھاہے اور کسی کی بزرگوں کے قلب مبارک میں جگہ کا ہونا، بہت ہی بڑی سعادت مندی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

بہت ہی دل متاثر ہوا،

؎ من کہ باشم کہ براں خاطر عاطر گذرم
لطفہا می کنی اے خاک درت تاج سرم

اس بخشش وعنایت بے غایت کو دیکھ کر ہمت ہوئی اور عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ جناب والا اس خادم پر باطنی توجہ بھی مبذول فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مشائخ کے فیوض وبرکات ظاہری وباطنی سے مستفیض فرمائے اور انہی حضرات کے نقشِ قدم پر زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

؎ ہمتم بدرقۂ راہ کن اے طائر قدس

کہ درازست رہ مقصود ومن نو سفرم
اے نسیم سحری بندگی ما برساں
کہ فراموش مکن وقت دعاء سحرم

فقط والسلام
محمد مبین عفی عنہ
۷/جمادی الثانی
از الہ آباد، روشن باغ، مکان نمبر ۲۳

بنام حضرت مولانا محمد اللہ نور اللہ مرقدہ ناظم مظاہر العلوم، سہارنپور
از سیدی ومولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

عزیزم مولوی محمد اللہ سلمہ

بعد سلام مسنون،
گزشتہ سال تمہارے بھائی احمد اللہ بھی میرے ساتھ رہے اور اس مرتبہ یہاں کی آمد پر بھی وہ میرے آنے سے پہلے رائے ونڈ آگئے۔ ان کے کہنے پر ان ہی کے الفاظ میں ان کے مدرسہ کے لئے ایک اپیل لکھی ہے جس کی نقل ارسال ہے۔ ممکن ہو تو حضرت ناظم صاحب کو بھی سنادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہمارے مدرسہ مظاہر علوم کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب کے بڑے لڑکے مولوی احمد اللہ جو سالہا سال سے یہاں مقیم ہیں، انہوں نے مظاہر علوم اسعدی کے نام سے ایک مدرسہ ضلع ملتان میں جاری کر رکھا ہے۔ اس میں ان کے بیان کے مطابق کئی مدرس کام کر رہے ہیں۔ مجھے اپنے امراض اور اعذار کی وجہ سے ابھی تک اس مدرسہ میں جانے کا موقعہ نہیں ملا، مگر جہاں تک تحقیق کیا، معلوم ہوا کہ مدرسہ اچھی حالت میں چل رہا ہے۔
اس لئے میں مسلمانوں سے، بالخصوص ان لوگوں سے جو اپنا مال اللہ کے بینک میں جمع کرانا چاہیں، درخواست کروں گا کہ ضرور اس مدرسہ کی اعانت کریں کہ یہی چیز کارآمد ہے۔ مدارس عربیہ کی دیکھ بھال، جن میں یہ مدرسہ بھی داخل ہے، سے دریغ نہ کریں کہ مرنے کے

بعد رونے والے تو بہت مل جائیں گے، مگر اعانت کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

اللہ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے اور اپنے دوستوں کو بھی تاکید کرتا ہوں کہ ہر ممکن دینی کام میں جو ممکن ہو سکے اللہ کے بینک میں جمع کرا دیں کہ اللہ کا بینک فیل ہونے سے بھی محفوظ ہے اور ان شاء اللہ اضعافاً مضاعفۃ ملے گا۔ ﴿اس ناکارہ کا رسالہ فضائل صدقات کا اس سلسلہ میں مطالعہ بہت مفید ہے کہ اس میں اس نوع کی متعدد واقعات لکھے گئے ہیں۔﴾

فقط والسلام

زکریا کاندھلوی

وارد حال تبلیغی اجتماع، رائے ونڈ

منعقدہ ۱۳۹۵ھ

بقلم شاہد غفرلہ

بنام سیدی و مولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ
از حضرت مولانا محمد شفیق صاحب، پشاور

مخدومنا المکرم شیخنا المعظم متعنا اللہ بطول حیاتکم الطیبۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رائے ونڈ میں حضرت والا کی تشریف آوری کا انتظار کرتا رہا حتی کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو کر آپ تشریف لے آئے۔ اصحاب شوریٰ سے ملاقات کے وقت بندہ کو بھی آپ سے مصافحہ اور ملاقات کا شرف نصیب ہوا اور ہر روز زیارت کی نعمت سے بھی مستفید ہوتا رہا۔ ڈھڈیاں جاتے وقت بندہ بھی ساتھ تھا۔

بتاریخ ۱۸ / جمادی الاولی ۱۳۹۴ھ مطابق ۹ / جولائی ۱۹۷۴ء بروز منگل خلوت میں اپنا حال عرض کیا۔ حضرتِ والا نے وظیفہ اور مطالعہ خصائل نبوی کی ہدایت کی اور بشرطِ انتظام ہونے مدارس کے اہتمام سے سبکدوشی کا مشورہ دیا۔ ان شاء اللہ، اس پر عمل کی کوشش کر رہا ہوں۔ اور اسی وقت واپسی کی اجازت لے کر مصافحہ کیا۔

بتاریخ ۱۵ / جولائی بروز بدھ صبح سویرے حضرت والا لاہور روانہ ہوئے اور میں اپنے گھر قاضی خیل چارسدہ واپس ہوا۔ جب عصر کے بعد گھر پہنچا تو لوگ میری اہلیہ کے دفن سے واپس ہو رہے تھے۔ ڈھڈیاں میں دو تار حضرت قاضی صاحب مدظلہ کی معرفت دئے گئے تھے، لیکن مجھے ایک نہیں ملا تھا۔ سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون اور رضا بالقضاء کے چارہ کار نہ تھا۔

اب عرض یہ ہے کہ چار اولاد، تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ ایک بیٹا و بیٹی بالغ اور دو بیٹے نابالغ ہیں۔ ایک بیٹا امسال دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے فارغ التحصیل ہوا اور دو بیٹے نابالغ حفظ

قرآن شریف کر رہے ہیں۔ لہٰذا درخواستِ دعا ہے کہ حیاء وپردہ کے ساتھ بیٹے کے لئے بیوی اور بیٹی کے لئے شوہر کا جلدی انتظام ہو جائے۔

نیز بعض احباب فرمارہے ہیں کہ خود بھی نکاح کریں۔ اس وقت عمر ۵۲ سال ہے۔ حضرت والا کا مشورہ کیا ہے؟ رمضان المبارک میں آپ خط پڑھنے اور جواب کے لئے فارغ نہیں ہیں۔ خیر، جواب بعد رمضان کے دیں، لیکن کم از کم دعا میں یاد فرمائیں۔ بڑی مہربانی ہو گی۔ تین سال قبل سہارنپور میں رمضان المبارک کا اعتکاف یاد آرہا ہے۔ خدا کرے کہ پھر کبھی یہ موقع نصیب ہو۔

خاکپائے شما

میاں محمد شفیق غفرلہ

قاضی خیلی، چارسدہ، پشاور

التحریر: ۱۴/ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

مطابق یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء، یوم الثلثاء

بنام سیدی ومولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

بنگلہ والی مسجد
بستی نظام الدین
نئی دہلی، ۱۳
یکم جمادی الاول ۹۱ھ
۲۵/جون ۷۱ء

مخدوم ومکرم ذوالمجد والکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ وزیدت معالیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج عالی بخیر ہو۔ بندہ کے خط کے جواب میں آپ کا کرم نامہ موصول ہوا، اس سے بہت تسلی وتقویت ہوئی۔ مولانا عیسیٰ محمد صاحب مرحوم کے اعزہ میں ان کے چھوٹے بھائی مولوی عثمان صاحب ہیں۔ مولوی کفایت اللہ صاحب مولوی عثمان صاحب کے صاحبزادے اور مولانا عیسیٰ محمد صاحب مرحوم کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ مولوی کفایت اللہ صاحب کا پتہ جناب کے ارشاد کے بموجب لکھ رہا ہوں۔ جن اکبر صاحب کا خط جناب کے نام پہونچا ہے وہ مفتی اکبر صاحب ہی ہیں، جن کے بڑے بھائی مولانا نذیر احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ حیات ہیں اور وہ مولانا عیسیٰ محمد صاحب مرحوم کی حقیقی بہن ہیں۔ مولانا مفتی اکبر صاحب کا خط یہاں حضرت جی دامت برکاتہم کے نام بھی آیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مولانا عیسیٰ محمد صاحب مرحوم کے بعض اعزہ کے خطوط ان کے انتقال کی خبر کے سلسلہ میں یہاں آئے تھے، جن کے جواب دیئے جاچکے ہیں۔

جناب والا کو میں اکثر وبیشتر خواب میں دیکھتا رہتا ہوں، اور اس طرح بالمشافہ زیارت وملاقات کے ساتھ ساتھ خواب میں بھی آپ کی زیارت نصیب ہوتی رہتی ہے۔ یہ خواب میں چونکہ اکثر وبیشتر دیکھتارہتاہوں، اس لئے جناب سے عرض کرنے یالکھنے کی ضرورت نہ سمجھی کہ آپ کے اوقات قیمتی ہیں اور مختلف مشاغل اور مصروفیات ہیں۔ لیکن گزشتہ دنوں میں ایک خواب ایسادیکھاجو آپ سے عرض کرناضروری سمجھتاہوں اور آپ کی طرف سے اس کی تعبیر کا متمنی ہوں۔

خواب میں دیکھا کہ کیتلی نمادوبرتن ہیں، جن میں سے ایک کی دوٹونٹیاں لگی ہیں۔ کوئی مزہ دار چیز ان میں بھری ہے۔ ایک کیتلی کی مزہ دار چیز ایک ٹونٹی سے دوسری کیتلی میں گر رہی ہے۔ اسی کیتلی کی دوسری ٹونٹی سے جناب پی رہے ہیں، اور دوسری کیتلی سے منہ لگائے میں پی رہاہوں۔ جناب توپی کر جلد فارغ ہوگئے اور میں دیر تک پیتارہا۔ ﴿پہلی کیتلی کی ایک ٹونٹی سے آپ پی رہے ہیں، دوسری ٹونٹی سے دوسری کیتلی میں وہ چیز آرہی ہے، دوسری کیتلی کی ٹونٹی میرے منہ میں ہے، میں پی رہاہوں۔﴾

دوسرا خواب حضرت جی مرحوم کے بارے میں دیکھا کہ میری حضرت جی مرحوم سے اس طرح ملاقات ہوئی جیسا حضرت کا انتقال ہی نہیں ہوا اور انتقال سے پہلے والا وہی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ حضرت جی مرحوم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میری تقریروں کی کاپی میرے پاس ہے، وہ مجھ سے لے لینا اور اسے نقل کرکے پھر مجھے واپس کردینا۔ یہ بات حضرت جی مرحوم نے مجھ سے فرمائی، مگر کاپی مجھے دی نہیں۔ اس کے بعد نماز کاوقت ہوگیااور نماز کے اہتمام میں لگ گئے اور حضرت جی مرحوم کے ساتھ ہی میں نے نماز پڑھی۔

ان دونوں خوابوں کی تعبیر کے لئے حضرت سے درخواست ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم کے نام جناب کا مفصل گرامی نامہ جو کل شام کو یہاں آیا، وہ حضرت نے مجھے پڑھنے کے لئے بھجوایا۔ میں نے تفصیل سے اُسے پڑھ لیا۔ جناب کے ارشاد کے بموجب میں نے اردن خط لکھ

کر ڈال دیا کہ شیخ نجّار نے فیصل کے نام جو خط لکھا ہے، اگر وہ خط موجود ہو تو اُس کی نقل فوراً یہاں بھیج دی جائے۔ خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ اگر اس خط کی نقل موجود ہو گی تو فوراً وہاں سے روانہ کی جائے گی۔

اس کے علاوہ حضرت کے ارشاد کے مطابق حضرت نے جنات کے بارے میں جو کارڈ بھیجا ہے اس کی نقل کے لئے آدمی لگا دیا ہے کہ یہ خط نقل کر کے خاکسار صاحب کو بھیج دیا جائے اور اُس کی تحقیق کے بارے میں بھی خاکسار صاحب کو لکھا جا رہا ہے۔ حضرت والا سے خصوصی دعاء و توجہ کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

﴿مرسل کا نام درج نہیں﴾

بنام سیدی ومولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ
خط کا ایک جزو از شیخ محمد مصطفی نصیر آبادی

عہد

﴿۱﴾ چوری نہ کریں گے یعنی کسی کا مال بلا اس کی رضامندی نہ لیں گے۔
﴿۲﴾ زنا ولواطت سے بچیں گے۔
﴿۳﴾ کسی پر جھوٹا عیب نہ لگائیں گے، نہ جھوٹ بولیں گے۔
﴿۴﴾ غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کریں گے، نہ سنیں گے۔
﴿۵﴾ چغلی نہ کریں گے، نہ سنیں گے۔
﴿۶﴾ کسی کو کسی طرح سے تکلیف نہ دیں گے۔
﴿۷﴾ حتی الامکان نماز باجماعت پڑھیں گے۔
﴿۸﴾ گھر والوں کو نماز کا پابند بناویں گے۔
﴿۹﴾ شریعت کے تمام احکام کی پابندی کریں گے و دوسروں کو بھی آہستگی سے بتایا کریں گے۔
﴿۱۰﴾ اگر کوئی غلطی ہو جائے گی، خیال آتے ہی فوراً توبہ کر لیں گے۔
﴿۱۱﴾ اپنے پیر کو حالات کی اطلاع دیتے رہیں گے اور ان کی بتائی موافقِ شریعت باتوں پر عمل کریں گے۔

محمد مصطفی، نصیر آباد، ضلع رائے بریلی

۲

پیر صاحب حضرت مولانا طلحہ صاحب دامت برکاتہم

ازراقم السطور

بنام پیر صاحب دامت برکاتہم

باسمہ تعالی

مخدومی ومکرمی حضرت اقدس مولانا محمد طلحہ صاحب مد ظلکم العالی

بعد سلام مسنون، مزاج گرامی؟

حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب کے بدست یہ پچاس پاؤنڈ اور کپڑا موزے معمولی ہدیہ ارسالِ خدمت ہے۔ قبول فرماکر ممنون فرمائیں۔ امید ہے کہ ممانی صاحبہ خیریت سے ہوں گی۔ اور جملہ خدام سے سلام مسنون۔ دعاؤں کی درخواست۔ عزیز محمد اور اس کی دونوں ماؤں کی طرف سے سلام مسنون اور گذارشِ دعا۔

فقط

آپ کا خادم یوسف

باسمہ تعالیٰ

مخدومی وسیدی حضرت اقدس مولانا محمد طلحہ صاحب مد ظلہم العالی

بعد سلام مسنون، مزاج گرامی!

گرامی نامہ شرف صدور لایا، حضرت جی کا بیان اور تربیت السالکین بھی ملی۔ آپ کے دوست کو پہونچانے کی سعی کروں گا۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طباعت کے لئے زیادہ اچھی صورت شاید یہ ہو کہ پرانے نسخہ پر نظر ثانی کر کے ہی آپ کو ارسال خدمت کروں تا کہ نئی چیز ہو گی تو اشکال نہ رہے گا۔ ہفتہ بھر کے بعد ان شاء اللہ اس کے متعلق اطلاع دوں گا۔ یہاں تک لکھنے کے بعد ہمارے مولانا اسمٰعیل گنگات صاحب نے رائے دی کہ نیا نسخہ وہ کمپیوٹر پر ٹائپ کروا کر آپ کی خدمت میں ان شاء اللہ وہ ارسال کر دیں گے۔ یہ ٹائپ والی شکل شاید زیادہ بہتر ہو۔

آپ کے یہاں کے سفر کی مدافعات سے بے حد رنج و قلق ہے۔ کاش کہ یہ دور ہو جاتیں اور سفر ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کوئی شکل پیدا فرماویں۔

اہلیہ امید سے ہے۔ اس مرتبہ سابقہ اولاد کی بہ نسبت زیادہ عوارض کا شکار رہنے لگیں۔ اس کے لئے اور عزیز محمد اور سلیمان اور فاطمہ اور زینب، رقیہ سب کے لئے خصوصیت سے دعا فرماویں۔ نیز خدیجہ، اس کے بچوں اور ام خدیجہ کے لئے بھی دعاؤں کی التجا۔

ممانی صاحبہ اور سب گھروں میں سلام اور دعاؤں کی التجا۔

فقط والسلام

۲۳/۰۴/۰۸

آپ کا خادم یوسف

پیر صاحب دامت برکاتہم
بنام راقم السطور

عزیزم مولوی یوسف خوش رہو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کا شکر ہے میں خیریت سے ہوں، اللہ کرے تم خیریت سے ہو۔ بندہ مع والدہ کے ۲۹ دسمبر سے مدینہ منورہ حاضر ہو گیا ہوں۔ دعا کرو اللہ پاک یہاں کے قیام کو قبول فرمائیں۔ مولوی عبد الرحیم مصر گئے ہیں، صبح کو مولانا علی میاں تشریف لا رہے ہیں۔ دعا کریں اللہ پاک یہاں کے قیام کو قبول فرماویں۔

یہ ۶۰ عدد کھجور ارسال ہیں، ان میں سے ۲۵ تمہاری، ۱۵ مولوی ہاشم کی، ۱۰ عدد بھابھی صاحبہ کی یعنی والدہ خدیجہ کی میری اہلیہ کی طرف سے، ۱۰ کے متعلق آپ کو اختیار ہے، جس گھر میں چاہے دے دیں۔

محمد طلحہ کاندھلوی
یکم ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۲۹ جنوری ۱۹۷۹ء

از احقر ڈاکٹر اسماعیل غفرلہ

بعد سلام مسنون،
آپ کا پیام بذریعہ ٹیلیفون پہنچ گیا تھا اور اس کی تعمیل کر دی تھی۔ دعاؤں کی درخواست۔
فقط والسلام

عزیزم مولوی محمد یوسف متالا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے تم بھی بعافیت ہوگے۔ اس سے قبل بھی پرچہ لکھا تھا، ملا ہوگا۔ آج پھر جانے والے سے ان کے ہاتھ ارسال ہے۔ کچھ کھجوریں بھی ارسال ہیں۔ ۱۵ مولوی ہاشم کی، ۱۰ تمہاری اہلیہ کی، ۱۵ تمہاری، ۳۰ عدد کا تم کو اختیار جس کو چاہے مرحمت فرماویں۔ مولوی عبد الرحیم صاحب تو اوجز کی طباعت کی مد میں مصر گئے ہوئے ہیں۔ تمہارے بڑے بھائی ہیں اس لئے خط جانے کے بعد سے اب تک نہیں آیا۔ اللہ کرے بعافیت ہوں۔ مولوی ہاشم سے اور بھابھی صاحبہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ بچی کو پیار کر دیں۔ تمہاری طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔

محمد طلحہ کاندھلوی

۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

۴ فروری ۱۹۷۹ء

برادر عزیز الحاج مولوی یوسف متالا صاحب زاد لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بھی بعافیت ہوں گے۔

مخبرہ ذرائع سے آپ کی علالت کا حال معلوم ہوا اور ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ میں ہیں۔ کبھی یہ معلوم ہوا کہ لندن ہیں، کبھی یہ معلوم ہوا کہ علاج کے لئے لوگ آپ کو ہندوستان آنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ اس ہر طرف کی اطلاع کی وجہ سے کہیں بھی آپ کو عیادت کا خط نہ لکھ سکا۔ اب بہت سوچ کے کئی دن ہو گئے خالد منیار کو خط لکھا، اس میں تمہاری علالت سے تشویش اور اگر خط لکھا جاوے تو خط کے جانے آنے میں تاخیر کی وجہ سے بھائی خالد منیار کو بندہ نے یہ لکھا کہ آپ فون سے ان کا حال معلوم کر کے یا تو شاہد کے فون پر مجھے بلا کر حال بتادیں یا مفصل حال خط میں لکھ کر ارسال کر دیں۔ اس ترتیب کے بعد اچانک اللہ کے فضل سے تمہارا مفصل خط ملا جس سے تفصیل علالت معلوم ہوئی۔ اللہ پاک ہی اپنے لطف وکرم سے آپ کو صحت اور قوت عطا فرماویں، سحر، نظر، آسیب اور بیماری، ہر چیز سے نجات عطا فرماویں۔

بندہ کو یاد نہیں کہ آپ کا خط آیا ہو اور میں نے جواب نہ دیا ہو۔ یا تو آپ کا خط مجھ کو نہ ملا یا میرا جواب آپ کو نہ ملا۔ آپ کا تعلق تو ایسا ہے خط خود لکھنا چاہئے اور جواب دینا تو بہت ہی ضروری ہے۔ جب سے آپ کی علالت کو سنا، بار بار خیال آتا رہا اور اس خیال میں دعاء ہی کرتا رہا۔ اللہ پاک آپ کو صحت و قوت عطا فرماویں۔

عزیز سلمان کو اس کے سلسلہ کا پیام پہنچا دیا جاوے گا۔ تمہارے دورہ کی تفصیل تمہارے خط میں پڑھ کر بہت جی دُکھا۔ اللہ پاک ہی اپنے فضل وکرم سے صحت عطا فرماویں۔

یہ آپ نے کس کا ذکر چھیڑ دیا ہے۔ نہ جانے چپاٹا کے نام سے کیا کیا دور یاد آتے چلے

گئے۔ ان کا تو مدت سے کوئی خط نہیں آیا، کوئی خیر خیریت معلوم نہیں، ابھی معلوم نہیں وہ کرم فرما کہاں ہیں۔ اللہ پاک ہی ان کو بھی صحت و قوت، ہمت اور عافیت بلندی عطا فرماویں، ہر طرح کی چین اور راحت و سکون عطا فرماویں۔ ان کا کناڈا کس مد میں جانا ہوا؟ مریدوں کے پاس یا کسی اور مد میں۔ اس سے مسرت ہوئی بڑے بچے آپ کے یہاں پڑھ رہے ہیں۔ اللہ پاک ان کو علم و عمل رشد و ہدایت و سعۃ رزق کے ساتھ والدین کے سایہ عاطفت میں تادیر زندہ سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔ ان کے نظام سفر میں ہندوستان ہے یا نہیں، اگر ہے تو کب تک؟ آپ کو تو ہندوستان آئے ہوئے ایک مدت گزر گئی۔ آپ تو یہاں کا رخ ہی نہ کرتے ہیں، ان کو بھی آئے ہوئے بہت سال ہو گئے۔ اللہ پاک آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرماویں کہ آپ نے ان کی بہت تفصیل لکھ دی۔

اس سے مسرت ہوئی کہ آپ کے دونوں مدرسوں میں خیریت ہے۔ اللہ پاک آئندہ بھی ہر طرح عافیت اور خیر رکھے، دونوں مدرسوں کو ترقیات سے مالامال فرماویں۔ اللہ پاک آپ کے ذاتی مسائل میں اور دونوں مدرسوں کے مسائل میں ہر طرح کی سہولت عطا فرماویں اور مسائل کا حل عطا فرماویں۔ اللہ پاک جس مسئلہ میں اپیل کی ہے، اس میں بھی سہولت پیدا فرماویں اور کامیابی عطا فرماویں۔ اہلیہ اور بچی سے میرا بھی سلام کہہ دیں۔ اللہ پاک دونوں کو خوش خرم رکھیں اور ہر طرح کی عافیت، خیر، سکھ چین عافیت اور ترقی اور سکون عطا فرماویں، ضروریات کو پورا فرماویں اور پریشانیوں کو دور فرماویں۔

یہ جنید کون ہے؟ ایسا معلوم ہوتا ہے، یہ آپ کے داماد تو نہیں؟ اللہ پاک آپ کے داماد کو بھی ہر طرح کی عافیت اور خیر چین اور سکون عطا فرماویں۔ آپ کی نئی تصنیف بطرز منزل پہنچی۔ اللہ پاک مبارک فرماویں، نافع فرماویں، قبول فرماویں۔ عزیز خالد کا پیام ابھی نہیں پہنچایا، پہنچا دیا جائے گا۔

مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم تقریباً ایک مہینہ سے بیمار ہیں۔ نزلہ زکام کھانسی، نیند نہ آنا

یا کھانسی کی کثرت کی وجہ سے آنکھ نہ لگنے کی تکلیف زیادہ ہے۔ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ عزیز راشد کاندھلوی اپنے گھر میں ہاتھ کے بل گر گئے تھے،دو جگہ ہڈی میں بال آیا جس کی وجہ سے پورے ہاتھ پہ پلاسٹر چڑھا ہوا ہے۔اس کے لئے بھی دعاء کی درخواست ہے۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا عزیز سعد بن ہارون کی شادی عزیز مولوی سلمان کی بڑی لڑکی سے ہوئی۔ماشاء اللہ ایک لڑکا تولد ہوا،اس کے لئے صحت وعافیت بلندی ترقی کے لئے دعاء کی درخواست۔ مولوی مختار اسعد کا خط ان کے پاس پہنچادیا۔ مدرسہ میں اللہ کا شکر ہر طرح خیریت ہے۔ مزید عافیت خیر کے لئے دعاء کی درخواست۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ دار جدید کے سامنے دروازہ کے سمت کی طرف زمین لینے کا ارادہ کر رہے ہیں۔اس کے لئے سہولت کے لئے دعاء کی درخواست۔اول زمین خریدی جائے گی، پھر ان شاء اللہ اس پر تعمیر ہو گی۔ دونوں مرحلوں میں کامیابی اور سہولت کے لئے دعاء کی درخواست۔ شوال میں مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم روس گئے تھے،وہاں سے واپسی پر کمر میں ایسی تکلیف ہوئی،ان کا خیال ہے کہ ہڈی پہ زد پڑی،اس میں بہت تکلیف ہے،ان کے لئے دعاء کریں۔شاید علاج کے لئے بمبئی نہ جانا پڑے۔ایک گجرات کے ڈاکٹر صاحب مولوی کفایت اللہ کے ساتھ آئے ہوئے ہیں،علاج کر رہے ہیں،اللہ کرے اس سے اچھے ہو جائیں تا کہ بمبئی کا سفر نہ کرنا پڑے۔

آپ کا خط ایسے وقت ملا کہ مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری بھی یہاں موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں سلام لکھواتے ہیں اور آپ کی عیادت کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ علاج کے لئے ہندوستان ہی آجایئے،خادم ساتھ رہے گا۔اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عیادت کا ایک خط ارسال کیا تھا،امید کہ ملا ہو گا،رسید کا انتظار رہا،رسید نہ دارد۔

اہلیہ سے میرا سلام کہہ دیں اور میری اہلیہ بھی تمہاری اہلیہ سے سلام کہتی ہے۔بچی کو

دعوات۔ میری طرف سے بھی بچی کو دعائیں کہہ دیں۔

محمد طلحہ

منگل ۲۱/ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

برادر عزیز الحاج مولوی یوسف متالازید لطفکم ومتعنااللہ بطول حیاتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ مع بھابھی کے مدینہ منورہ کے قیام میں آپ کا بہت انتظار رہا۔ عزیز زبیر کو بھی بار بار تقاضا کیا کہ ویزا بھیج دے، مگر مقدر کہ ہمارے وہاں کے قیام میں آپ کا آنا نہیں ہوا۔ اللہ پاک آپ کے قیام کو مبارک فرماویں، وہاں کی برکات سے مالامال فرماویں۔

مولوی عبد الحفیظ صاحب آپ کے یہاں کے سفر کو کہہ رہے تھے۔ کوئی نظم نہیں بنا تھا۔ نہ معلوم انہوں نے کوئی نظام بنایا یا نہیں۔ مولانا عبد الرحیم صاحب کے بارے میں بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں تشریف فرما ہیں، زامبیا میں یا لندن میں یا مدینہ میں۔ ہندوستان تو سبھی خلفاء نے خاص طور سے سہارنپور کو چھوڑ دیا۔ آپ کو تو آئے ہوئے بہت مدت ہوگئی۔ اگر نہ آنے کی قسم کھالی ہو تو قسم کا کفارہ دے دیا جائے گا۔

یہاں اللہ کا کرم شروع رمضان سے پچاس کے قریب معتکف اور غیر معتکف خدام موجود ہیں۔ ان کے علاوہ ایک ایک دو دو دن کی آمد ورفت ہوتی رہتی ہے۔

اللہ پاک ہی طرح کی عافیت اور خیر کے ساتھ ملاقات مقدر فرماویں۔ اہلیہ کی طرف سے آپ بھی سلام قبول کریں اور اہلیہ سے بھی کہہ دیں۔ میرا بھی اس کو سلام کہہ دیں۔ اور ان سے یہ کہیں کہ مولانا یوسف صاحب کو لے کر تم بھی سہارنپور آجاؤ۔ مولانا یوسف صاحب کو آئے ہوئے بہت دن ہوگئے۔

کئی سال بعد اس سال مولانا احمد لولات رمضان کرنے سہارنپور آئے ہیں۔ مولانا وارث صاحب ہر سال تشریف لاتے ہیں۔ ابھی تک مولانا کفایت اللہ صاحب کی کوئی اطلاع نہیں۔

دوسرے عشرہ میں وہ بھی آتے ہیں۔

فقط والسلام

محمد طلحہ

۹ رمضان المبارک ۱۴۱۳

برادر عزیز مکرم و محترم مولانا محمد یوسف صاحب متالا زاد مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع اہل خانہ بخیر ہوں گے اور حرمین محترمین کی برکات سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔ حق تعالیٰ ہمارا بھی حظ وافر مقدر فرمائے۔ دعاؤں میں اور مدینہ پاک میں روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام کی درخواست ہے۔ امید ہے کہ ہم سب کو یاد رکھیں گے۔

آپ حضرات کے مشورے، ایماء اور تقاضہ کے پیش نظر امسال مدرسہ کی طرف سے ایک وفد جو قاری رضوان نسیم صاحب اور مولانا مختار اسعد صاحب پر مشتمل ہے، آپ کے یہاں روانہ کر دیا ہے۔ حق تعالیٰ بہت ہی مبارک فرمائے اور کامیاب فرمائے۔ حرمین محترمین میں آپ ان کی مکمل کامیابی کی دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ مستقل تعاون کرتے رہیں۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ آپ گاہے گاہے لندن فون کرا کر اپنے متعلقین سے ان کی خیر خبر ضرور معلوم فرماتے رہیں۔ آپ یا کم از کم مفتی شبیر صاحب بھی اگر لندن مقیم رہتے تو بالکل بے فکری تھی، مگر اب فکر لگا رہتا ہے۔ پہلا سفر ہے اور آپ جیسے فکر رکھنے والے اور ہر نوع کی رہنمائی کرنے والے وہاں موجود نہیں ہیں۔ خدا کرے کہ آپ حضرات بعید رہتے ہوئے قریب رہنے سے زیادہ کام کرا دیں۔

بندہ دار جدید کی مسجد میں معتکف ہے۔ پچاس ساٹھ مہمان شروع ماہ میں ہیں۔ آخری عشرہ تک سو ڈیڑھ سو تک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور ہمارے گھر کی تمام مستورات کا سلام پہنچا دیں اور مدرسہ کے لئے اپنے تمام احباب سے دعاؤں کے لئے فرما دیں۔

زامبیا کے پیر صاحب کہاں ہیں، حجاز یا سہارنپور کا رمضان کا نظام ہے یا نہیں؟

فقط والسلام

محمد طلحہ

شب ۶/ رمضان ۱۴۱۴ھ

از راقم الحروف محمد سلمان کی جانب سے سلام مسنون درخواست دعا۔ خدا کرے کہ طبیعت اچھی ہو۔ تھوڑے سے پان اور تمبا کو ارسال ہے۔ خدا کرے کہ راستہ میں کسٹم والوں کے ظلم وستم کا نشانہ نہ بنے اور بخیر آپ تک پہنچے۔

فقط

محمد سلمان

باسمہ تعالیٰ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے، امید کہ آپ بھی بعافیت ہوں گے۔ سفر سے واپسی پر آپ کا خط مع تحائف کے ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے آپ کی دونوں کو خوش رکھے اور کوئی زیادتی یا بدسلوکی یا بے انصافی کوئی کسی کے ساتھ نہ ہو۔ البتہ پہلی نے آپ کے مدرسہ کے ابتدائی مراحل میں جو قربانی اور محنت کی اس کو ملحوظ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو دونوں جہاں میں اس کا بدلہ عطا فرمائے۔

یہاں الحمدللہ سب لوگ گھروں میں خیریت ہے۔ اللہ پاک آپ کو بھی اور مجھے بھی اپنی رضا نصیب فرمائے، مرضیات پر چلنا آسان فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔ کل ہمارے بھائی ظہور زرگر جو بہت اہتمام سے فجر کے بعد مجلس ذکر میں آتے تھے، معذور ہونے کے بعد کچھ دن چھوٹے، مختصر سی علالت کے بعد دلّی اسپتالوں میں تھے او دلّی سے روانہ ہو کر تقریباً آدھ گھنٹے بعد راستہ میں ہی انتقال ہوا، اور رات پونے دس بجے جنازہ سہارنپور پہنچا، اور اس وقت ساڑھے بارہ پون بجے اسلامیہ انٹر کالج میں نماز جنازہ ہے۔ اور بہت ہی اہتمام سے ذکر میں آتے تھے، خاص طور سے سردی، بارش میں بھی ناغہ نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور درجہ بلند فرمائے۔ آپ سے بھی دعاء مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست ہے۔ آپ کے توسل سے اور حضرات سے بھی دعاء مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست ہے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء سے خاص طور سے سلام مسنون کے بعد یہ پیام پہنچادیں۔ دونوں سے سلام کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو خوش و خرم رکھے اور آپ کو دونوں سے خوش رکھے اور تینوں کا جوڑ محبت الفت تینوں میں رہے۔ اللہ تعالیٰ پہلی والی کی پہلی

قربانیوں کو قبول فرمائے اور مثمر ثمرات فرمائے۔

فقط والسلام
بندہ محمد طلحہ کاندھلوی
بقلم جمال الدین ساگر
۷ شعبان ۱۴۱۸ھ

روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرنے کی درخواست، میری طرف سے بھی اور میری اہلیہ کی طرف سے بھی۔ نیز مکہ مکرمہ حاضری پر اگر عمرہ ہو جاوے تو بہت ہی اچھا، ورنہ کم از کم طواف کی درخواست۔

مکرم و محترم الاخ مولانا یوسف صاحب متالا متعنا اللہ بطول حیاتہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ جب سے آپ مدینہ منورہ آئے جب سے ارادہ کر رہا تھا کہ آپ کی خدمت میں دعا کے لئے، صلوۃ وسلام کے لئے، طواف وعمرہ کے لئے خط لکھوں، مگر تاخیر ہوتی گئی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ کل کو عزیز جنید جا رہے ہیں تو جی چاہا چند سطریں آپ کو صلوۃ وسلام پیش کرتے رہنے، ہمت ہو تو عمرہ ورنہ طواف کی درخواست اور آپ کے توسط سے آپ کے رفقاء اور دونوں بیگمات سے اپنی اہلیہ کے لئے بھی درخواست ہے۔ سبھی متوسلین کو فرمادیں۔ اللہ تعالی آپ کو دونوں جہان میں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز دونوں بیگمات سے میرا اور اہلیہ کا سلام کہہ دیں۔ آپ کی اہلیہ اولی میری اہلیہ سے اگر بات کرنا چاہیں تو ۲۰۸۶۴۷ پر ہندوستان کے ظہر عصر کے درمیان کر سکتی ہیں۔

محمد طلحہ (بقلم ناصر علی سیتاپوری)
شب ۲۹؍ شعبان ۱۴۱۹

مکرم و محترم مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ظہر کے بعد جب اہلیہ نے یہ مبارک خبر سنی تو مبارک باد کے ساتھ ساتھ یوں کہا اگر یہ خوشی اباجی کے سامنے ہوتی تو یہ عقیقہ وہ خود کرتے۔ عصر سے پہلے بنیاد کے سلسلہ میں ایک جگہ جانا ہوا مغرب موچیوں کی مسجد میں پڑھی۔ بعد مغرب عزیز عثمان نے آپ کا فیکس دیا مبارک باد تو بندہ ٹیلفون پر دے چکا اس فیکس سے بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اللہ تعالی اس کے والدین کو اور نانانانی کو اور سبھی اعزہ کو مبارک فرماوے بندہ دوبارہ مکرر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

فقط

محمد طلحہ

از بندہ نجیب اللہ چمپارنی بعد سلام مسنون بہت بہت مبارک باد اللہ تعالی نومولود کو صحت و عافیت علم و عمل کے ساتھ عمر طبعی کو پہنچائے، اپنے اکابر و اسلاف کا جانشین بنائے دل کی گہرائیوں سے بہت بہت مبارک باد قبول فرمائیں۔ حضرت شیخ مولانا یونس صاحب زید مجدہ سے جب بندہ نے ذکر کیا تو فرمایا کہ سلام مسنون اور میری طرف سے بھی مبارک باد پیش کر دینا۔

۱۸ر جون ۱۹۹۹ء

الخمیس

برادر عزیز الحاج مولوی مطالع سلمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ اسی وقت حامل رقعہ طالب علم نے بتلایا کہ میں ابھی لندن جارہاہوں کل میرا جہاز ہے میں نے کہا پہلے سے بتاتے خط بھیجتے۔ اس وقت میرا کاتب بھی پاس نہیں وہ بیچارے مدرسہ سے کاتب کو بلا کر لائے یہ مختصر پرچہ لکھوارہاہوں۔

ولی عہد کے آنے سے مسرت ہوئی اللہ تعالی مبارک فرمائے اور رشد وہدایت وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے سایۂ عاطفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔ اللہ تعالی اس کی خوشیاں اور مسرتیں مسرت اور خوشی کے ساتھ آپ دونوں کو دیکھنا نصیب فرمائے۔ آپ کا ارشاد عقیقے کے متعلق پہنچا تعمیل ارشاد ابھی نہیں ہوسکی تعمیل ارشاد کرکے تفصیل سے مطلع کردیں گے۔

آم کی ایک پیٹی ارسال کرنے کی نیت ہے۔ اگر پہنچانے والے تیار ہوگئے تو اس خط کے ساتھ ارسال خدمت کروں گا، نیز دوکتابیں بھی ارسال خدمت ہیں۔ ایک حضرت مولانا یحیی صاحب نور اللہ مرقدہ کی سوانح ایک عدد، دوسری فتاوی خلیلیہ کی پہلی جلد ارسال ہے، اللہ کرے پہنچانے والا تیار ہوجائے۔

یہاں الحمد اللہ مدرسہ میں خیریت ہے تقریباً ڈیڑھ سال تعمیر کا سلسلہ چلتارہا اس میں تقریباً تہائی مدرسہ کے قریب اضافہ ہوگیا۔ اضافہ کی صورت یہ ہوئی کمروں کے آگے جو سہدری تھی وقدیم کمروں میں بڑھادیا اور سہدری سے آگے تھوڑا سا چھتجے کا اضافہ ہوا جو نیچے کے کمروں کیلیے چھتجے کا کام دے اور اوپر کے کمروں کے لیے رستہ چلنے کا کام دے۔ الحمد للہ یہ تقریبا پورے مدرسہ میں مکمل کام ہوچکا اور یہ اضافہ نیچے ہی کی منزل میں نہیں ہوا، اوپر کی منزل میں بھی ہوا نیز دار الحدیث دار الافتاء میں ہوا، دعا فرماویں اللہ تعالی مبارک فرمائیں۔

ایک عرصہ سے دار جدید کے سامنے جو زمین تھی اسکے لینے کی کوشش ہو رہی تھی اور اسکی مخالفتیں بھی بہت ہوئیں اللہ پاک نے فضل فرمایا لے لی گئی اور الحمد للہ ثم الحمد للہ نقشہ بھی تیار ہو گیا۔ اب دیکھیے تعمیر کب شروع ہوتی ہے اسکے لیے دعا فرمائیں اور دوا کی بھی تدبیر کریں۔ اللہ تعالی آپکو اسکی دونوں جہاں میں جزاء خیر عطا فرماویں۔

آپ کو ہندوستان آتے ہوئے بہت مدت گذر گئی اب، تو اللہ کا نام لے کے نیت کر ہی لیں اور دونوں کو لیکر آئیں اور بھی کچھ ایسے خدام متوسلین ہوں جو دونوں کا خیال رکھیں اور خدمت کریں۔ آپ ان سے انکے کاموں کی وجہ سے مشغول نہ ہو اب تو الحمد للہ رمضان بھی سردیوں میں آرہا ہے۔ کئی سال سے ٹھنڈی میں آرہا ہے تھوڑی سی ہمت کر کے ارادہ کر ہی لیں۔

آج کل تو گرمی ہے مگر آم کی بہار آج ہی کل ہے، ہر طرف آم کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں کیا ہی اچھا ہو آپ ہمت کر ہی لیں۔ دونوں بیگمات سے میر اسلام کہدیں اور میری اہلیہ کا بھی۔ آم بھی دونوں جگہ تقسیم فرمادیں۔ میں تو الگ الگ ہی ارسال کر دیتا مگر بھیجوانے والے کو شاید دقت ہو۔ آم کی پیٹی ارسال ہے اللہ کرے خیریت سے پہنچ جائے اور جو اس پے محصول خرچ ہو وہ آپ ان کو دیدیں اور بندہ کو لکھدیں بندہ ارسال کر دیگا۔

فقط والسلام

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی

بقلم محمد عرفان

۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

پرانے کاغزات میں ایک اشتہار ملا جس کی بہت تلاش تھی اس کی ایک فوٹو کاپی ارسال ہے نا معلوم زنبیہ کے پیر صاحب عزیزم الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب زید لطفکم کہاں ہیں اگر مبارک باد کی مد میں آگئے ہوں تو بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرنے اور عرض کرتے رہنے اور کراتے رہنے کی درخواست۔

برادر عزیز الحاج مولانا یوسف متالا صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ کچھ دن ہوئے شیخ محمود صاحب کی معرفت آپ کا مرسلہ گرانقدر ہدیہ پہونچا جو بندہ اور مولانا یونس صاحب کے نام تھا۔ میں کسی سفر میں جارہا تھا، اس وقت اس کو رکھ دیا اور بھول گیا۔ اب شوریٰ میں شیخ صاحب نے ذکر فرمایا تو دیکھا تو مولانا یونس صاحب کا ان کو پہونچادیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شایان شان دونوں جہاں میں بدلہ عطا فرمائیں اور جزائے خیر عطا فرمائیں۔

آپ نے عقیقہ کی خدمت حوالہ کی تھی، اس میں تو کوتاہی ہوئی، اب تک تعمیل نہ ہوسکی اور اب رمضان آگیا۔ حیات باقی رہی تو ان شاء اللہ رمضان بعد تعمیل کی جائے گی۔ امید ہے دونوں ساتھ ہوں گی۔ دونوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔ دونوں کی اولادوں کو دعوات۔

کچھ دن سے بندے کی اور اہلیہ کی طبیعت خراب چل رہی ہے، دونوں کے لئے دعاء کی درخواست۔ نہ جانے آپ کی شان میں کیا گستاخی ہوگئی جو سہارنپور کو بالکل چھوڑ کے بیٹھ گئے۔ کیا اچھا ہو اپنی جانی پہچانی قدیم جگہ میں آنا جانا رہے، نہ معلوم برادر عزیز الحاج الاخ عبد الرحیم متالا متعنا اللہ بطول حیاتہ کہاں ہیں۔ اگر موجود ہوں تو سلام مسنون کہہ دیں اور اگر آپ ان کے وہاں ہونے کی اطلاع 655542 فون نمبر پر دے دیں تو کیا ہی اچھا ہو، لیکن اس کا خیال رہے، یہاں کے سونے کے وقت فون نہ کریں، جاگنے کے وقت کریں یعنی رات کو گیارہ سے پانچ تک۔

معلوم ہوا کہ آپ کے ساتھ بہت سے رفقاء ہوتے ہیں، ان کی نذر و نیاز اِدھر اُدھر چلی جاتی ہے۔ آپ ان کو فرمادیں کہ بھائی عمّار کے یا عزیز خالد کے توسط سے مظاہر علوم کے لئے بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

فقط والسلام

محمد طلحہ

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ

بقلم ناصر علی سیتاپوری

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام

مکرم محترم مولانا قاری محمد یوسف متالا صاحب زید فیضہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ مع متعلقین واحباب بخیر ہوں گے۔ بندہ بھی بحمد اللہ بخیر ہے۔ آپ تو ماشاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی برکات لوٹتے رہتے ہیں۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ وَزَادَ اللّٰهُ فُيُوْضَكُمْ وَاَكْرَمَكُمْ وَرَزَقَنِيْ وَاِيَّاكُمْ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى-

گزشتہ سال پندرہ سولہ سال بعد حرمین شریفین کی زیارت وحج نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ کے مکان سے سب سے فائدہ اٹھایا۔ جزاکم الله تعالى خيرا۔

اس سفر میں مولوی حبیب اللہ کے ساتھ الدر المنضود جلد رابع کتاب النکاح پر کام ہوا اور بہت اچھا ہوا۔ اب جی میں یہ بات آئی کہ اگر اللہ تعالیٰ کردے تو چند سال مسلسل اسباق پورے کروا کر رجب کے اخیر میں تین ماہ کے لئے مدینہ منورہ حاضری ہو جایا کرے۔ الدر المنضود کے بعد تقریر نسائی یعنی الفیض السمائی کی بھی تکمیل ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس کا حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی طرف سے امر ہے۔

آپ سے دعاء کی درخواست کہ اس طرح اگر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ شانہ کو کچھ مشکل نہیں ہے۔ آپ سے ملے بھی بہت دن ہو گئے۔ اگر اوپر والی صورت ہو جائے تو پھر وہاں احباب سے بھی ملاقات ہو جایا کرے گی۔

فقط والسلام
محمد طلحہ
۱۳ / شعبان ۱۴۲۰ھ

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرنے کی درخواست

مکرم ومحترم جناب الحاج مولانا یوسف متالا صاحب متالا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے تم بعافیت ہوں گے۔ حال میں ایک خط ارسال کیا، امید ہے مل گیا ہو گا۔ عزیز خالد نے ایک خط آپ کے نام مانگا، اس لئے دوبارہ لکھ رہا ہوں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا جدید کے سامنے جدید زمین پر جدید عمارت کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ بغیر قرض کی تکمیل کی دعا بھی کریں اور دوا کی طرف بھی توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو، تمام معطیان کو جزائے خیر عطا فرماویں۔ عزیز خالد کے پاس یا مولوی عمار کے پاس یا عزیز سلمان کے پاس نقشہ بھی ہو گا، ان کو بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ مسرور ہوں اور دل کھول کر اس کی طرف خود بھی توجہ کریں اور رفقاء کو بھی متوجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہاں میں بدلہ عطا فرمائیں، جزائے خیر عطا فرمائیں، دونوں بیگمات سے سلام مسنون، بچی اور داماد اگر ساتھ ہوں تو ان سے بھی سلام کہہ دیں۔

جناب بھائی خالد منیار، عزیز ازہر، مولوی جمال، تینوں اس وقت موجود ہیں۔ ان کی طرف سے بھی سلام مسنون، روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرنے کی درخواست۔ نیز یہ لوگ حاضری کے لئے بھی دعا کرنے کو کہہ رہے ہیں۔ مختصر نقشہ ارسال ہے۔

محمد طلحہ

۱۸/ رمضان ۱۴۲۱ھ

مکرم و محترم جناب الحاج مولانا یوسف صاحب متالا متعنا اللہ بطول حیاتہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ آپ کے موسم میں یہ خیال لگا رہتا ہے کوئی جانے والا لے جانے پر تیار ہو جائے تو دوستوں کو آم بھیجے جاویں۔ آج اللہ کے فضل سے لندن والے آئے ان سے اس خواہش کا اظہار کیا انہوں نے بہت خوشی سے پیٹی لیجانا منظور کیا اور میں نے فوراً ایک جگہ آدمی بھیج کر پیٹی منگوانے کو کہا۔ یہ بھی اللہ کی غیبی مدد ہے مل بھی گئی اور چوسا کی ملی یہ بھی غیبی مدد ہوئی کہ پکی مل گئی اور یہ بھی اللہ پاک نے غیبی مدد فرمائی کہ کل ہی صبح یہاں سے وہ جائیں گے اور کل شام کو انکا جہاز ہے۔
اللہ پاک عافیت اور خیر سے یہاں سے روانہ بھی فرماویں مہمانوں کو بھی اور پیٹی کو بھی اور آپ تک پہنچادے آپکو پسند بھی آجائیں۔ دونوں بیگمات کو چند چند، دو دو عزیزان اقبال بلال عبد الرحیم (جو تمہارے مدرسہ میں استاذ ہیں) اور دو مولوی شبیر کو، باقی جناب کے۔ ایک نئی کتاب آئی اس کے بھی نسخے ارسال ہیں ایک آپکا اور دو آپکے مدرسہ کیلیے وقف۔ اور اسکی اطلاع عزیزان اقبال بلال کو بھی کر دیں۔
چوں کہ وہ لوگ کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں شاید ان کتابوں سے وہ کوئی فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس کتاب پر یحیوی کا پتہ تو نہیں لیکن یحیوی پر موجود ہے اگر مطلوب ہو تو منگا لیں۔
آپکے یہاں تو خط و کتابت کا دستور تو ہے ہی نہیں اور عام طور سے جن کے یہاں فون ہوتا ہے وہ خط لکھنے کے عادی نہیں رہتے آپ کے خط تو چھوٹ گئے فون ہونے کی وجہ سے اور خط لکھنے کا معمول نہیں بنایا۔
آپ نے حضرت شیخ کی سوانح میں ایک جلد اور لانے کا وعدہ کیا اسکا بھی انتظار ہے۔ سنا ہے کوئی کام مولانا مختار صاحب کے یہاں بھی آپنے کر دیا، وہ بھی اب تک ہم تک نہیں پہنچا، کوئی

اور تصنیف تالیف وجود میں آئی ہو وہ بھی اب تک ہم تک نہیں پہنچا۔

ایک کتاب اور ارسال ہے اسکا نام ہے حقوق العباد کی فکر کیجیے یہ بھی آج کے دور کے اعتبار سے اہم مضمون ہے اور ضرورت اس بات کی ہے یہ مدارس میں تقسیم ہو اور عوام میں پھیلے ۔اسکی آسان صورت یہ ہے کہ مدرسوں میں انعام میں تقسیم کیلیے داخل کر دیا جائے، اس سے بہت سی جگہیں پہنچ جائے گا اور معتد بہ کتابیں حاصل کر کے بہت سے مدارس میں جمع کی جائیں۔ دار العلوم مظاہر علوم شاہی اور گجرات کے مختلف مدرسوں میں خاص طور سے ڈابھیل ترکیسر اور جہاں جہاں بھی چاہیں۔ امید ہے حقوق العباد کی فکر کیجیے کتاب پڑھ کر آپ خود پسند فرمائیں گے۔ جواب کا دستور تو نہیں مگر بندہ منتظر رہے گا نہ معلق۔

بردار عزیز لخت جگر مہتمم مدرسہ معہد رشید الاسلامی چپاٹہ کہاں ہیں۔ اگر وہاں تشریف فرما ہوں وہاں رونق افروز ہوں تو ان کی بھی آم سے تواضع فرمائیں۔ میں تلاش میں ہوں اللہ کرے کہ ان کے یہاں جانے والا مل جائے تو وہاں بھی ارسال کر دوں۔ اہلیہ بھی کچھ بھیجنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ جب آوے گا جب پتہ چلے گا کیا بھیجتی ہے۔

فقط والسلام

محمد طلحہ بقلم محمد عرفان

۱۷/ جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ

مدرسہ مظاہر علوم کیلیے بھی اہتمام سے دعا کریں اللہ تعالیٰ عافیت اور خیر کا معاملہ فرماویں۔ دار جدید کے سامنے جدید عمارت کی تعمیر چل رہی ہے اس کی تکمیل کے لیے بھی دعا و دوا سے توجہ فرمائیں۔

فقط

مولوی حبیب اللہ چمپارنی آجکل ہندوستان آئے ہوئے ہیں اطلاعاً عرض ہے۔

ولی عہد کو دعوات اللہ تعالیٰ اسکو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور امیدیں پورا ہونے کا ذریعہ فرمائیں۔ اللہ پاک پہلی کو بھی اپنے فضل سے عطا فرمائے اور اس سے بھی آپ کو مسرور فرمائے۔

فقط

دونوں سے سلام مسنون کہدیں کافی دن سے اہلیہ کی طبیعت بہت خراب چل رہی ہے علاج کے سلسلہ میں دہلی بھی کئی دن رہنا ہوا، دعاء کریں اللہ پاک اسکو صحت و عافیت نصیب فرمائے۔ بھائی غفور صاحب دودگھڑ، مینجر مکتبہ یحیوی، بھائی عالم، پڑوسی کچاگھر اور میرے کاتب عزیز مولوی عرفان اور یہاں کے خانقاہ کے کئی خدام سلام لکھاتے ہیں۔

باسمہ تعالیٰ

الحاج مولانا یوسف صاحب

مکرمان و محترمان و بہی خواہان مدارس و مکاتب و مشائخ سلسلہ حضرت تھانوی و حضرت مدنی و حضرت شاہ عبد القادر و حضرت شیخ نور اللہ مراقد ہم اور ان کے خلفاء اور ان کے خلفاء کے خفاء و ممبران دار العلوم دیوبند و سرپرستان مدرسہ مظاہر علوم و مہتممان مدارس و نظماء مدارس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ باعافیت ہے۔ امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ مدارس و مکاتب کے عملہ کی سدھار کی بھی ضرورت ہے اور طلبہ کی بھی اور علاقہ کے مسلمانوں کے گھرانوں کے سدھار کی بھی ضرورت ہے۔ کسانوں، مصالحہ والوں اور کپڑوں والوں کی خصوصاً۔ اور عمومی تاجروں کی عموماً سدھار کی ضرورت ہے۔ آج کا کسان اور تاجر زکوٰۃ روک رہا ہے اور سود لے کر کھیتی اور گنّا تیار کر رہا ہے۔

تبلیغ والے خانقاہ والے سب وہی سود والا غلہ اور سود والی شکر کھاتے ہیں۔ ان تاجروں کو سمجھا کر زکوٰۃ کا اہتمام کرائیں، سود سے بچنے کی تاکید کریں۔ سرکار نئی نئی تدبیروں سے سود بانٹ رہی ہے۔ اس کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے کاروبار میں سود لگوادو تو اس کا بھٹہ بیٹھ جائے گا اور اپنا فائدہ ہو جائے گا۔

میں اوپر کے حضرات کے توسط سے سبھی امت سے درخواست کرتا ہوں کہ زکوٰۃ دے کر مال کو پاک کریں۔ اور سود سے بچ کر کاروبار چاہے کھیتی ہو، چاہے گنّا ہو، مصالحہ کا کاروبار ہو، تمام حلال طریقہ پر مہیا ہو، ہماری دعاؤں میں جان پڑے اور ظالموں اور جابروں سے نجات حاصل ہو۔

مدرسوں میں اس کی شایان شان عملہ نہیں، وہاں بھی سدھار لانے کی ضرورت ہے۔ ڈاڑھی کٹی ہوئی، انگریزی لباس، انگریزی بال، ایسا عملہ مدرسہ کے شایان شان نہیں۔ داخلہ کے وقت طلبہ کی بہت چھان بین ہوتی ہے، وضع قطع بھی دیکھی جاتی ہے، لباس پر بھی نظر ہوتی ہے، اور داخلہ کے بعد کوئی نگرانی نہیں۔

وضع قطع بھی بگڑ جاتی ہے، انگریزی بال ہوتے ہیں، ڈاڑھی متأثر ہو جاتی ہے، ٹخنے بھی ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں، اوپر والے حضرات سے درخواست کرتا ہوں، سبھی حضرات اپنے مدرسوں پر کڑی نظر رکھیں تاکہ طلبہ صحیح تیار ہو کر صحیح عالم بن کر امت کے مقتدا بن سکیں اور طلبہ میں دروازہ بند ہو جانے کے بعد، نگراں کے جانے کے بعد غلط کتابوں کا مطالعہ ہوتا ہے جو ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے، اور اس وقت نگراں کا وقت بھی نہیں ہوتا، نظماء کا بھی آرام کا وقت ہوتا ہے، اس کا کوئی حل کرنا چاہئے۔

تبلیغ ہو، تعلیم ہو، تذکیر ہو، ہر وقت نگراں نہیں ہو گا، ہم سب خود اپنے اوقات کو ضائع کرنے سے بچائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور احباب واکابر کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد طلحہ کاندھلوی

۱۹/ ذوالحجۃ ۱۴۳۳ھ

۳

حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

از راقم السطور

بنام حضرت مفتی محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ تعالی

مخدومی وسیدی حضرت اقدس مفتی صاحب مد ظلکم العالی

بعد سلام مسنون، مزاج گرامی؟

حضرت مولانا طلحہ صاحب اور مولانا سلمان صاحب زید مجدہم کی زبانی خیریت معلوم ہوئی۔ اللہ تعالی حضرت کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ نصیب فرما کر حضرت کی عمر میں برکت عطا فرماوے۔

پرسوں ختمِ بخاری شریف کا جلسہ بھی ہے۔ اللہ کرے باحسن وجوہ منعقد ہو کر خیر وبرکت کا ذریعہ بنے۔

بحمد اللہ، تینوں جگہ خیر وعافیت ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

مولانا ابراہیم صاحب کی مرسلی فتاوی محمودیہ جلد ۱۴ پہنچی۔ جزاہم اللہ خیرا۔ اللہ کرے تمام فتاوی کے مکمل ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے۔

اخیر میں احقر اور عزیز جنید خدیجہ وامہا کی طرف سے سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست ہے۔

مولانا ابراہیم صاحب، عزیز خلیل احمد سے بھی سلام مسنون و گذارشِ دعا۔

فقط والسلام

آپ کا یوسف

۱۷/۰۷/۱۹۹۳ء

حضرت مفتی محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بنام راقم السطور

ذوالمجد والکرم مولانا الحاج یوسف صاحب زید مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سہارنپور سے روانگی کے وقت آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ معلوم ہوا کہ گجرات میں بھی کچھ اثر باقی رہا۔ خدائے پاک آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ خدمتِ دین میں مشغول رکھے اور ہر طرح آپ کی نصرت فرمائے۔ اکثر مدرسہ کا خیال لگا رہتا ہے۔ مدرسہ کی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے یا نہیں؟ کوئی رکاوٹ تو نہیں ہے؟ حضرت شیخ دامت برکاتہم ۲۶/ستمبر ﴿۳/ذی القعدۃ﴾ بدھ کے روز دہلی سے روانہ ہو گئے اور سہارنپور سے مولانا طلحہ صاحب اور مفتی یحییٰ صاحب کے ابناءِ ثلاثہ بھی اجتماع کی شرکت کے لئے تشریف لے گئے، جن کی اب تک واپسی نہیں ہوئی۔ یہاں دارالعلوم دیوبند میں حضرت الحاج مولانا عبدالاحد صاحب کا ۱۰/ذی القعدۃ ﴿۳/اکتوبر﴾ چہار شنبہ کو انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے، درجات بلند کرے۔ جشنِ صد سالہ کے لیے تیاری ہو رہی ہے۔ خدائے پاک ہی مددگار ہے۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بہت بہت پیار ودعا، ان کی والدہ محترمہ سے دعا کی درخواست، اساتذہ وطلبہ کو حسب صوابدید سلام۔ میرا ارادہ قریب ہی آپریشن کے لئے کلکتہ جانے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر فرمائیں۔ بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام۔ اگر مناسب ہو تو جواب کلکتہ کے پتہ پر ارسال کریں۔

فقط والسلام
املاہ العبد محمود غفرلہ

دیوبند، سہارنپور

۱۴/۱۱/۱۳۹۹ھ

۸/۱۰/۱۹۷۹ء

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ
مکرم ومحترم مدت فیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ یہاں ہر طرح خیریت ہے۔ عافیت آں محترم معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ احقر اس سے قبل عریضہ ارسال کرچکا ہے جس میں معذرت کے ساتھ درخواست کی ہے کہ ایک کو زاویۂ خمول میں ہی پڑا رہنے دیں۔

سیک ﺛﯿﻤﮯ بد زبانے بد نگاہے بد عمل
ہم امید عفو دارد در طفیل دیگراں

عزیزم مرتضیٰ سلمہ الحمدللہ خوش ہیں، دل لگا کر پڑھ رہے ہیں، البتہ اہلیہ کی طرف سے غمگین ہیں کہ وہ خوش نہیں، یہاں ان کو جس چیز کی ضرورت ہو حاضر ہے۔
بے فکر رہیں، ٹکٹ پہنچ گیا ہے۔ آج کل یہاں کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے۔ آپ کے یہاں کیا حال ہو گا؟ ٹکٹ کا جواب مولانا ابراہیم صاحب دیں گے، وہی رفیق ہیں۔
الحاج ابوالحسن صاحب آئے ہوئے ہیں، تبلیغی اجتماع میں بنگلہ دیش گئے ہوئے ہیں، چند روز بعد واپس چلے جائیں گے۔ سنا ہے کہ مولوی نجیب اللہ صاحب بھی آکر وطن گئے ہوئے ہیں۔ مولانا طلحہ صاحب کے متعلق آئندہ ماہ میں تشریف آوری متوقع ہے۔
گھر میں سلام مسنون دعا کی درخواست۔ دیگر احباب واقفین کو سلام مسنون۔ جملہ اساتذہ وطلبہ ومعاونین وملازمین وواقفین کے لئے دعا کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ دارالعلوم کو مادی ومعنوی ترقیات سے نوازے، مسجد بہت عافیت سے جلد تعمیر کرادے۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

مدرسہ مظاہر علوم

سہارنپور

۲۹/۳/۱۴۰۳ھ

اگر احقر کو شریک کرنا بھی ضروری ہے تو "وصف شیخ" سے جو مناسب سمجھیں نقل کر دیں، مثلاً روح سالک را بروحِ خود گرفتہ سلوک طے کرانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، یا جو دل چاہے۔

باسمہ تعالیٰ

محترم مکرم زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، مع حضرت مفتی صاحب خیریت سے ہوں۔ امید ہے کہ آپ بھی مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔

روزانہ آپ کو خط لکھنے کو سوچ رہا تھا کہ پاسپورٹ ملنے پر پروگرام طے ہو جائے گا، مگر تاخیر ہوتی گئی۔ اس کی معافی چاہتا ہوں۔ آپ کی روانہ کردہ ٹکٹ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں وصول ہوئی اور فوراً ہی دہلی جاکر بکنگ کرالی تھی۔ ۱۴/ اپریل کو سیٹ ملی تھی، مگر اب پاسپورٹ وعدہ ہونے کے باوجود وقت پر نہ مل سکا، اس لئے مجبوراً ملتوی کرنا پڑا۔ اب ۲۸/ اپریل کے لئے سیٹ بک کرالی ہے، کل دہلی پھر جانا ہے۔ آپ ظاہری توجہ کے ساتھ اگر باطنی توجہ بھی فرماویں تو خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس ہفتہ میں مل جائے گی اور پھر ملتوی نہ کرنا پڑے گا۔

حضرت مفتی صاحب کا پروگرام بہت دنوں سے بن رہا تھا۔ ایک تو حضرت کی نواسی کی شادی جو ۳/ اپریل کو ہوئی، اس کی وجہ سے رُکا ہوا تھا۔ اور پھر کبھی حجاز، پھر افریقہ ولندن اور کبھی افریقہ، حجاز، لندن وغیرہ کی کوششیں ہوتی رہیں، مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر اب لندن، پھر افریقہ پر فیصلہ ہو گیا ہے، مگر افسوس تاخیر پر تاخیر ہوتی جارہی ہے۔ اللہ ہی رحم فرمائے۔ حضرت کا ارادہ اخیر شعبان تک واپسی کا تھا، مگر اب دیکھئے جو اللہ کو منظور ہو گا۔ آپ کے شعبان میں سہارنپور آنے کی اطلاع کی وجہ سے لندن کو مقدم کیا ہے تاکہ آپ سے ملاقات ہو جائے۔

یہاں گرمی اس سال تاخیر سے شروع ہو رہی ہے۔ اور سب حالات بدستور ہیں۔ مولانا طلحہ صاحب بھی خیریت سے ہیں اور سہارنپور مقیم ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کو آج نزلہ کا اثر ہو گیا ہے، امید ہے کہ چند دنوں میں ٹھیک ہو جائے گا۔ دیوبند میں بھی کسی حد تک سکون ہے۔

مولانا محمد علی منیار صاحب سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی اور سلام بھی پہنچا۔ حضرت کی طرف سے اور احقر کی طرف سے واقفین حضرات کو سلام و دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم غفرلہ

معرفت حضرت مفتی محمود حسن صاحب

۱۰/ ۴/ ۸۳ء

مظاہر علوم، سہارنپور

مکرم و محترم والا جاہ مولانا یوسف صاحب مدت فیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ اس حالت میں پہنچا:

؎ راہ تیری اس قدر دیکھی کہ اے غفلت شعار
میری آنکھیں بن گئیں سرمایہ دار انتظار

یہ معلوم ہو کر بہت حیرت ہوئی کہ آپنے متعدد خطوط لکھیں خدا ہی کو علم ہے کہ وہ کہاں گئے۔ کئی سال ہوئے آپنے لکھدیا تھا کہ مجھے خط لکھنے کی عادت نہیں۔ اس لیے خط کہ نہ پہنچنے سے رنج تو نہیں ہوتا البتہ قلبی تعلق کی بنا پر دھیان ضرور لگا رہتا ہے کہ خیریت معلوم ہو جائے۔ اس لیے معافی کا تو کوئی موقع ہی نہیں ہے بے فکر رہیں۔ الحمد للہ آں محترم کی طرف سے قلب بالکل مطمئن و مشرح ہے حضرت شیخ قدس سرہ کو جو تعلق آں محترم سے تھا اور ہے اسک اپوری طرح احساس ہے اللہ تعالی ادائے حق کی توفیق دے۔ آمدم بر سر مطلب یہاں سے ویزہ ملنے میں قانونی الجھنیں ہیں جسکا اثر دور تک پہنچتا ہے اس لیے

؎ کیف الوصول علی سعاد ودونہا
قلیل الجبال ودونہنّ حتوف

ادھر جو پروگرام بن گیا ہے اسمیں گنجائش بھی نہیں۔ محترم بھائی صاحب کی خدمت میں از بس ضروری ہے کہ وہ بڑے بھائی (اخ اکبر) ہیں اور اب آپکے خط سے معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ وہ چشم سناس بھی

ہیں کہ مولوی ابراہیم کی آنکھوں کو پہچانتے ہیں اور یہ آپکی آنکھوں کو پہچانتے ہیں جب چار آنکھیں شناسا جمع ہوجائیں تو آپ خود بھی جانتے ہونگے کہ کیا سما اور کیا منظر ہوتا ہوگا یہ ناکارہ تو اس بہار سے محروم ہے۔

آپ دونوں مدرسوں (مذکر و مؤنث) کو چلا رہے ہیں بہت خوشی اور مسرت ہے اللہ پاک دونوں کے نتائج بہتر یدا فرمائے اور آپکی خدمات کو قبول فرمائے ہر طرح کی نصرت فرمائے آپکے لیے اور اہلیہ محترمہ کے لیے اور عزیزہ خدیجہ کے لیے دعا کرتا ہوں حق تعالی پوری عافیت کے ساتھ دارین کی ترقیات سے نوازی عزیزہ سلمہا کو خوشگوار زندگی دے آپنے کچھ انتظام کیا یا نہیں۔

حضرت مولانا اسعد صاحب مدظلہ کی طبیعت الحمدللہ پہلے سے بہت بہتر ہے اللہ تعالی پوری صحت دے سہارنپور کے حالات تو آپکو مجھ سے زیادہ معلوم ہونگے۔

دونوں ابراہیم کی طرف سے سلام۔

فقط والسلام علیکم و علیٰ من لدیکم

املاہ العبد محمود غفی عنہ

۱۳۰۹/۵/۲۳ھ / ۱۹۸۹/۱/۳ء

باسمہ تعالیٰ

مکرم محترم زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد اللہ، خیریت ہے۔ خدائے پاک آں محترم کو مع جملہ متعلقین عافیت سے رکھے۔ آپ کے بھیجے ہوئے مولوی یونس فاضل ہو کر واپس جارہے ہیں۔ یہاں ان سے بار بار پوچھا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں۔ مگر ان کو تو ایک ہی چیز کی ضرورت ہے۔وہ یہ کہ آپ کے پاس پہنچ جائیں۔

دارالعلوم دیوبند ابھی تک بند ہے، آثار اچھے نہیں ہے، کشید گی میں ترقی ہے۔ یہ ناکارہ سہارنپور میں پڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر فرمائے۔

امید ہے کہ رمضان المبارک کا نظام ابھی سے بنانا شروع ہو گیا ہو گا۔ مولانا ہاشم صاحب، مولانا بلال صاحب، مولانا شبیر صاحبان اور دیگر واقفین سے حسب صواب دید سلام مسنون۔ مولوی نوشاد صاحب کہاں ہیں؟ کس مشغلہ میں ہیں؟ آس پاس ہوں تو ان کو بھی سلام۔ عزیز یونس سلمہ کو حسب ضرورت جو روپیہ دیا اس کو واپس بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

مظاہر علوم، سہارنپور

۱۱/۱/۱۴۰۲ھ

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

۱۶/ شعبان ۱۴۰۳ھ کو صبح صادق، بیاضِ منتشر، منتہائے سحر سے متعلق گفتگو کرنے کے لئے جمعیتِ علمائے برطانیہ کی مجلس ہوئی۔ اس میں احقر بھی حاضر ہوا۔ اس سے قبل علمائے کرام کی متعدد تحریرات اس مسئلہ پر احقر مطالعہ کر چکا تھا اور ایک تحریر خود لکھ کر اپنی رائے سب کے سامنے پیش کر دی تھی، جس کا حاصل یہ تھا کہ اس مسئلہ میں رائے مختلف ہیں اور ہر رائے کے لئے دلیل بھی ہے۔ ایسی حالت میں اتفاق دشوار معلوم ہوتا ہے۔ احقر کے خیال میں جو رائے پوری دیانتداری کے ساتھ کتاب وسنت کے موافق معلوم ہو اور دل اس کی گواہی دے، اس پر عمل کرنے سے اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان شاء اللہ تعالیٰ ذمہ بری ہو جائے گا۔

مگر پھر علمائے کرام نے گفتگو کر کے ایک رائے پر اتفاق کر لیا اور کسی نے اس کو باطل نہیں کہا، تو پھر احقر نے بھی اس پر دستخط کر دیئے اور اپنی تحریر واپس منگوالی، جو احقر کو وصول ہو گئی۔

مختلف آراء میں سے ایک رائے پر جب اتفاق ہو گیا تو اس کو اختیار کرنے سے عوام خلفشار سے محفوظ رہ سکیں گے۔ اگرچہ یہ مسئلہ استنباطی ہے، اس پر تحقیقات کی بہر حال گنجائش ہے، لیکن عوام کو الجھنوں میں ڈالنے سے احتراز چاہئے۔

احقر نے اپنی تحریر میں یہ بھی لکھا تھا کہ اپنی رائے کو دوسروں پر زبردستی چپکانے کی کوشش نہ کی جائے اور دوسروں کے قول کو باطل قرار نہ دیا جائے، جب کہ وہ بھی دلیل پر مبنی ہے۔ اب بھی یہی درخواست ہے کہ متفقہ فیصلہ پر عمل کو اختیار کیا جائے تو انسب ہے۔ عوام کو از خود دینی مسائل میں رائے قائم کرنے کا حق نہیں، ان کے ذمہ حضرات علماء کا اتباع ہے۔

احقر محمود غفرلہ

۲۳/ شعبان ۱۴۰۳ھ

باسمہ تعالیٰ

مکرم و محترم حضرت مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی روز سے بار بار آپ کا خیال آرہا تھا کہ کسی طرح خیریت معلوم ہو جاتی۔ اللہ کا شکر ہے کہ گرامی نامہ ملا، قلب کو بہت ہی راحت اور مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض کو جاری رکھے، ترقیات سے نوازے۔

یہاں بھی آپ کا تذکرہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ بھائی رشید صاحب کا مرسلہ روپیہ مل گیا تھا۔ جو کچھ میرے لئے ہدیہ ہے اس کا بہت بہت شکریہ۔ جزاک اللہ۔ میں نے وہ کُل مجموعہ ﴿ہدیہ وصدقہ﴾ ایک صاحب کے حوالہ کر دیا ہے کہ ماہ مبارک میں غریب معتکفین پر خرچ کیا جائے تاکہ اس وقت کے حسنات میں شرکت ہو سکے۔ میری طرف سے ان کی خدمت میں بہت بہت سلام مسنون۔

حضرت اقدس مولانا عبدالرحیم صاحب مدت فیوضہم کا گرامی نامہ سہارنپور ملا تھا، جس میں مطالبہ تھا کہ تو نے زامبیا آنے کا وعدہ کیا تھا، اس کو پورا کر۔ میں نے جواب میں لکھا تھا کہ روایت ناتمام نقل کی گئی ہے۔ پوری روایت اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مولانا طلحہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ حج کو جائیں گے، وہاں سے فارغ ہو کر زامبیا تشریف لائیں گے، تو بھی ساتھ آنا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ان شاء اللہ، حج کے بعد ان کی معیت میں ضرور حاضر ہوں گا۔ مگر حضرت مولانا طلحہ صاحب نہ حج کو گئے، نہ اس کے بعد وہاں تشریف لے گئے، اس لئے احقر کا وعدہ وارادہ تو ختم ہو گیا۔ البتہ اپنی اصلاح کے لئے ضرور طبیعت پر تقاضا ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ خدمت میں حاضری کا موقع مل جائے تاکہ فیضِ صحبت سے اخلاقی و عملی گندگیوں میں کچھ کمی آجائے۔ مگر پھر سوچتا ہوں کہ سہارنپور میں چند اسباق متعلق ہیں، دارالافتاء کا بھی کچھ

کام ہوتا ہے، نجی ڈاک میں بھی فتاویٰ ہوتے ہیں، دو شب کے لئے ہر ہفتہ دیوبند بھی جانا ہوتا ہے۔ اپنی ذاتی منفعت کے لئے ان دینی امور کو ترک کرنا خود غرضی اور اتباع ہَویٰ ﴿خواہشات﴾ ہے۔ اس اشکال کو حضرت والا حل فرماویں، تو سکون حاصل ہو۔

لیکن اس کا کوئی جواب حضرت مولانا کی طرف سے نہیں ملا یہاں تک کہ احقر افریقہ آگیا۔ یہاں سے فون پر حضرت مولانا مد ظلہ کے مخلص ابراہیم لمبات صاحب سے بات چیت ہوئی، تو انہوں نے بتلایا کہ وہ اور حضرت مولانا دونوں یہاں تشریف لائیں گے۔ اس وقت سے ان کی تشریف آوری کا انتظار ایسا ہے جیسے لندن میں طویل صوم کے ختم ہونے کا روزہ دار کو انتظار ہوتا ہے کہ کب اللہ اکبر کان میں آئے اور وہ روزہ افطار کرے۔ ادھر میں نے دریافت کیا کہ یہاں سے زامبیا جاتے یا واپس آتے کہیں انگلینڈ بھی درمیان میں آتا ہے؟ تو جغرافیہ دانوں نے بتایا کہ ایسا نہیں ہے۔ پھر خدا جانے جناب والا نے کس بنیاد پر تحریر فرمایا کہ زامبیا جاتے ہوئے یا آتے ہوئے یہاں آنا۔ ممکن ہے کہ آپ کے لئے جغرافیہ میں کوئی نیا راستہ تجویز ہوا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بہت بہت دعا۔ ان کی والدہ محترمہ کو سلام مسنون۔ بچوں اور بچیوں کی تعلیم کے لئے زمین خریدی گئی ہے اور نام مدینۃ العلوم الاسلامیۃ رکھا گیا ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور اس کو اسم با مسمیٰ بنائے۔

بھائی ابراہیم صاحب اور ان کے سب بھائیوں کی طرف سے سلام مسنون۔ ان کے والد صاحب کو فالج ہو گیا ہے، علاج ہو رہا ہے۔ الحمد للہ، افاقہ معلوم ہو رہا ہے۔ پیر پر بوجھ دے کر سہارا لے کر کچھ چل بھی لیتے ہیں۔ خدائے پاک مکمل صحت دے۔

مولانا اسلام الحق صاحب، مولانا ہاشم صاحب، مفتی شبیر صاحب، مولانا بلال صاحب وغیرہم کی خدمت میں سلام مسنون۔ مولانا بلال صاحب کے والد صاحب کا طویل مکتوب جس کو رسالہ کہنا چاہئے ملا ہے، جس میں جناب والا کا بھی ذکرِ خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

ان کی پریشانی کو بھی دور فرمائے۔ تکمیل مسجد میں تو واقعتاً دیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو پوری فرمائے اوراس کی آبادی ودوام کو برقرار رکھے۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۱۹/۶/۱۴۰۵ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم محترم الحاج حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زیدت محاسنکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ باعثِ مسرت اور موجبِ منت ہوا۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے حالات اور خلفاء کے حالات میں دو جلدیں مل گئیں۔ خلفاء سے متعلق کتاب پہلے ملی اور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ سے متعلق بعد میں ملی۔ اسی ترتیب سے مطالعہ شروع کیا۔ چنانچہ بعد والی کا مطالعہ پہلے کرلیا، یعنی خلفاء کے حالات پہلے پڑھے۔ اس میں ایک جگہ مفتی محمود صاحب رنگونی کے بیان میں ایک بات کھٹکی ہے، جو احقر کے نزدیک مناسب نہیں تھی۔ محترم مولانا عبد الحفیظ صاحب مکی بھی تشریف لائے تھے۔ ان سے تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی یہ بات کھٹکی تھی۔ دیکھئے صفحہ ۴۸۳۔

ایک اور بیان میں ایک جگہ ہے، آؤ غیبت کریں۔ ایک جگہ ایسے الفاظ بولے گئے جن پر فتوے کا ڈر تھا اور اس ڈر کا اظہار بھی کیا گیا۔ اور حضرت نور اللہ مرقدہ سے متعلق کتاب دوسرے صاحب مطالعہ کے لئے لے گئے، اس کے مطالعہ کی نوبت نہیں آئی۔ بہرحال کام آپ نے ماشاء اللہ بہت کردیا ہے۔ یہ آپ کے خلوص اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ مخلوق کو نفع دے۔

حجاز مقدس میں برادر محترم حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نے تواضع کی تھی کہ لندن چلو۔ میں نے عرض کیا تھا کہ مولانا یوسف صاحب نے تو لکھا نہیں، بلکہ میرے لکھنے پر جواب بھی نہیں دیا۔ اب "مدعی سست، گواہ چست" کی بات ہو جائے گی۔ اب آپ کے اس خط سے معلوم ہوا کہ آپ نے کوئی خط افریقہ بھیجا تھا جو کہ مجھے افریقہ میں نہیں ملا۔

میرے پاس خطوط کی تعداد تو بہت کثیر ہے، مگر وہ خصوصی حالات پر ہیں۔ اس لئے ان کو

نکالنا، نیز حواشی لگانا مفیدِ عوام نہیں ہے۔ زیادہ تر اپنے علم و عمل واخلاق سے متعلق اصلاحی مضامین ہیں، جو سب کو پیش نہیں آتے۔

یہاں اب احقر کا قیام دیوبند میں ہے۔ دل تو چاہتا تھا کہ یکسوئی اختیار کر لیتا، لیکن جس روز یہاں پہنچا، یہاں شوریٰ کا اجلاس تھا۔ بعد نماز عشاء ارکان شوریٰ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ تیرا اب یہیں قیام رہے گا۔ احقر نے معذرت بھی کی کہ یہاں کام کیا ہے، کیوں کہ احقر کا حافظہ ضعیف، ناظرہ ضعیف، دماغ ضعیف، نہ تقریر کے قابل، نہ تحریر کے۔ جواب ملا: ہمیں کچھ نہیں چاہئے، صرف تیرا قیام چاہئے۔ بے اختیار ایک شعر یاد آ گیا۔

ؔآشیاں سے ہم تو تھے اڑنے کو پر تولے ہوئے
کیا کہیں، صیاد آ پہنچا قفس کھولے ہوئے

مولانا محمد طلحہ صاحب والدہ اور اہلیہ کی علالت اور ان کے علاج کے لئے دیر تک دہلی رہے، اب واپس سہارنپور پہنچ گئے۔ والدہ ابھی دہلی میں ہیں، حالت رو بصحت ہے۔ اہلیہ سہارنپور آ گئیں۔

مدرسہ کا ماحول موافق نہیں ہے، اندرونِ مدرسہ تعلیم جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر فرمائے۔ کشید گی روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے۔

آپ کے مدرسہ کی مسجد آباد ہو گئی، درس گاہوں میں تعلیم بھی شروع ہو گئی، اس سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ بنات کے مدرسہ کو بھی مکمل فرمائے، آپ کے فیض میں ترقی دے، صالح طلبہ تیار ہو کر دین کی اشاعت کریں۔

یہاں بھائی سعید صاحب، سب سے پرانے مدرس، حضرت گنگوہی کے پوتے، ۲۸/۳/ ۱۴۰۶ھ عصر کی نماز کے وقت انتقال فرما گئے اور عشاء کی نماز کے بعد شبِ جمعہ میں تدفین

عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ آپ کے مہربان دوست باوا صاحب کا بھی پرچہ آیا تھا۔ بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام۔ مولانا ہاشم، مولانا بلال و دیگر متعلقین کو سلام۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۶/۴/۱۴۰۶ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم محترم مولانا یوسف صاحب مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ دستی زدیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم مع کھجور وعطر صادر ہو کر باعثِ مسرت اور موجبِ منت ہوا۔ حق تعالیٰ آں محترم کو وہاں کی خوشبو سے معطر فرمائے، ظاہر بھی، باطن بھی۔ بہت خوش نصیب ہیں آپ کہ وہاں کی حاضری بار بار نصیب ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔

یہاں کا موسم الحمد للہ بہت خوشگوار ہے۔، ٹھنڈی ہوا ہر وقت چلتی رہتی ہے۔ مسجد سب بھری ہوتی ہے۔ ۵۰۰ کے قریب یہاں مقیم ہیں، آنے جانے والے اس کے علاوہ ہیں۔

لیل ونہار میں تسبیح، تلاوت، نوافل، دعا، کتاب کا مشغلہ رہتا ہے۔ ظہر کے بعد خوب شدت وقوت سے ذکر ہوتا ہے عصر کے قریب تک۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔

افسوس اس کا ہے کہ مولانا محمد طلحہ صاحب نے دوسری مسجد میں اعتکاف کیا جو کہ چھوٹی ہے، صحن میں شامیانہ ہے، ادھر ادھر کمروں اور مکانات میں بھی لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں، دار جدید کی فضاء نہیں ہے۔ مولانا معین الدین صاحب دو عشرہ یہاں ٹھہر کر دیوا تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا ہاشم صاحب، حضرت مولانا غلام محمد صاحب، حضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب بھی ماشاء اللہ خوب فیض پہنچا رہے ہیں۔

جناب نے تحریر فرمایا کہ جنوبی افریقہ کے سفر میں یہاں بھی تشریف لائیں۔ جنوبی افریقہ کا سفر طے نہیں۔ جی ضرور چاہتا ہے دار العلوم کو دیکھنے کے لئے اور اس کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے۔

مولانا محمد علی منیار، مفتی اسماعیل صاحب، بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام مسنون۔ اہلِ خانہ

کو سلام و دعا۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کی تعلیم کہاں تک پہنچی؟ اس کو خصوصیت سے سلام و دعا۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۲۳/ رمضان المبارک، ۱۴۰۶ھ

ڈابھیل

باسمہ تعالی

مکرم محترم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا ایک خط تقریباً سال بھر کا چلا ہو ملا، غالبا محکمۂ ڈاک کو آپکے مزاج کا علم ہو گیا ہو گا۔ آپنے لکھا تھا کہ میں خط لکھنے میں بہت سست ہوں تو ڈاک کے ذمہ داروں نے بھی اسکو پہونچانے میں سست رفتاری کا مظاہرہ کیا۔ آپکی مسجد ماشاء اللہ تعمیر ہو گئی غائبانہ مشاہدہ باعث مسرت ہے آپکی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں خدا جانے وہاں پہنچ کر نماز پڑھنا مقدر میں ہے یا اس سے پہلے ہی پیغام اجل کو لبیک کہنے کا موقع آجائے۔

سہارنپور کے حالات بدتر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ۷-۸ آدمیوں کو الگ کیا جا چکا ہیں بعض منتظر ہیں کب پروانہ علیحدگی ملتا ہے۔ ۱۸ جولائی مقدمہ کی تاریخ ہے مگر غالبا اس تاریخ پر فیصلہ نہیں ہو گا فیصلہ کیلیے تاریخ بعد میں دیجائے گی۔ یہ تو معلوم ہو ہی گیا ہو گا کہ حضرت مولانا طلحہ صاحب نے مکان سے دور دوسرے محلہ میں اعتکاف کیا تھا۔ بہت مدت ہو گئی کہ وہ مدرسہ کی مسجد نہیں جا سکیں۔ اللہ تعالی رحم فرمائے ممکن ہے کہ کچھ تفصیلات حضرت مولانا محمد یونس صاحب سے معلوم ہوئی ہو۔ ہاں مولانا قاری شریف صاحب گنگوہی بھی تو وہیں ہیں ممکن ہے انسے کوئی گفتگو ہوئی ہو۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بہت بہت دعا انکی والدہ صاحبہ محترمہ کو سلام مسنون معلوم نہیں عزیزہ ذکر و مراقبہ میں اب کس مقام میں ہے آپ اس غریب کو بھی توجہ دیتے ہیں یا بے رونی نظام ہی میں لگے رہتے ہیں۔

فقط والسلام علیکم و علی من لدیکم

املاہ العبد محمود غفرلہ، چھتہ مسجد دیوبند

۲/۱۱/۱۴۰۷ھ

سلام از ابراہیم دعا کی درخواست فقط۔

آپ کا خط ملا خیریت ہوں۔ امید آپ بھی خیریت سے ہونگے۔ اللہ آپکو ہمیشہ خوش رکھیں اور صحت و عافیت سے رکھیں۔ بچوں کے لیے بھی دعا کرتا ہوں اور اللہ تعالی قرض بھی بسہولت ادا کرادے۔

مولانا یونس صاحب تو آپکے یہاں ہونگے معلوم نہیں انکی واپسی کب تک ہے۔ مسجد مکمل ہوئی اس سے خوشی ہوئی۔ مبارک باد پیش ہے۔

آپ یاد بہت آتے ہیں اب معلوم نہیں کب ملاقات ہوگی مفتی شبیر مولانا یوسف مولانا ہاشم مولانا اقبال و دیگر متعلقین کو سلام دعاؤں کی درخواست۔ یہاں گرمی خوب ہو رہی ہے۔

فقط والسلام

ابراہیم غفرلہ

۲/۱۱/۱۴۰۷ھ

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

مکرم محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب متالا زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہو۔ اور جملہ اہل مدرسہ و اہل خانہ بخیر ہو۔ یہ ناکارہ کشاں کشاں افریقہ آگیا ہے۔ جنوری میں یہاں قیام کرنا ہے فروری میں کسی وقت واپسی کا خیال ہے اس درمیان میں اگر آں محترم کی اور آپکے لگائے ہوئے باغ (مدرسہ و مسجد) کی زیارت ہو جائے تو بڑی سعادت کی بات تھی آنے والوں سے برابر معلوم کرتا رہتا ہوں کہ مسجد کہاں تک پہنچ گئی اور منار بھی بن گئے یا نہیں۔ اور بخاری شریف کب ختم ہوئی کتنے طلبہ تھے مسجد کے افتتاح پر کون کون حضرات آئے وغیرہ وغیرہ۔ اور انکی خبریں اور جو بات سن سن کر دل میں امنگ پیدا ہوئی ہے اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ امنگ پوری ہو گی یا اس سے پہلے زندگی ختم ہو جائیگی۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری نصیب ہو گئی دل باغ باغ ہو گیا فالحمد للہ۔ آپکے خط کی تاخیر اور افتتاح مسجد کے موقع پر حاضری نہ ہونے کی پوری کیفیت انسے عرض کر دی تھی امید کہ انہوں نے آپکو بتادی ہو گی۔

ہندوستان سے چلتے وقت حضرت مولانا طلحہ صاحب نے قوت سے تاکید کی تھی کہ رمضان سے پہلے یہاں آجانا اس لیے کوشش میں ہیں کہ رمضان انکی خدمت میں جاکر گزاروں۔ وہاں کے معاملات اس وقت تک تو سلجھے نہیں تھے پھر کوئی اطلاع نہیں ملی اللہ تعالیٰ ہی بہتر فرمائے حالات روز بروز سنگین ہی ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اگر انکا تقاضہ نہ ہوتا تو رمضان المبارک آپکی خدمت میں گزار لیتا۔

واقفین حضرات کو حسب صواب دید سلام مسنون دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۱۴۰۸/۴/۲۲ھ

سلام از ابراہیم دعا کی درخواست۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم محترم حضرت مولانا الحاج یوسف متالا صاحب مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ خیریت ہے۔ خدائے پاک آں محترم کو عافیت اور فیض رسانی کے ساتھ قائم رکھے۔ آمین۔

گرامی نامہ بجواب عریضۂ احقر شرفِ صدور لایا مگر ایسے وقت جب کہ احقر کے جانے کی تاریخ متعین ہو چکی اور ٹکٹ بھی لے لیا۔ اب یہ مصرعہ زبان پر آتا ہے:

ع: یار بالیں پہ جب آیا تو قضا بھی آئی

خیر "حسرت نایافت" بھی ایک حصہ ہے، جو اس غریب کے نصیب ہے۔ خداوند تعالیٰ کو اگر منظور ہوا، زندگی رہی تو زیارت وملاقات ہو جائے گی۔ نہیں معلوم اب کے رمضان المبارک میں آپ درِ اقدس پر تشریف لائیں گے یا نہیں؟ اگر تشریف آوری ہوئی، تو ان شاء اللہ تعالیٰ زیارت کی امید ہے۔

حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مدظلہ کا پیغام آیا ہے کہ رمضان کے متعلق کسی اور جگہ کا وعدہ نہ کرنا، اس لئے احقر کا ارادہ یہاں سے جلدی ہی جانے کا ہے۔ آپ اگر سہارنپور کا ارادہ فرما رہے ہوں تو یہ مولانا طلحہ صاحب کے لئے موجبِ مسرت اور قوت ہو گا۔ واقفین سے حسب صواب دید سلام مسنون۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۱۴۰۸/۶/۲۲ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم ومحترم عزیز والا جاہ مولانا یوسف صاحب متالا، مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آحضرات کی دعاؤں کا ثمرہ یہاں بھی ظاہر ہو رہا ہے اور انشاء اللہ آخرت میں بھی ہو گا۔ بندہ بھی آپ سب کے لئے دعائے خیر کرتا ہے۔ جو مرحوم دنیا سے رخصت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کو وہاں کی پوری پوری راحت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔
خواب سے متعلق: خواب کیا، بیداری کی حالت میں بھی نہ جانے کتنی دفعہ اس کی نوبت آئی ہو گی۔ روح عالمِ مثال میں لاحق ہو جائے اور وہاں کی چیزوں کو دیکھے، پھر بیان کرے تو تعبیر کی ضرورت پیش آتی ہے۔ عزیز مولوی خلیل سلمہ خیریت سے ہیں۔ اور کی طرف سے اور دیگر واقفین کی طرف سے سلام مسنون ہے عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بہت بہت دعا وسلام۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہر نیک تمنا پوری فرمائے۔ حضرت مولانا صدیق صاحب کے متعلق میں نے نہیں سنا کہ وہ دہلی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ ان سے پوچھنا بھی یاد نہیں رہا۔
مولانا ہاشم صاحب کی خدمت میں بہت بہت سلام ہے۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۲۹/ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ

حضرت مولانا ابراہیم صاحب کی طرف سے بہت بہت ہدیہ سلام ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترمی زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ مولانا طلحہ صاحب اور مولانا سلمان صاحب بعافیت پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ وہاں پر بھی ان کو خیریت سے رکھے اور بعافیت ہی واپس لائے۔ عزیزان جنید وخدیجہ وامہا سلمہم کو بہت بہت زیادہ پیار۔ آپ کو اور ان سب کو حق تعالیٰ پوری حفاظت سے رکھے۔ عزیزان خلیل ومولوی ابراہیم صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔ فتاوی کے سلسلہ میں حق تعالیٰ خدمات کو قبول فرمائے۔ ختم بخاری شریف مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائے۔ مولانا بلال صاحب کو بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۳؍ صفر المظفر ۱۴۱۴ھ

باسمہ سبحانہ وتعالی

مکرم ومحترم مولانا یوسف صاحب زیدت مکارکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا، ہدیہ سنیہ بھی دستیاب ہوا، اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے۔

جناب والا نے اپنے یہاں طلب فرمایا ہے مگر میرا حال یہ ہے کہ اگر لیٹا ہوں اور اٹھ کر بیٹھنا چاہوں تو دو آدمیوں کے سہارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح بیٹھا ہوں اور کھڑا ہونا چاہوں تب بھی دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کھڑا ہوں اور چلنا چاہوں تب بھی دو آدمیوں کے سہارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ادھر ڈاکٹروں نے تجویز کیا ہے کہ پانی زیادہ پیو۔ چنانچہ زیادہ پی رہا ہوں، اس سے پیشاب زیادہ آتا ہے، فالج ہے جس کی وجہ سے ہاتھ پیر میں طاقت نہیں۔ جو کچھ ہے وہ بھی کم ہوتی جارہی ہے۔ آنکھوں کا یہ حال ہے کہ سامنے بیٹھا ہوا آدمی کی صورت نظر نہیں آتی۔

اب آپ بھی غور کریں کہ میں کس کام کا رہ گیا، بس اب تو انتظار ہے۔ دیکھئے کب وقت آتا ہے۔ معلوم نہیں کہ آپ نے اہلیہ محترمہ پر کوئی رحم کیا یا نہیں۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

چھتہ مسجد دیوبند

۲۰/۱/۱۴۱۶ھ

سلام از ابراہیم دعاؤں کی درخواست۔

باسمہ تعالیٰ

مکرم محترم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدت فیوضکم وزیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

هنيئا لأرباب النعيم نعيمهم

خدائے پاک حج وزیارت کو قبول فرمائے اور حرمین شرفین زادہما اللہ تعالیٰ شرفاوکرامۃً کے برکات وثمرات کو قائم رکھے، متعدی فرمائے۔ آپ کا تحفہ ﴿عطر مدینہ﴾ پہنچا، فرحت وشادمانی بخشی۔ جزاکم اللہ تعالی خیر الجزاء.

استحقاق تو کوئی نہیں، البتہ آپ کے کرمِ عمیم سے توقع قوی ہے کہ دعا اور صلوٰۃ وسلام کے وقت اس ناکارہ آوارہ کو بھی یاد رکھا ہو گا۔ جناب ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی طرف سے پیغام آیا ہے کہ جب یہاں آنا ہو، تو میرے مکان پر قیام کرنا۔ یہ ان کا احسانِ عظیم ہے۔

جو حجاج کرام آتے ہیں، کسی سے بھی صاحبزادہ محترم حضرت مولانا طلحہ صاحب کی خیریت معلوم نہ ہو سکی۔ خدائے پاک ان کو مع متعلقین پوری عافیت سے رکھے اور وہاں کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔ حضرت محترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدت فیوضہم کی طرف سے نہ کسی عریضۂ احقر کا جواب تحریراً آیا، نہ کوئی فون آیا۔ میں یہاں انتظار کرتا کرتا تھک گیا، اب جلدی یہاں سے روانگی کا ارادہ ہے۔ اللہ پاک مدد فرمائے۔ جناب والا نے عزیزم مولوی نوشاد سلمہ کو تدریس میں لگا دیا، جزاکم اللہ، بہت ہی مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ ان سے خوب دین کی خدمت لیں۔ ان کو ذکر و مراقبہ میں بھی آگے بڑھائیں۔

مولانا ہاشم صاحب، مولانا بلال صاحب وغیرہما سے حسبِ صواب دید سلام مسنون۔ اپنے اہل خانہ کو بھی سلام دعا۔ یہاں بارش نہیں ہے، صلوٰۃ استسقاء پڑھی جارہی ہے۔ دعا فرمائیں حق

تعالیٰ بارانِ رحمت عطا فرمائے۔

بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام اور دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی محترمی مولانا حضرت یوسف علیہ السلام من الاحقر

خدا کرے آپ مکہ مدینہ کی برکات حاصل کرتے ہوئے کچھ ان کو پھیلانے کے لئے اور کچھ حاصل کرنے کے لئے سہارنپور پہنچ گئے ہوں گے۔ جتنے روز تک آپ کا یہاں قیام رہا قلب باغ باغ رہا۔ آپ کے الطاف واحسانات سے دل بہت متاثر ہوا۔ آپ کے باغ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو سدا بہار بنائے اور فیوض تمام عالم میں پھیلائے۔ آپ کے دارالعلوم کو مرکزی حیثیت حاصل ہو۔ نہیں معلوم کہ آپ کی واپسی کب تک ہو گی۔ یاد آجائے تو اس خاکسار کو بھی دعا میں شریک فرمالیں۔ بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام۔

فقط والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم

املاہ العبد محمود غفرلہ

۱۵ / رمضان ﴿بروز پیر﴾

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم مکرم الحاج مولانا یوسف صاحب مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، یہاں خیریت ہے۔ احقر ڈابھیل مدرسہ کی مسجد میں پڑا ہوا ہے۔ماشاء اللہ، مسجد بھری ہوئی ہے۔ مولانا معین صاحب بھی دو عشرہ کے لئے یہیں پر ہیں، اخیر عشرہ میں دیوا تشریف لے جائیں گے۔ حضرت مولانا طلحہ صاحب کے بارے میں سنا کہ موچیوں کی مسجد میں ہیں، مولانا سلمان صاحب کے مکان کے قریب۔ دارِ جدید کا حال معلوم نہیں کیا ہے۔

جناب کا گرامی نامہ ملا تھا۔ احقر اس سے پہلے عرض کر چکا تھا کہ حضرت نور اللہ مرقدہ کے خطوط میں زیادہ باتیں اسی ناکارہ سے متعلق ہیں اور عوام کے لئے مفید نہیں۔ آپ نے تیسرے سال جب ایک عشرہ سہارنپور گزارا، تو بہت سے حضرات سے آئندہ رمضان انگلینڈ میں گزارنے کی فرمائش کی تھی۔ معلوم نہیں وہ فرمائش پوری ہو چکی یا نہیں؟ آپ کے مدرسہ کی مسجد مکمل ہو گئی یا نہیں؟

پچھلے دنوں سنا تھا کہ آپ ہندوستان تشریف لا رہے ہیں۔ ملاقات کی امید تھی۔ پھر معلوم ہوا کہ آپ تو کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس زندگی میں ملاقات مقدر ہے یا نہیں۔ مولانا عبد الحفیظ صاحب تشریف لائے تھے۔ مصالحت کی کوشش کر کے مایوس چلے گئے۔ سنا ہے کہ پھر جلدی ہی تشریف لائیں گے۔ اہلِ خانہ اور اہلِ مدرسہ متعارفین کو حسب صواب دید سلام مسنون۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

٦ / رمضان ﴿ڈابھیل﴾

مولانا حسین بنارسی کو آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ انہوں نے وعدہ بھی کر لیا ہے کہ حالات بھیج دیں گے۔ احقر کی صحت ٹھیک ہے، مگر کمزوری زیادہ ہے۔ پہلے عشرہ میں ۲۵۰ معتکف ہیں۔ آخر میں بہت زیادہ ہونے کی امید ہے، شاید مسجد چھوٹی ہو جائے۔ تراویح میں تین پارے ہو رہے ہیں۔ باقی سب خیریت ہے۔ حضرت کے ملفوظات بھیج رہا ہوں۔ فتاویٰ کی تین جلدیں بھی اور نکالنی ہیں، اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ گھر میں اور متعلقین کو سلام۔

العبد محمد ابراہیم غفرلہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم محترم مولانا یوسف صاحب، زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نامۂ گرامی باعث صد مسرت ہوا۔ جو خط نرولی سے لکھا تھا، یہاں تو پہنچا نہیں، خیر دوسرا تو پہنچ گیا۔ سہارنپور عشرۂ اخیرہ کی جو بہار آپ نے تحریر کی ہے، ماشاء اللہ، اَحد عشر کوکباً کے نام لکھے ہیں، شمس وقمر کو میں نے خود متعین کر لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو قبول فرمائے، مزید ترقیات سے نوازے۔ یہاں تو ڈاکٹر، وکیل، انجینئر، تاجر، ملازم ایسے ایسے حضرات تھے، تاہم سکون خوب رہا۔ خدا کا شکر ہے کسی کی طرف سے ممانعت نہیں رہی۔ دو قرآن کریم تراویح میں ختم کئے گئے۔ سنا ہے کہ یہ پہلا موقع ہے، ورنہ یہاں کے لوگ ایک سے زیادہ نہ پڑھنے کے عادی ،نہ سننے کے عادی۔ کھانے میں تنوع نہیں تھا، بہت سادہ کھانا ہوتا تھا۔ اخیر میں چار سو کے قریب تھے۔ ذکر اللہ کا خوب اہتمام تھا۔

جناب نے ایک طرف تو درِ اقدس کے فیض کو تا قیامت باقی رکھنے کی دعا کی ہے، یعنی مولانا طلحہ صاحب کے درِ اقدس کو۔ دوسری طرف متعدد حضرات کو اور اس ناکارہ کو اپنے در پر حاضری کی دعوت دی ہے۔ یہ تدافع کیسے رفع ہو؟ امید ہے کہ مولانا طلحہ صاحب مع والدہ محترمہ مدینہ منورہ پہنچ گئے ہوں گے۔ اللہ پاک بہت عافیت سے زیارت وحج کرائے۔ حجاز سے مہمان آپ ساتھ لے کر آئے ہیں، جو کہ اب تک موجود ہیں۔ بس، بہت مہمانی ہو چکی۔ اللہ ان کو عافیت کے ساتھ رخصت فرمائے اور آپ کو نجات دے۔

بچی خدیجہ سلمہا کو اللہ پاک عزت دے، عافیت دے، علم دے، عمل دے، ہر قسم کی پریشانیوں سے حفاظت فرمائے۔ بھائی اکبر صاحب کا فون ابھی آیا تھا، کہ اب تک ان کو حج کا ویزا نہیں ملا، اب وہ یہاں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ بھائی ابراہیم صاحب نے آپ کی مبارک

باد قبول فرمالی اور آپ کی خدمت میں میٹھائی بھیج چکے ہیں۔ مولانا موسیٰ صاحب نے ماہِ مبارک بہت خوبی سے گزارا۔ کہتے تھے کہ زندگی میں اتنا قرآن نہیں پڑھا جتنا اس رمضان میں پڑھا۔ اللہ پاک قبول فرمائے، آئندہ بھی توفیق دے۔ وہ یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ان کی معرفت بھی خط بھیجا ہے۔ امید ہے کہ انگلینڈ پہنچ گئے ہوں گے۔ مولانا نوشاد صاحب رمضان بھر بہت یک سو اور مشغول رہے۔ عنقریب یہ خط لے کر پہنچیں گے۔ ان کو آگے بڑھایئے۔ تدریس اور ذکر و مراقبے کی لائن میں مشغول کر دیجئے۔ خدائے پاک آپ کے فیض سے ان کو مستفیض فرمائے۔

حضرت الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم زامبیا پہنچنے کی اطلاع دیں تو پھر وہاں کا نظام تجویز کیا جائے۔ پرسان حال کی خدمت میں سلام مسنون، خاص کر مولانا ہاشم صاحب اور ان کے اہل خانہ کو۔ نیز درخواست دعا۔ بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۱۷/ ذی القعدہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

حامداً ومصلیاً

مکرم محترم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ صادر ہوا۔ سوال نامہ جو کہ غالباً عزیز مولوی شاہد سلمہ کے مشورہ سے مرتب کیا گیا ہے، پہنچ گیا تھا۔

مکرما! کس منہ سے بات کروں اور کس قلم سے لکھوں اور کیا لکھوں۔ مجھے تو یہ کہتے ہوئے بھی حیا معلوم ہوتی ہے کہ حضرت نوراللہ مرقدہ سے میرا سلسلہ ہے۔ اپنے اساتذہ سے کبھی اس کا اظہار واقرار نہیں کیا۔ مبادا باعثِ بدنامی ہو۔

پھر جو صورت آپ حضرات اختیار کرنا چاہتے ہیں وہ خلفاء کی سوانح بن جائے گی نہ کہ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی۔ تو اس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ مفتی عزیز الرحمن صاحب بجنوری نے بذریعہ خط خلفاء کی فہرست دریافت کی تھی تو میرے سامنے جواب میں نام بتانے سے معذرت فرمادی تھی۔ اگر فہرست مع تفصیلی حالات کے شائع کرنا ہی ہے تو ایک کو گمنام ہی پڑا رہنے دیں۔ احسان ہوگا۔ اس کا نام ہی نہ آئے۔

آپ کے لئے، آپ کے متعلقین کے لئے، آپ کے مدرسہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ ملاقات کو بھی دل چاہتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بس کسی طرح پہنچ ہی جانا چاہئے۔ مگر نہیں معلوم کہ قدرت کو کیا منظور ہے۔ قویٰ میں اضمحلال ہے۔ پیغام اجل کا انتظار ہے۔

ے غم ہجر میں موت کا منتظر ہوں
سنا ہے قیامت میں دیدار ہوگا

اس اضمحلال کے باوجود معاصی میں کمی نہیں۔ طبیعت ہر وقت گوناگوں لذائذ کی جویا رہتی ہے۔

قدم سوئے مرقد نظر سوئے دنیا
کہاں جا رہا ہوں کدھر دیکھتا ہوں

اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے۔

دار العلوم دیوبند میں تعلیم جاری ہے۔ دوسرا مدرسہ جامع مسجد میں بھی ہے۔ عالمی کنونشن کی تجویز ہو رہی ہے کہ دار العلوم کو کس طرح خالی کرایا جائے۔ اس مقصد کے لئے عدالت میں مقدمہ بھی جاری ہے۔ اللہ پاک رحم فرمائے۔

عزیزہ خدیجہ بھی اب تو ماشاء اللہ بڑی ہو گئی ہو گی۔ بہت کچھ پڑھ چکی ہو گی۔ میری طرف سے بہت بہت دعا پیار۔ اس کی والدہ محترمہ کو دعا سلام۔

احقر محمود غفرلہ

مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور

۴

حضرت حکیم عبد القدوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از راقم السطور

بنام حضرت حکیم عبد القدوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ تعالیٰ

مخدوم ومکرم حضرت حکیم جی دامت برکاتہم

بعد سلام مسنون، مزاج گرامی!

افسوس یہ کہ آپ نے فرمایا تھا کہ زبیر کو یوں کہہ دینا کہ جو کمرہ جتنے کمرے الخ، مگر اس کے بعد میری زبیر سے ملاقات ہی نہ ہو سکی، بار بار کے وعدوں پر وہ نہ آسکے۔ ایئرپورٹ لے جانے کا فون آیا تھا، وہ بھی پورا نہ ہو سکا۔ وہ مطار بالآخر پہنچے اور وہاں جانے کی ہمہ ہمی میں یہ ذکر نہ ہو سکا۔ مگر آپ کا فرمادینا بھی میرا ہی کہنا ہو گا۔ اور اب تو شاید میں محرم میں آجاؤں، ان شاء اللہ العزیز۔

حامل رقعہ مولانا محمد دیدات صاحب دارالعلوم کے بڑے مخلص خدام میں سے ہیں۔ انہیں سر درد رہتا ہے۔ امید ہے کہ شفقت وتوجہ کے ساتھ ان کا علاج فرمائیں گے۔

وہاں کی دعاؤں میں آپ کو یاد رہوں اس کے لئے کبھی کبھی کوشش کرتا ہوں، جیسا کہ آپ نے شرط لگادی تھی۔ صلوٰۃ وسلام کی عاجزانہ درخواست۔

فقط والسلام

احقر یوسف

۹۰/۶/۱۴

حضرت حکیم عبد القدوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بنام راقم السطور

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیما

۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ، شب جمعہ

محترم و مکرم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

دستی گرامی نامہ ملا۔ توجہ فرمائی و یاد آوری کا شکریہ۔ بیشک سوالات کے جوابات بھیجنے میں بہت ہی تاخیر ہوئی۔ اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ اپنا علم بہت کم اور لکھنا تو حقیقت میں آتا ہی نہیں۔ پانچ چھ ماہ کی بار بار لکھ کاٹ کے بعد جو ہو سکا، پیش خدمت ہے۔

حضرت کے مرض الوفات کے متعلق جو مولانا عاقل صاحب نے اپنے والد حکیم ایوب صاحب کے لئے ایک خط لکھوایا تھا، آپ نے اس وقت طلب فرمایا تھا، میں پیش نہ کر سکا تھا۔ میرے پاس اس کی جو فوٹو کاپی تھی، اس کے صاف نہ آنے کا احتمال تھا۔ اس لئے بعینہ ہاتھ سے لکھ کر روانہ ہے۔

محترم دلاور صاحب سے اول ملاقات تو حرم میں ہوئی تھی، پھر مجلس ذکر میں۔ چہرہ سے ادنی مزاجی حرارت و یبس کا کچھ خیال ہوتا ہے۔ گرامی نامہ ملنے کے بعد ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ میری طبیعت کچھ خراب تھی، تلاش نہ کر سکا اور وہ اگلے ہی دن یہاں سے تشریف لے گئے۔ ان کا مزاج صفراوی ہے اور اس میں آج کل کچھ ہیجانی کیفیت ہو گئی ہو گی۔ تشویش کی بات ان شاء اللہ نہیں۔ ان کے لئے انار، سنترہ، موسمی لیموں، اور گائے کا دودھ خوب استعمال کرانا مفید

ہو گا۔ اگر ضرورت سمجھیں تو مزید کیفیات سے مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ کوئی دوا تجویز کر کے بھیج دی جائے گی۔

خدیجہ سلمہا کو بہت بہت دعائیں، اس کی والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام۔ جملہ متعلقین و منتظمین مدرسہ وطلبہ کی خدمات میں سلام۔ مسجد کی اجازت معلوم ہو کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ اللہ بہت ہی مبارک فرمائیں اور بہت جلد تکمیل کو پہنچائیں۔ مخلصوں کی دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔ امید ہے کہ ضرور یاد فرماتے رہیں گے، اس کے لئے درخواست ہے۔

فقط والسلام

عبد القدوس

میرے پاس اس وقت ساٹھ پونڈ تھے۔ دس اس میں سے چلے اور پچھتّر و کونے کٹے ہیں۔ اگر چل جائیں جیسا کہ امید ہے، تو ٹھیک۔ نہ چلیں تو پھر پچاس، یہ تعمیر مسجد کی مد میں جمع فرمالیں۔ اگرچہ رقم حقیر ہے، دل چاہا، جو بھی تھے، بھیج دئے۔

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیما
۹ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ
۱۰ دسمبر ۱۹۸۶ء

محترم و مکرم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدکم و فضلکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

جناب کا گرامی نامہ کافی دن پہلے ملا تھا، جس کے پہنچنے میں بھی لکھنے کے بعد کافی دیر لگی معلوم ہوتی تھی، جس میں دوا کے پہنچنے کی رسید تھی۔ لیکن ہنوز دوا کی افادیت اور عدم افادیت کا کچھ حال معلوم نہ ہو سکا۔ خدا کرے کہ اس کا فائدہ ظاہر ہوا ہو۔

جناب کا تحفہ پان عین ایسے موقعہ پر پہنچا کہ پان کئی دن سے مفقود ہیں۔ میں نے اپنا وہی پرانا خشک پان کا کتھہ، چونا، تمباکو، لونگ، الائچی والا گٹکا شروع کیا ہوا تھا۔ آپ کے پان سے پہلے جدہ سے بھی بطور ہدیہ بہت عمدہ پان آئے تھے، تو میں نے خود استعمال نہ کئے، ہدیہ دے دئے۔ اور آپ کے پانوں کے متعلق یہی ارادہ تھا کہ میرا کام تو چل رہا ہے، اچھا ہے کسی دوسرے کو پہنچ جائے، لیکن آپ کا اخلاص رنگ لایا۔ ہدیہ بھی کیے، مگر بقیہ خود بھی کھائے۔ خود نہ کھانا ناشکری معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں آپ کو بہت جزاء خیر عطا فرمائیں۔

مختصر فضائل درود شریف کی فوٹو کاپی والا ایک نسخہ تو سعید سلمہ کے بدست روانہ کیا تھا۔ اب جبکہ طبع ہو گیا پندرہ عدد نسخے پیش خدمت ہیں۔ قبول فرمائیں اور جن جن حضرات کو دینا چاہیں دیں۔ مولانا ہاشم صاحب کو ایک نسخہ ضرور دیجئے۔

خدیجہ کو دعائیں۔ آپ کی اور مدرسہ کی ترقی اور مسجد کی تکمیل بسہولت کے لیے بندہ دعا گو

ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی سہولت سے جلد مکمل کرادیں۔ اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام۔ کارِ لائق سے مطلع فرمائیں اور حدیث کی تکمیل کے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔

فقط والسلام

حکیم عبدالقدوس

محترم ومکرم حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

آپ کے لیے اور آپ کے گھر والوں اور چند ساتھیوں کے افطار اور کھانے کے لیے مختصر و حقیر رقم، مبلغ تین سو ریال لے کر دو بار آپ کے ہوٹل پر آپکے ملنے کے بے وقت حاضر ہوا، اس کے بعد راستہ اور حرم میں نظریں آپ کی تلاش کرتی رہیں، زیارت نہ ہو سکی۔ اعتکاف کے بعد، آپ کی جائے اعتکاف تلاش کیے بعد ہوٹل پر بر وقت حاضری چوں کہ ممکن نہ رہی، اس لیے کسی بھی پہنچانے والے کی وساطت کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ مبلغ تین سو میں آپ مختار ہیں۔ جس طرح اور جس ذریعہ سے، اپنے من پسند بندہ کی اس خواہش کی تکمیل فرمالیں تو بڑا ہی کرم ہو گا۔

ان دنوں اگرچہ اس طرح کے امور کچھ مشکل سے ہوتے ہیں، لیکن ان شاء اللہ آپ کے لیے یہ آسان ہو جائیں گے۔

عید کی شام کی، بعد عشاء موعود دعوت، اپنے گھر والوں کی بھی۔ ان کو لے کر عشاء بعد تشریف لائیں۔

فقط والسلام

خصوصی دعاؤں کا طالب عبد القدوس

۲۲ر رمضان المبارک ر ۱۴۰۸ھ

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً

۱۴ جمادی الاول ۱۴۰۹ / ۲۳ دسمبر ۸۸ء

محترم و مکرم حضرت مولانا یوسف صاحب متالا مد فیوضکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، بندہ مع متعلقین بخیر ہے۔ خدا کرے کہ آپ بھی بخیر ہوں اور رہیں۔ گرامی نامہ موصول ہوا۔ یاد فرمائی اور توجہ فرمائی کا شکریہ۔ آپ کے یوسف صاحب کو اچھی طرح دیکھ بھال کر تین ماہ کی دوا دے دی ہے۔ خدا کرے کہ ان کو فائدہ ہو جائے اور مقصود حاصل ہو۔ بندہ دعا کرتا ہے، آپ بھی دعا فرمائیں۔

بھائی سعدی صاحب مرحوم کے اچانک انتقال کا رنج وافسوس تو سب ہی کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں، درجات بلند فرمائیں، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور اتحاد و اتفاق سے اور صبر و سکون سے رہنے کی توفیق دیں۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ اور متعلقین کے اور مدرسہ کے انتہائی بہی خواہ تھے۔

صوفی جی سے بات چیت ہوئی۔ اب ان شاء اللہ آپ کے پاکستان پہنچنے کی اس سلسلہ میں ضرورت نہیں۔ فضائل درود شریف کی جانب صوفی جی، بھائی عبدالحفیظ صاحب، بھائی عبدالوحید صاحب سب ہی متوجہ ہیں۔ خوبصورت سے خوبصورت چھپوانے کی فکر ہے، پاکستان میں یا بیروت میں۔ بہر حال آپ مطمئن رہیں۔

خدیجہ سلمہا کے مشکوٰۃ شریف پڑھنے سے بہت خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ عالمہ کاملہ بنائیں، آمین۔ اور مدرسہ کو روز افزوں ترقیوں سے نوازیں۔ ان شاء اللہ، بوقت یاد صلوٰۃ وسلام پیش ہوتا رہے گا۔ آپ بار بار یاد آنے کے لیے توجہ فرماتے رہیں۔

کارِلائق سے مطلع فرمائیں۔

فقط والسلام

عبدالقدوس

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاوعزا
۲؍ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ
۳؍ اگست ۱۹۸۹

مکرم و محترم حضرت مولانا صاحب دام مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی سلیم صاحب کو بغور دیکھا۔ ان کو ان کے حال کے مطابق دوا دے دی گئی ہے اور کچھ بتا دی گئی ہے۔ انشاء اللہ مقصود حاصل ہو گا۔

دعا کا محتاج ہوں۔ دعامیں یاد فرماتے رہا کریں۔ بندہ بھی دعا گو ہے۔ اقامہ کے لئے خاص طور سے دعا کرتا ہوں۔ ایک دن تو مولوی زبیر صاحب سے بھی معلومات کی تھیں۔

ساتھیوں سے بوقت ملاقات بندہ انشاء اللہ سلام و پیام پہنچاویگا۔ میرے اور گھر والوں کی طرف سے خدیجہ اور اس کی والدہ اور آپ کے داماد صاحب کو سلام و دعا۔

فقط والسلام
عبد القدوس مدنی

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً
۲۸ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ / ۲۶ دسمبر ۸۹ء

محترم ومکرم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم وفضلکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، بندہ بحمد اللہ بخیر رہ کر طالب خیریت ہے۔ خدا کرے کہ حضرت والا مع متعلقین بخیر ہوں۔ گرامی نامہ ملا۔ حامل گرامی نامہ حاجی بشیر صاحب کی اہلیہ کو خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر کچھ دوا دے دی گئی اور مناسب ہدایات بھی بتائی گئیں۔ خدا کرے کہ صحت کاملہ حاصل ہو۔ آپ بھی دعا فرمائیں۔

الحمد للہ، آپ کے اقامہ کے احوال کے معلوم کرنے میں غافل نہ رہا اور کچھ نہ کچھ دعا بھی۔ مولوی زبیر سے کئی بار استفسار کا موقع ہوا۔ ہمہ قسم کی کوشش جاری ہے۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ، ان شاء اللہ ہو کر رہے گا۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے بعد الھجرۃ کے حالات کے سلسلہ میں آپ کی تجویز تو بہت عمدہ ہے، ہونا چاہئے، لیکن صوفی جی اور مولوی حبیب اللہ صاحب سے ملنے پر اور اس سلسلہ میں آپ کا پیام پہنچانے پر یہ معلوم ہوا کہ جب تک حضرت قدس سرہ کا روزنامچہ ان کو نہ ملے، تو وہ اس خدمت سے قاصر ہیں۔

روزنامچہ برادر محترم مولانا شاہد صاحب مدظلہ کے پاس ہے۔ ان سے حاصل ہونے کی صوفی جی اور مولوی حبیب اللہ صاحب کو اپنے طور پر کوئی توقع نہیں معلوم ہوتی، اس لئے کہ مولوی حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سہارنپور جا کر مہینہ بر مہینہ اس کی کوشش کرتا رہا کہ نسائی شریف کا حضرت شیخ کا مسودہ حاصل ہو جائے کہ اس پر ان کو کام کرنا تھا، بہت کوشش کی، حضرت مولانا بھائی طلحہ صاحب اور حضرت مولانا عاقل صاحب کے ذریعہ بھی مسودہ ان کو

حاصل نہ ہو سکا۔ اسی طرح ان کو روزنامچہ کی بھی امید نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کوشش کر کے دلادیں تو پھر یہ خدمت بہ آسانی انجام دی جاسکتی ہے۔

خدیجہ سلمہا اور اس کی والدہ صاحبہ اور حضرت والا تینوں ہی کی خدمت میں بعد سلام مسنون ہم سب اہل خانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں اور خود بھی دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ جمیع مقاصد میں کامیاب فرمائیں، اقامہ جلدی ہی سب کا حاصل ہو جائے۔ مولانا ہاشم صاحب اور دیگر پرسان حال کی خدمت میں سلام عرض ہے، جس کا موقعہ ہو۔

فقط والسلام

عبد القدوس

یکم ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۳/ جون ۱۹۹۰ء

محترم ومکرم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم ومدفیوضکم العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دستی گرامی نامہ ملا۔ یاد فرمائی اور توجہ فرمائی کا بے حد شکریہ۔ آپ کے مدرسہ کے مخلص خادم مولانا محمد دیدات صاحب سے حرم میں ملاقات ہوئی، تو گرامی نامہ دیا تھا۔ سرسری طور پر تو ان کو اس وقت بھی دیکھا تھا اور اگلے روز ان کو گھر پر دیکھنے کے لئے متعین کیا تھا۔ ان کے لئے رہبر مولانا احمد ناخدا صاحب کے داماد تھے۔ وہ اگلے دن نہ پہنچے اور آج تک بھی نہ مل سکے، اس لئے ان کے علاج ودوا سے محرومی رہی۔
آج صبح آپ کے سالے مولوی ہاشم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ اپنے ایک ملنے والے میاں احمد کو دکھانا چاہتے تھے۔ ان کو دیکھ کر دوا دے دی گئی اور یہ اچھا معلوم ہوا کہ مختصر جواب بھی آپ کو لکھ دوں۔ یہ ظہر بعد حرم میں لکھ کر دے رہا ہوں۔ آپ ہی کا پرچہ، آپ ہی کا لفافہ۔
جزاکم اللہ کہ آپ نے بندہ کے مطب کے سلسلہ میں توجہ جاری رکھی۔ ابھی تک کوئی انتظام مناسب نہ ہوا اور آپ کی جگہ میں خصوصاً ظہر کی نماز کے مشکل ہو جانے کی وجہ سے تعین نہ ہوئی۔ مولوی زبیر صاحب کی ملاقات کا حال جب آپ سے ایسا رہا، تو میرے لیے مشکل ہے۔ بہر حال آپ کی جگہ طے ہو گئی۔ پھر ان کو تلاش کر کے معاملہ کر لیا جائے گا۔

فقط والسلام
دعا کا محتاج
عبدالقدوس

از مدینہ منورہ، زادہا اللہ شرفاو تعظیما
۵ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ / ۱۶ جولائی ۱۹۹۱ء

مکرم و محترم کرم فرمائے بندہ مولانا یوسف صاحب زید مجد کم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی زبیر صاحب کے مرض کی تشخیص معلوم ہوئی۔ یہ کیفیت نزلہ کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ تفرق واتصال جو کہ مستقل ایک مرض ہے، نزلہ اور ریاح کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے اور سخت چیخ و مستقل شدید آوازوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں وہ بغیر آپریشن صرف دوائی علاج سے بھی ممکن ہے کہ علاج بہتر پذیر ہو جاوے۔ اس میں کوئی فکر کی بات نہیں ہے، بالکل معمولی بات ہے۔ ان شاء اللہ، جلد ہی درست ہو کر صحت و شفا حاصل ہو جائے گی۔ کچھ دوا ارسال ہے۔ بسم اللہ کر کے شروع کر لیں، ان شاء اللہ، نفع ہو جائے گا۔

وقت کی کمی اور مشغولیت کی زیادتی کی وجہ سے میرا کچھ کام اس دوا کا آپ کو کرانا ہو گا، جب یہ مکمل طور پر تیار ہو گی۔ وہ یہ ہے اس دوا کے نصف وزن دھنیا پیسا ہوا اور اسی قدر بادام پیسے ہوئے اس میں ملا لیں۔ بس دوا تیار ہے۔ اس کو شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک ایک گرام صبح اور سوتے وقت سادہ پانی سے کھایا کریں۔ ان شاء اللہ، دوا ختم ہونے سے پہلے مرض دور ہو جائے گا۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں اور انتہائی اعتقاد کے ساتھ دوا استعمال فرمائیں۔ فکر پاس کو بھی نہ آنے دیں۔ پرسان حال کو سلام۔

فقط والسلام
عبد القدوس

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما
۲۴ / محرم الحرام ۱۴۱۲ھ

کرم فرمائے بندہ محترم حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی عصر کے بعد یہ آپ کے مولوی رشید صاحب ملے کہ رات کو جانے والے ہیں، اس لئے حرم ہی میں یہ پرچہ لکھ رہا ہوں۔ امید تو یہ ہے کہ ان شاء اللہ وہ دوا جو ابھی آپ کے پاس باقی ہو گی اس سے آپ کا مکمل مرض ان شاء اللہ بالکلیہ چلا جائے گا۔ اگر کچھ باقی رہے تو اس کے لیے جناب کی فرمائش کے مطابق لکھ رہا ہوں کہ ابھی تیاری کا وقت بھی نہیں ہے۔ جناب کے حکم کی تعمیل بھی ہو جائے گی۔ وہ دوا مرسلہ جو کہ زیر استعمال ہے اس کی مقدار ہرگز نہ بڑھائی جائے۔ ان شاء اللہ اسی میں خیر اور شفا ہو جائے گی۔

اہلیہ صاحبہ زید مجدہا اور خدیجہ سلمہا اور مولوی جنید صاحب کی خدمت میں سلام فرمادیں۔

فقط والسلام

عبد القدوس

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا و تفضیلا
۲۳/ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ / یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء

حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا، حالات معلوم ہوئے۔ آپ کے مرض کے اعتبار سے تو وہ پہلی دوا ہی کافی تھی، لیکن گرامی نامہ سے معلوم ہو کر کہ فائدہ تو ہوا تھا، لیکن دوا کے بند کرنے سے پھر حال بدستور ہے، ایک دوسری دوا بنا کر روانہ کی ہے۔ ان شاء اللہ، اس سے مرض کا استیصال ہو جائے گا۔ یہ پہلی دواؤں پر بھی مشتمل ہے اور اضافات بھی ہیں۔ ایک ایک گرام صبح وسوتے وقت استعمال فرمائیں گے، تو ان شاء اللہ مرض چلا جائے گا۔

آپ مرض کے بارے میں زیادہ سوچ فکر میں مبتلا نہ ہوں۔ کوئی ایسا خطرناک مرض نہیں ہے۔ اور جتنا ہے اس کی بہرحال دوا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ آپ صرف کوئی بھی تیل، زیتون کا ہو تو اور بہتر، لگالیا کریں، تو پھر کوئی ضرر تو کیا، ان شاء اللہ شبہ ضرر بھی نہیں۔ اس چکر کو بھی چھوڑ دیجیے ۔ اللہ پر بھروسہ رکھئے۔ مزید اگر چاہیں تو گاہ بگاہ کھیرہ ﴿خیار﴾ تھوڑا زیرہ سفید چھڑک کر دن کے کھانے کے ساتھ کھالیا کیجئے۔ اور احتیاط ہو جائے گی اور ان شاء اللہ صحت بھی ہو جائے گی۔

سید صاحب کی خدمت میں مولانا سید جلیل صاحب مدینہ میں موجود تھے کہ گرامی نامہ ملا، خیال ہوا کہ حضرت کے ساتھ دوا بھی چلی جائے گی۔ یہ دوا ایک ایک گرام صبح اور رات کو سادہ پانی سے کھایا کریں۔ اور اس کے بعد مغز بادام پانچ عدد اور مغز چلغوزہ گیارہ عدد بغیر بھنا ہوا کھا

لیا کریں، بہت مفید ہو گا۔ کھانے میں ہفتہ میں دو تین بار بکری کے گوشت میں کدو ملا کر کھایا کریں۔

فقط

عبد القدوس

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاو تعظیما
۱۰/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ

مخدوم مکرم و محترم حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا۔ خیریت وحالات کے آگاہی ہوئی۔ عزیز خدیجہ سلمہا کے یہاں لڑکی تولد ہونا معلوم ہوکر خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو عالمہ وصاحبِ نصیب فرمائے۔

فیکس کا کچھ پتہ نہ چل سکا کہ بھائی عبدالوحید صاحب ان دنوں بہت مشغول، مکہ مکرمہ میں اپنے اور بھائی خالد کی ہمشیرہ کی شادی میں چند دنوں سے گئے ہوئے تھے۔ ویسے اہلیہ کے ذریعہ یا کسی ملنے والی سے ان کو معلوم ہوا تھا، خوشخبری کا پتہ چل گیا تھا۔ اہلیہ اور بچوں کی طرف سے بھی مبارک باد قبول فرمائیں۔ دودھ کی کمی کے لئے ناریل دوتولہ، زیرہ سفید ایک تولہ، شکر ایک تولہ علیحدہ علیحدہ کوٹ کر ملالیں۔ بہت باریک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صبح وشام ایک ایک چمچہ، رات کو دو چمچہ ایک ایک پیالی دودھ سے کھلائیں۔ اور گاجر کا استعمال بکثرت کرائیں، سالن، حلوے کے طور پر جیسا مرغوب ہو۔ ان شاء اللہ، دودھ کی کمی دور ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ اس بار آپ کو پہلے سے جلدی حاضری میسر فرمائیں۔ خدا کرے کہ آپ کے مدارس اپنی اپنی جگہوں پر بخیر وخوبی تمام علمی و عملی سیر ابی کر رہے ہوں اور ہمیشہ ہمیشہ کرتے رہیں۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں، فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

عبدالقدوس

مکرم و محترم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجد کم

بعد سلام مسنون،

خدیجہ سلمہا اور اس کی والدہ صاحبہ کی دوا بہت اہتمام سے بنا کر جیب میں رکھی ہوئی تھی۔ آپ سے اس وقت ملاقات نہ ہو سکی۔ خیال تھا کہ جانے سے پہلے تو ملاقات ہو گی ہی۔ ان شاء اللہ اس وقت دے دوں گا۔ منگل کے روز جانے کا وقت معلوم نہ تھا۔ بھائی عبد الحفیظ صاحب کا منگل کو آنا معلوم تھا۔ خیال تھا کہ جانے میں کچھ تاخیر ہی ہو گی۔ عصر بعد مولوی اسماعیل صاحب کے یہاں گیا۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ بھائی عبد الحفیظ صاحب تو رات ہی کو تشریف لے آئے تھے اور صبح سویرے آپ ان کے ساتھ سفر فرما چکے ہیں۔

خدیجہ سلمہا کی دوا تو وہ گولیاں ہی تھیں، لیکن اس کی والدہ کی دوا کافی اہتمام سے بنائی گئی تھی اور مزید مشورہ دینے کا بھی ارادہ تھا، اس لئے وہ دوا ارسالِ خدمت ہے۔ اس میں سے ایک پڑیہ صبح سویرے تازے پانی سے کھلائیں۔ ایک ماہ مسلسل یہ دوا کھائیں اور اس درمیان گل منڈی، تخم کاسنی، جوانسہ، سرپھوکہ، تخم خیارین، ہندوستان و پاکستان جہاں سے بھی آسانی ہو جائے، سب دوائیں آدھی آدھی کیلو منگالیں تاکہ کافی دن چل جائیں۔ ہر ایک دوا میں سے پانچ پانچ گرام دوا لے کر ایک دن کی پڑیہ بن جاتی ہے۔

ہر دن ایسی ایک پڑیا رات کو تقریباً ڈیڑھ پاؤ گرم پانی میں بھگوئیں، صبح ہلکا گرم کر کے چھان کر ایک چمچی شہد ملا کر پلائیں۔ پھر اس دوا کو ایک پاؤ پانی میں بھگو کر رکھیں اور اسی طرح شام کو پلائیں۔ دونوں دواؤں کو یکے بعد دیگرے مسلسل استعمال کر لینے پر ان شاء اللہ امید قوی ہے کہ ان کے مرض کا استیصال ہو جائے گا۔ کوئی خاص حال درمیان میں ہو تو مطلع فرمائیں۔

مولوی حبیب اللہ صاحب کے بدست وہ ڈاکٹر صاحب والا خط جس کا آپ نے تذکرہ فرمایا تھا مل گیا تھا۔ مگر آپ سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا۔ خدا کرے کہ مستقبل قریب میں

بعافیت ملاقات مدینہ پاک میں ہو جائے۔
متعلقین و پرسان حال جسے مناسب سمجھیں سلام فرمادیں۔

فقط والسلام

عبد القدوس

کوئی زیادہ اطمینان بخش صورت بجز سعید سلمہ کے ہمراہ بھیجنے کی دوا کی نہ ہو سکی، اس لئے اس میں تاخیر ہو گئی۔

۳/ذی الحجہ

حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجد کم

بعد سلام مسنون،

آپ کا حال جانے کے کافی بعد معلوم نہ ہوسکنے کی وجہ سے آپ کا ٹیلی فون نمبر معلوم کیا تھا، لیکن ایسی مشغولیت رہی کہ مولوی زبیر صاحب نے استفساراًوہ فرمایا جو جواباً اب خط میں لکھا ہے۔

وہ سفوف کا نسخہ ایسا یاد پڑتا ہے کہ وہ بصورت خمیرہ بن کر آیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو پانچ گرام صبح استعمال کریں۔

اور اگر میری یاد میں غلطی ہے، وہ سفوف ہی ہے، تو تقریباً ایک گرام آدھی چمچی چائے والی صبح پانی سے کھالیا کریں۔ بے حد مشغولیت کے وقت یہ حروف لکھ رہا ہوں۔ حالات معلوم ہونے سے بہت ہی خوشی ہے۔ میرا کمال اس میں کیا؟ میرے مولیٰ نے بڑا فضل آپ کے ساتھ فرمایا۔ جتنا شکر کریں کم ہے۔

فقط والسلام

عبدالقدوس

اسطوخودوس	عود صلیب	جدوار خطائی	اسرول (سرپ گندھا)
۱۵/ گرام	۲۵/ گرام	۲۰/ گرام	۱۵/ گرام

فلفل سیاہ	طباشیر	دار چینی	کشنیز خشک	مغز چلغوزہ
۱۰/ گرام	۱۵/ گرام	۱۰/ گرام	۲۰/ گرام	۱۰/ گرام

مغز کدو	مروارید اصلی محلول	عرق گلاب	عرق بید مشک
۱۰/ گرام	۵/ گرام	۵۰/ تولہ	۱۰/ تولہ

مروارید کو عرق گلاب اور عرق بید مشک میں کھرل کراتے کراتے جذب کرا دیا جائے۔ مغز کدو، مغز چلغوزہ جو کہ بھنا ہوا نہ ہونا چاہئے، ان دونوں کو علیحدہ پیس کر رکھیں۔ بقیہ سب دواؤں کو اکٹھا کوٹ چھانٹ کر پھر سب چیزوں کو ملا لیں۔ بس سفوف تیار ہے۔

مقدار خوراک آدھے گرام سے ایک گرام تک صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ۔

بلڈ پریشر کے لئے:

کشنیز	زیرہ	پودینہ	الائچی	گل سرخ
۲۵/گرام	۲۰/گرام	۳۰/گرام	۱۵/گرام	۲۰/گرام

سفوف ہاضم از حکیم عبد القدوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

زیرہ خشک	پودینہ	ہلیلہ سیاہ (ہرڑے سیاہ)
۳ گرام	۲ گرام	۴ گرام

مقدار: آدھا چمچ، بعد طعام دونوں وقت یا صرف سوتے وقت۔

برائے دردِ گردہ:

جوارش زرعونی سادہ ۵ / گرام
تقریباً آدھی چمچی چائے کی، صبح ناشتہ سے پہلے پانی سے کھائیں۔

خستہ تمر ہندی ۵ تولہ، برادہ صندل سفید ۳ تولہ کو باریک سفوف کرلیں۔ پھر پارچہ پنیر عود اور سبوس اسبغول ۳ تولہ کے ہمراہ ۳ ماشہ صبح، ۳ ماشہ شام استعمال کریں۔

نسخہ غسول: برگ حنا سبز، ایک تولہ کو نصف سیر پانی میں پکایا جائے۔ جب ثلث پانی جل جائے، ٹھنڈا کرکے چھان کر غسول کیا جائے۔

مصلح مقوی قلب (حکیم افہام اللہ صاحب کانسخہ):

آملہ خشک	دھنیا	بڑی الائیچی	دانہ سونف
۵تولہ	۵تولہ	۵تولہ	۵تولہ

سفوف بناکر تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

اہلیہ کے لئے (حکیم افہام اللہ صاحب کانسخہ):

سوڈاپانی کارب ست	پودینہ (پیپر مینٹ)
دوتولہ	۶ماشہ

گل منڈی،	بہدانہ،	زیرہ سفید،	مکوہ خشک،	تخم کاہی،	تخم خزیرہ
۷	۳	۵	۵	۴	۴
تخم خیارین	کشنیز خشک	تخم کاسنی			
۹	۷	۳			

سو گرام بادام کی گڑی کو پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح کو چھلکا اتار کر اسی پانی میں پیس لیں اور خشخاش پچاس گرام کو بھی اسی طرح بھگو کر اچھی طرح پیس کر باریک کر کے چھان لیں۔ پھر سات سو گرام شکر میں کل پانچ سو گرام پانی ڈال کر پکائیں، چھ ماشہ بڑی الائچی کا بیج پیس لیں، دھیمی آنچ پر پکائیں۔

رسوت زرد	سفیدہ کاشغری	مردارسنگ	کافور	گل ارمنی
۳/گرام	۳/گرام	۳/گرام	۱/گرام	۱/گرام

ہمراہ گلیسرین تین تولہ ملا کر دو ہفتہ رکھ دیں۔ پھر ہر طرح کے ناسور، زخم، بواسیر و بھگندر کے مسوں پر استعمال کرائے جائیں۔

خمیرہ خاص:

۵/۵ گرام صبح وشام چالیس دن تک کھائیں۔ اس کے بعد صرف صبح ایک مرتبہ استعمال کریں۔ حب منقی زعفرانی ایک عدد ہفتہ میں ایک بار رات کو سوتے وقت ہلکے گرم پانی سے کھائیں۔

حبۃ السوداء ﴿کلونجی﴾	اسطوخودوس	زہرۃ الورد ﴿گل سرخ﴾
۵۰/گرام	۱۰۰/گرام	۵۰/گرام
کشنیز خشک ﴿دھنیا﴾	پودینہ خشک	
۷۵/گرام	۵۰/گرام	

سب ساتھ ملا کر کوٹ کر رکھ لیں۔

پانی تقریباً تین چھٹانک یا چھ اونس یا چائے کی بڑی پیالی کو جوش دیں۔ بوقت جوش یہ دوائے خانہ ساز ۵/گرام اس میں ڈال کر دیگچی کا منہ بند کر کے پندرہ منٹ رہنے دیں۔ اس کے بعد چھان کر دو چمچی چائے والی شہد اس میں ملائیں۔ اور پندرہ عدد مغز چلغوزہ بغیر بھنا روز کھائیں اس کے اوپر دوا پی لیں۔ رات میں سوتے وقت پینا مناسب ہے۔ چالیس دن کے بعد پھر دوا پانچ گرام کے بجائے تین گرام کر دیں۔

ہلیلہ سیاہ	مصطگی رومی
۱۰۰ گرام	۱۰ گرام
روگن گاؤ سے چرب کرلیں	سبوس اسبغول
۱۰ گرام	۵ گرام

ہلیلہ کو کوٹ کر گائے کے گھی کے ساتھ ملالیں۔ اور مصطگی کو ہلکے ہاتھ سے پیسیں۔ اور سبوس اسبغول کو اپنے حال پر رکھیں، پیسنا نہیں ہے۔اس کے ساتھ سب چیزوں کو ملالیں، پس مربا تیار ہے۔
ایک ماشہ دوا ایک پیالی گائے کا دودھ اور ایک چمچی۔۔۔ملا کر اس کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔

۵

حضرت مولانا عبدالجبار اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

مکرم و محترم زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ناکارہ نے پہلے ہی لکھ دیا تھا کہ احقر کو مضمون نگاری نہیں آتی۔ اپنے رسالہ کے وزن کو میری تحریر سے نہ گھٹائیں۔ باقی معلومات کے لئے بہت کچھ روانہ کر چکا ہوں۔

عبدالجبار الاعظمی غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم و محترم مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ مشرف ہوا۔ حیرت بھی ہے، تعجب بھی ہے۔ آپ نے پہلے ارسال فرمایا تھا کہ کتاب جب تیار ہو گی بھیج دوں گا، مگر تین جلدیں تیار ہو گئیں اور احقر کو خبر بھی نہیں ہوئی۔ یہ تو درست ہے کہ ہر شخص کے پاس بھیجنے میں آپ کو دشواری ہو گی، اس لئے اگر سہارنپور آپ نے بھیج دیا تو بہتر ہوا۔ لیکن آپ کے خط کے بعد ہم نے سہارنپور خط لکھا تو معلوم ہوا کہ کتابیں لندن میں چھپی ہیں، ابھی آئی نہیں ہیں۔ اب پسندیدگی کا سوال ہی کیا ہو سکتا ہے۔ اور جب آپ جیسے حضرات نے پسند کر لیا تو ہماری پسندیدگی کی ضرورت ہی کیا۔

آپ نے لکھا ہے کہ حضرت کا کوئی مکتوب گرامی ہو تو روانہ کرو، مگر معلوم نہیں کہ اس سے آپ کا منشا کیا ہے کہ حضرت کے دست مبارک کا لکھا ہوا یا حضرت کی طرف سے آیا ہوا، کسی قلم سے ہو۔

دوسروں کے ہاتھ کا لکھا ہوا تو میرے پاس بہت خط ہے، جو حضرت کی طرف سے آیا تھا۔ اور تلاش کرنے سے حضرت کے دست مبارک کے کچھ خطوط اور بھی مل سکتے ہیں، لیکن پہلے ہی خطوط کا حشر معلوم نہیں ہوا کہ دوسروں کی تلاش کے لئے حوصلہ ہو۔ ابھی میں دس بارہ روز کے سفر سے آیا ہوا ہوں، تھکن زیادہ ہے۔ کچھ واقعات بھی یاد آ رہے ہیں، مگر نا معلوم آپ کو کس قسم کے واقعات مطلوب ہیں۔ پھر میرا ایک خط مولانا عبدالرحیم متالا کے پاس ہے، جو آپ کے برادر محترم ہیں۔ مجھے تو کچھ یاد نہیں کہ اس میں کیا ہے، مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ اہم بات ضرور ہو گی اس لئے کہ آپ کے بھائی صاحب نے مجھ سے خود فرمایا تھا کہ میرے پاس تمہارا ایک خط ہے اور حضرت شیخ نے فرمایا تھا کہ اسے تم رکھ لو۔ اور آپ کے بھائی

صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ خط میرے پاس محفوظ ہے۔
ہو سکتا ہے کہ حضرت نے بھی کچھ اس پر لکھا ہو، یہ آپ اپنے بھائی سے دریافت کریں۔
مولوی محمد حسن بوڈھانوی جو اس وقت لندن ہی میں ہیں، آپ کے قریب ہی میں، جب ان کی شادی ہونے والی تھی تو انہوں نے حضرت کو خط لکھا تھا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے کچھ آداب تحریر فرمائے تھے اور اسی کے ساتھ حضرت مفتی سعید احمد صاحب کی بھی ایک تحریر تھی۔ آپ اسے تلاش کر کے ضرور شائع کر دیں۔ نوجوان شادی شدہ بہت غلطی کرتے ہیں۔ اور حضرت کے مکتوب گرامی میں ان کے لئے بہترین نصیحت ہے۔
بنگال میں بھی بعض دوستوں کے پاس حضرت کے مکتوب ہیں۔ فی الحال ان کا پتہ مجھ کو یاد نہیں۔ اگر پتہ چل گیا تو تحقیق کر کے روانہ کر دوں گا۔ فی الحال اس سے زیادہ کیا لکھوں؟ کاش کتاب میری نظر سے گزر چکی ہوتی، تو کچھ زیادہ لکھنے کی ہمت ہوتی۔ ابتداءً طالب علمی کے زمانہ میں حضرت کی بڑی خصوصی نظر تھی۔ اکثر وہیں کھانا کھاتا۔ باتیں تو بہت ہیں، مگر میرا حافظہ ہی کیا۔ اور وہ خصوصی دور تھا، جب حضرت کے پاس چند مہمان ہوتے۔ بعد کی باتیں آپ لوگوں کو بہت معلوم ہوں گی۔

فقط والسلام
عبدالجبار عفی عنہ

مکرم و محترم زید مجدکم
وعلیکم والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل بروز چہار شنبہ جزء ثانی قطب الأقطاب أعلی اللہ درجاتہ فی أعلی علیین کے سوانح کا جس میں چند خلفاء کے مضامین ہیں، ایک صاحب نے لا کر دیا۔ اسی کے ساتھ ایک خط ہے، جو ۷/ اکتوبر کا لکھا ہوا ہے، جس میں یہ مضمون ہے کہ یہ کتاب مولانا یوسف صاحب متالا کی طرف سے آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کر رہا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے دو مہینہ پہلے کسی کو یہ کتاب دی تھی احقر کے پاس پہونچانے کو، لیکن کل پانچ دسمبر کو تقریباً دو مہینہ میں یہ کتاب احقر کے پاس پہونچی۔ یہ سارے مضامین مشائخ اور حضرت کے خدام کے لکھے ہوئے ہیں۔ مجھ جیسا ناکارہ جس کے اندر کوئی اہلیت نہیں، اس کے متعلق کیا لکھ سکتا ہے۔ البتہ ذوق وشوق سے پڑھا اور جب تک اکثر نہ پڑھ لیا چین نہیں آیا۔ آپ کے مضمون میں زیادہ مزہ آیا، رشک بھی ہوا۔ آپ نے احقر کو بھی لکھا تھا کہ کچھ تحریر کرو، میں اپنی نااہلیت کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ اس تصور کی وجہ سے کہ یہ مضمون حضرت کے خدام کا ہے اور حضرت کے سوانح کا جزء ہوگا، ہمت نہ ہوئی کہ احقر کا مضمون مخمل ریشم کے کپڑے میں ایک گندہ پیوند ہوگا، ورنہ واقعات تو بے شمار ہیں۔ پھر اپنے قلم سے کیا لکھوں، اور تصوف وسلوک اخفاء کو چاہتا ہے۔ البتہ ایک بات محسوس ہوئی کہ حضرت شیخ کا خصوصی پروگرام اعتکاف وغیرہ کا کہاں کہاں اب جاری ہے، امید کہ حضرت کے سوانح میں یہ مضمون ضرور ہوگا، ورنہ سوانح نامکمل رہے گی۔ ایک سال مرادآباد کے فریدی صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا، کہاں کہاں یہ نظام ہے۔ اگر حکم ہو تو ان سے عرض کروں کہ وہ لکھ دیں۔ الحمد للہ، حضرت کے حکم سے مرادآباد میں احقر نے یہ نظام شروع کیا تھا۔ اب تک برابر جاری ہے۔ کھانے پینے کتاب وغیرہ کا نظام ویسا ہی ہے۔ حضرت کو اطلاع دی تھی تو تحریر فرمایا تھا، ماشاء اللہ، معذوری کے

باوجود میر اسارا پروگرام چلایا۔ اب تک احقر پورے ماہ مبارک کا اعتکاف کرتا ہے، مہمانوں کی بھی کثرت رہتی ہے، آخری عشرہ میں تین چار سو مہمان ہو جاتے ہیں۔ ابتداء ہی سے معتکفین بنگال کے، گجرات کے، ناگپور، یوپی کے، مختلف علاقوں سے رہتے ہیں۔ یہ بات ضمناً تذکرہ میں آگئی۔ تفصیل تو فریدی صاحب سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اس وقت خط لکھنے کا اصل منشا کتاب کے ملنے کی اطلاع ہے تاکہ آپ کو تردد نہ رہے۔

ہاں، ناراض نہ ہوں، آپ کے مضمون ص:۲۳۷ میں ایک سہو ہے۔ حضرت کی تشریف بری سے پہلے مولانا سلمان صاحب بیان فرمارہے تھے، جو تشریف بری کے بعد چند منٹ جاری رہاالخ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت کی تشریف بری سے پہلے یہ ناکارہ آپ لوگوں کے حکم سے سمع خراشی کرتا رہا۔ بات بالکل بیچ میں تھی، تو اس کو دو تین منٹ میں احقر نے خلاصہ بیان کر کے ختم کر دیا۔ مولانا سلمان صاحب نے تو حضرت کے تشریف لے جانے کے بعد بیان شروع کیا وما أوتیتم من العلم الاقلیلا پر، اور ان کا پورا بیان حضرت کے سامنے ہوا۔ بہت طویل نہ تھا، لیکن خیر الکلام ما قل ودل کے لحاظ سے کافی تھا۔ تقریروں کا ریکارڈ تو ہو گا ہی، معلوم کر لیجئے۔ شکایت مقصود نہیں، اظہار حقیقت مقصود ہے۔ اور اتنے دنوں کی بات ہے یہ مستبعد بھی نہیں۔

ہاں، آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ حضرت کے خطوط طبع کرانا ہے، تو احقر نے دریافت کیا تھا کہ حضرت کے دست مبارک کے لکھے ہوئے یا دوسروں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے، جیسا حکم ہو گا روانہ کروں گا۔ حضرت شیخ کی سوانح، جزء اول کا انتظار ہے۔ ہدیہ کوئی ضروری نہیں، کتاب ملنی چاہئے۔ قیمت سے روانہ ہو جائے تو غنیمت ہے۔ مدرسہ مظاہر علوم کے لئے اہتمام سے دعا کرتے رہیں۔

فقط والسلام
عبد الجبار اعظمی

٦

حضرت مولانا احمد لولات صاحب رحمۃ اللہ علیہ،
شیخ الحدیث دار العلوم بڑودہ، دار العلوم احمد آباد

باسمہ تعالیٰ
مکرم و محترم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون،

ابھی حضرت کے گرامی نامہ پر بندہ کے نام کی چند سطور بھی ملیں۔ اس مرتبہ تعجب ہے کہ آپ نے بندہ کو بہت یاد رکھا۔ جزاک اللہ خیر الجزاء و أحسن الجزاء۔

حضرت والا کو کل آپ کا گرامی نامہ بھی مل گیا تھا، جس میں خوابوں کا تذکرہ تھا اور کل ہی اس کا جواب لکھا گیا۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ ابھی آپ کے گرامی نامہ پر حضرت نے فرمایا کہ اب وقت نہیں رہا اور آج فرصت بھی نہیں۔ میں نے کہا کہ میں کارڈ لکھتا ہوں۔ تو فرمایا کہ سلام دعا کے بعد کہنا کہ آپ بمبئی کے اپنے عزیز کا پتہ بھی لکھ دیتے تو اچھا رہتا۔ ہم میں سے تو کسی کو معلوم نہیں۔ نیز یہ کہ بمبئی سے زامبیا کا پتہ بھی لکھ کر جانا۔

حضرت کی طبیعت تو ویسی ہی ہے جیسے آپ دیکھ کر گئے تھے۔ ورم بھی اتنا ہی ہے، بلکہ مزید کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ اب تو مشورہ ڈاکٹروں کے علاج کو چھوڑنے کا ہو رہا ہے اور حکیم، وید وغیرہ کو بتلانے کا ہو رہا ہے۔ دیکھئے آگے کیا ہوتا ہے۔

آئندہ کل قاری سعید صاحب جو غالباً آپ کی موجودگی میں آئے تھے، بمبئی کے لئے روانہ

ہوں گے۔ آپ کی ملاقات بمبئی ہو جائے گی۔ آپ نے ایکسپریس خط لکھنے کو لکھا، مگر وہ اس سے بھی زیادہ دیر میں پہنچے گا۔ خدا کرے یہ کارڈ جلدی مل جاوے۔ اگر مل جاوے تو بمبئی سے اطلاع ضرور کرنا۔

دعاؤں میں ضرور یاد رکھنا۔ مجھے بھی آپ بہت یاد آئے۔ اب تو کچھ ٹھیک لگ رہا ہے، ورنہ پہلے تو اچھا ہی نہیں لگ رہا تھا کیوں کہ ہم مزاج کوئی نہیں۔ فجر کی نماز حضرت والا کے یہاں پڑھا رہا ہوں اور بقیہ چار نمازیں بھائی طلحہ صاحب مدفیوضہم۔ اور کیا لکھوں؟ آپ کے انعام اللہ کو میں نے کہا تھا کہ پیٹی لے کر رکھ لیں، میں کسی کے ہاتھ بھجوا دوں گا۔ اور واقعی بہت موقع ہاتھ لگے، مگر وہ نہ لائے، حتی کہ میں نے کہہ بھی دیا کہ اگر کوئی جانے والا نہ ملے تو اس کو میں خرید لوں گا۔ مگر کل تک نہیں لائے تھے، ورنہ میرے گاؤں والے کل ہی گئے۔ وہ ضرور جلد از جلد آپ تک پہنچا دیتے۔ اور تو کیا لکھوں؟

اہلیہ کی طبیعت اور آپ کی طبیعت کی ناسازگی سے دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت عطا فرمائے۔ اہلیہ اور خالہ کو سلام مسنون، نیز ماموں صاحب کو۔

فقط والسلام

احمد گجراتی

۲۷/ اگست ۷۱ء

حضرت الحاج مولانا یوسف صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف! اللہ کرے بارہا حرمین پاک حاضری ہو۔ بزرگو، ایک ضروری بات بلکہ پیغام مدینہ منورہ رکھ دیا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

ان شاء اللہ، آپ مغربی ممالک کے دورے فرماتے جائیں، ہزاروں دارالعلوم قائم فرماتے جائیں۔ یہی تقاضائے وقت ہے۔ اللہ کرے آنحضرات کے دلوں میں ڈال دے۔ ان شاء اللہ آپ مقبول عام وخاص ہیں۔ اللہ کرے فیوضات سے مغربی ممالک مستفیض فرماتے جائیں۔

والسلام علی من لدیکم

احقر احمد غفرلہ

باقیات الصالحات ص ب ۱۲۷

مدینہ منورہ

۲۹/۱۱/۱۴۱۶ھ

اتفاق سے کوئی کاغذ نہیں ملا، مولانا حفیظ اللہ صاحب سے وقتی ملاقات پر لکھتا ہوں۔ ناراض نہ ہوں۔ ان شاء اللہ مدینہ منورہ تشریف آوری پر ملاقات ہو گی۔ میں مریض القلب ہوں، دعاء صحت چاہئے۔

احمد

باسمہ تعالیٰ

مکرمی، بعد سلام مسنون،

آج مہمانوں کا ہجوم بہت زیادہ تھا، اس وجہ سے حضرت کو آپ پر پرچہ لکھوانے کا وقت نہ ملا۔ مجھے حکم دیا کہ تو مولوی عبدالرحیم صاحب کو لکھ دے کہ یہ تمہارے لئے چند خطوط رکھے ہیں، وہ ابھی آدمی جانے والا ہے، ان کے ساتھ ارسال ہیں۔ نیز آج ایک خط آیا ہے، وہ بھی ارسال ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کی رسید سے ضرور مطلع فرمادیں۔

فقط والسلام

احمد گجراتی

۳/ بروز جمعہ

از احمد گجراتی

بعد سلام مسنون،

آپ کے گرامی نامہ کا ایک ٹکڑا بہت دنوں کے بعد پہنچا تھا۔ مولوی اسماعیل بدات یہاں آ گئے ہیں۔ مولوی غلام محمد بھی آ گئے ہیں۔ عوام بہت زیادہ ہیں۔ طلبہ اس سال بہت ہی کم کسی کی سفارش سے آئے ہیں۔

آپ پر خط تو برابر لکھوائے۔ شکایت کیا، میں ہی آنے پر آپ کی خبر لوں گا۔ میں نے مشورہ مانگا تھا، دیا نہیں۔ خیر اور کیا لکھوں۔ اس سال تراویح پہلی عشرہ خادم ناظم صاحب گوراسناوے گا۔ سب حضرات آپ کو سلام لکھواتے ہیں۔ وریٹھی کے آپ کے مریدین کے خطوں کو حضرت کے یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ دعا میں یاد فرماویں۔ بندہ کے یہاں بچی ایک شعبان کو پیدا ہوئی اور ۳ شعبان کو داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی یوسف تتلا اور مولوی احمد ناخدا صاحب آرہے ہیں۔ مولوی عبد الحفیظ ویزا کے لئے پاکستان سے مکہ مکرمہ گئے ہیں اور ان کے والد آرہے ہیں۔ باقی پاکستان والوں کو ویزا نہیں ملتا۔ مفتی اسماعیل کچھولوی بہت زوروں کے ساتھ ڈابھیل میں معتکف ہو رہے ہیں۔ بھائی سلمان بھی امسال اعتکاف کر رہے ہیں۔

۷

حضرت مولانا معین الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ عزاسمہ

ازامدادیہ،
مرادآباد
معین الدین
۲۰/۴/۸۳ء

مجبی و مخلصی، وفقنا وایاکم لما یحب ویرضی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آنجناب کے لندن تشریف آوری کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ اب حضرت اقدس کی سوانح اور حضرت کے غلاموں کا مختصر حال اچھے ڈھنگ اور معنویت کے ساتھ وجود میں آ جائے گا۔ آپ وقت کے بہترین ادیب، بے مثل انشاء پرداز، ماشاء اللہ کئی کتابوں کے مصنف، پھر آپ کا قلم حدود کا پورالحاظ رکھتے ہوئے سلیقہ کے ساتھ چلتا ہے اور ہر پڑھنے والے کو اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔ پھر حسین تہذیب وترتیب کے ساتھ نقوش کو ابھارتا ہے کہ اس کا ہر نقش لوحِ قرطاس نہیں، لوحِ دل پر نقش ہو جاتا ہے۔
پھر آپ حضرت اقدس کے ان مخصوص لوگوں میں سے ہیں، جن پر حضرت نے اعتماد فرمایا

ہے۔ پھر آپ کو لگاؤ بھی ہے اور لگن بھی۔ اپنا حال یہ ہے کہ خطابت سہل ہے، تحریر مشکل۔ صرف اس خیال سے کہ تعمیلِ حکم ہو جائے، خون لگا کر شہیدوں میں شمار ہو جائے، جو بات بعجلت تحریر کے وقت ذہن میں آئی املاء کراتا چلا گیا ہوں۔ ظاہر ہے ایسی تحریر حشو وزوائد سے خالی نہیں ہوتی۔ ان میں اگر کوئی بات مفید ہو تو اپنے انداز میں ڈھالتے ہوئے شامل فرما لیں۔

رہی دعا تو دل سے دعا کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہ سہولت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں سوانح کو مکمل فرمائیں۔ میرا ذہن اس سلسلہ میں شروع ہی سے آپ کی طرف گیا تھا کہ ہندوپاک میں آپ سے بہتر حضرت کی سوانح کو کوئی مرتب کرنے والا نہیں ہے۔ حق بحق دار رسید۔

اپنے دونوں یوسفوں سے مؤدبانہ دعا کی درخواست کرتے ہوئے عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

معین الدین

خادم مدرسہ امدادیہ

چرواہا گلی، مرادآباد، یوپی

باسمہ عزاسمہ

از امدادیہ
مرادآباد
معین الدین
۲۰/ ۴/ ۱۹۸۳ء

محترم جناب مولانا محمد یوسف صاحب متالا وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کے بھیجے ہوئے تینوں مکاتب بندے کو موصول ہوئے اور فوری طور پر تعمیلِ حکم کا ارادہ رہا۔ اسی وجہ سے کسی مکتوب کے جواب لکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ امسال شروع سال سے بندہ سخت ابتلائات اور مشاغل میں رہا۔ بچی کا نکاح، والد کی علالت، والدہ محترمہ کی بینائی کا رخصت ہو جانا اور بار بار حاضری، پھر اہلیہ کی علالت، پھر بچی کا چھت سے گر جانا، پھر مدرسہ کے مشاغل اور ان میں نئی نئی الجھنوں کا سامنا، پھر مکاتیب کا ضائع ہو جانا اور طویل تحریر کا تصور، پھر اپنی تحریری نااہلیت، یہ ساری چیزیں مانع بنی رہیں۔
مگر بھائی، آسان سے آسان عمل بھی خدا کی توفیق کے بغیر نہیں ہوتا۔ اس بے ارادہ تاخیر میں عرفت ربی بفسخ العزائم کا پورا مشاہدہ ہوتا رہا۔ آپ نے نہ معلوم کیا کیا خیال فرمایا ہوگا، مگر واقعہ وہی ہے جسے اوپر میں نے تحریر کیا۔ الحمد للہ، تعمیلِ حکم کا ہر وقت ارادہ رہا، مگر توفیق نہ ہو سکی۔
اب محترم مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے گرامی نامہ کے آنے کے بعد مختلف مدارس کے جلسوں میں مشغول رہا۔ اور اسی زمانہ میں حضرت مولانا علی میاں ندوی مدظلہ کا مغربی اضلاع کا

دورہ تھا۔ قدرے مشغولیت اس میں بھی رہی۔ اور اب یہ خیال کرتے ہوئے اور اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے کہ نہ تیرے اندر کوئی تحریری صلاحیت ہے اور نہ حضرت اقدس کے سلسلہ میں تیرا قلم چل سکتا ہے، پس مختصراً تعمیل حکم میں چند سطریں لکھ کر حکم کی تعمیل کردے۔ اس لئے تین چار یوم میں یہ چند سطریں ٹوٹی پھوٹی بے ترتیب املاء کرا کر بھیج رہا ہوں۔ اس میں کوئی چیز قابلِ اخذ ہو توفبہا، تعمیلِ حکم مقصود ہے، ورنہ ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔

اور حضرت اقدس کے ان لوگوں نے جنہوں نے ڈائری لکھنے کا اہتمام فرمایا ہے، ان کے ذریعہ ساری چیزیں بسط وکشاد کے ساتھ تحریر میں آگئی ہوں گی۔ حق تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کے ہاتھوں اس مبارک کام کو تکمیل تک پہنچائے۔ احباب واساتذہ کی خدمت میں بقدرِ مراتب سلام ودعا عرض ہے۔

فقط والسلام

معین الدین

خادم مدرسہ امدادیہ عربیہ

مرادآباد، یوپی

بقلم محمد یونس، متعلم مدرسہ امدادیہ

۸

حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ

مکرم بندہ مولانا یوسف صاحب متالا زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مکتوب گرامی ملا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قانونی امور میں براہ راست حاجی یعقوب صاحب سے خط وکتابت رکھیں، کیوں کہ ہم سب کا بھی کام وہی کر رہے ہیں۔ میں نے ان پر بھی خط لکھ دیا ہے۔ آپ جلدی سے ان پر خط لکھیں، کیوں کہ اب وقت کم رہ گیا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کو سلام کہیں اور دعا کی درخواست کریں۔

مولانا ہارون صاحب سے سلام کے بعد کہیں کہ پاسپورٹ کی ضرورت ہے، کس کے پاس ہے، خبر بھیجیں۔

مندرجۂ ذیل مضمون حضرت اقدس کو سنادیں۔

از محمد عمر پالنپوری

مخدوم ومکرم ومحترم حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب زید مجدکم ودامت برکاتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حامل رقعہ ہذا کنستر لائے ہیں۔ یہ حاجی احمد زمزم صاحب نے بمبئی سے بھیجا ہے۔ قبول فرما کر ممنون فرماویں۔ رمضان کے آخری ایام میں حضرت والا کی خصوصی دعا وتوجہ کے ہم سب محتاج ہیں۔

فقط والسلام

محمد عمر پالنپوری، بنگلہ مسجد

منگل ۲۴/ نومبر ۷۰ء

بنگلہ والی مسجد
۲ ذی الحجۃ ۱۴۰۲ھ
بستی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
منگل ۲۱ ستمبر ۱۹۸۲ء
نئی دہلی

مکرم و محترم بھائی مولوی محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل شانہ کی ذات عالی سے امید ہے کہ آپ کا مزاج بخیر ہو گا۔ آپ کا مدینہ منورہ سے لکھا ہوا ۲۰/ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ والا گرامی نامہ ماہ مبارک کے آخری ایام میں یا غالباً عید بعد بندہ کو موصول ہو گیا تھا۔ اُسی وقت سے طبیعت پر تقاضا رہا کہ جواب جلد از جلد دے دوں تا کہ آپ کو انتظار کی زحمت نہ ہو، مگر ماہ مبارک کے بعد مشاغل کا ایسا ہجوم رہا کہ اب تک اس پر قابو نہ ہو سکا۔ پہلے بیرونی ملک کے احباب مشورے کے لئے آئے، پھر اندرون ملک سے بعض صوبوں کے احباب اپنی اپنی مقررہ تاریخوں میں مشوروں کے لئے آتے رہے۔ عید بعد حضرت کی معیت میں سہارنپور کا سفر نیز دیگر مقامات پر اجتماعات کے چھوٹے چھوٹے اسفار بھی ہوتے رہے، بہر حال چاہنے کے باوجود اب تک جواب نہ لکھ سکا۔ یہاں تک کہ یاد دہانی اور تقاضے کا آپ کا دوسرا گرامی نامہ بھی آگیا جس نے اور شرمندہ کیا کہ آپ جواب کا انتظار فرما رہے ہیں اور میں اب تک جواب نہ لکھ سکا۔ امید ہے کہ آپ بندہ کو مجبور و معذور سمجھتے ہوئے معاف فرمائیں گے اور کچھ خیال نہ کریں گے۔

آپ کے گرامی نامے مع سوال نامے کے پیش نظر یہ عرض ہے کہ حضرت مولانا مفتی نذیر

احمد صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد بھی بندہ کے پاس احباب کے اسی طرح کے سوالات پر مشتمل خطوط آتے رہے، مگر بندہ اس کوچہ سے اتنا نابلد ہے کہ کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب لکھوں۔ اب آپ نے اپنے تعلق اور حسن ظن سے یہ خط تحریر فرمایا چنانچہ اب پھر بندہ کی وہی کیفیت ہے کہ کیا جواب لکھوں۔

حضرت جی مد ظلہ العالی جن کا وجود گرامی بندہ کے لئے انتہائی باعث رحمت و برکت ہے اور جن سے اپنے تمام نجی اور انفرادی مسائل میں بھی پوچھ پوچھ کر چلنے کی کوشش کرتا ہوں اور جن کے مبارک مشوروں کے منافع اور برکتوں کا مشاہدہ کھلی آنکھوں ہوتا رہتا ہے اور جن کی سرپرستی اور رہنمائی ہی میں بندہ کی زندگی کی گاڑی گویا گھسیٹ رہی ہے، جب اُن سے رجوع کیا تو حضرت نے اس مسئلہ میں اپنی کوئی رائے نہ دی بلکہ اس مسئلہ میں حضرت نے میرے ہی اوپر چھوڑ دیا کہ جو چاہو لکھو۔ مجھ سے پہلے بھی مولوی زبیر اور بعض دیگر احباب نے خطوط کے ذریعہ جب حضرت سے اس مسئلہ میں رجوع کیا تو حضرت نے اُن کو بھی یہی جواب دیا تھا اور انہیں کی صواب دید پر چھوڑ دیا تھا کہ تمہیں اختیار ہے، جو چاہو لکھو اور جواب دو۔ یہی جواب بندہ کے رجوع کرنے پر بھی دے دیا۔

بندہ کو اپنی کم مائیگی اور نا اہلی کا بھی کسی درجہ میں احساس ہے، نہ اس طرح کی تحریر کا کوئی تجربہ، نہ مضمون نگاری اور انشاء پردازی کی اہلیت، صلاحیت اور عادت۔ پھر آپ کا سوال نامہ بہت تفصیل طلب ہے جس کے لئے اچھے خاصے وقت اور ذہنی یکسوئی اور فراغت کی ضرورت ہے، مگر آپ سے بڑی لجاجت اور معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ موجودہ مصروفیات اور مشاغل کے ہجوم میں اِس کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

اس کے علاوہ سوال نامہ کے اکثر سوالات کے جواب کا بندہ اپنے آپ کو قابل ہی نہیں سمجھتا کیوں کہ اس سوال نامہ کے جواب دینے کے اہل تو وہ خوش نصیب احباب ہیں جنہوں نے

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے قدموں پر پڑکر اور اُن کے دامن تربیت میں ایک معتد بہ وقت گزار کر اذکار واشغال کا اہتمام کر کے حضرت شیخ کی اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔

جناب کو معلوم ہے کہ بندہ کو یہ سعادتیں کبھی نصیب نہ ہو سکیں۔ البتہ تبلیغ اور حضرت جی مد ظلہ العالی کی رفاقت اور معیت کی برکت سے الحمدللہ سہارنپور میں اور مدینہ منورہ کے قیام اور بعض اسفار میں بھی حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت بار بار نصیب ہوتی رہی اور خدائے پاک کا شکر ادا کرتا ہوں اور تحدیث بالنعمۃ کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ بغیر کسی استحقاق کے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے بھی اپنے الطاف وعنایات اور شفقتوں سے ہمیشہ خوب خوب نوازا اور بہت اپنائیت کا معاملہ فرمایا جو ہمیشہ یاد آکر رُلاتی اور تڑپاتی رہیں گی۔ بس بندہ کے پاس حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ کی ذات بابرکات کے ساتھ تعلق کی ہی تھوڑی سی پونجی ہے۔ سوال نامہ کے اکثر سوالات کے جواب سے واقعی اپنے کو عاجز پاتا ہوں۔ بندہ کی اِن گزارشات سے امید ہے کہ آپ کو میری بے بسی کا اندازہ کسی درجہ میں ہو جائے گا اور آپ واقعی مجھے معذور سمجھتے ہوئے معاف فرمائیں گے۔ آپ کے اخلاق کریمانہ سے ایسی ہی توقع ہے۔

بندہ محمد عمر

اس خط کے ملنے کا جواب لکھ دیں تو اطمینان ہو۔ انگلینڈ کے ایک آدمی کے سپرد یہ خط کر رہا ہوں۔ وہ انگلینڈ میں ڈالیں گے۔

از بندہ محمد عمر، بنگلہ والی مسجد
۲۸ / ربیع الاول ۶ھ
۱۲ / ۱۲ / ۸۵ء

مکرم و محترم جناب مولانا یوسف متالا صاحب زاد مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے۔ الحمد للہ، یہاں بھی ہر طرح خیریت ہے۔
حضرت جی دامت برکاتہم کے مزاج گرامی بھی بہتر ہیں۔ اللہ کا شکر واحسان ہے۔
حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے خلفاء کرام سے متعلق آپ کی تالیف کا دوسرا حصہ دستیاب ہو گیا تھا۔ بندہ نے پڑھا، پھر خادم زادوں نے بھی بڑے شوق سے اس کو لے کر پڑھنا شروع کیا ہے۔ حصہ دوم کی وصولیابی کے ساتھ ہی خیال ہوا کہ حصہ اول کا کیا ہوا؟ بندہ نے انگلینڈ میں حضرت جی دامت برکاتہم کے پاس بھی حصہ دوم ہی دیکھا تھا۔ پھر بھائی شوکت مالجی سے بندہ نے دریافت کیا تو موصوف نے یہ بتایا کہ حصہ اول بعد میں چھپا ہے، اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ یہ خط بطور رسید کے لکھا۔ مولانا فضل الرحمن صاحب نے وہ کتاب دی تھی۔

بنگلہ والی مسجد
۲۲/ شعبان ۱۴۰۶ھ
۲/۵/۱۹۸۶ء

مکرم ومحترم جناب مولانا یوسف متالا صاحب مدفیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے علوم ومعارف کو منظر عام پر لانے کے سلسلہ میں آپ کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ اللہ جل شانہ صفات قبولیت سے مالامال فرمائے اور ان علوم سے ہم سب کو اور پوری امت کو منتفع فرمائے۔

آپ کی تالیف ''حضرت شیخ اور ان کے خلفاء کرام'' کی دو جلدیں تو بندے تک پہنچ چکی ہیں۔ تیسری جلد کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ اب تک مولوی فضل الرحمن صاحب کے پاس بھی نہیں پہنچی۔

اسی سلسلہ کی چوتھی جلد کی تیاری کی خبر سے بھی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تکمیل تک پہنچائے اور قبول ونافع فرمائے۔

آپ نے ''اقرآ ڈائجسٹ'' کے خصوصی نمبر کے مضمون اور حضرت شیخ کے مکاتیب کے لئے لکھا۔ بندہ کے پاس حضرت قدس سرہ کے جتنے خطوط ہیں، ان میں سے اکثر بندے کے ذاتی، گھریلو اور کاروباری معاملات واحوال سے متعلق ہیں۔ اب ان میں سب کے فائدہ کے اعتبار سے جو باتیں ہیں، ان کی ترتیب کے لئے بندے کے پاس یہاں کے مشاغل واسفار اور جماعتوں کی بکثرت آمد کی وجہ سے نہ اتنا وقت ہے، اور نہ اس کے لئے یکسوئی حاصل ہو سکتی ہے۔

رہا مضمون نگاری کا مسئلہ، تو بندہ میں نہ تو اس کی اہلیت ہے اور نہ عادت۔ اس لئے امید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں بندہ کی معذرت کو قبول فرمالیں گے۔ ﴿بہت دن سوچتا رہا، لیکن جوڑ نہ بیٹھ سکا۔﴾

بندہ دل وجان سے آپ کے لئے اور اس سلسلہ کی باحسن وجوہ تکمیل کے لئے دعا گو ہے۔ امید ہے کہ ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرماتے ہوں گے۔

فقط والسلام

بندہ محمد عمر

۹

حضرت مولانا زبیر الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۴/ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

بروز پیر

مخدومی و محترمی و محبوبی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
زاد اللہ نور عرفانکم و متع المسلمین بفیوضکم

بعد سلام مسنون!

طالب عافیت بعافیت۔ آپ کا ایک گرامی نامہ مع سوال نامہ غالباً شوال کے آخر میں اور دوسرا گرامی نامہ دو تین روز قبل بدست مولوی محمد شاہد صاحب موصول ہو کر باعث مسرت ہوئے۔ مگر بندہ کو خود اپنی حالت پر بے حد افسوس ہے کہ اس قدر اہم کام میں اس قدر تاخیر کی! لہٰذا اس تاخیر پر آپ کی خدمت میں دست بستہ بالندامۃ معذرت خواہ ہوں۔

کثرت مشاغل کے ساتھ تاخیر کی اصل وجہ یہ بھی بنی کہ جناب نے اپنے پہلے مکتوب مع سوال نامہ میں یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ اس سلسلہ میں آپ کا ایک مبسوط کتاب کئی جلدوں میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ لہٰذا نفس امارہ کو بہانہ مل گیا کہ ابھی تو بہت وقت لگے گا۔ اول تو بندہ نالائق و ناپاک اس قابل نہیں کہ اس کے تذکرہ سے آپ کی مبارک کتاب میں بد نما داغ دھبے ظاہر ہوں، تاہم کیوں کہ آپ حضرات کا حکم ہے، لہٰذا کچھ لکھنا ہی پڑے گا اور وہ آخری

جلد میں بھی آسکتا ہے۔ مگر آپ کے تازہ مکتوب ثانی نے نیند سے بیدار کر دیا۔ ان شاء اللہ، میں خود بھی اور جن دوستوں نے تاحال جواب سوال نامہ ارسال نہیں کیا، ان سے بھی تقاضا کر کے جلد از جلد آپ کی خدمت میں بھجوانے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ دعا بھی فرمائیں۔

بھائی شاہد صاحب نے آپ کی طرف سے ایک پیغام چند دن قبل دیا کہ آپ کو کچھ کتابیں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مطلوب ہیں۔ اگر جناب ان کے اسماء اور مقدار تحریر فرمائیں، تو ان شاء اللہ، جلد از جلد بھیجنے کی کوشش کروں گا۔

بندہ کی طرف سے آپ کے سوال نامہ کے جواب میں ان شاء اللہ مزید تاخیر نہیں ہو گی۔ آپ کے اطمینان کے لئے یہ خط پہلے بھیج رہا ہوں۔

والسلام

دعا گو و دعا جو

زبیر، مسجد رحمانیہ

بلاک سی نارتھ، ناظم آباد

کراچی

نوٹ: ایک بات بلا تکلف عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ آپ کے مدرسہ کے پیڈ پر ﴿دارالعلوم العربیۃ الاسلامیۃ﴾ جس رسم الخط میں تحریر ہے، اگر جناب اس کو تبدیل کر کے سادہ عربی رسم الخط میں چھپوالیں، تو مجھ جیسے ان پڑھوں کے لئے سمجھنے میں زیادہ دقت نہ ہو۔

مؤرخہ: ۳۰/ جنوری ۱۹۸۳ء
بروز اتوار

محبی و محبوبی حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون، طالب عافیت بعافیت،

کل مدرسہ نیو ٹاؤن پہونچا، تو حضرت مولانا یوسف لدھیانوی صاجب زید مجدہ نے جناب کا گرامی نامہ ﴿جس میں بندہ کیلئے بھی ترغیب تھی﴾ دکھایا۔ بے حد مسرت ہوئی، جناب کی اس قدر محبت اور خلوص نے بندہ کو شرمندہ بھی کیا۔ اللہ جل شانہ طرفین میں محض اپنے لئے اس محبت میں اضافہ فرمائیں۔ آمین۔

آپ کے یہاں کی حاضری تو بندہ کی اپنی ضرورت ہے۔ خصوصی دعا فرمادیں کہ جب حاضری میں خیر ہو، اللہ جل شانہ بسہولت وبعافیت مقدر فرماویں۔

چند مجبوریوں کی بنا پر مکتبہ کا سلسلہ تو ختم کر دیا ہے، لیکن مسبب الاسباب کے لئے کیا مشکل ہے۔ آپ کا گرامی نامہ باعث تذکیر و تحریض بن گیا ہے۔ نیز آپ کے یہاں حاضری میں زیارت حرمین شریفین کی بھی لالچ ہے۔ اگر اللہ پاک کو منظور ہوا اور اسباب ہو گئے، تو ان شاء اللہ ماہ رجب میں حاضری کی کوشش کروں گا، کیوں کہ اس سے قبل مدرسہ کے اسباق کی وجہ سے مشکل ہو گا۔ بالخصوص ہدایہ کا سبق زیادہ اہم ہے۔

اب ایک اور بات سنیے۔ دو تین روز قبل یہاں حضرت قاضی صاحب ہداہ اللہ تشریف لائے تھے۔ میری تو الحمد للہ ملاقات نہیں ہوئی، چنانچہ یہ بات بھائی شاہد صاحب نے حضرت مولانا یوسف صاحب سے بھی کل آکر ذکر کی اور کہا کہ قاضی صاحب اس سلسلہ میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ مولانا یوسف صاحب نے ملنے سے معذرت چاہ لی اور مجھے تخلیہ میں نہایت استعجاب

کے ساتھ یہ بات ذکر کی اور خود ہی تردید فرمائی اور بندہ نے بھی انہیں اطمینان دلایا کہ یہ بات عقل میں نہیں آتی۔

یہ کل ہفتہ کی بات ہے۔ اس سے ایک دن قبل یعنی جمعہ کی شام کو بندہ سے عند الملاقات جب بھائی شاہد صاحب نے یہ بات نقل کی تو بندہ نے عرض کیا کہ آپ براہِ کرم اس روایت پر اعتماد کرنے سے قبل راوی کے سابقہ احوال اور اوصاف کو مد نظر رکھیئے۔

امید ہے کہ آنجناب جلد از جلد جواب مرحمت فرمائیں گے۔

والسلام

دعا گو و دعا جو

زبیر مسجد رحمانیہ

بلاک ﴿سی﴾ نارتھ، ناظم آباد، کراچی

مولوی شاہد صاحب نے چند دن قبل آپ کے مدرسہ کے لئے سفر نامہ افریقہ کے ۵۰ نسخے لئے تھے، جس کی رسید ارسال خدمت ہے۔ اب اس کی قیمت ۵۴۰ روپئے حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب کو ادا کرنی ہے۔

مکرمی و محترمی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا، زاد اللہ نور عرفانکم

بعد سلام مسنون، طالب عافیت بعافیت،

تین چار روز قبل نیو ٹاؤن پہنچا، تو حضرت مولانا یوسف صاحب مد ظلہ نے جناب کا گرامی نامہ عنایت فرمایا۔ بندہ کو اور حضرت مولانا یوسف صاحب کو تو الحمد للہ پہلے سے اطمینان تھا۔ آپ کے تفصیلی خط سے الحمد للہ مولوی شاہد صاحب کو بھی مکمل اطمینان ہو گیا۔

اگرچہ وہ یہی فرماتے ہیں کہ مجھے بھی پہلے سے آپ کے بارے میں اطمینان تھا۔ میں نے تو حضرت قاضی صاحب کی روایت نقل کی تھی۔ نیز کیوں کہ قاضی صاحب مولوی یوسف صاحب سے ملاقات کے لئے اس سلسلہ میں بے چین تھے، اس لئے مولانا یوسف صاحب سے میں نے اہتمام سے عرض کیا تھا۔ باقی میری طرف سے آپ بالکل مطمئن رہیں۔

مجھے بہت افسوس ہوا کہ میرا سابقہ خط آپ کے لئے موجب تکلیف بنا۔ دراصل میری خراب عادت اس قسم کے معاملات میں صاف گوئی اور تحقیق کی ہے۔ بالخصوص، اپنے مخصوص احباب کے بارے میں اگر کوئی بات بھی کان میں پڑتی ہے تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ آپ براہ کرم میری سابقہ تحریر کسی کو نہ دکھائیں اور نہ میرا حوالہ دیں، ورنہ قاضی صاحب کی عادات سے آپ واقف ہیں۔

بندہ کے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور تحریر فرمائیں۔

والسلام

دعا گو و دعا جو

زبیر، مسجد رحمانیہ

کراچی
۲۰ / ۲ / ۸۳ء
بلاک نارتھ
ناظم آباد

باسمہ سبحانہ
مکرم و محترم مخدوم معظم زید مجد کم السامی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ مزاج گرامی خیریت سے ہوں۔ بندہ کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے علیل تھیں، مختلف امراض لاحق تھے۔ بروز بدھ مؤرخہ ۲۳ / مارچ ۸۸ء کی صبح کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب والا سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ نیز جناب سے اور دیگر اہل تعلق سے ایصال ثواب کی بھی گزارش ہے۔

والسلام
محمد زبیر الحسن
مرکز نظام الدین، دہلی

۱۰

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ

۴ مئی ۱۹۶۷ء

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

سلام مسنون،

بندہ ہر طرح خیر وعافیت سے رہ کر جناب کی خیر وعافیت کا خواہاں ہے۔ بندہ کی پانچ مئی بروز جمعہ کو سہارنپور حاضر ہونا تھا، اور بھانجے کو بھی ساتھ لانے کا ارادہ تھا، مگر سٹیشن رزرویشن نہ ہونے سے محروم رہا۔ اب بندہ تنہا فرسٹ کلاس میں سیٹ رزرویشن کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ ان شاء اللہ ۱۲ / مئی بروز جمعہ حاضر ہوں گا۔ دعا فرمائیں جگہ مل جائے۔ آج کل غیر مسلموں کی شادیاں کثرت سے ہوتی ہیں، ان کے خاص ایام ہیں، اس لئے جگہ ملتی نہیں۔

والسلام

محتاج دعا

کفایت اللہ

۴ / مئی جمعرات

۶/ربیع الاول/۱۴۰۸ھ

م ۳۰/اکتوبر

مکرم و محترم جناب الحاج مولانا صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہو گا۔ جناب کا محبت نامہ کہوں یا دعوت نامہ، نظر نواز تھا بلکہ دل نواز ہوا۔ حق تعالی شانہ جناب کی مساعی جمیلہ کا اضعافاً مضاعفہ بدل عنایت فرمائے۔ جی تو میرا بہت چاہتا تھا کہ مبارک تقریب پر حضرت یوسفؑ کی خریدار بڑھیا کی طرح نام ہو جائے، مگر تنہا سفر کی ہمت نہ ہوئی، البتہ بدل ضرور حاضر رہا ہوں۔

جناب کا روحانی ہدیہ اقرأ ڈائجسٹ کی موصول ہونے کی رسید روانہ کر چکا ہوں۔ مکتوبات کا بیحد انتظار و اشتیاق ہے، اگر خلاف مصلحت نہ ہو تو آپ ابھی ابھی سفر مؤخر کر دیں اور ماہِ مبارک مین اگر سفر ہو جائے تو بہتر ہے۔ بھائی مولانا طلحہ صاحب کی اس وقت تقویت کی شدید ضرورت ہے۔ ایک خط گجرات کے خلفاء مفتی اسماعیل صاحب، مولوی غلام محمد، مولوی احمد لولات، مولوی ابراہیم پالنپوری کے نام اگر مناسب ہو تو تحریر فرمائیں۔ اس میں یہ ضرور تحریر فرمائیں کہ بھائی طلحہ صاحب سے مل کر کام کریں اور گاہ بگاہ خاص کر ماہ مبارک میں بھائی طلحہ صاحب کی خدمت میں رمضان گزارنے کی ترغیب دیں۔ بندہ کے نام یہ مضمون بھیج دیں، احقر نقل کرا کے چاروں کے نام بھیج دے گا۔

ہمارے صوفی مولانا ہاشم صاحب مد ظلہ، عزیز مولوی شبیر میاں، جناب قاضی جی نیز قاری صاحب، جنہوں نے کسی زمانہ میں عمرہ کا وعدہ کیا تھا، بشرط یاد و سہولت سلام مسنون کہہ دیں۔ گھر میں سلام، بیٹی خدیجہ کو پیار و دعائیں۔

فقط

سابق عریضہ میں لکھ چکاہوں کہ حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا یونس صاحب مد ظلہ وہاں قیام وسفر کو نہایت انشراح، انبساط کے ساتھ ذکر فرماتے تھے۔

فقط والسلام

دعا گو! حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری
بقلم مسعود حیدرآبادی

یہاں سے بہت سے احباب سلام مسنون کے بعد پالنپور کی دعوت پیش کرتے ہیں۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترمی زید احترامہ

سلام مسنون!

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ گرامی نامہ موصول ہو کر موجبِ مسرت ہوا۔

حسبِ ہدایت یہ حالات روانہ کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ حضرت نور اللہ مرقدہ کے چند مکاتیب جو کہ بندہ کے نام ہیں، نقل کروا کر بعد میں ان شاء اللہ روانہ کروں گا۔

آپ کی سعی و محنت سے خوشی ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ کی مساعئ جمیلہ کا اضعافاً مضاعفۃ بہترین بدلہ دونوں جہاں میں عنایت فرماوے۔

بندہ کا اس سال سفر حج بھی طے ہوا ہے۔ عنقریب روانگی ہو گی، ان شاء اللہ۔ ہمراہ بھائی خالد بھی ہوں گے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

بھائی یوسف قاضی صاحب کو بشرط سہولت سلام و دعا کی درخواست عرض کر دیں۔

فقط والسلام

محتاج دعا

کفایت اللہ پالنپوری غفرلہ

۲ / ذی القعدۃ ۱۴۰۲ھ

یک شنبہ

مکرم و محترم جناب مولانا صاحب زید مجد کم

بعد سلام مسنون!

گرامی نامہ ۲ ر ۷ ر ۱۹۸۷ء کا نظر نواز ہوا۔ جواب میں تاخیر اس لیے ہوئی احقر نے حضرت مولانا یونس صاحب کی تشریف آوری کے بعد جواب روانہ کرنا بہتر جانا، کہ آپ کو اطلاع کر دوں کہ حضرت موصوف کا سفر کیسا رہا۔ الحمد للہ اس وقت سہارنپور حضرت مولانا نیز بھائی طلحہ صاحب وغیرہ کی ملاقات کر کے واپس آیا۔ حضرت موصوف آنجناب کو بہت یاد فرماتے تھے۔ ماشاء اللہ نہایت ہی بشاشت، انشراح، انبساط سفر کے حالات سے معلوم ہوئے۔ نیز ایک سبق پڑھائے اس سے مجھے بھی خوشی ہوئی۔ یہ ناکارہ جناب کے لیے، دارالعلوم کے لیے نیز مدینۃ العلوم کے لیے بدل دعا گو ہے۔ حق تعالی شانہ ترقیات سے نوازے۔

بندہ کا بھی بمشورہ حضرت مولانا یونس صاحب ایک مدرسہ کا قائم کرنے کا ارادہ ہو رہا ہے، دعا فرمائیں۔ حق تعالی شانہ اخلاص سے نوازے۔ مژدۂ تشریف آوری سے بیحد دل خوش ہوا۔ حق تعالی شانہ باحسن وجوہ سفر کی تکمیل فرمائے۔

ناکارہ نے خواب دیکھا کہ جناب والا اچانک (نعمت غیر مترقبہ) پالنپور، احقر جس مسجد میں نماز پڑھتا ہے، وہاں تشریف لائے۔ بندہ جناب کو دیکھتے ہی باغ باغ ہو گیا۔ حق تعالی شانہ ہندوستان تشریف آوری کے وقت جناب کے قدوم میمون سے پالنپور کو بھی شرف بخشے تو زہے قسمت۔

اقرأ ڈائجسٹ قطب الاقطاب نمبر نظر نواز نہیں بلکہ دل نواز ہوا۔ حق تعالی شانہ مکاتیب کی تکمیل جلد جلد فرمائے۔ قطب الاقطاب نمبر اب تک پور پڑھ نہیں پایا تھا کی ایک دوست بمبئ ولے برائے مطالعہ لے گئے۔ یہاں سے بچے، بچوں کی والدہ سب سلام مسنون و دعا کی درخواست اور ایک دن پالنپور تشریف آوری کی دعوت پیش کر رہے ہیں۔

گھریلو الجھنیں کچھ کم ہو گئیں، دعا کی ضرورت ہے۔ بشرط یاد و سہولت مولوی ہاشم کو سلام

مسنون ودعا کی درخواست پیش کر دیں۔

فقط والسلام

حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب

بقلم مسعود حیدرآبادی

۲/۱۰/۹۳

بگرامی خدمت رفیق محترم مولانا یوسف متالا صاحب
زید مجدکم و سلمکم اللہ وعافاکم، وہمشیرہ صاحبہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد اشتیاقِ ملاقات، ناکارہ بعافیت ہے۔ جناب کی خیر وعافیت کے لئے خاص کر کے دردِ سر اور غشی کے لئے اہتمام سے دعا کرتا رہتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ صحت عاجلہ کاملہ عنایت فرمائے۔ کئی عرائض فقط مزاج پرسی کے لئے روانہ کر چکا ہوں۔ آخری خط جلسہ کی کامیابی اور استمزاج کے لئے روانہ کیا تھا، اور بیحد اشتیاق تھا کہ جلسہ کے تفصیلی حالات اور مزاج لکھ کر روانہ فرمائیں گے۔ مگر تاہنوز کوئی جواب نہیں۔ البتہ مدینہ پاک جناب مولانا طلحہ صاحب سے کچھ اجمالی حال معلوم ہوا۔

آج مؤرخہ ۲ اکتوبر مکہ مکرمہ آپ کے عزیز جناب عبد الخالق صاحب مانجرا سے ملاقات ہو گئی۔ میرا تو ان سے نہ تعلق، نہ تعارف، محض انڈیا کے جان کر وہ خود لپک کر ملے، اور بات بات میں آپ کا تذکرہ بھی آگیا۔ موقعہ غنیمت جانا کہ پرچہ دست بدست پہنچ جائے گا۔ یہ چند سطریں مختصر لکھوادیں۔

بات بات میں میرے رفیقِ سفر مسعود الرحمن سلمہ نے جامعہ خلیلیہ پالنپور کا تذکرہ کیا۔ جناب عبد الخالق صاحب بہت مسرور اور متوجہ ہو گئے اور اس بات پر مصر ہو گئے کہ جناب مولانا متالا صاحب کے مشورہ اور تائید کے بعد مدرسہ خلیلیہ کے لئے نہایت ہی مستعدی سے کام کریں گے، بلکہ اپنی سعادت جانیں گے۔ مجھے آپ کو لکھنا ”لقمان را حکمت آموختن“ کے مرادف ہے۔

ہندوستان کا سفر ہو جائے تو بہت سے عشاق سیراب ہوں۔ اور آپ کا مستقل علاج ہو

جائے۔ اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ سیاحت سے صحت ہو جاتی ہے۔ میری رائے میں یہاں کسی ماہر حکیم سے علاج کرایا جائے۔ گھر میں سلام۔

فقط والسلام

حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری
بقلم مسعود الرحمن

دیر نوشت:

از مسعود الرحمن: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً اس سے قبل میرے حضرت لکھوا چکے ہیں کہ مدرسہ خلیلیہ کا تعلیمی افتتاح جماعتِ حفظ کے ذریعہ کر دیا گیا۔ کمرے نہ ہونے کے سبب مسجد کے تہہ خانہ و وضو خانہ میں تعلیم و قیامِ طلبہ ہے، کہ پہلے تعلیم بعدہ تعمیر۔

ایک نہایت اہم اور ضروری درخواست کہ رمضان عشرۂ اولی میں تقریباً ڈھائی سو معتکفین ہو جاتے ہیں۔ لہذا اگر بشرطِ سہولت جناب کا ایک عنایت نامہ جس میں ہم خدام کے لئے چند نصائح بھی ہوں رمضان سے قبل موصول ہو جائے تو معتکفین کو سنا کر تقویت کا سبب ہو جائے۔

۶/ رمضان

مکرم و محترم جناب مولانا یوسف صاحب، و ہمشیرہ صاحبہ و عزیزہ بیٹی خدیجہ

بعد سلام مسنون!

گزشتہ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ نہایت ہی ضروری دریافت طلب امر یہ ہے، بلکہ بے حد اشتیاق ہے، حضرت قدس سرہ کے مکاتیب کی طباعت ہو گئی ہو، تو حسب سابقہ کرم فرما کر روانہ کر دیں۔ اس وقت یہاں یکم رمضان سے ساٹھ ستر احباب کے ساتھ معتکف ہوں۔ عشرۂ اولی حسب معمول پالنپور پورا کر کے احباب کے ساتھ آستانۂ عالیہ مرشد پاک سہارنپور حاضر ہو جاؤں گا۔ آپ کا ہدیۂ خلوص و محبت اب تک موصول ہوا نہیں۔ نرولی سے احباب کی، خاص کر غالباً مولانا اسماعیل صاحب کی ملاقات ہوئی تھی ﴿سورت میں﴾۔ اب اس ہدیۂ محبت کو وصول کرنے کا بے حد اشتیاق تھا اور بڑھ رہا ہے، کیوں کہ ماہِ مبارک میں مہمانوں پر خرچ ہو گا تو زیادہ بہتر تھا۔ ہمشیرہ صاحبہ کو سلام، بچوں کو پیار و دعائیں۔

فقط والسلام

حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب

بقلم مسعود

از راقم

بعد سلام مسنون!
شاید علم میں ہو گا کہ آستانۂ عالیہ مرشد پاک سہارنپور کے لئے پوسٹ بکس ۱۸۸ ہے۔
فقط والسلام

از بڑودہ
مورخہ /۹، بروز منگل

بخدمت اقدس محب محترم زید مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر بعافیت رہ کر آپ کی خیر وعافیت کا خواہاں ہے۔ حضرت والا کے گرامی نامہ سے آپ کی علالت معلوم کر کے قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ آپ کو اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ عنایت فرما کر بکمال فیوض ایزدی زندہ سلامت رکھے۔ احقر نے حضرت اقدس کی خدمت میں جوابی عریضہ روانہ کیا تھا اور اس کا جواب بھی بقلم احمد گجراتی عنایت ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے، سہارنپور سے مکرر کسی نے اس خط کو غلطی سے علی گڑھ روانہ کر دیا اور حضرت والا کو دو مرتبہ جواب کی تکلیف ہوئی۔ احقر کو بہت ندامت ہے۔ چونکہ ڈاک کی اجازت نہیں، اس لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ اگر مناسب معلوم کریں تو حضرت کو ذکر کر دیں۔
دیگر آپ کو تعجب ہو گا کہ احقر اس وقت جماعت میں شامل ہوا ہے۔ حضرت مولانا انعام صاحب مدظلہ اور مولانا عمر صاحب کو انکار کی ہمت نہ ہوئی، اس لئے بمبئی تک ارادہ کر لیا ہے۔ بارش بہت ہے، اس وقت بڑودہ ہوں۔ شہر میں داخل ہونا مشکل تھا، اس قدر پانی شہر میں تھا کہ

احقر کو ایک مبلّغ نے کمر پر بٹھلایا، ورنہ روڈ پر میرے جیسے کو چلنا جان کا خطرہ تھا۔ تفصیل حضرات نظام الدین کے خطوط سے معلوم ہوئی ہوگی۔ مگر یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ احقر کو کمر پر اٹھا کر سڑک کی پرلی طرف لے جانا ہوا۔ آپ کی صحت اور حضرت اقدس کی آنکھوں کی حالت ضرور لکھیں اور یاد رکھیں۔ حضرت والا کی خدمت میں سلام مسنون عرض کریں۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔

والسلام

احقر کفایت اللہ

مولوی احمد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض کریں۔

باسمہ سبحانہ

بگرامی خدمت برادرم مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

؎ گرچہ دوریم بیادِ تو قدح می نوشیم
بعدِ منزل نبود سر سفر روحانی

احقر امراضِ قدیمہ کے ساتھ طویل وطوفانی سفر میں بعافیت تمام ہے۔ اور جناب کی خیر وعافیت کے لئے دست بدعا ہے۔ آج مقامِ گلوسٹر بوقتِ قیلولہ جناب سے منامی ملاقات ہائی۔ ہم دونوں آستانۂ عالیہ حضرت مرشد پاک قدس سرہ مدرسہ قدیم کی مسجد میں گلے لگے ہیں۔ اس ناکارہ نے جناب کی گردن کو بوسہ دیا، اور جناب نے اس ناکارہ کے رخسار کو۔ انتہی۔

اور کچھ بات چیت بھی ہوئی۔ ناکارہ نے بات چیت کرتے ہوئے ایک شب دار العلوم بری قیام کا ارادہ ظاہر کیا۔ حق تعالی شانہ ہماری محبت کو طرفین کے لئے ترقیٔ درجات کا ذریعہ بنائے۔ یہ ناکارہ اپنی سعادت جان کر آپ کے لئے اہتمام سے دعا گو ہے اور دعاجو بھی۔

فقط والسلام

بحکم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری

از حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپور

بگرامی خدمت مولوی یوسف صاحب وہمشیرہ صاحبہ، زید مجدکم و سلمکم اللہ وعافاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت طرفین بہ دل مطلوب ہے۔ یہ معلوم کرکے بے حد مسرت ہوئی تھی کہ آپ کا سفر انڈیا کا اور خاص پٹن کچھ قیام کا ہے۔ حق تعالی اس سفر کو آسان فرمائے اور قبول فرمائے۔

البتہ مولانا ہاشم صاحب (جوگواڑ) سے آپ کی علالت معلوم کرکے دل دکھا۔ نہایت ہی اہتمام سے نام لے کر دعا کرتا رہتا ہوں۔ حق تعالی شانہ محض اپنے کرم سے صحتِ عاجلہ کاملہ مستمرہ عنایت فرمائے۔ حسبِ معمول سہارنپور آستانۂ عالیہ مرشدِ پاک حاضر ہوا ہوں۔ حضرت مولانا طلحہ صاحب سے معلوم ہوا کہ آپ ایک بڑا جلسہ کر رہے ہیں۔ حق تعالی شانہ اس کو بھی آسان فرمائے اور راحت وعافیت کے ساتھ بار آور فرمائے۔

ہمشیرہ صاحبہ کو خاص سلام۔ عزیزم وعزیزہ خدیجہ بیٹی کو پیار ودعائیں۔

دیرنوشت:

آپ کی کتاب جو زیرِ طبع تھی، مشایخ احمد آباد، نیز حضرت قدس سرہ کی سوانح کی تیسری جلد جس میں آپ نے مکاتیب جمع کئے ہیں، ان کا انتظار شدید ہی نہیں، بلکہ شدید اشتیاق ہے۔ میرا خادم مسعود سلمہ بھی سلام عرض کرتے ہیں، اور وہ بھی آپ کی صحت کے لئے دعا گو ہے۔

فقط والسلام

املاہ حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب مد ظلہ

از مسعود

بعد سلام مسنون،

میرے حضرت اقدس مد ظلہ نے بحکم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خانقاہ ومسجد زکریا ومدرسہ خلیلیہ کا تعلیمی افتتاح مسجد زکریا کے تہہ خانہ میں کمرے نہ ہونے کے سبب فرما دیا۔ جناب والا سے گزارش ہے کہ اس کو اپنا ہی مدرسہ جان کر ہمہ تن متوجہ رہیں اور دعا فرماتے رہیں۔

پالنپور ۴؍رمضان

۲۱؍مارچ جمعرات

مکرم ومحترم ومحسنم حضرت مولانا صاحب، عزیزہ خدیجہ وہمشیرہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد اشتیاقِ ملاقات خیریت طرفین بدل مطلوب۔ بمقام سورت ۸ مارچ ۹۱ء غالبًا مولانا اسماعیل صاحب نانی نرولی سے اجتماع میں تشریف لائے تھے، ملاقات پر معلوم ہوا کہ مولانا یوسف صاحب نے مدینہ پاک سے کچھ بھیجا ہے۔ یہ کچھ میرے لیے سب کچھ ہے،

قلیلٌ منك يكفيني ولٰكن
قليلك لا يقال له قليل

شعر مولانا آزادؒ

ہمشیرہ صاحبہ نے بھی حضرت شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب کے ساتھ نانی نرولی حاضر ہوا تھا اسوقت غالبًا تین سو روپیہ ہدیہ پیش کیے تھے، یہ ناکارہ آپ کا اور ہمشیرہ صاحبہ کا تہہ دل سے شکر گذار ہے، اگر مولانا اسماعیل صاحب سستی نہ کرتے تو ماہ مبارک میں وہ کچھ جسکو میں سب کچھ سمجھتا ہوں اپنی سعادت جان کر اپنے لیے اور خانقاہ کے مہامنوں کے لیے خرچ کر دیتا۔ مگر غلبۂ محبت اس بہانے سے مجھے نانی نرولی بلا رہے ہیں کہ ملاقات کر جاؤ اور ہدیہ لے جاؤ۔ حسب معمول اسوقت عشرۂ اولی کا اعتکاف تقریبًا ستر احباب کے ساتھ اعتکاف کیا ہے۔ گیارہ رمضان آستانۂ عالیہ حضرت مولانا طلحہ صاحب احباب کے ساتھ سفر ہو گا یہاں کے معمولات حسب ذیل ہیں، تمام معتکفین احباب کو سلام و دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ روضۂ اقدس علی صاحبہا الف الف صلوات پر اس ناکارہ کا تمام مہمانوں اور گھر والوں کی طرف سے صلوۃ و سلام پیش کر دیں۔ بیٹی خدیجہ کو پیار و دعائیں۔ ہمشیرہ صاحبہ کو سلام۔ جناب مولانا اسماعیل بدات صاحب کی خدمت میں سلام مسنون، انکی طرف سے کپڑا ہدیہ ملتا رہتا ہے۔ ہم مولویوں کے پاس سوائے جزاک اللہ کے اور کیا ہے۔

معمولات:- (۱) صبح ۲/ ۱۰ بجے کتاب اکمال الشیم۔ (۲) بعد ظہر ختم خواجگان و دعا بعدہ ذکر جہری۔ (۳) بعد عصر یٰسین شریف و دعا، بعدہ کتاب۔ (۴) تراویح تین پارے۔

فقط والسلام

حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب

بقلم مسعود

ازراقم

بعد سلام مسنون میرے حضرت اقدس آپکو بہت یاد فرماتے ہیں، نیز تذکرہ بھی بار بار فرماتے ہیں کہ مدت ہوئی ملاقات نہ ہوسکی۔ بیحد اشتیاق ہے۔ کاش کہ آپ کا سہار نہور سفر ہو جائے۔

فقط والسلام

۱۱

حضرت صوفی محمد اقبال مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم مکرم حضرت مولانا متالا صاحب دامت برکاتکم وسلام مسنون

گرامی نامہ موٴرخہ ۱۶ / ستمبر کل موٴرخہ ۶ / اکتوبر موصول ہوا۔ مولانا لدھیانوی کے متعلق مولانا یحییٰ صاحب سے پوچھا جو کہ گرامی نامہ کے پہنچنے کے وقت موجود تھے۔ انہوں نے آپ کی رائے کی پرزور تائید کی، کیوں کہ وہ مولانا لدھیانوی کی صلاحیت اوران کے حالات سے پورے واقف ہیں کیوں کہ اکٹھے رہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا بے حد مشغول ہیں۔ رسالہ بینات، رسالہ ختم نبوت اور اخبار جنگ کا صفحہ ان کے ذمہ ہے۔ اور بھی بہت مشاغل ہیں۔ ان کو فارغ کرانا مشکل ہے۔ لیکن اگر فارغ ہو جائیں تو کام بہت جلدی کرنے والے ہیں، ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرنے والے۔

آج ان شاء اللہ آپ کا گرامی نامہ ڈاکٹر اسماعیل صاحب کو دکھا کر ان حضرات کے ذریعہ مولانا کو تیار کرنے کی کوشش شروع کریں گے۔ ان شاء اللہ، کوئی نتیجہ نکلنے پر جواب ارسال کروں گا۔ اپنے احباب کی خدمت میں سلام عرض کرکے دعا کی درخواست۔

فقط وسلام

ابھی تک روضۂ اقدس پر اپنی بیماری اور عشاق کے ہجوم کی وجہ سے سلام عرض نہیں کر سکا۔ آپ کے لئے اور آپ کی مسجد کے لئے دعا گو ہوں۔ باقی اور کیا لکھوں؟ دل تو ایک ہی ہے، اس کے کتنے ٹکڑے کئے جا سکتے ہیں؟ اب تو یہاں جی نہیں لگتا۔ اب آپ سمجھ لیں کہ جس کا مکہ مدینہ میں جی نہ لگے، اس کا کیا علاج ہے۔

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
ایسے دیوانے کو بتلاؤ کہاں لے جائیں ہم؟

الحمدللہ، اگر حرم شریف کے اندر جانے کی توفیق ہو جائے تو نکلنے کو جی نہیں چاہتا۔ لیکن وہاں جیسے بیٹھنا چاہئے بیماریوں کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتا۔ تکیہ وغیرہ اور پاؤں پھیلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بس اب تو قبر ہی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ دعا کریں کہ اچھی قبر مل جائے۔ ڈر تو لگتا ہے کہ سانپ، بچھو بہت سے لپٹے ہوئے ہیں، وہاں جا کر ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عافیت کے ساتھ پاک اور معاف فرما کر بلائے۔

محمد اقبال

ص۔ب۔۱۱۰۱، مدینہ منورہ

۸/ اکتوبر ۱۹۸۲ء

حضرت سیدی و مولائی مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

بعد سلام مسنون،

پرسوں ایک عریضہ ارسال خدمت کیا، جس میں مولانا بلال صاحب کے لئے خلافت نامہ تھا۔

مجھے ہر وقت آپ کے کاغذات کا فکر رہتا ہے۔ حضرت مفتی محمود صاحب موجود ہیں، ان سے بھی دعا کا عرض کیا۔ اور قرۃ عینی مولوی نوشاد کے لئے پاسپورٹ بننے کے لئے مفتی صاحب سے عرض کیا۔ مفتی صاحب سے دارالعلوم بری جانے اور جاتے رہنے کی پر زور درخواست کی۔ وہ حالات سن کر خوشی ہوئے۔ آپ کی مسجد کے لئے بھی بہت دعا ہے، لیکن فی الحال یہاں کسی کو امید نہیں۔ اِس لئے سنا ہے کہ اسٹینگر میں گویا طے ہو جائے گا۔ آپ کام شروع کروا کر تقاضا شروع کر دیں۔ دوسرے یہ کہ پرچے کسی کے سپرد کر دیں کہ نام بنام پہنچاوے۔ مولوی عارف صاحب کی طبیعت میں ذمہ داری محسوس کی، اس وجہ سے ان سے محبت ہے۔ سب سے بڑی صفت یہ کہ ان کو آپ سے محبت ہے، لہٰذا ان کے سپرد کر دیں۔

علی میاں صاحب والے خط پر حضرت اقدس بہت خوش ہوئے۔ فرمایا، ماشاء اللہ، بہت زور دار لکھا ہے۔ پھر ان کا جواب بھی آ گیا، وہ بھی سنا دیا۔ لیکن جواب الجواب حضرت کی تشریف بری کے بعد لکھا، جواب لکھنے کو حضرت فرما گئے تھے۔ آپ کی خدمت میں مولانا کا اصل خط اور اپنے جواب کی نقل ارسال ہے۔

پہلے لکھ چکا تھا کہ آتے ہی بخار میں مبتلا ہو گیا۔ اب کچھ کام کے قابل ہوا تو رسالہ کا کام شروع کرنا ہے۔ بھائی صغیر صاحب لاہور والوں کے کئی فون آ چکے ہیں کہ ضرور آؤ، ٹکٹ بھی بھیج رہے ہیں، اِس لئے شاید جانا پڑا تو رسالہ بھی چھپوا لاؤں گا۔ حضرت اقدس نے بھی رائے پسند فرمائی۔

اب ڈاک میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور طاقت بھی نہیں۔ صرف ایک فون آپ کر دیں، تو خط لکھنا نہ پڑے گا۔ چودھری شاہین صاحب سے کہنا ہے کہ ان کی طرف سے دربار میں سلام عرض کیا۔ ان کی امانت قاری فتح محمد صاحب کو پہنچادی۔ قاری صاحب نے شاہین صاحب کو پہچان لیا۔ حضرت اقدس سے ان کی مسجد کے لئے خصوصی دعا کروادی۔ وہ مدینہ منورہ آئیں گے تو مدرسہ بند ہو گا۔ لہٰذا جس گلی میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان ہے، اسی میں تین چار مکان کے بعد میرا مکان پوچھ لیں گے تو ملاقات ہو جائے گی اور غریب خانہ پر ہی ٹھہر بھی جائیں۔ ناہید والا کمرہ خالی ہو گا۔

مولوی محمد دیدات ترکیسری کی عطا کردہ کاپی استعمال کرنا شروع کر دی ہے۔ سب ہی یاد رہتے ہیں اور اشرف نے تو نہ بھولنے کا جرنیلی حکم دے دیا تھا، اس لئے وہ بھی یاد رہتا ہے۔ صرف ایک امام صاحب سے پورا تعارف نہ ہو سکا، اِس لئے نام بھی یاد نہیں۔ ان شاء اللہ، آئندہ ملاقات پر ان سے ربط کروں گا کیوں کہ دل میں محبت ہے۔

یہاں ایک لطیفہ ہو گیا کہ گھر والی پوچھتی ہے کہ تم سوئے ہوئے بہت لمبی لمبی آہیں بھرتے ہو اور روتے ہو، کیا بات ہے؟ ڈر کے مارے میرے سر تو نہیں ہوئی، مگر میں اندر سے شرمندہ ہوں، کیا کہوں؟

مولوی عبدالقیوم اور شوکت حافظ داڑھی والا بھی یاد آتے ہیں۔ میرے احمد میاں کو ذکر کے متعلق حال پوچھتے رہنے کی درخواست ہے۔ خفی ذکر میں توجہ دینے کی بھی درخواست ہے۔ میں یہاں سے بھی دعا گو ہوں۔ اور امید ہے کہ سعید سلمہ کا دل لگ گیا ہو گا۔ حافظ سراج سے دعا کی درخواست ہے۔ چہل قدمی کا ہم رکاب جہانگیر کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ سب کے لئے بندہ دعا گو ہے۔ ایک دوراجا بھی تھے، ایک کا نام اسماعیل، دوسرے کا معلوم نہیں۔

ہے تو سخت بے ادبی، لیکن محبت سے مجبور و مخمور ہو کر عرض ہے کہ اگر آپ مناسب

سمجھیں، تو مولانا بلال صاحب کو مراقبۂ معیت تعلیم کر دیں۔ اور جو حضور کی کیفیت ان کو اس وقت حاصل ہے، اس سے آگاہ کر کے اسی میں خوب انہاک و ترقی و مشغولی کا فرمادیں۔ معاف رکھیں، میرا مشورہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے، لیکن میں نے یہ بطور مثال عرض کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ان کی ترقی کے لئے آپ متوجہ اور فکر مند ہوں۔ تعلیم جس طرح مناسب ہو، حضرت شیخ کا خلیفہ ہو جانے کا لحاظ فرما کر بے فکر نہ ہوں۔ اِس کام کو اپنے چھوٹے بھائی کی خدمت کرنا خیال فرمائیں۔

عاجز، بدحال، بے حیا کے لئے ضرور دعا فرمائیں۔ بہت کمینہ، شرمندہ حال ہوں۔ آپ کو دیکھ کر اپنی حقارت محسوس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، مقاصد عالیہ پورے فرمائے۔ آپ شیخ کا نام روشن کرنے والے اور بندہ بدنام کرنے والا ہے، مگر اللہ پاک نے محبت جھوٹی سچی دی، اللہ کریم ستاری فرما کر سچا کر دے اور ساتھ کر دے۔

رشاد اور افریقہ والا ابراہیم ''ثوب والا''، اقبال پٹیل غرض سب یاد آتے ہیں۔

فقط والسلام

محمد اقبال

۱۵/ محرم ۱۴۰۲ھ

باسمہ تعالی

مخدوم و محترم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ (سوال نامہ) پہنچا، اللہ تعالی اس مبارک ارادہ کو باحسن وجوہ پورا فرمادے، انشاء اللہ تعالی حضرت الحاج عبد الحفیظ صاحب، حضرت ڈاکٹر اسماعیل صاحب، حضرت مفتی صاحب وغیرہ حضرات کے جوابات آپ کے مقصد عالیہ پورا ہونے کے لیے کافی ہوں گے۔ میرے جوابات کو پڑھنا بھی آپ کا وقت ضائع ہونے کے مترادف ہے۔ تاہم تعمیل ارشاد میں کچھ لکھ سکتا اگر بہار کے دنوں میں یہی سوالات کیے ہوتے۔ اب لٹے ہوئے، افسردہ دل، ماؤف دماغ اور بیمار کی تحریر آپ کے لیے کچھ مفید نہیں مگر پھر تعمیل ارشاد کردی ہے۔ اگر دل چاہے تو پڑھ لیں اور اس میں سے جس بات کی نقل مفید سمجھیں لے لیں۔

یہ عریضہ بھی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب سے لکھوا رہا ہوں کہ خود لکھنے کی طاقت نہیں اور بیمار ہوں۔ سوالات کے جواب بھی ان سے لکھوائے۔ انہوں نے بھی اپنے جوابات لکھے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا متالا صاحب کی خدمت میں یہی مضمون واحد ہے، حالانکہ میری رائے اس کے خلاف ہے، ان کے جوابات میں سے ضرور کتاب میں درج فرمائیں کیوں کہ اس سے حضرت کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ اتنے تھوڑے عرصے میں حضرت کی مختصر صحبت اور غائبانہ توجہ سے پورے ملک پر اثر انداز ہونے والے فعال علاقے میں کام شروع ہوگیا جس کے روشن نتائج بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور مولانا موصوف کی پیدائش سے تین سال قبل بندہ حضرت اقدس سے بیعت ہو چکا تھ۔ اتنے عرصے کے بعد بھی بندہ کی بدحالی اور تہی دستی کا اظہار حضرت کی ذات اقدس پر ایک بدنما دھبّا ہے۔ کاش حضرت کے سامنے ہی نسیا منسیا ہو جاتا۔ اگر کوئی کروڑپتی لٹ گیا ہو اور چار کھوٹے پیسے اسکے جیب میں رہ گئے ہوں، ان

کو کوئی قدیم محسن طلب کرے تو بلا تکلف پیش کر دے گا۔

فقط والسلام

محمد اقبال ۱۹/ شوال/ ۱۴۰۲ھ

لاہور

باسمہ تعالیٰ

ازا: المدینۃ المنورۃ علی منورہا الصلوٰۃ والسلام

مخدوم ومکرم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتکم

بعد سلام مسنون،

امید ہے مزاج مبارک اچھے ہوں گے۔ حضرت، آپ کا کس زبان سے شکر ادا کروں کہ پہلے آپ کی طرف سے مسجد کی منظوری کی خوشخبری پہنچی اور اسی رات ہمارے یہاں چودھویں رات کا چاند آگیا۔ جزاکم اللہ۔

چاند کی برکت سے پاکستان سے ڈاکٹر بشیر ریاض صاحب، حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب اور ان کے مخلص مریدین تشریف لے آئے۔ ان حضرات کے ساتھ یہ کتا سیاہ کار بھی لگ گیا۔ الحمدللہ، بہت ہی پر رونق اور پُر انوار وقت کچھ مکہ میں اور کچھ مدینہ پاک میں گزرا۔ ان کے آنے پر دو باتیں خیال میں آئی ہیں۔

اول یہ کہ مسجد کی جگہ میں کوئی عارضی خیمہ لگا کر دو چار کو ضرور اعتکاف کرا دیں۔ اس کا فائدہ آپ پر لکھنا ضروری نہیں، واضح ہے۔ اور چاند کو اپنے پاس اعتکاف کرالیں، چاہے حرمین شریفین میں یا جہاں بھی آپ ہوں۔ اور چاند کے ساتھ سراج بھی چاہئے اور دن کو آفتاب بھی۔

دل سے دعا نکلتی ہے کہ دارالعلوم کا چھوٹے سے لے کر بڑے تک بچہ بچہ صاحب نسبت اور نورانی ہو جائیں اور سارے عالم میں نور کے چمکنے اورا سلام کے چمکنے اور پھیلنے کا ذریعہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت اور قوت دے کر عافیت کے ساتھ درجہ بلند کرے۔ خیال آیا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہوتے تو مسجد کے لئے کچھ ضرور عنایت فرماتے۔ اس خیال پر حضرت کی طرف سے پچاس ریال ارسال خدمت ہیں۔ نیت کو ظاہر اس واسطے کیا کہ شاید اس عنوان سے

اوروں کو بھی ترغیب ہو جائے۔

دوسری بات جو چاند دیکھ کر خیال میں آئی کہ آپ کے یہاں تعلیمی کورس کے ساتھ ساتھ روحانیت حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ ان میں موقع بہ موقع چاند کی طرح دو چار طالب علموں کو دس پندرہ روز کے لئے عمرہ، زیارت اور یہاں پر چالیس نمازیں پوری کرنے کے لئے بھیجنے کا فکر رکھا جائے۔ ان شاء اللہ مفید ہے۔ رمضان تو آج کل بہت گرمی میں آتی ہے، شاید آپ کے بغیر گرمی ان کو برداشت نہ ہو سکے۔ اگر آپ ساتھ ہوں پھر تو کوئی بھی موسم ہو۔ ورنہ آج کل کا موسم سب سے اچھا ہے۔ جن طلبہ کی باری آپ کے انتخاب میں آجائے، ان کے کرایہ کا انتظام اللہ سے مانگ کر دیں اور دارالعلوم میں ایسی کوئی انعامی فنڈ ہو۔ بہر حال، اس کا اہتمام ذہن میں ہو تو صورتیں نکل سکتی ہیں۔

اور آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرت کے مزار پر جب حاضری ہوتی ہے تو وہاں ایک قبر کی خالی جگہ دیکھ کر بہت دل چاہتا ہے۔ استحقاق کا وہم بھی نہیں ہو سکتا ہے، محض فضل اور محض کرم کی بناء پر دعا کرنے اور آپ سے دعا کرانے کی جرأت کرتا ہوں۔

اور حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب نے راولپنڈی میں ایک مکتب دارالعلوم کے طرز پر شروع کیا ہے۔ ابھی چند اپنے بچے ہیں۔ بولٹن کی طرح آہستہ آہستہ کام بڑھے گا۔ اس دوران میں آپ کے پاس آکر دارالعلوم کا ماحول بھی دیکھ لیں گے اور سمجھ لیں گے۔ کیوں کہ دارالعلوم کے طرز پر پاکستان، ہندوستان میں مدرسہ ہونا چاہیئے۔

آپ کے مدرسہ کا حال سن کر ہر دیندار چاہتا ہے کہ اپنا بچہ آپ کے پاس بھیجوں، مگر ہر کوئی اتنا خرچ برداشت نہیں کر سکتا ہے اور نہ آپ کے پاس جگہ ہے۔ لیکن دو چار کے ماں باپ اور بچے تو ایسے ہیں جو خصوصی ہیں۔ راولپنڈی والا مدرسہ تو شاید پانچ دس سال بعد بھی کتابوں کے قابل ہو گا، فی الحال مکتب ہے۔ ٹکسیلا کا ایک بچہ عمر ۱۵ یا ۱۶، دسویں کلاس میں پڑھتا ہے۔ اس کے والدین اور اس سے زیادہ وہ خود آپ کے پاس تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ دیگر بھی تھے

جن کو اکوڑا خٹک روانہ کیا، کالج چھوڑ کر خود لے گئے، مگر یہ وہاں نہیں جانا چاہتا۔ وہاں پشتو ذریعہ تعلیم ہے اور بری والی بات بھی نہیں۔ صرف باقیوں سے بہتر ہے۔ اس کے لئے مولانا عزیز الرحمن اور بندہ کی درخواست ہے کہ بھائی ابراہیم سعید صاحب سے فرما دیں کہ ہم کو مدرسہ دارالعلوم کے داخلہ کے قوانین، رعایتیں، خرچ، ویزا وغیرہ کا لکھیں تاکہ تیاری کرے۔ اور آپ خصوصی منظوری دے دیں۔ لڑکا ذہین اور صوفی ہے، ذکر کا پابند۔ ناغہ ہونے پر خواب میں مجھے ڈانٹتا دیکھا ہے وغیرہ۔

آپ کے مولانا محمد اقبال برادر حضرت بلال کے لفافہ کے کئی خطوط آئے تھے کہ الہلال کا خصوصی نمبر نکالنا ہے، حضرت شیخ اور مجالس ذکر پر تم ایک مضمون ضرور بھیجو، اس لئے بھیج دیا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ علامہ صاحب بھی وہاں نہیں ہیں، ابھی وہ شاید پرچہ نہ نکالیں۔ مضمون منگوا کر دیکھ لیں۔ اگر مفید ہو تو یہاں والے، لاہور والے کہتے ہیں کہ الگ چھپ جائے۔ آپ کی رائے ہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔ فقط والسلام۔

آپ کی مجلس کے شرکاء کی خدمت میں سلام مسنون، درخواست دعا۔

ص ب ۱۱۰۱، مدینہ منورہ

آپ کا غلام

محمد اقبال

۲۶/ ۵/ ۱۴۰۳ھ

باسمہ تعالیٰ

من المدینۃ المنورۃ علی منورھا الف الف صلوٰۃ وسلام

مخدوم ومکرم حضرت جی

بعد سلام مسنون،

آپ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا، ویسے بھی کئی دفعہ گدگدی ہوتی رہتی ہے، تو سلام عرض کرتا ہوں اور دعائے خیر سے دل خالی نہیں رہتا۔

حسبِ ارشاد حضرت حافظ صغیر صاحب کو آپ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنی طرف سے تاکید کر دی۔ ایک جانے والے معتبر کے ہاتھ خط لکھ دیا اور فوراً ٹیلکس بھی کر دیا جو اِس پرچہ کی پشت پر ہے کہ کتاب اِسی حالت میں فوراً چھاپ دی جائے۔

ویسے حضرت جی، بہت بڑی کمی ہو گی۔ لیکن اتنی بڑی جماعت میں سے کسی کا خیال نہ گیا اور چھپ چکنے کے بعد خیال آیا۔ کمی پر ہر شخص متفق ہی نہیں، بہت اہم سمجھ رہا ہے۔ میرا خیال ہے شاید یہ اچھا ہوا کہ یہ حیات مبارکہ کا نچوڑ اور اسوہ اور وہ حصہ ہے جس کی ہم لوگ دعوت دیتے ہیں، حضرت کے عمل کو دلیل میں لاتے ہیں، متعلقین کو متأثر کرتے ہیں۔ باقی سوانح شریفہ تو بطور تاریخ ہے۔ یہ حصہ عمل کے لئے نمونہ و دعوت ہے اور اتنی اہمیت سے (آپ بیتی میں تو آیا ہی نہیں، ممکن ہے آٹھویں جلد میں آتا) کسی نے لکھا نہیں۔ لہٰذا اس کی ایک چھوٹی سی مستقل جلد ہونا چاہئے تاکہ ساری سوانح سے الگ بھی اس کی اشاعت ہو سکے۔

صرف ذکر و شغل اور علم، مدارس، خانقاہ وغیرہ سے متعلقہ ملفوظاتِ حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر، حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پورے ملفوظات، سوانحِ یوسفی، مکاتیب تو چھپوائے تھے ہی، لیکن پھر الگ بھی چھپوائے۔

بہر حال دعا ہے اللہ تعالیٰ اِس کو خیر ہی خیر بنا دے، اپنے کرم سے رضا متعلق فرما دے۔

مغفرت وحسن خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے۔ مولانا بلال، نوشاد وغیرہ بہت سے جگر پاروں کو سلام مسنون عرض ہے اور دعاؤں کی درخواست۔

فقط

محمد اقبال

ص۔ب۔ ۱۰۱۱، مدینہ منورہ

۷/۲/۱۴۰۶ھ

۷ ۲ / ۷ / ۷ ۰ ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم
من المدینۃ المنورۃ علی منورہا الف الف صلوۃ وسلام
مخدوم ومکرم حضرت مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منصور سلمہ کے ہاتھ آپ کا ہدیہ عطیہ نمکین مٹھائی یعنی ملیح پہنچی۔ ہونٹوں کو نمکین لگتی ہے۔ عرصہ سے بیمار رہتا ہوں۔ جانے جانے کی بات مذاق بن جاتی رہی، مگر آخر کب تک۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ وقت آہی گیا۔ مغفرت اور حسن خاتمہ کی خصوصیت سے دعا کر دیں۔

اس عریضہ کے ارسال کرنے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ عزیز گرامی قدر مولانا مفتی شبیر صاحب کے متعلق دن کو اور رات کو اور تہجد کے وقت اور حرم شریف میں کئی بار خیال آتا رہتا ہے کہ آپ نے ان کی امانت ان کے سپرد کی یا نہیں؟ اللہ دینے والے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والے ہیں، اور آپ واسطہ ہیں۔ جب آپ کو معلوم ہو چکا، تو اب جبریل علیہ السلام تو نہیں آئیں گے، ان کا تشریف لانا بند ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ جلد خوشخبری سنائیں گے۔ اور اللہ کرے کہ میری حیات میں آپ کا جواب مل جائے۔

ایک خط حضرت ڈاکٹر اسماعیل صاحب کو لکھا ہے۔ کسی وقت فرصت کے وقت میں، بلکہ فرصت تو نہیں ہے، فرصت نکال کر پڑھ لیں۔ مجذوب کی بڑ ہے۔

روضہ شریف پر حاضری نہیں ہو سکتی۔ حاضری پر سلام عرض کیا کرتا ہوں۔ اب تو خیال ہے کہ گھر سے بھی کر دوں گا۔ ان شاء اللہ پہنچ جائے گا۔

آج ایک مولوی عبد اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ ان کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ قادیانیوں،

شیعوں، اسراریوں اور مودودیوں کے ختم کرنے پر پورا زور لگائیں اور بریلویوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اس میں آپ کے طرزِ عمل کو سامنے رکھیں۔ میں نے ان کے سامنے علمِ غیب، حاضر ناظر، مولود شریف وغیرہ کی بات میں بریلویوں کے دلائل پیش کئے جس کے وہ جواب نہ دے سکے۔ اگرچہ ان کے جواب ہیں، مگر دراصل وہ جواب جہلاء کی خرابیوں کے ہیں۔ فیصلہ ہفت مسئلہ اپنی جگہ درست ہے۔ آج کل کچھ نرمی چاہئے۔

فقط والسلام

محمد اقبال

بقلم احمد حسن

مجھے جواب لکھوانی کی بھی ہمت نہیں۔ عزیزان گرامی مولانا احمد علی اور مولوی عبد القیوم صاحب کے گرامی نامے ملے۔ الگ جواب لکھنے کی معذرت کر دیں۔ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور ان شاء اللہ سلام عرض کر دوں گا۔ محمد زکریا کی آمد کی بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالی طویل عمر عطا فرمائے، رشد وہدایت سے نوازے، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ اور عزیز احمد علی کو بھی خوشیاں دکھائے۔ الگ خط نہ لکھنے پر معافی دیں۔ طبیعت بہت خراب ہے۔

فقط والسلام

محمد اقبال

بقلم احمد حسن

باسمہ تعالی

من المدینۃ المنورۃ علی منوّرہا الف الف صلوۃ وسلام

سیدی ومولائی حضرت مولانا مدظلہ صاحب دامت برکاتکم

بعد سلام مسنون،

اس سال آپ کی زیارت نہیں ہوئی۔ اب بظاہر امید بھی نہیں۔ اللہ تعالی اپنے فضل سے مغفرت فرماوے، تو انشاء اللہ جنت میں ساری جماعت اکٹھی رہے گی۔ (دعا کی درخواست ہے۔) میں ۷ ذوالحجۃ کو جدہ پہنچ گیا تھا، مگر پاکستان کے ڈاکٹروں کی ہدایت تھی کہ سیدھے مدینہ منورہ جانا، حج نہیں کرنا۔ جدہ والے ڈاکٹر صاحب کی بھی یہی رائے تھی۔ چنانچہ ۹ تاریخ کو حرم شریف نبوی میں کچھ طبیعت خراب بھی ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کی طوفانی ملاقات رہی۔ عید کے دنوں کی طرح چند روز کے لئے آپ کے سعید ونجیب مرید مخلص اور آپ کے واسطے سے آپ کی طرف سے میرے محبوب مولانا حنیف صاحب تشریف لے آئے۔ کیونکہ میں نے ان سے پختہ وعدہ لیا تھا کہ مدینہ منورہ میں کسی اور جگہ نہ جانا، میرے پاس ہی آنا۔

مجھے آج کل دنیا میں بس اسی قسم کے بزرگ اچھے لگتے ہیں، یا پھر طوطے خرگوش وغیرہ۔ ان کو دیکھ کر آپ کی یاد تازہ ہوتی رہتی تھی۔ ان کی آمد سے مجھے بہت ہی آرام ملا۔ آج جا رہے ہیں۔ اللہ مالک ہے۔

میں خود کہیں جا نہیں سکتا، میری طرف سے روضہ اقدس پر سلام بھی عرض کرتے تھے۔ دیگر موسمِ حج میں مہمانوں کی آمد ورفت تو رہتی ہے۔ اس وقت میرے پاس کوئی اپنا آدمی نہیں تھا۔ مخلصین کمائی میں مشغول ہیں۔ بازار سے روٹی سودا ٹھنڈا وغیرہ یہی لاتے رہے۔ صرف ایک شکایت ہے کہ کئی دفعہ پیسے نہیں لیتے تھے۔ یہ آپ کی تربیت ہے کہ فقیری میں

سخاوت کرتے ہیں۔ مگر ان کی طالبعلمی کی وجہ سے میرے دل پر اس کا بوجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو برکت دے۔ حج قبول فرمائے۔ ان کو ہمیشہ مقبول دینی خدمات میں مشغول رکھے۔

آپ حضرات کے لئے دعائیں کرنا میرا ایسا وظیفہ ہے کہ جس سے کچھ امید ہو سکتی ہے۔ اور دراصل امید اللہ کے فضل و کرم ہی سے ہے۔ یہ اس کی علامت ہے۔

کچھ تھوڑی چیز

[یعنی ناچیز نہیں۔ اللہ کرے

ایسا حال ہو جائے، پھر ناچیز لکھوں]

محمد اقبال

اللہ اس کو معاف کرے

۱۴۰۷/۱۲/۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ
من المدینۃ المنورۃ علی منوّرِہا الف الف صلاۃ وسلام

میرے بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے بعض دینی دوست کچھ نصیحت پوچھتے ہیں۔ میں اس قابل نہیں تاہم اپنے ذاتی معاملات کے متعلق وصیت لکھ کر اپنی جیب میں رکھی ہے اور جن دوستوں سے دینی تعلق ہے ان کی خدمت میں حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی ایک نصیحت عرض کرتا ہوں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ اللہ والوں سے محبت رکھنا اکسیر اعظم ہے اور ان سے دشمنی سم قاتل ہے۔

میری ایک نصیحت اپنے دوستوں سے ہمیشہ سے رہتی ہے اور خود بھی اس پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ دین کے شعبے تو بہت ہیں، اور سب پر ہر ایک کو عمل کرنا مشکل ہے، محدث ہونا، فقیہ ہونا، مجاہد ہونا، صاحب تقویٰ ہونا، صاحب ورع ہونا، نوافل کی کثرت کرنا، وغیرہ وغیرہ ﴿مراد ان شعبوں کا کمال ہے، نہ کہ فرض کا درجہ کہ وہ سب کے لئے ہے﴾۔ لیکن ان کے ساتھ اگر کوئی شخص محبت پیدا کرلے تو "المرء مع من أحب" کے قاعدہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ سارے ہی دین کے اجزاء سے حصہ وافر ملے گا۔ ﴿شریعت وطریقت کا تلازم، ص:۲۴۶﴾

احقر عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف طبائع بنائے ہیں اور مناسبتیں بھی مختلف ہیں۔ میری اس وقت ۷۵ سال عمر ہے۔ مجھے مختلف مشائخ کی خدمت کی توفیق ہوئی اور عوام وخواص طبقات سے تعلق رہا۔ کسی بھی دو آدمیوں کو ہر بات میں بالکل متفق نہیں پایا، کچھ نہ کچھ طرز عمل کا فرق ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق دینی خدمات کرتا ہے، جس کو اچھا سمجھتا ہے، مفید سمجھتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "کلٌ یّعمل علیٰ شاکلتہ"، یعنی ہر شخص اپنے طریقہ پر ہی کام کرتا ہے۔ لیکن اجتماعی کاموں میں کچھ کام مل کر کرنے ہوتے ہیں، جس میں اتفاق کی ضرورت ہے۔ اتفاق کے لئے اپنی رائے کو چھوڑ دینا اور تواضع اختیار کرکے دوسرے کے

موافق ہو جانا چاہئے۔ اس معاملہ میں ضروری بات یہ ہے کہ اس اصول پر اتفاق کرنا اور معمولی ، فروعی، جزئی، ذوقی اختلافات کو باعث رحمت سمجھنا، اپنوں کے ساتھ یعنی فرقۂ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے حضرات کے ساتھ۔ باقی باطل فرقوں کے ساتھ رواداری یا اتفاق کی بجائے حکمت کے ساتھ بغض رکھنا چاہئے اور عمل کرنا چاہئے۔ ان سے دوستی مضر ہے۔

اور اپنوں میں مشایخ اور علماء حضرات کو اپنے موجودہ زمانہ کے مقتدا سمجھنا چاہئے۔ پرانے حضرات جا چکے ہیں۔ ان کی صفات اور مقامات کتابوں میں درج ہیں۔ ان صفات کا مشایخ سے توقع نہیں رکھنا چاہئے، الاماشاء اللہ۔ دن بہ دن انحطاط ہو رہا ہے۔ اس مضمون کی تفصیل کے لئے رسالہ الاعتدال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ جیسے ہمارے اندر کمزوری ہے ایسے ہی ہمارے آج کل کے بزرگوں کے اندر بھی ہیں۔ جیسے جسمانی صحتیں جو پہلوں کی تھی اب نہیں ہیں، وہی حال روحانی ہے۔

دوسری ایک بات اور ملحوظ رہے کہ فضائل ہوں یا کمزوریاں ہوں، ان کی بہت قسمیں اور جہتیں ہیں۔ کسی میں کوئی خوبی ہوتی ہے اور دس کمزوریاں ہوتی ہیں، کسی میں دس خوبیاں دوسری قسم کی ہوتی ہیں اور ایک کمزوری بھی ہوتی ہے۔ بہر حال تفصیل لکھوانے کی طاقت نہیں ہے۔ ام الامراض یعنی تکبر جو کہ بڑے لوگوں کی بیماری ہے، اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اپنی فکر کرنی چاہئے۔ اور تواضع کو اختیار کرنا چاہئے کہ اجتماعی کام بھی تواضع ہی سے ہو سکتے ہیں۔ اور ہر ایک سے بیعت تو ہونا نہیں، جس شخص سے بیعت ہونا ہے وہاں زیادہ سے زیادہ مناسبتیں دیکھ لیں اور ام الامراض کی وجہ سے محروم نہ رہیں، بلکہ علاج کرائیں۔

اللہ تعالیٰ توفیق دینے والے ہیں۔ میرے لئے حسن خاتمہ اور مغفرت کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے کیوں کہ اس وقت میں دعا کا بہت محتاج ہوں۔ رمضان کے معمولات کے متعلق اپنی رائے لکھوا چکا ہوں۔ مولانا سہیل صاحب کراچی سے معلوم کر لیں۔

وما علینا الا البلاغ۔

فقط والسلام

محمد اقبال بقلم احمد حسن

۶/رجب ۱۴۱۹ھ

۲۷/اکتوبر ۱۹۹۸ء

مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ
من المدینۃ المنورۃ علی منوّرِہا الف الف صلاۃ وسلام
میرے جگری دوستو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس وقت اپنی زندگی بے بندگی شرمندگی کے آخری لمحات محسوس کررہاہوں، جس میں کلمہ ٔطیبہ، درود شریف، استغفار میں مشغولی کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک طرف میرے دل میں بشارتوں کی خوشی، اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں میں ڈھانپ لے اور وقوع میں لے آئے، دوسری طرف بے حد خوف اور سینہ میں جلن ہے، جس کا مختصر الفاظ میں اظہار کرتاہوں۔ تھوڑے کو بہت سمجھیں۔

مجھے بہت مشائخ حقہ کی خدمت نصیب ہوئی، اور ان کی شفقت نصیب ہوئی۔ یہ تہی دست کچھ حاصل نہ کرسکا۔ جوکچھ متفقہ طور پر دیکھا، اس کو چند سطروں میں اس وقت تحریر میں لانے کی بے چینی ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔

میں نے جو مشائخ میں دیکھا، بندگی اور معرفت کی روح سمجھا، مقصد حیات سمجھا۔ لیکن اس کے خلاف کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، سخت ناراضگی، ناقابل معافی، اور دوزخ میں لے جانے والی حالت کو سمجھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے پر رحم فرمائے، وہ میرے اندر ہے۔ اور جس جس دوست کا مجھ سے خصوصی تعلق ہے، اس کے اندر بھی اس کا اپنا عکس پاتاہوں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد میری اور میرے دوستوں کی اصلاح فرمادے، اور ہم اپنی اصلاح میں لگ جائیں، ورنہ تو اللہ پاک بے نیاز غنی ہے۔

پہلی بات ہم کو یہ یاد رکھنی ہے اللہ پاک اپنی ذات وصفات میں وحدہ لاشریک لہ ہے۔ اگر کسی کو اس نے تبلیغ دین، جہاد اور سارے دین کو غالب کردینے کی توفیق اور سارے فتنوں

کو مٹانے کی توفیق دی، تو اس بندہ کا اس میں ذرہ برابر بھی حصہ نہیں۔ حول و قوۃ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہادی مطلق بھی وہی ہے۔ حضرات انبیاء علی نبینا و علیہم السلام، ان کے نور فیضان سے منور صحابہؓ کرام، ان کا تو ایک مد اللہ کے راستہ میں دیا ہوا سونے کے پہاڑ سے بڑھ کر ہے۔ حدیث پاک میں آگیا۔ ان کے مقام کی تو بات نہیں۔ ان کے مقام کو سمجھ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنائے۔

لیکن ابلیس لعین کو تو ساری دنیا جانتی ہے۔ جو اتنی معرفت رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی، دوزخ اور جنت کے اندر جا کر مشاہدہ کیا، ایسی تو معرفت تھی۔ اور بروایت ۶ لاکھ سال عبادت کا سرمایہ رکھتا تھا۔ اور علم میں ایسا کہ ملائکہ کا استاد کہلاتا تھا۔ وہ اس ام الامراض کی وجہ سے ایک سیکنڈ میں راندۂ درگاہ ہو گیا۔ اس کے پاس سب کچھ تھا، لیکن محبت نہیں تھی۔ اس لئے انکار کر بیٹھا۔ عاشق میں تواضع ہوتی ہے، جو کہ آدم علیہ السلام میں تھی۔

اللہ تعالیٰ اپنی دی ہوئی توفیق اور اپنے فعل کو کرم بالائے کرم سے بندہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ اپنے اس کام کی خدمت سبب کے درجہ میں ایک نافرمان اور فاسق فاجر سے کام لے لیتے ہیں، جو باطنی طور پر فاسق فاجر ہوتا ہے۔ اور اس سے کام تو ہو جاتا ہے، لیکن وہ خود جہنم میں چلا جاتا ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک گڑبڑ آدمی سے بڑا کام لے لیا۔ حقیقت حال اللہ کو معلوم ہے کہ اس کو اللہ نے ہدایت کی یا مندرجۂ بالا صورت پیش آئی۔

بہر حال ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ ایک بہت بڑے واعظ کو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نصیحت کی کہ ہر دینی کوشش سے پہلے اتنا سوچ لیا کرو کہ اگر میری مساعی سے ساری دنیا جنت میں چلی جائے اور میرے اس مرض ام الامراض کی وجہ سے مجھے جہنم میں ڈال دے تو مجھے اس سے کیا فائدہ؟ کفر اور شرک کے علاوہ سارے گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے، لیکن ام الامراض کے متعلق صاف اعلان فرما دیا ہے۔ اس کا ایک ذرہ بھی معاف نہیں ہو گا، جب کہ چوری زنا وغیرہ سب معاف ہو جائیں گے۔ یہ ام الامراض خدائی صفت کا دعویٰ

ہے۔ اس مرض کو دور کرنے کے لئے اپنی آن و وجاہت کو آگ لگانی پڑے، ذلت اٹھانی پڑے، اپنے نقصان کو برداشت کرنا پڑے...

...کے شارع عام اس کے پاؤں چومنے چاہئے۔ اگر کوئی بزدلی اور خباثت کو چھوڑ کر اس بہادری اور عزت کو اختیار کرلے، اللہ تعالیٰ اپنی عزت اور شان سے اس کی عزت بڑھاتے اور مدد فرماتے ہیں۔ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے: "من تواضع للہ رفعہ اللہ"۔

آج کل بڑی عزت، بڑی شان پیری مریدی اور خلافتوں میں سمجھی جاتی ہے، اور واقع میں نبوت کی نیابت ہے۔ لیکن اس کی حقیقت سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مفتی محمود گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ مفتی صاحب، جانتے ہو کہ یہ جو مشائخ خلافت دیتے ہیں، اس کا کیا مطلب ہے؟ مفتی صاحب نے عرض کیا فرمایئے۔ فرمایا: "اس کا مطلب یہ ہے کہ جو تم نے اپنے شیخ سے تواضع کرنے کا طریقہ سیکھا ہے، وہ اب تمہیں آگیا ہے۔ یہی تواضع ہر امتی کے ساتھ کرنے کی تمہیں اجازت دی جاتی ہے۔" اب اس معیار کو چھوٹا بڑا سوچ لے۔ ہم کو اللہ نے ایسے مشائخ دکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو توفیق دے دے۔ اور یہ مہلک مرض ہم سے دور ہو جائے۔ ورنہ چند دن کی جاہ اور وقار سے کیا فائدہ؟ اپنے کو مٹانے سے فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔ یہ میں نے اپنے لیے لکھا ہے، اور اپنے خاص دوستوں سے معافی چاہتا ہوں، اور ان کے لیے لکھا ہے۔ اور میں نے اپنے ذاتی معاملات کا وصیت نامہ لکھ کر جیب میں رکھا ہوا ہے اور باقی عمومی بہت وصیتیں ہیں، لیکن میرے دل میں یہی بات چبھ رہی ہے۔ اس کو حضرات اولیاء اللہ کا فیضان سمجھتا ہوں۔ اللّٰھم وفقنا۔

اس کے لئے حضرت شیخ کا رسالہ "شریعت وطریقت کا تلازم" اور دیگر کتب وموجودہ بزرگوں کی صحبت ضروری ہے۔ ازراہِ بڑائی اپنی ہی بات کو منوانا چھوٹوں سے، اس کا نتیجہ آخرت میں رسوائی تو ہے ہی، دنیا میں بھی ذلیل ہونا پڑتا ہے اور پریشانیاں آتی ہیں۔ اور عجیب

بات یہ ہے کہ اس کو اپنا قصور نہیں سمجھتا اور لوگ سمجھتے ہیں۔ خصوصاً دینی مسائل اور شریعت کے مقابل تاویلیں کر کے اپنی بات کو اونچا کرتے ہیں۔ یہ انتہائی فرعونیت کی بات ہے، کمینگی اور ذلت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ شریعت کے مقابلہ میں جو کام کئے جائیں وہ نامبارک ہوتے ہیں اور باعث شر ہوتے ہیں، خواہ بچوں کی تعلیم ہو یا شادیاں ہوں یا کاروبار ہوں یا عبادت وغیرہ کوئی شعبہ ہو، بیوی، بچے، ماں باپ کے شرعی حدود سے تجاوز ہو۔ ان ساری باتوں کو لوگ دین نہیں سمجھتے۔ یہ تکبر بڑے لوگوں کا مرض ہے، اس لئے چھوٹے صاف صاف بات نہیں کہہ سکتے۔ میں تو اب مر رہا ہوں، اس لئے کسی کا لحاظ نہیں۔

وما علینا الا البلاغ۔

فقط والسلام

محمد اقبال، بقلم احمد حسن

۷/رجب ۱۴۱۹ھ

۲۷/اکتوبر ۱۹۹۸ء

مدینہ منورہ

از مدینہ منورہ علیٰ منوّرہا الف الف صلوٰۃ وسلام
مخدوم ومکرم حضرت مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم

بعد سلام مسنون،

مطبوعہ گرامی نامہ موصول ہوا۔ میں گزشتہ دنوں مکہ مکرمہ گیا ہوا تھا۔ وہاں سے ایک عریضہ جس میں تین چار واقعات یاد آنے پر لکھ لئے تھے، ارسالِ خدمت کیا تھا۔ آپ کے گرامی نامہ میں اس کی رسید کا فکر تھا تا کہ مزید کے لئے دل بڑھتا رہے۔

اس وقت اپنا رسالہ ''سبق آموز واقعات'' ارسال ہے کہ شاید وہاں نہ ہو۔ اگر وہاں نہ ہو گا تو اس کے واقعات مفید ہیں، کیوں کہ حضرت نے چھپنے سے پہلے سن لیا تھا۔ مولانا شاہد صاحب نے اس کو مشائخ چشت میں بھی چھاپا اور سہارنپور وپاکستان میں کئی دفعہ چھپا۔ دوسرے کئی واقعات گفتگو کے دوران تو یاد آیا کرتے ہیں، لیکن یاد کرنے سے یاد نہیں آتے، کیوں کہ آج کل دماغ دوسری طرف متوجہ ہے۔ اور ضعف کی وجہ سے میری حالت یہ ہے کہ جس طرف خیال ہو اس کے علاوہ باقی سب باتیں بھول جاتی ہیں۔ گویا جب تک وہ خیال تکمیل ہو کر دماغ سے نکل نہ جائے، کوئی دوسری بات یاد نہیں آتی۔

حضرت الحاج عبد الحفیظ صاحب نے حضرت کا ایک حکم یاد دلایا کہ دینی مشاغل میں مشغول، کم فرصت والے اور کمزوروں کے لئے ''الحزب الاعظم'' کا انتخاب کر کے مختصر رسالہ بنانا ہے۔ آج کل اس میں مشغول ہوں اور کوشش یہ ہے کہ یہ مختصر نفع میں پوری کتاب سے کم نہ رہے۔ اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پوری میں تو یہ مختصر بھی ہے، پھر یہ کیسے نفع میں بڑھ سکتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہ ان کے لئے ہے جن کو پوری پر مداومت نہیں ہوتی اور دوام والا عمل غیر دوام والے سے افضل ہوتا ہے۔ دوسرے اس کے ساتھ ہر دعاء کے فضائل اور آداب ایسے لکھنے ہیں کہ ایمان واحتساب کی کیفیت ہو کر ثواب میں بڑھ جائے۔ یہ تفصیل دعا کی غرض سے لکھی۔ آسانی اور قبولیت کے لئے ضرور خصوصی دعا کر دیں۔

ابھی ایک واقعہ یاد آیا، اسے یہیں لکھ دیتا ہوں دوسرے کاغذ پر۔ سوال نامہ کے جوابات کے متعلق آپ کا تقاضا تو تھا ہی جلدی کا، پاکستان میں ڈاکٹر صاحب کے خطوط میں بہت جلدی کا تقاضا آیا۔ خیال تھا کہ جلد ہی کوئی رسالہ چھپنا ہو گا یا سوانح تیار ہو رہی ہو گی۔ ایک رات میں جلدی جلدی لکھ دیا۔ اب معلوم ہوا کہ خود حضرت ڈاکٹر صاحب نے ابھی روانہ کیا اور بہت سے لوگ تو ابھی لکھ ہی رہے ہیں یا سوچ رہے ہیں۔ بعضوں نے لکھنے سے انکار ہی کر دیا۔ مجھے بھی اس اطمینان کا علم ہوتا تو شاید تفصیل سے لکھا جاتا۔ بہر حال تعمیلِ حکم کی کوشش اور فکر کروں گا۔

الحزب الاعظم کے ختم پر دو تین اور کام یاد دلا دیئے ہیں۔ بس دعاؤں کی، خاص کر حسنِ خاتمہ کی، درخواست ہے۔ آپ کے کاغذات کے لئے دعا گو رہتا ہوں، ملنے پر مطلع فرمانا۔ مسجد کے لئے بھی، دار الاقامہ کی توسیع کے لئے بھی اور آپ کی صحت کے لئے بھی دعا گو ہوں۔

حضرت نوشاد، دلشاد عزیز القلب کو مصر جانے کا حکم ہو گیا۔ اب ان کا مصر جانا ان شاء اللہ بہت مبارک اور حسب موقع ہے۔ مجھ کو اندازہ ہو گیا ہے کہ ان کی حالت کے متعلق جو جی چاہتا تھا، اب الحمد للہ پوری ہو گئی۔ دیر ہونے میں خیر ہو گی۔ اب چل پڑے ہیں، ان شاء اللہ ترقی ہی ہوتی رہے گی۔ وہاں جا کر تنزل کا خطرہ نہیں رہا، اور بھی ترقی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ بہت ترقی دے۔

اب پاکستان سے میرے دوستوں کے، متعلقین کے کئی خطوط آ رہے ہیں کہ کئی کو لندن بھیجنا ہے۔ کئی سعید، نجیب لڑکے غریب بھی ہیں اور ملک بھی غریب ہے۔ میں لکھ دیتا ہوں کہ ابتداء میں تو کل اخراجات فیس وغیرہ سب برداشت کرنا ہی ہو گا۔ کچھ مدت کے بعد تعلیم، استعداد وغیرہ کی بناء پر ان شاء اللہ مدرسہ بھی مدد کرے گا۔ مجھے اِس بارے میں کچھ معلومات قواعد وضوابط کے بارے میں معلوم ہو جاتی، تو اچھا تھا۔

فقط والسلام

محمد اقبال

ص۔ب۔ ۱۱۰۱، مدینہ منورہ

کئی دفعہ جب روضہ اقدس پر حاضری ہوتی ہے، تو آپ کی طرف سے سلام عرض کرنا خود یاد آجاتا ہے۔

میرے متعلق علم ہو گیا ہو گا کہ تقریباً بیس سال سے زیادہ روضہ اقدس کے بالکل قریب رہتا تھا۔ حضرت کے بعد پہلے ہی سال پاکستان سے آتے ہی ۳ میل سے زیادہ دور چلا گیا ہوں، گویا ۵ کیلو میٹر کا فاصلہ ہو گیا ہے۔ بہت زیادہ معافی اور شفقت و کرم کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہے۔ کیوں کہ الحمد للہ، حاضری کی توفیق ہوتی ہے، لیکن سب نمازیں مشکل ہوتی ہیں۔ علی میاں صاحب نے لکھا ہے کہ اہل بیت میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدینہ سے کئی میل دور ''علی عریض'' مقام پر رہنا شروع کر دیا تھا۔ بہر حال میرے خود کے لکھے ہوئے رسالہ ''آداب الحرمین'' کے تو مطابق ہوا۔ لیکن اِس واقعہ کے سبب اندر سے دل بہت ہی ڈرتا ہے، مغموم ہوں اور طبعی طور پر پریشان بھی۔

کرایوں کے بے حد بڑھ جانے کی وجہ سے دور جانا پڑا اور اس کے بجائے قرض لینا مناسب نہیں تھا۔ یہ تو ظاہری وجوہات ہو گئیں، لیکن اصل تو شامتِ اعمال ہے۔ پہلے تو حضرت استغفار فرما دیتے تھے اور ان کے سایہ میں چشم پوشی، معافی رہتی تھی۔ اب بھی بہت کرم اور بہت معافی ہے۔ اب میرا قریب رہنے کی درخواست کا تو کسی طرح منہ نہیں اور میرے گندے حالات کے مناسب بھی نہیں، لیکن ڈر لگتا ہے کہ یہ کیسا چکر چلا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں، اللہ پاک کی رضا اس میں ہو تو کوئی بھی بات نہیں۔ غرض کسی پہلو سے بات کرنے کی لیاقت اور جرأت نہیں۔ بس معافی، مغفرت اور کرم کے لئے خصوصی دعا فرما دیں۔

مولانا علی میاں نے تسلی کے لئے چوٹی کی بات لکھ دی، مگر اس کو پڑھتے ہی حرم شریف ہی میں گریہ طاری ہو گیا۔ ایک دن عرصہ کا واقعہ ہے کہ حرم مکہ میں بیٹھا تھا کہ اذان کی آواز آئی جو کہ مدنی مؤذن کی تھی، آواز سن کر رونا آگیا، حالانکہ حضرت کے ساتھ چند روز کے لئے مکہ مکرمہ گیا ہوا تھا۔ اب آپ اندازہ کر لیں کہ مجھے کتنا صدمہ ہو گا۔ اور اب تو دور نزدیک کا کچھ

فکر نہیں، بس چکر کا فکر ہے کہ کیسا ہے۔

خدیجہ سلمہا کی اماں مدظلہا کے برقع کا کوئی کپڑا یہاں رہ گیا تھا وہ ہمراہ ہٰذا مرسل ہے۔

فقط والسلام

محمد اقبال

ص۔ب۔ ۱۰۱۱، مدینہ منورہ

مکرم و محترم جناب الحاج قاری متالا صاحب مدفیوضکم

بعد سلام مسنون،

آپ نے جو مفصل خط مفتی محمود صاحب کے آنکھ کے آپریشن کے سلسلہ میں لکھا، اس میں یہ بھی لکھا کہ آپ کی تحریر پر مفتی صاحب نے شیخ کے بارے میں چند شعر کہے۔ مجھے ان کا بہت ہی اشتیاق ہے۔ برائے کرم ان کی نقل جلد از جلد میرے نام پر بھیج دیں۔ ساتھ ہی میں نے یہ سنا کہ آپ نے بھی چند شعر مولانا حبیب اللہ کے پاس بھیجے تھے۔ وہ میں نے ان سے درخواست کی کہ آپ کے لئے تو وہ بیکار ہیں، براہِ کرم مجھے مرحمت فرمادیں۔ انہوں نے ازراہِ عنایت مرحمت فرمادیئے۔ اللہ ان کو بہت جزاءِ خیر عطا فرمائے۔

آپ کے اشعار میں کچھ مزید اضافہ ہو تو اسے بھی برائے کرم ضرور بھیج دیں۔ میں ایسی چیزوں کا بہت ہی مشتاق ہوں۔ مستقل لفافہ بھیجنے کی ضرورت نہیں، جب آپ حضرت شیخ کو خط لکھیں اس میں ایک پرچہ میرے نام کا ضرور تحریر فرمائیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ میں شیخ کے متعلق اس قسم کی چیزوں کا بہت ہی متمنی رہتا ہوں۔ غالباً مفتی صاحب کے سلسلہ میں آپ دوسرا خط ضرور لکھیں گے، اس میں بھیج دیں۔

محمد اقبال

ص۔ب۔ ۱۰۱۱، مدینہ منورہ

۱۹/ جنوری

باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت جی زادلطفہ، بعد سلام مسنون!

باتیں تو ساری حضرت مولانا یحییٰ صاحب کے خط میں آگئیں، اب کچھ خاص بات نہیں، صرف محبت..... محبت..... محبت..... محبت!

میرا عریضہ بسلسلۂ جلد اول پہنچ گیا ہوگا کہ حسب ارشاد حضرت صغیر صاحب کو عرض کر رہا ہوں کہ اسی طرح اسی حالت میں جلد، جلد بندی کروا دیں۔ ان شاء اللہ، ہماری مطبوعہ چہل حدیث جلد ارسال کی جائے گی، جس سے آپ کو پاکستانی کام کا اندازہ ہوگا۔ حضرت جی، فضائل درود شریف تو بہت ہی زیادہ خوب صورت سے خوب صورت تر ہو جائے۔ یہاں الحمد للہ آپ کی طرف سے طواف کی توفیق ہوئی، دعاؤں کی سعادت ملی۔ مغفرت کاملہ، حسنِ خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

ازاحقر محمد اقبال

آپ دونوں کی طرف سے صلوٰۃ وسلام تو بندہ عرض کرتا ہی رہتا ہے۔ اس تار کے بعد سے کئی دفعہ اہتمام سے ہوا اور ہوتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

محمد اقبال

Hafiz Saghir
Attn:

We talked to Motala London in detail. We decided not to write part No 1 so on the title cover because incomplete volumes won't be sold. At the end of the book, it should be mentioned in detail that chapters so and so will be published shortly. The book as it is should be published at once.

Soofi Iqbal

۱۲

حضرت مولانا ہاشم صاحب دامت برکاتہم دار العلوم ہولکمب، بری

مخدومی محسنی ملجائے یوم غدی حضرت اقدس مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم و بی بی بہن،
اللہ جل شانہ اسبابِ عافیت پیدا فرمائیں۔ آمین۔

بعد سلام مسنون،

آپ سے جو مشورہ ہوا تھا اس کی تفصیل یوسف بھائی بتائیں گے۔ مدرسہ کے احوال بھی یوسف بھائی زبانی سنائیں گے۔ بظاہر مدرسہ کو جانے کے لئے ٹھہرنا پڑے گا۔ اس لئے ابو داؤد شریف کا نظم ہو جائے تو بہتر ہے تا کہ طلبہ کا حرج نہ ہو۔

والدہ سخت علیل چل رہی ہیں۔ دونوں ہاتھوں میں نیچے سے کہنی تک شدید تکلیف ہے۔ فی الوقت یہ ناکارہ ہی سہارا بنا ہوا ہے۔ عامل کے بتانے سے سحر ہونا تجویز ہوا۔ عملیات جاری ہیں۔ ان کی شفا کے لئے ضرور دعا فرمائیں۔

اور تو کیا عرض کروں۔ مشورہ کی تکمیل کے لئے ضرور دعا فرمائیں۔ توجہات فرماتے رہیں۔

صرف ۱۸ طالب علم تھے۔ اب ماشاء اللہ ۱۲۰ ہو گئے ہیں۔ درجۂ حفظ ایک بھی کامل نہیں تھا، اب الحمد للہ ۳ ہو گئے۔ چوتھا کرنا ہو گا۔ عربی درجات مشکوۃ شریف تک ہو گئے۔ ہو سکتا ہے دورۂ حدیث شریف بھی شروع ہو جائے۔ دعا کی درخواست ہے۔

دار العلوم کے متعلق دیگر مشورہ عنایت فرمائیں۔

آنحضرت کا گرامی نامہ ۹ جولائی تک تو موصول ہوا نہیں ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام
ناکارہ ہاشم عفی عنہ
۹ جولائی

محترم ومکرم الحاج مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم

بعد سلام مسنون،

الحمدللہ، خیریت سے رہ کر آپ کی خیریت بارگاہ الٰہی سے مطلوب ہے۔ عرصہ ہوا گرامی نامہ سے محرومی ہے۔ بندہ کی ہی سیاہ کاری نے آپ کی توجہ سے محروم رکھا۔ خیر، معاف فرماویں۔

الحمدللہ، دار العلوم کے احوال بخیر ہیں۔ غالباً میرے دو عریضے متصل موصول ہوئے ہوں گے۔

اور تو کیا عرض کروں۔ حضرت اقدس مرشدنا شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم پر بندہ نے مولانا علی میاں صاحب مدظلہ کی تحریر جو دار العلوم کے متعلق تھی، مدینۃ المنورۃ ارسال کی تھی۔ خدا کرے مل گئی ہو۔ یہ ایک فوٹو کاپی آپ کو ارسال ہے۔ موصول ہونے پر تحریر فرماویں۔

ماہ مبارک میں خصوصاً دعائیں فرماویں۔ اگرچہ تمنائیں تو ہیں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں ماہ مبارک گزارنے کی سعادت مالک نصیب فرمائے۔ آمین۔ دعائیں ضرور فرماتے رہیں۔

مولانا عبد الرحیم صاحب کے متعلق بندہ نے لکھا تھا کہ ڈیکلیریشن بھیج دوں، مگر ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

موصوف کی خدمت میں سلام و دعا کی درخواست۔ ہاشم بھائی مانچسٹر سے سلام اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

فقط والسلام

احقر ہاشم عفی عنہ

۱۶ جولائی، ۷۶ء

المخدوم المکرم حضرت مولانا الحاج یوسف صاحب دامت برکاتہم

بعد سلام مسنون،

آپ کی صحت کی طرف سے فکر رہتا ہے۔ دردِ سر پھر لوٹ آیا اس سے بہت قلق ہوا۔ اللہ جل شانہ صحتِ کاملہ عاجلہ دائمہ مستمرہ عطا فرماوے۔ آمین۔

حضرت مفتی صاحب اب بات فرماتے ہیں، مگر قلیل ضروری باتوں کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ ابھی نماز بھی سونے کی حالت میں ادا فرماتے ہیں۔ خلیل احمد کے بارے میں واپسی کے وقت فرمایا کہ اس کو تدریسی خدمات میں لگا دو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ حضرت والا کی خدمت میں رہے گا، اس کو قبول فرمالیں۔ رات کی خدمات میں حضرت مفتی صاحب کو بہت اطمینان ہے۔

بندے کے گرنے کے زمانہ میں جو گواڑ آیا۔ مفتی صاحب یاد فرماتے ہی رہے۔ حضرت مفتی صاحب کی توجہ بہت زیادہ ہے۔ آپ بھی اس کی استقامت ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کتابت و تصحیح کے سلسلہ میں کچھ رکاوٹ آئی، مثلاً میرٹھ کے کاتب نے کچھ اچھا کام نہیں کیا۔ ۳ روز میرٹھ میں ضائع ہوئے۔ دیوبند آکر دوبارہ اچھے کاتب سے تصحیح کروائی۔ خلیل احمد نے بہت ہی مدد کی۔ واپسی سفر میں بھی تاخیر کروائی۔ آج بروز منگل دہلی جارہے ہیں وہاں طباعت کا کام سپرد کر کے بدھ کو واپسی ہے۔

دوسری جلد کا اغلاط نامہ آیا نہیں، اس لئے اس پر کام نہیں ہو سکا۔ جب آپ بھیجیں گے دوبارہ ان شاء اللہ آکر تکمیل کراؤں گا۔ الدر المنضود دیوبند ساتھ لے آئے ہیں۔ یہیں سے ترسیل کے متعلق بات ہو رہی ہے۔ ۳ ہزار جو بچ گئے بھائی مختار نے واپس کئے ہیں۔ اس سے ترسیل کا کام شروع کرنا ہے۔

حضرت شیخ اور ان کے خلفاءِ کرام کی رقوم کے بارے میں ناظم کتب خانہ یحیوی سے پوچھا۔

مجھے تفصیلات معلوم نہیں اور رقوم تو مولانا طلحہ صاحب بھی عطا فرما سکتے ہیں۔ اور کتب کو ڈاک سے دہلی بھیجنے کی بات ہو چکی ہے۔ مولانا فضل الرحمن صاحب نے فرمایا ہے کہ پیسے ملنے پر روانہ کروادوں گا۔ معلوم نہیں کتنا خرچ آتا ہے۔

مدینۃ العلوم میں جو کام شروع ہوا تھا، معلوم نہیں ابھی تک تکمیل تک پہنچا یا نہیں۔ اس کی فکر ہے۔ جو گواڑ پہنچ کر پھر خط لکھوں گا کہ طباعت کے سلسلہ میں کیا بات ہوئی۔ خدا کرے ہمارے تینوں مدرسے بعافیت چل رہے ہوں۔ دار العلوم شروع ہونے کے بعد یہ پہلا سال ہے کہ میں خدمات سے محروم ہوں۔ اس کا قلق ہے۔ دار العلوم کے جو گواڑ کے یہ نامساعد حالات نہ ہوتے تو یہ محرومی نہ ہوتی۔ اب الحمد للہ بہت اچھا چل رہا ہے۔ سوا مہینہ مجھے یہاں گزر گیا۔ الحمد للہ اطلاع آئی کہ بحسن وخوبی چل رہا ہے۔ دعا فرماتے رہیں۔

والدہ کی شدید علالت کی خبر آئی ہے۔ اس لئے بھی یکدم واپسی ہو رہی ہے۔ ۳ ہفتہ تک بیہوش رہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

عقدِ ثانی کے بارے میں تشویش ہو رہی ہے۔ دعا فرماتے رہیں دارین کے اعتبار سے جو خیر ہو اللہ جل شانہ مقدر فرماوے۔

حضرت مفتی صاحب کی صحبت کے درمیان الحمد للہ بہت فوائد ہوئے جس کو تحریر میں نہیں لا سکتا۔ استقامت ترقیات کے لئے دعا فرماویں۔ قلبی حالت یہ ہے کہ صرف فضلِ الٰہی پر اعتماد ہے۔ اپنے سارے اعمال میں صدق نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے۔ پورے عالم کا ذرہ ذرہ اللہ جل شانہ کا محتاج ہے۔ مردہ ہے۔ صرف باری جل شانہ کے کمالات سے حیات ہے۔ بس اللہ کی ذات جو عرش، کرسی، ارض وسماء سب سے ماوراء، وراء الوراء ہے، اس ذات کا استحضار دائمی ہے۔ اس کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

خدیجہ سلمہا، آپ اور مولوی جنید سب کو مبارک باد۔ عائشہ سلمہا کو اللہ جل شانہ رشد وہدایت علم وعمل اور وسعتِ رزق کے ساتھ والدین کی ظل عاطفت میں عمرِ طویل کو

پہنچائے۔

فقط والسلام
ہاشم عفی عنہ

۱۳

حضرت مولانا سید شاہد صاحب سہارنپوری مد ظلہم

تاریخ روانگی: ۲۴ اگست ۱۹۷۵ء / ۱۷ شعبان ۹۵ھ

به گرامی خدمت مکرم محترم مخدوم معظم جناب قاری محمد یوسف صاحب زاد مجدہ!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہم سب بخیر وعافیت ہیں۔ خدا کرے جناب والا بھی بعافیت ہوں۔ گرامی نامہ شیخ اباجی کی تشریف آوری سے قبل مجھے مل گیا تھا اور اس نیت سے اس کو دہلی لے گیا تھا کہ وہاں اباجی کو پیش کر دوں گا، مگر ہجوم کی وجہ سے موقع نہ مل سکا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے آیا۔ یہاں آکر ایک ہفتہ سخت بخار اور نزلہ زکام میں گزرا۔ جب کچھ ہوش درست ہوئے تو آپ کا خط اباجی کی خدمت میں پیش کر کے جواب لکھوایا۔

جناب کا مرسلہ منی آرڈر آج ۲۴ اگست تک مجھے نہیں ملا۔ معلوم نہیں کیا صورت پیش آئی لیکن آپ کی کتابیں اس پر موقوف نہیں کہ پہلے پیسے وصول ہوں تو بعد میں کتابیں بھیجوں، بلکہ تعمیل ارشاد میں آپ کے آرڈر کی کتب جمع کر لی گئیں، بہت سی جمع ہو گئیں چند ہی باقی رہ گئیں، وہ بھی ان شاء اللہ آجائیں گی۔ مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ یہ ساری کتابیں دستی بھیجنی ہیں یا بذریعہ بحری یا بذریعہ ہوائی۔

آپ کا جواب آنے تک آپ کی کتابیں میرے پاس محفوظ رہیں گی اور جواب آنے پر حسب تحریر ان کی ترسیل شروع ہو جائے گی۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول اور ہدایہ آخرین خدا معلوم

کس وجہ سے نہ جاسکی ہوں گی۔ ہدایہ آخرین تو مل ہی جائے گی، فتاویٰ کے متعلق جو معلومات ہوں گی اس سے اگلے خط میں مطلع کروں گا (جو آپ کے اگلے خط کے جواب میں ہو گا)۔

اگر منی آرڈر جناب نے خود ہی مشاغل کی وجہ سے اب تک نہ بھیجا ہو تو اب نہ بھیجئے گا۔ میری ان شاء اللہ العزیز ماہ ذیقعدہ میں اباجی کے ساتھ مدینہ منورہ روانگی طے ہو گئی، یہ معاملہ وہیں بیباق ہو گا۔

مولانا عبد الرحیم تین چار روز پیشتر بخیر و عافیت گجرات پہنچ گئے۔ ان کا خط اباجی کے نام آیا تھا جس میں تحریر تھا کہ آنے کو طبیعت بے قرار ہے، مگر خالہ کی وجہ سے فوری نہیں آسکتا۔ آج ہی مولانا منور حسین صاحب بخیر و عافیت پہنچ گئے۔

عزیز محترم مولوی یعقوب سلمہ مدنی آج کل کراچی گئے ہوئے ہیں۔ رمضان سے ایک دو یوم قبل آجائیں گے۔ آپ چونکہ میرے خط میں ان کو سلام لکھنا بھول گئے تھے ﴿ورنہ ذہن میں تو تھا ہی﴾ اس لئے آپ کی جانب سے میں ان کو آنے پر سلام پہنچا دوں گا۔

فقط والسلام

محتاج دعوات

محمد شاہد غفرلہ

۲۴ اگست ۱۹۷۵ء، شنبہ

سہارنپور

مکرم محترم جناب الحاج یوسف صاحب زاد مجدہ

بعد سلام مسنون!

خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں۔ الحمد للہ بندہ بھی بعافیت ہے۔ امید ہے کہ عزیزہ خدیجہ روبصحت ہو گی۔

گھر کی جملہ مستورات آپ کی اہلیہ محترمہ کو سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات لکھواتی ہیں۔

میری والدہ آپ کی اہلیہ کو بعد سلام مسنون لکھواتی ہیں کہ فکر و تشویش نہ کریں۔ ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

محمد شاہد غفرلہ

۱۴/۱۰/۸۰ء

مکرم و محترم مولانا الحاج یوسف متالا صاحب زاد مجدہ

بعد سلام مسنون،

خدا کرے آپ حرمین شریفین کا سفر پورا کر کے بعافیت انگلینڈ پہنچ گئے ہوں گے۔

خلفاء کے سلسلہ کے دو سوال نامے بنام حضرت مفتی صاحب اور بنام مولانا منور صاحب جو آپ نے مجھے دئے تھے، وہ ان حضرات کو سہارنپور پہنچ کر حوالہ کر دئے تھے۔ یاد دہانی بھی دو تین مرتبہ کرائی مگر رمضان کے مشاغل کی وجہ سے غالباً لکھے نہیں گئے۔ خدا کرے اب جواب دے دیں۔ مفتی صاحب سے تو زبانی کہتا رہتا ہوں، مولانا منور صاحب کو آپ کی طرف سے یاد دہانی کا خط بھی گزشتہ دنوں لکھ چکا ہوں۔ نظام الدین میں مولانا عبید اللہ صاحب بھائی زبیر صاحب اور ماموں اظہار صاحب کو بھی مل گئے۔

مکہ اور مدینہ منورہ کے قیام میں کئی مرتبہ خیال آیا کہ آپ سے دریافت کروں مگر موقعہ نہ مل سکا۔ وہ یہ کہ میں نے جو علمائے مظاہر کو چند سوال نامے آپ کے ذریعہ بھیجے تھے ان کے ابھی تک جواب نہیں ملے۔ براہ کرم ان حضرات کو تاکید فرمادیں کہ جوابات بھیج دیں۔ گھر میں اہلیہ محترمہ، عزیزہ خدیجہ اور دیگر حضرات پرسان احوال سے سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

محتاج دعا

شاہد غفرلہ

۷/ اگست ۱۹۸۲ء

مکرم محترم بندہ مولانا الحاج یوسف صاحب متالا زاد مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ الحمد للہ احقر بھی خیریت سے ہے۔ بہت طویل عرصہ سے نہ آپ سے خط وکتابت ہو سکی اور نہ ہی خیریت معلوم ہو سکی۔ حرمین شریفین سے آنے والے احباب سے آپ کی وہاں آمد رفت اور طبیعت کے احوال کا علم ہوتا رہا۔ خلیج کی جنگ کے بعد آپ پر اسکا شدید تاثر اور پھر علالت بھی علم میں آتی رہی۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اب آپ بعافیت ہوں۔

مظاہر العلوم کے احوال الحمد للہ اطمنان بخش ہیں، مقدمات تو عدالتوں میں ابھی تک چل رہے ہیں لیکن موقعہ پر مجموعی حالت سکون کی ہے۔

اللہ کرے آپ کے یہاں مدرسہ میں اردگرد میں ہر طرح عافیت ہو، بھابی صاحبہ اور بچے بھی بخیر ہوں۔ غالباً ہندوستان آئے ہوئے بھی آپ کو ایک عرصہ گزر گیا ہے۔ جب آمد ہو تو سہارنپور کا نظام ضرور رکھیگا۔ احقر سے خط لکھنے میں تو کوتاہی ہوئی ہے لیکن بلا مبالغہ وبلا توریہ آپ دونوں بھائیوں کی یاد اور خیال بکثرت آتا رہتا ہے اور حضرتؒ کی جو شفقتیں اور محبتیں آپ کے شامل حال تھیں وہ تازہ ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالی آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ مع فیوض وبرکات قائم رکھے۔ آمین۔

آپ کے مدرسہ کے موجودہ احوال تعلیمی، تعمیری کیا ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ آپ کی طرف سے کوئی مفصل رپوٹ مل جائے تو یادگار شیخ میں شائع ہو جائے تاکہ حضرتؒ کی اس متاع عزیز کے متعلق تمام لوگوں کو اور خاص کر محبین حضرتؒ کو علم ہو جائے۔

اس عریضہ کے ہمراہ ایک کتاب، حضرت شیخ کی تین مرحومہ صاحبزادیاں اور ایک فائل تین سالہ مجلد یادگار شیخ ارسال خدمت کر رہا ہوں اللہ کرے خیریت کے ساتھ آپ تک پہنچ

جائے۔ رسید سے ضرور مطلع فرمائیں۔

اس خط کے ساتھ ایک خط مولوی دیدات صاحب جو غالبا آپ کے مدرسہ کے کتب خانہ میں ہیں کے نام ہے ان تک بھجادیں۔

سید محمد شاہد غفرلہ
نزیل نظام الدین دہلی
۷/ اکتوبر/ ۱۹۹۲ء

مکرم و محترم بندہ عالی جناب مولانا محمد یوسف صاحب زاد مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے۔ یہ احقر بھی الحمد للہ بخیر ہے۔ سب سے اول تو اُس نعمت جلیلہ (فرزند صالح) کی مبارک باد پیش کرتا ہوں جو اللہ جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو مرحمت فرمایا۔ حق تعالی شانہ بے حد مبارک فرمائے۔ قرۃ العین بنائے اور اس کو ایسا ہی آپ کی یادگار بنائے جب کہ آپ خود حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ اعلی اللہ مراتبہ کی یادگار ہیں۔ مجھے اس کی خوشخبری اُس فیکس سے بالواسطہ معلوم ہوئی جو آپ نے مولانا طلحہ صاحب و مولانا یونس صاحب زاد مجدہ کو بھیجا تھا۔ اللہ کرے مولود اور اس کی والدہ ہر طرح بعافیت ہوں۔

اسکے بعد دوسرے نمبر پر آپ کا شکریہ ادا کرنا اپنے ذمہ سمجھتا ہوں جسکی تفصیل یہ ہے کہ حق تعالی شانہ کی رحمت بیکراں سے اس مرتبہ اٹھائیس نفر کا قافلہ ہمارا حج پر گیا۔ جس میں میری اہلیہ اور بچے، مولانا زبیر صاحب کی اہلیہ اور بچے، میرے والدین ماجدین، مولوی خالد اور ان کی اہلیہ و بچے، مولانا عاقل صاحب و مولوی جعفر اور عزیزان عثمان و نعمان مع اپنی زوجات و اطفال شامل تھے۔ والد صاحب تو ۱۹۵۲ء کے بعد اب تشریف لیگئے تھے۔ الغرض یہ پورا قافلہ مکہ مکرمہ میں فندق شبرا کے متصل عمارۃ الشراف میں ٹھیرا جو ایک مقامی عرب کی تھی۔ مدینہ منورہ میں شروع کے دس یوم ایک عمارت میں گزار کر پھر بقیہ بیس یوم آپ کے دولت خانہ پر گزارے اللہ جل شانہ جزائے خیر دے ملک زبیر کو کہ انہوں نے احقر کی درخواست پر اس عمارت کی مفتاح مرحمت فرمائی۔ اس عمارت میں رہ کر بہت راحت و سہولت و آسانی ملی۔ ہماری مستورات کو بھی راحت ملی کہ وہ وہاں سے قرب کی وجہ سے خود ہی حرم شریف آتی جاتی رہتی تھیں۔ بس اللہ جل شانہ آپ کو اس مکان کی اور بہت سی راحتیں عطا

فرمائے۔ مجھے کئی مرتبہ خیال آیا کہ پورے قافلہ کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کروں اللہ جل شانہ آپ کو بے حد جزائے خیر عطا فرمائے۔ اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین۔

اس مرتبہ کے ماہ مبارک میں مولانا خالد صاحب عمرہ پر گئے تھے تو آپ کا یہ پیغام (میرے متعدد خطوط کے جواب میں) یہ لائے تھے کہ اُس رقم کے عوض سوانح حضرت جی اور فہرست تالیفات شیخ بھیجدیں۔ اب خدا کا شکر ہے کہ سوانح حضرت جی تین جلدوں میں مکمل ہوگئی اسکی جلد اول تو احقر آپ کو پہلے ایک نسخہ بھیج چکا ہے جلد دوم و سوم اب ارسال خدمت ہے۔ بہر حال دریافت طلب امر یہ ہے کہ کتابیں آپ کے لیے کہاں بھیجی جائیں۔ آپ کے دار العلوم کے نائب صاحب نے ایک مرتبہ میرے دریافت کرنے پر مجھے گجرات کا پتہ بتلایا تھا کہ وہاں بھیجدی جائیں کہ وہاں سے اُکے پاس کتابیں جاتی رہتی تھیں۔

بہر حال جواب کا انتظار ہے۔

اس عریضہ کے ساتھ یادگار شیخ کے دو شمارے ارسال ہیں۔ نیز ایک سیٹ فہرست یادگار شیخ برائے مولانا ہاشم صاحب ارسال کرہا ہوں۔ گھر میں سب کی خدمت میں سلام مسنون فرمادیں۔ مولانا ہاشم صاحب اگر تشریف فرما ہوں تو یہ انکو دیدیں۔ اور اگر وہ کہیں سفر پر ہوں تو بطور امانت محفوظ رکھ لیں۔

محمد شاہد غفرلہ

۹ جولائی ۱۹۹۹ء

یہ عریضہ مولانا محمد طاہر کے بدست ارسال ہے اور انہی کے ذریعہ جواب بھیجدیں۔ شاہد

مکرم ومحترم جناب مولانا الحاج یوسف صاحب زاد مجدہ!

بعد سلام مسنون،

خدا کرے مزاج بعافیت ہوں۔ الحمد للہ بندہ بھی بعافیت ہے۔امید ہے کہ عزیزہ خدیجہ روبصحت ہوگی۔

گھر کی جملہ مستورات ، آپ کی اہلیہ محترمہ کو سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات لکھواتی ہیں۔ میری والدہ آپ کی اہلیہ کو بعد سلام مسنون لکھواتی ہیں کہ فکر و تشویش نہ کریں۔ ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

محمد شاہد غفرلہ

از طرف شاہد

سلام مسنون و گزارش دعوات،

معلوم نہیں کب تک آپ کی آمد ہو۔ بندہ ایک ماہ بعد ہند جاکر ان شاء اللہ رجب میں پھر واپس ہو گا۔گھر میں سلام مسنون عرض کر دیں۔

از طرف نجیب اللہ ، بعد سلام مسنون درخواست دعوات۔ اب تو آپ کا ارادہ یہاں کی حاضری کا ہے۔ خدا کرے بخیر آپ سے جلد ملاقات ہو۔ دعاؤں کا متمنی ہوں، صلوۃ وسلام عرض کرتا ہوں۔

محترم المقام مولانا الحاج محمد یوسف متالا صاحب زاد مجدہ

سلام مسنون،

الحمد للہ احقر بخیر وعافیت ہے۔ اللہ کرے آپ مع اپنے مدرسہ / خانقاہ / اہل وعیال بعافیت ہوں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ حیات میں تو آپ سے ملاقات وزیارت ہوتی رہتی تھی۔ خط وکتابت سے خیریت بھی معلوم ہو جاتی۔ اب وہ نہیں ہیں تو یہ سب چیزیں بھی نہیں ہیں۔ تاہم اب کبھی کبھی آنے جانے والوں سے خیریت معلوم ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالی عافیت سے رکھے۔

(۱) آج سے ۳سال قبل یادگار شیخ مجلد ایک فائل مدینہ منورہ میں ایک صاحب کو دی تھی کہ جناب تک پہنچا دیں، مگر رسید سے محرومی ہے۔

(۲) کئی ماہ قبل مولانا احمد دیدات آپ کے ناظمِ کتب خانہ کو آپ کے توسط سے بدست بھائی پٹیل ان کی مطلوبہ کتابیں بھیجی تھیں، مگر رسید نہ جناب کی طرف سے ملی، نہ مولانا دیدات صاحب نے بھیجی۔ البتہ امسال حج پر بھائی پٹیل صاحب سے مکہ مکرمہ ملاقات ہوئی تو میرے دریافت پر انہوں نے یہ بتلایا کہ وہ آپ تک پہنچا دی گئیں۔

(۳) ماہ شوال ۱۴۱۳ھ میں ایک صاحب آپ کے یہاں جا رہے تھے۔ ان کے بدست ایک نسخہ سوانح مولانا مفتی محمود الحسن صاحب بھیجی تھی۔ اللہ کرے مل گئی ہو۔ رسید مل جاتی تو مزید اطمینان ہو جاتا۔

(۴) اس سال کے سفر حج پر مدینہ منورہ میں یادگارِ شیخ کی دو سالہ مجلد فائل مولانا اسماعیل بدات صاحب کو یہ کہہ کر دی تھی کہ آپ کو لندن بھجوا دیں۔ معلوم نہیں آپ کو ملی یا نہیں؟ خدا کرے یہ سب چیزیں مل گئی ہوں اور مطالعہ سے گزری ہوں۔

مدرسہ میں اہلِ تعلق سے سلام مسنون فرما دیں۔ اللہ کرے گھر میں اہلیہ محترمہ بعافیت

ہوں۔

دعاؤں کی درخواست پر یہ عریضہ ختم کرتا ہوں۔

محمد شاہد غفرلہ

وارد نظام الدین، دہلی

محترم گرامی قدر

سلام مسنون! مزاج شریف!

مولانا عبد الرحیم صاحب دام مجدہ کی معرفت آپ کو یہ خط اور فارم بطور نمونہ کتاب تذکرۃ الخلیل کا ارسال کیا جا رہا ہے۔

یہ کتاب حال ہی میں حضرت اقدس مولانا الحاج الشاہ محمد زکریا صاحب مدظلہ کے مبارک قلم سے اصلاح ہو کر اور اغلاط کی درستگی کے بعد طبع ہوئی ہے۔ الحمد للہ متعلقین حضرت شیخ اور وابستگان حضرات میں یہ کتاب خوب پسندیدہ نظروں سے دیکھی جا رہی ہے۔ آپ اگر اس کے یکمشت پچیس نسخے طلب فرمائیں، تو آپ کو ۵۰/۶ غیر مجلد روانہ کر دی جائے گی۔ یہاں کے عام خریداروں کو بھی کتاب غیر مجلد ۵۰/۸ اور مجلد ۵۰/۹ سے دی گئی ہے۔

امید کہ آرڈر سے ممنون فرمائیں گے۔ کتاب کے کل صفحات چار سو چونسٹھ (۴۶۴) ہیں۔

سید محمد شاہد غفرلہ

کتب خانہ اشاعت العلوم

محلہ مفتی، سہارنپور، یوپی

۱۴

ڈاکٹر اسماعیل صاحب دامت برکاتہم

تاریخ روانگی: ۳۰ مئی ۷۳ء
﴿۲۸ ربیع الثانی ۹۳ھ﴾

ذوالمجد والکرم محترم المقام المخدوم حضرت مولانا القاری الحاج محمد یوسف متالا صاحب
دام مجدکم السامی۔

بعد سلام مسنون،
جناب کی خدمت میں عریضہ لکھنا گویا جناب کا وقت ضائع کرنا ہے لیکن کیا کروں گو کافی عرصہ تک صبر کرنے کے بعد بھی پیمانے کو چھلکنے نہیں دیا، لیکن اس وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ 'یوسف متالا کے خط میں جگہ کافی ہے تیرا جی چاہے کچھ لکھنے کو تو لکھ دے' اس فرمان پر بندہ سے نہیں رہا گیا اور جناب کا وقت ضائع کرنے کی ہمت ہو ہی گئی۔
اللہ کرے طبع مبارک پر بار نہ ہو اور بار تو ہو گا لیکن اللہ کرے آپ معاف بھی فرمادیں:

ع: بر کریماں کارہا دشوار نیست

جی تو چاہ رہا تھا کہ حضرت اقدس کا مفصل نظام الاوقات لکھتا لیکن آپ کا قیمتی وقت مزید

ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اگر آپ حکم فرمائیں گے اور اس کا یقین بھی دلا دیں گے کہ آپ کا وقت ضائع نہیں ہو گا تو آئندہ ان شاء اللہ لکھ دوں گا۔ صلوۃ وسلام آپ کی طرف سے پیش کرنے کا معمول تو بحمدہ تعالیٰ برابر جاری ہے معلوم نہیں آپ بندہ کے لئے دعا کرنے کا وعدہ پورا فرما رہے ہیں یا نہیں۔

اہلیہ محترمہ کی خدمت میں گھر والی کی طرف سے سلام مسنون۔ گھر والی بھی بہت کثرت سے ذکر تذکرہ کرتی رہتی ہے کہ مولوی یوسف کی اہلیہ کا خط بہت عرصہ سے نہیں آیا۔ میں یہ کہہ کر ٹال دیتا رہا کہ بڑے آدمی ہیں اور اعلیٰ کام میں مشغول ہیں ہم جیسے ناپاکوں کو یاد کرنے کی انہیں فرصت کہاں؟

فقط والسلام

ڈاکٹر محمد اسمعیل عفی عنہ

۳۰ مئی ۳۷ء

از مدینہ منورہ

مکرم و محترم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

جناب کا گرامی نامہ مع مسجد کے نقشہ اور دیگر کاغذات موصول ہوئے۔ اس سے قبل ارسال فرمودہ کاغذات نہیں پہنچے تھے۔ جس وقت پہنچے اس وقت حضرت اقدس اچھے موڈ میں تھے، تو وہ سارے کاغذات حضرت کو دکھلائے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھے کیوں دکھلا رہے ہو؟ بندہ نے عرض کیا کہ دعا کے لئے، تو "ضرور" فرمایا۔

بعد میں ابو الحسن نے تنہائی میں حضرت سے کہا کہ ڈاکٹر کا مقصد یہ تھا کہ حضرت کچھ مرحمت فرما کر بسم اللہ فرما دیں۔ اس کے بعد حضرت نے از خود والا نامہ تحریر فرما کر بندہ کو مرحمت فرمایا کہ یہ اپنے لفافہ میں بھیج دیجیو۔

سید حبیب کے لڑکے ڈاکٹر احمد سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ میں دار العلوم گیا تھا۔ تیرے دونوں لڑکوں سے ملاقات ہوئی۔ ماشاء اللہ، بہت خوش ہیں۔ معلوم نہیں آپ نے اپنی تعمیر کے سلسلہ میں ان سے کوئی بات کی یا نہیں۔ یہاں بنک والوں سے بات کر کے آپ کے مرسلہ فارم کے مطابق عربی اور انگریزی میں ایسے فارم طبع کرا لوں گا۔ ان شاء اللہ۔ عربی اور اردو کے دار العلوم سے متعلق رسالے بھی آپ عبد الحفیظ کے ہاتھ ارسال فرما دیں تو بہت مفید ہو۔ رابطہ والے بھی مساجد کے لئے امداد دیتے ہیں۔ بلکہ آج کل یہاں کی حکومت تعمیر مساجد کے لئے خوب دل کھول کر چندہ دیتی ہے، بالخصوص غیر ممالک میں۔

بہر حال، آپ اپنے مصالح اور ضروریات کو خوب جانتے ہیں۔ بچوں کے بارے میں جیسی آپ کی رائے ہو۔ بندہ کا تو جی چاہ رہا ہے کہ مدنی کا قرآن پاک ختم ہو جائے یہاں آنے سے قبل تو بہت اچھا۔ اس نے دو مرتبہ لکھا تھا کہ قرآن پاک ختم کر کے آؤں گا اور حضرت شیخ مدظلہ

العالی کے پاس ختم کروں گا۔ حضرت کو جب سنایا تو حضرت بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ آپ سے بھی خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

اسماعیل غفرلہ

۹، اپریل ۸۱ء

مدینہ منورہ

از مدینہ طیبہ

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

مولانا قطب الدین صاحب کا جواب نامہ ارسال ہے۔ یہ ناکارہ بھی عنقریب مکمل کر کے ارسال کر دے گا۔ ان شاء اللہ۔

مولوی احمد درویش نے دار العلوم کے لئے ۲۳۲۰ ریال دئے تھے، جو میرے پاس جمع تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے وہ آپ کو نہیں دئے گئے، اس لئے وہ ارسال کر رہا ہوں۔ ایک ہزار پونڈ کا ڈرافٹ ہے۔ اس میں سے چار سو پونڈ دار العلوم کے اور بقیہ ۶۰۰ منصور مدنی کے حساب میں جمع کرا دیں۔

منصور مدنی کا پاسپورٹ تجدید ہو گیا ہو تو منصور سے کہیں کہ وہ مجھے خط کے ذریعہ مطلع کرے۔

کرسمس کی چھٹیوں میں دونوں اگر آ سکیں تو ان کا ویزا نیا لگوا کر دوبارہ انہیں بھیج دوں۔ یا جیسی رائے ہو اس سے مطلع فرمائیں۔

مولانا یوسف لدھیانوی کا کوئی جواب آیا ہو تو مطلع فرمائیں کہ وہ وہاں آ رہے ہیں یا نہیں۔ مولوی کفایت اللہ صاحب کے ذمہ کتاب کی طباعت کا جو کام کیا تھا، وہ انہوں نے ابھی تک نہیں کیا ہے۔ غالباً وہ اپنے ارد گرد کے ماحول سے خائف ہیں۔ انہوں نے حضرت شیخ قدس سرہ کی خواب میں زیارت کی۔ حضرت نے انہیں فرمایا کہ تبلیغ والوں کی پرواہ نہ کرو، کتاب ضرور چھاپو۔ لیکن اس خواب کا بھی زیادہ اثر نہیں لیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ ان سے براہِ راست ملاقات نہیں ہوتی۔ ملاقات کے بعد صحیح بات جو معلوم ہو گی لکھوں گا۔ یہ روایت

صوفی جی کی ہے۔

دعاؤں کی خاص طور سے درخواست ہے۔ مدرسہ علوم شرعیہ خالی کر کے اہل بیت دوسری جگہ منتقل ہو گئے ہیں۔

فقط والسلام

اسماعیل غفرلہ

مدینہ منورہ

۲۶/اکتوبر ۸۲ء

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

چند روز قبل جناب کے سوال نامہ کا جواب ارسال کیا ہے۔ اللہ کرے پہنچ گیا ہو۔

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کو سوال نامہ نہیں ملا تھا۔ بندہ نے اپنا ان کے نام لکھ کر انہیں دے دیا۔ ان کا جواب ارسال کر رہا ہوں۔

آپ کے پاس جو مواد آیا ہے، اس کو دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے۔ طباعت تک انتظار مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اس سارے کو میں دیکھنا چاہوں تو کتنے دن چاہئیں؟ جی چاہتا ہے کہ دو چار روز کے لئے آپ کے یہاں آ جاؤں اور ان سب کو پڑھ لوں۔ شاید منصور مدنی کے ساتھ ہی آ جاؤں بشرطیکہ آپ مجھے ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں بٹھا دیں اور جب تک وہ سارا دیکھ نہ لوں کسی سے ملاقات ہی نہ کروں۔ منصور کو جواب زبانی بتلا دیں، وہ مجھے لکھ دے گا۔ معلوم نہیں منصور مدنی کی چھٹیاں کب سے کب تک ہوں گی تا کہ اس کے لحاظ سے انہیں ویزا کے لئے یہاں بلوایا جائے۔

دعاؤں کی خاص طور سے درخواست ہے۔ آپ کی طرف سے صلوۃ وسلام تقریباً ہر حاضری پر پیش کرتا ہوں۔ مولانا ہاشم صاحب، ابراہیم سعید صاحب، مولانا بلال صاحب، قاری اسماعیل صاحب، مولانا شیخ الاسلام صاحب، ودیگر یاد کنندگان کی خدمت میں سلام مسنون۔

فقط والسلام

اسماعیل غفرلہ

از مدینہ منورہ

۸/۲/۱۴۰۳ھ، ۲۳ نومبر

جمعہ ہفتہ کی درمیانی شب
۶/ فروری ۱۹۸۳ء

میں دیکھتا ہوں کہ کاؤنٹر میں کھڑا ہوں، بھائی صغیر صاحب کاؤنٹر سے باہر کھڑے ہیں۔ دو حضرات تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے کاؤنٹر پر ایک کتاب کھول کر رکھی اور دونوں حضرات بھائی صغیر صاحب کے دائیں جانب کھڑے ہوگئے۔ کتاب کھولنے پر بھائی صغیر صاحب نے انگلی رکھ کر پڑھنی شروع کی۔ وہ دونوں حضرات بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے ہیں۔ کتاب حضرت کے متعلق ہے۔ کتاب میں ذکر حضرت شیخ کا ہے۔
پڑھنے کے دوران کسی جگہ کوئی ایسی بات آئی کہ بھائی صغیر صاحب نے ایک دم انگلی ہٹالی اور ان پر سکتہ کا سا عالم طاری ہو گیا، جو کہ میرے اندازے کے مطابق کافی دیر تک رہا۔ دونوں حضرات بھائی صغیر صاحب کو اسی حالت میں چھوڑ کتاب بند کر کے چلے گئے۔
میں ان کی یہ حالت دیکھ کر گھبرایا اور اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلنے پر نماز پڑھی۔ نماز میں، نماز کے بعد، بلکہ سارا دن اسی سوچ میں گزر گیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ کونسی کتاب ہے؟ کتاب میں کیا ہے؟ وہ دونوں حضرات کون ہیں؟ اور کتاب میں وہ کون سی چیز پڑھی جارہی تھی، یہ بات بالکل ذہن میں نہیں آتی ہے۔ بس اتنا خیال ہے کہ حضرت شیخ کے متعلق کچھ تھا۔ دو حضرات آئے تھے۔ ان کی شکلیں، لباس وغیرہ بھی ذہن میں نہیں آتا، سوائے اس کے کہ وہ دونوں سفید میلی سی شاید کھدر کی چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔

محترم حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون!

اس خواب کی تعبیر جو سمجھ میں آئے تحریر فرمائیں، جزاکم اللہ۔ یہ خط لاہور سے بھائی صغیر صاحب کا آیا ہے۔

اسماعیل غفرلہ

از مدینہ منورہ

محترم المقام حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

یہ ناکارہ آپ کے یہاں سے روانہ ہو کر بخیر وعافیت یہاں پہنچ گیا۔ یہاں الحمدللہ ہر طرح خیر وعافیت ہے۔ اس مرتبہ آپ سے ملاقات نہایت ہی مختصر رہی، لیکن بہر حال آپ حضرات کی زیارت ہو گئی۔ یہ بھی بڑی سعادت ہے۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

یہاں واٹر لو کے ایک صاحب جو ہمارے پڑوسی ہیں، اور اصلاً کراچی کے باشندہ ہیں، اپنے بیٹے کو وہاں دار العلوم میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ لڑکا فی الحال شام کو مدنی کے پاس قرآن مجید پڑھتا ہے۔ حسین کا دوست ہے۔ اسکول میں دونوں ساتھ جاتے ہیں۔ اب تک حسین بھی دار العلوم جانے سے انکار کرتا تھا، اور اس کی ماں اس سے بھی دو قدم آگے تھی جیسا کہ جناب سے عرض کیا تھا۔ مگر اب اس لڑکے کے تیار ہو جانے کی وجہ سے حسین بھی تیار ہو رہا ہے۔ کہتا ہے جسیم جائے گا تو میں بھی دار العلوم جاؤں گا۔ اس کے شوق کو دیکھ کر اس کی ماں بھی

آمادہ ہو گئی ہے۔ لہذا بندہ کی درخواست ہے کہ دونوں کو اپنے یہاں داخلہ کی منظوری تحریر فرما دیں۔ حسین کی تاریخ ولادت ۹/۷/۷۵ ہے۔

جسیم اپریل ۸۸ میں ۱۱ سال کا ہو جائے گا۔ اس کا فارم بھر کر ارسال کر رہا ہوں۔ اس کے والد کہہ رہے ہیں کہ داخلہ منظور ہو جائے تو ہم بھی اس کو ذہنی طور پر تیار کرنا شروع کر دیں۔ لہذا براہِ کرم جلد از جلد منظوری سے مطلع فرمائیں۔

ایک تیسرا لڑکا جو کیمبرج میں رہتا ہے، وہ فروری ۸۸ میں ۱۱ سال کا ہو گا۔ اس کو بھی اس کے والد داخل کرانا چاہتے ہیں۔ اس کے والد صاحب نیک لوگوں میں ہیں۔ تبلیغی جماعت سے بھی تعلق ہے اور اس ناکارہ سے بھی تعلق ہے۔ اگر اس کا بھی داخلہ منظور فرمالیں تو مزید احسان ہو گا۔ منظوری کی صورت میں تینوں کو شوال میں بھیج دیں۔ جزاکم اللہ۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

منصور بھی قاہرہ جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ دعاؤں کی مکرر استدعاء ہے۔ اپنے دو رسالے "بیعت کی حقیقت" اور "فضائلِ علم وعلماء" پر آپ کی نظر پڑ گئی ہو تو مطلع فرمائیں۔ جہاں جہاں نشان لگائے ہوں ان کے صفحہ نمبر اور سطر نمبر سے مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

۸/۱۰/۸۷

محترم المقام حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون، مزاج شریف،

چند روز قبل ایک عریضہ ارسال کیا تھا، جس میں یہاں ہمارے پڑوسی کے لڑکے کا داخلہ فارم بھیجا تھا۔ اللہ کرے پہنچ گیا ہو۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ یہ ہمارے حسین سلمہ کا دوست ہے، اور اس کی وجہ سے حسین بھی ان شاء اللہ داخل ہو جائے گا۔ اب تک تو حسین کے انکار کی وجہ سے اہلیہ بھی راضی نہیں تھی، اب اس لڑکے کی وجہ سے حسین تیار ہو گیا ہے، اور حسین کی آمادگی کو دیکھ کر اہلیہ بھی راضی ہو گئی ہے۔ لہذا براہِ کرم داخلہ کی منظوری سے مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالی۔

ایک صاحب ٹورنٹو میں رہتے ہیں۔ یہاں وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ ان کے ماموں امداد صابری جنہوں نے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح "آثار رحمت" لکھی تھی، ان کے نانا حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ردِ نصاری میں معروف تھے۔ یہ خود ٹورنٹو میں اخبار نکالتے ہیں، اور ریڈیو، ٹی وی کے اردو پراگرام کرتے ہیں۔ اور اسی کو انہوں نے اپنا ذریعۂ معاش بنایا ہوا ہے۔ اپنے بیٹے کو کورنوال میں معہد الرشید الاسلامی میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ اس ناکارہ کی کینیڈا آمد سے قبل کورنوال گئے تھے، مگر وہاں کے حالات اور مولانا مظہر عالم صاحب کے رویہ سے بہت غلط تأثر لے کر آئے۔ چند روز قبل یہاں آئے تھے، تب ان سے تعارف ہوا، جس میں یہ ساری تفصیل انہوں نے سنائی۔ اس وجہ سے اپنے بیٹے کو کورنوال داخل کرانے کا ارادہ منسوخ کر دیا۔ اب اپنی دو بیٹیوں کو مدینۃ العلوم میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ داخلہ فارم بھر کر بندہ کو دیتے ہیں، جو ارسالِ خدمت ہیں۔ جواب سے مطلع فرمائیں۔

یہاں الحمد للہ منصور اور مدنی کو دیکھ کر لوگ بہت متاثر ہو رہے ہیں، اور اپنے بچوں کو دار

العلوم میں بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

جناب سے فون پر گفتگو ہوئی تھی، اس سلسلہ میں یہاں آکر کچھ حرکت کی ہے۔ رجسٹریشن کے لئے درخواست بھیج دی ہے۔ آپ اپنے مشوروں سے ضرور نوازتے رہیں کہ یہ ناکارہ تو بالکل نااہل ہے اور ناتجربہ کار بھی ہے۔ فی الحال ٹرسٹیوں کے طور پر اس ناکارہ کے علاوہ عزیز منصور اور قاری شبیر احمد کے نام لکھے ہیں۔ مزید مشوروں کی ضرورت ہے۔ نیز دعا میں بھی یاد فرماتے رہیں۔

اولاد کی طرف سے لوگ بہت پریشان ہیں۔ لڑکے اور لڑکیاں ضائع ہو رہی ہیں۔ کورنوال میں لوگ اپنے لڑکوں کو داخل کراتے ہیں، مگر کچھ عرصہ بعد نکال کر لے جاتے ہیں۔ ستمبر میں ۳۲ لڑکے ہو گئے تھے، مگر کل ایک طالب علم کے والد یہاں آئے تھے، کہہ رہے تھے کہ ۲۴ رہ گئے ہیں۔ وہ خود بھی اپنے بیٹے کو واپس بلانے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔

بات دوسری طرف چلی گئی۔ بہر حال آپ کی دعاؤں کی بہت احتیاج ہے۔ دونوں کے داخلہ کی منظوری سے جلد از جلد مطلع فرمائیں تاکہ اطمینان ہو جائے۔

عزیزی منصور امتحان کے لئے ان شاء اللہ ایک دو روز میں روانہ ہو جائے گا۔ کوشش کر رہے ہیں کہ ٹکٹ براہِ لندن ہو جائے تو آپ کی خدمت میں کچھ دن رہ سکے۔ اہلیہ آپ کے اہلِ خانہ کی خدمت میں سلام مسنون کہہ رہی ہے۔ آئندہ رمضان کا اپنا نظام تحریر فرمائیں۔ شاید منصور کو آپ کے پاس بھیج دوں۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

۸۷/۱۰/۲۶

محترم المقام حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدہم

بعد سلام مسنون،

اس مرتبہ آپ سے ملاقات بہت ہی کم رہی۔ چند ایک باتیں آپ سے پوچھنی تھیں مگر موقع ہی نہیں ملا۔ عزیز حسین کو یہاں ایک ہفتہ کے لیے آنا پڑے گا کیوں کہ CITIZENSHIP کا معاملہ شروع کرنا ہے، جس کے لیے ۲۸/ ستمبر کو APPOINTMENT ہے۔ اس وقت حسین کا یہاں ہونا ضروری ہے۔ بندہ نے مفتی شبیر صاحب سے تو اجازت لے لی تھی۔

۱) حسین کے ساتھ ایک سو معمولات کے گجراتی کے پرچے ارسال فرمادیں تو احسان ہو گا۔

۲) جو ذاکر شاغل صرف گجراتی جانتے ہیں اور ذکر شغل میں بہت اچھے چل رہے ہیں، ان کو تصوف کی کون سی گجراتی کتابیں مطالعہ کے لیے دی جائے؟۔ اردو نہیں جانتے اس لیے دشواری ہو رہی ہے۔ ان کتابوں کی فہرست ارسال فرمادیں تو آپ کا بہت احسان ہو گا۔ اور اگر آپ کے پاس موجود ہوں تو قیمتاً یا ہدیۃً، جس طرح چاہئیں ارسال فرمادیں۔

مخلص احباب کے حالات بہت اچھے ہیں، مگر کتابوں کا مسئلہ نہیں حل ہو رہا ہے۔ آپ جواب لکھ کر حسین کو دے دیں، وہ اپنے لفافہ میں بھیج دے گا، ان شاء اللہ۔

۳) اطاعتِ رسول انگریزی، اردو پانچ پانچ عدد حسین کی معرفت ارسال فرمادیں اور اس کا حساب بھی حسین ہی سے وصول فرمالیں تو مزید احسان ہو گا۔ بندہ کے پاس ایک بھی نہیں ہے۔

۴) دعاؤں کا بہت محتاج ہوں، براہِ کرم دعاؤں کو فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

از کینڈا، ۲۲/ ۸/ ۱۹۸۹ء

محترم المقام حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

اللہ کرے عمرہ و زیارت کا سفر بخیر وعافیت پورا ہو گیا ہو۔ عبد العزیز بھائی نے آپ کا پیام زبانی سنایا کہ یہاں آنے کے لئے کوئی آمادہ نہیں ہو رہا تھا، اس سے بہت قلق ہوا۔ بے حد رنج ہوا۔

یہاں الحمد للہ مدنی کی کوشش اور قربانی سے اچھا خاصا ماحول بن گیا ہے۔ عوام تو تقریباً سارے ہی مدنی کے گرویدہ ہیں۔ مسجد کی کمیٹی کے نو ممبروں میں سے سات تو مدنی کے معتقد ہیں۔ البتہ دو پاکستانی دل میں خار کھائے ہوئے ہیں۔ ایک جماعت اسلامی کے ہیں، دوسرے ڈاکٹر اسرار احمد کی تنظیم اسلامی کے کنیڈا کے امیر ہیں۔ ہمارے آنے سے قبل وہی عالم و مفتی و مجتہد سب کچھ تھے۔ اب ان کا اثر نہ ہونے کے برابر ہے۔ مگر ان کی کوشش ہو گی کہ مدنی جائے تو اس کی جگہ اپنے کسی آدمی کو لایا جائے۔

مونٹریال کی ایک مسجد میں ایسا ہی ہوا۔ کمیٹی میں امام کے لئے مشورہ ہوا۔ اکثریت چونکہ ان لوگوں کی تھی، تو طے پایا کہ امام حافظ تو ہو مگر عالم نہ ہو۔ لہذا ایسا امام لے آئے جو اپنے مطلب کا ہے۔ یہاں بھی اسی چیز کا خطرہ ہے۔ اگر اس وقت ہم لوگ اپنا آدمی لے آئیں گے تو ان شاء اللہ اس کا تعین ہو جائے گا۔ اگر خدا نخواستہ ہم نے کوئی آدمی متبادل نہ دیا تو وہ لوگ اپنا آدمی لے آئیں گے۔ یہاں اکثریت گیانا کے لوگوں کی ہے، مگر امام لانا ان کے بس کا نہیں ہے۔ یا تو ہم لے آئیں گے یا پھر پاکستانی لوگ اپنا امام لے آئیں گے۔ اس صورت میں قوی خطرہ ہے کہ اب تک کی محنت پر پانی پھر جائے گا۔ لہذا خدا کے واسطے آپ پورا زور لگا کر کسی اپنے آدمی کا انتظام ضرور فرمائیں۔ اس کو یہاں بلانے کا خرچ میں خود اپنی جیب سے دوں گا۔ لہذا برائے کرم آپ پوری کوشش فرمائیں۔ مستقل آنے کے لئے کوئی آمادہ نہ ہو تو عارضی ایک سال کے لئے

ہی آجائے۔ اس کے بعد دیکھا جائے گا۔

الحمد للہ، یہاں ماحول اب ساز گار ہے۔ آنے والے کو چالو کام ہی کو باقی رکھنا اور چلانا ہو گا۔ مدنی کی طرح قربانی کی اب ان شاء اللہ ضرورت نہیں ہے۔

الحمد للہ، منصور کے یہاں یوسف آیا ہے۔ اللہ تعالی اسے یوسف متالا کی صحیح جانشین بنائے۔ مدرسہ کے قانونی کام میں ابھی تھوڑا کام باقی ہے۔ ان شاء اللہ عنقریب قبضہ مل جائے تو وہاں منتقل ہو جائیں گے۔ دعا کی خاص ضورت ہے۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

از واٹرلو

۹۱/۴/۲۹

باسمہ سبحانہ

محترم المقام حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

والا نامہ مع دیگر کاغذات شرف صدور لایا۔ آپ نے باوجود اپنی بیماری کے اتنی تکلیفیں اٹھائیں، اس سے بے حد شکر گزار و ممنون ہوں۔ اللہ رب العزت آپ کو اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔

دار العلوم کے لئے مختلف حکومتی اداروں سے پرمیشن حاصل کرنی ہیں۔ اس کے بعد تعلیم شروع کی جاسکے گی ان شاء اللہ۔ مختلف مقامات پر اشتہار بھیج دئے ہیں اور ٹیلیفون بھی آتے رہتے ہیں۔ داخلہ فارم بھیجے جارہے ہیں۔

آپ سے چند باتیں دریافت طلب ہیں۔

۱) عصری تعلیم کے لئے یہاں امریکہ میں بعض ادارے ایسے ہیں جو Correspondance Course کراتے ہیں ۔ تبلیغی جماعت کا ایک مکتب جس کے سرپرست اور نگراں اور مختار کل حافظ پٹیل صاحب ہیں، مدرس بھی انہی کے بیٹے ہیں، انہوں نے اسی طرح کا کورس لیا ہوا ہے۔ وہ لوگ فی طالب علم پندرہ ڈالر فی ماہ لیتے ہیں، یعنی ان کے یہاں ۳۰ طلبہ کا ماہانہ ۴۵۰ ڈالر ان کو بھیجنے ہوتے ہیں۔ فائدہ یہ ہے کہ Board Of Education کی جھنجھٹ نہیں ہے۔ یہاں کی وزارت تعلیم کے یہاں منظور شدہ ہے۔ Staff وغیرہ کی دردسری بھی نہیں ہوتی۔ میں نے اپنے اشتہار میں یہ بات لکھ دی بھی ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

۲) یہاں بفیلو شہر کے بچے اگر صرف دن دن کے لئے داخل ہونا چاہیں اس طرح کہ صبح آئیں شام کو چلے جائیں، تو اس طرح کیا جائے یا نہیں؟

۳﴾ بڑے لوگ عمر رسیدہ ﴿۴۰ سالہ﴾ اگر داخلہ لینا چاہیں ﴿عالم کلاس میں﴾ تو ان کو داخل کیا جائے یا نہیں؟ ایک صاحب کالے نو مسلم تبلیغی جماعت سے متعلق اس طرح کل وقتی داخلہ لے کر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے بعض رفقاء ترکیسر میں فلاح دارین میں اس طرح پڑھ چکے ہیں۔

۴﴾ کورنوال میں زیر تعلیم بعض طلبہ وہاں سے چھوڑ کر یہاں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ کیا رائے ہے؟ وہاں کے انتظام سے لوگ پہلے کی طرح مطمئن نہیں ہے۔ مجبوراً بُھار کھا ہے۔

۵﴾ میں تو فی سبیل اللہ کام کرتا رہوں گا، ان شاء اللہ۔ منصور اور ابراہیم کی بطور مدرس تنخواہ مقرر کی جائے یا نہیں؟ بندہ کی خواہش تو بغیر تنخواہ فی سبیل اللہ کام کریں، یہ ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

۶﴾ ان کے علاوہ مفید مشوروں سے مستفید فرماتے رہیں، تو احسان عظیم ہو گا۔ ہم تو نااہل ہیں، آپ تجربہ کار ہیں۔ آپ کو تکلیف تو ہو گی، مگر اس کا اجر اللہ تعالی آپ کو دارین میں عطا فرمائے گا۔ دعاؤں کا بھی بے حد محتاج ہوں۔ فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

۸ ستمبر ۹۱ء

مندرجہ بالا لیٹر ہیڈ کئی سال ہوئے لاہور سے بھائی صغیر صاحب نے ارسال فرمایا تھا۔ اسی کی فوٹو لے کر یہاں ایک مخیر صاحب نے اپنی طرف سے بے کہے مدرسہ کے لئے بھی اور اس ناکارہ کے لئے بھی طبع کروا دئے۔ اس بارے میں بھی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالی خیرا۔ انہوں نے لیٹر ہیڈ، کارڈ، اور لفافے سب انہوں نے طبع کروا دیئے ہیں۔

محترم المقام حضرت مولانا یوسف متالا زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

آپ سے فون پر بات ہوئی اسکے بعد HOUSE OPEN کا پروگرام ہوا۔ دعوت عامہ نہیں تھی بلکہ مخصوص لوگوں کو دعوت دی گئی تھی۔ موسم کی خرابی اور برفباری کے باوجود ۶۰۰-۷۰۰ نفر شریک ہوئے۔ مقررین میں سے عبد اللہ ادریس سودانی نے پھر مدنیہ مسجد کے امام مولانا خلیل صاحب اور پھر ابراہیم مدنی نے خطاب کیا۔ ابتداء میں تلاوت قرآن مجید اور نعت بھی ہوئی۔ سب کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ اسک ے بعد سب کو عمارت کی سیر کرائی گئی۔ مغرب کے بعد مجمع منتشر ہو گیا۔ الحمد للہ توقع سے زیادہ فائدہ ہوا۔ آپکی مزید دعاؤں کی بہت احتیاج ہے۔

فی الوقت کل ۱۸ نفر کی رہائش کی اجازت ملی ہے۔ سرکاری گٹر سسٹم نہیں ہے۔ اپنا ذاتی Septic Tank ہے۔ انشاء اللہ عنقریب نیا بڑا ٹینک نصب کرانے کے بعد ۱۰۸ نفر کی اجازت مل جائیگی۔ اسکے بعد مزید توسیع کی منصوبہ بندی کی جائیگی انشاء اللہ۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپکی تشریف آوری ہو جائے کہ بہت سی باتیں پوچھنی ہیں۔ خط و کتابت یا ٹیلفون اسکے لیے کافی نہیں ہے۔ مدرسہ کی طرف سے ٹیلفون استعمال کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ گھر میں ہم چاروں بظاہر بے روزگار ہیں۔ مدنی واٹرلو سے استعفیٰ دیکر مستقل یہاں آگیا ہے۔ سہیل اور منصور تو پہلے ہی بے روزگار تھے۔ مدرسہ سے کچھ لینے کی طبیعت آمادہ نہیں ہوتی۔ ویسے الحمد للہ گزارا بہت اچھا چل رہا ہے۔ مہمانوں کی آمد بھی ماشاء اللہ خوب ہے۔ کسی قسم کی تنگی نہیں ہے۔ اطلاعًا عرض ہے۔ مجالس ذکر کا سلسلہ بھی واٹرلو کی طرح جاری ہے بلکہ اضافہ ہے۔ آپکی دعاؤں کا بہت محتاج ہوں۔ اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازتے رہیں۔ سامنے سے جو مشورہ دیتے ہیں اور عیوب کی نشاندہی کرتے ہیں اس سے تو اس ناکارہ کو خوشی ہوتی ہے۔ انکا شکر گزار

بھی ہوتا ہوں اور انکے لیے دعائیں بھی کرتا ہوں۔ سامنے تو ہاں میں ہاں ملائیں اور پیچھے سے برائیاں بیان کریں اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا براہ کرم اپنے مشوروں سے ضرور مستفید فرماتے رہیں۔ جزاک اللہ تعالی احسن الجزاء فی الدارین۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

۱۲/۱۲/۹۱

سبل السلام کا شمارہ ۹ پہنچا۔ پہلے ۸ شمارے بھی ارسال فرمادیں تو ہماری فائل مکمل رہے۔ ایک بات دریافت طلب یہ کہ اسمیں دار العلوم کا یا آپکا کسی کا نام کہیں بھی نہیں ہے اسکی کی کیا وجہ ہے۔

باسمہ تعالی

مخدوم ومکرم حضرت ڈاکٹر صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم

بعد سلام مسنون،

مزاج شریف! معاف کیجیے اطلاع میں تاخیر ہوگئی۔ ہماری یہاں سے ٹورنٹو کیلیے سنیچر کی صبح ایر کینیڈا سے بکنگ ہوئی ہے۔ وہاں سے اتوار کی صبح کو میں اور شبیر ملو ہم دونوں آپ کے ہاں آئیں گے۔ ۲۴ گھنٹہ قیام کرکے پیر کی صبح کی ریل سے واپس ٹورنٹو آئیں گے اور پھر اگلے دن منگل کی صبح کو مولوی احمد علی کے ہاں جائیں گے۔

ٹکٹ کا انتظام ہمارا ہے کرایہ یا پھر ہدیہ کے نام سے اس کمی کو پورا کرنے کی ضرورت نہیں آپ کی محبت شفقت دعائیں کافی ہیں۔ اللہ تعالی عافیت کے ساتھ ملاقات کرائے سب گھر والوں کو سلام مسنون ودعوات۔

فقط

آپکا یوسف

محترم المقام حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔ ماہ مبارک میں آپ کی زیارت سے تو خوشی ہوئی تھی مگر صحت کی خرابی سے بہت زیادہ رنج و قلق ہوا تھا، کہ آپ کا وجود اہل انگلینڈ کے لیے بالخصوص غنیمت ہو اور ہم جیسوں دور افتادوں کے لیے بھی۔ ماہ مبارک کے بعد جیسا کہ زبانی عرض کیا تھا، ۱۵/ شوال کو افتتاحی جلسہ ہوا اور ۱۵ طلباء سے تعلیم کا آغاز ہو گیا تھا۔ مولانا عبد الحفیظ صاحب جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ پندرہ طلباء میں سے ۹ کینڈا کے اور ۶ امریکی تھے۔

کینڈا اور امریکہ کے درمیان تعلقات کی جو نوعیت ہے، وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے، کہ آمد و رفت کے لیے پاسپورٹ ویزا کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہزاروں گاڑیاں روزانہ آتی جاتی ہیں۔ ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک میں عرصۂ دراز تک رہتے ہیں۔ کوئی پابندی نہیں، حتی کہ کوئی ریکارڈ بھی نہیں ہوتا کہ کب داخل ہوا تھا۔ یہاں کے اسکولوں میں بھی غیر قانونی رہنے والوں کے بچوں کو قانونی طور پر داخلہ مل جاتا ہے۔ جب کوئی برسوں کے بعد قانونی بننے کے درخواست دیتا ہے تو اس سے ثبوت کے طور پر اسکول کا سرٹیفکٹ مانگتے ہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ کتنے سال سے یہاں رہ رہے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر ہم نے بھی کینڈا کے طلباء کو داخل کر لیا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد امیگریشن والوں نے چھاپہ مارا اور ہمیں کینڈا کے طلباء کو امیگریشن کی کاروائی مکمل ہونے تک کے لیے واپس بھیجنا پڑا۔

آپ یہاں تشریف لا سکیں تو زہے قسمت، کہ زبانی مشورہ کیا جا سکے۔ دور سے خط میں یا فون میں ساری بات سمجھنا دشوار ہوتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ آپ چند روز کے لیے تشریف لائیں؟ ٹکٹ کا انتظام یہاں سے کر دیا جائے گا ان شاء اللہ۔ بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔

دعاؤں کی خاص طور سے استدعاء ہے۔ بیٹے دونوں ماشاء اللہ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ مدرسہ

شروع ہونے سے منصور بھی الحمد للہ کام میں لگ گیا ہے اور اچھا چل رہا ہے۔ مدنی کے حالات بھی ماشاء اللہ روز بروز ترقی پر ہیں الحمد للہ۔ لکھنا تو بہت کچھ چاہتا ہوں مگر زبانی گفتگو والی بات کہاں۔ ایک ہفتہ کے بعد فون کروں گا ان شاء اللہ۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ از بفیلو

۲۳/۳/۱۴۱۳ھ / ۲۱/۹/ ۱۹۹۲ء

باسمہ سبحانہ وتعالی

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون، مزاج شریف،

سب سے پہلے تو روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش فرمانے کی درخواست۔ تعمیل حکم میں عریضہ بنام ملک عبد الوحید ارسال ہے۔ امید ہے کہ حسب وعدہ شہادہ حفظ القرآن الکریم طبع کروا کر ارسال فرمائیں گے۔ احسان ہو گا۔

اس پر جو کچھ خرچ ہو، اس سے مطلع فرمائیں تو ان شاء اللہ ارسال کر دیا جائے گا۔ دعاؤں میں خاص طور سے یاد رکھیں اور صلوۃ وسلام بھی پیش فرما دیا کریں۔

فقط والسلام

۲۷/۱۱/۹۲ء

اسماعیل عفی عنہ از بفیلو

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم المقام حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

سب سے پہلے تو روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام پیش کرنے کی درخواست۔ دوسری درخواست دعا میں یاد رکھنے کی۔

عبد الوحید کا فیکس عرصہ ہوا آیا تھا، اس کے مطابق شہادہ کی فوٹو کاپی بھیج دی تھی۔ معلوم نہیں شہادہ کی طباعت کا کیا ہوا۔ براہ کرم یاد دہانی فرماتے رہیں۔

ایڈ منٹن حاضری پر مولوی احمد علی کی زبانی آپ کا سلام پہنچتا رہا تھا۔ یہاں الحمد للہ ہر طرح خیر وعافیت ہے۔ ساری دنیا میں مسلمانوں کا جو حال ہے وہ تو آپ سے مخفی نہیں ہو گا۔ براہ کرم خاص طور سے دعا کرتے رہیں اور روضہ اقدس پر بھی عرض کرتے رہیں۔

ے اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں
خطرہ میں بہت ان کا جہاز آکے گھرا ہے

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ از بفیلو

۲۳/۷/۱۴۱۳ھ

۱۷/۱/۹۳ء

صوفی جی، حکیم جی، مولوی اسماعیل بدات، مولوی حبیب اللہ وغیرہ حضرات کی خدمت میں بعد سلام مسنون مضمون واحد۔ فقط۔

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

اللہ کرے مزاج بخیر ہوں۔ یہاں کے حالات عزیز حسین احمد سلمہ کی زبانی معلوم کر لیں۔ آپ کا ماہِ مبارک حرمین شریفین میں گزارنا معلوم ہوا۔ اللہ تعالی مبارک فرمائے۔ کاش آپ حضرت شیخ قدس سرہ کی خواہش پوری فرما کر ماہِ مبارک اپنی مسجد میں گزارتے، تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک کتنی خوش ہوتی۔ حرمین شریفین میں رہنے کے لئے تو بقیہ گیارہ ماہ بھی ہیں۔ آپ اکابر کو اس ناکارہ کا کچھ کہنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے، اور بے ادبی اور گستاخی بھی ہے۔ یہاں اس ناکارہ سیہ کار جیسوں کے پاس لوگوں کو اتنا نفع ہوتا ہے تو آپ جیسے لوگوں کے پاس کتنا کچھ نفع ہوگا۔ حضرت قدس سرہ نے بیسیوں نہیں، پچاسوں نہیں، بلکہ سینکڑوں خطوط میں اپنے لوگوں کو اس کی تاکید تحریر فرمائی تھی کہ اپنے یہاں لوگوں کو لے کر اعتکاف کریں۔ آپ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوا۔ معافی چاہتا ہوں۔

ایک اور اسکول کی بلڈنگ کا سودا ہو رہا ہے، جو کہ چالو ہے اور جولائی کی چھٹیوں میں خالی ہوگی۔ دعا فرمائیں کہ نہایت سہولت کے ساتھ سودا ہو جائے تو لڑکیوں کے لئے مدرسہ شروع ہو جائے۔ امید قوی ہے کہ یکم جولائی کو قبضہ مل جائے تو یکم ستمبر سے تعلیم شروع کر دیں۔ مدرسہ کے لئے آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ ایک مدرسہ کافی الحال انتظام کر دیں۔ جزاکم اللہ تعالی۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

۶/۴/۹۳

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

آج آپ سے فون پر بات کر کے بہت خوشی ہوئی۔ جی تو خوب چاہ رہا ہے کہ آپ کے یہاں کے جلسہ میں شرکت ہو جائے۔ کوشش بھی کروں گا۔ حضرت مولانا طلحہ صاحب وغیرہ حضرات کی بکنگ جس فلائٹ اور ایرلائنس سے ہو وہ اگر آپ بذریعہ فیکس ارسال فرمادیں اور اچھا ہو تا کہ آپ کی اور بندہ کی ٹکٹ بھی اسی فلائٹ میں بک کروالی جائے اور اس طرح سفر ایک ساتھ ہو۔ نیز ان حضرات کے پورے نام جو پاسپورٹ میں لکھے ہوئے ہوں وہ بھی بذریعہ فیکس ارسال فرمادیں تو کرم ہو گا۔

یہاں امریکہ کا پروگرام یوں سمجھ میں آرہا ہے کہ ۸ اگست کو مولانا مظہر عالم صاحب کے یہاں سے فارغ ہو کر ٹورنٹو میں ایک ہفتہ تقریباً گزار کر پھر امریکہ تشریف آوری ہو اور یہاں کا جلسہ ۲۱ اگست کو ہو۔ آپ سوچ رکھیں۔ یہ ناکارہ آپ سے فون پر بات کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

از بفیلو، ۹۳/۶/۱۳

محترم المقام حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

اللہ کرے مزاج بخیر ہوں۔ یہاں بھی الحمدللہ دونوں مدرسوں میں اور گھروں میں خیریت ہے۔ ماہِ مبارک میں کئی دفعہ فون سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، مگر نہ ہو سکا۔ آپ کو تکلیف دینے کے لئے یہ عریضہ ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ رب العزت کے فضل وکرم واحسان سے ہمارے یہاں امسال حدیث پاک کی تدریس شروع ہونے والی ہے، یعنی مشکوۃ شریف۔ اس کے لئے بسم اللہ آپ سے کروانی ہے۔ ویسے مدرسہ تو شروع ہو چکا ہے مگر مشکوۃ شریف آپ ہی شروع کروائیں گے۔ لہذا آپ چاہے ایک دو روز ہی کے لئے یہاں تشریف لا کر بسم اللہ کروا کر واپس تشریف لے جائیں۔ جتنی جلدی ممکن ہو وقت سے مطلع فرمائیں۔ آمد ورفت کا خرچہ ہمارے مدرسہ کے ذمہ ہو گا۔ آپ وقت کے بارے میں سوچ لیں۔ یہ ناکارہ کل ان شاء اللہ بذریعہ فون آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ بظاہر یہ فیکس بھی آپ کو کل صبح ہی ملے گا۔ غالباً میں آپ کو وہاں کے پونے بارہ بجے مدرسہ کے فون پر فون کروں گا، ان شاء اللہ (یعنی یہاں کے پونے سات بجے صبح)۔ دعاؤں کی درخواست۔

فقط والسلام

۱۱ر فروری ۹۸

اسماعیل عفی عنہ

محترم المقام حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدہم

بعد سلام مسنون،

آپ کی تشریف آوری کی یہاں خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ اللہ رب العزت باحسن وجوہ ملاقات نصیب فرمائے۔ موجب برکات فرمائے۔ ہمارے دار العلوم کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی فوری ضرورت ہے۔ اگر آپ اپنے ساتھ لاسکیں تو مزید احسان ہو گا۔ جزاکم اللہ تعالی۔

معین الفرائض	۳عدد
شرح نخبۃ الفکر (نزہۃ النظر)	۳عدد
الفوز الکبیر	۴عدد

ایک گزارش ہے اللہ کرے آپ کی سمجھ میں آجائے۔ ٹورنٹو مطار سے اسماعیل ڈیسائی کے مکان تک کا راستہ تقریباً ایک گھنٹہ کا ہے۔ بفیلو کا راستہ سوا گھنٹہ کا ہے۔ اگر آپ مطار سے سیدھے بفیلو تشریف لے آئیں تو ہمیں زیادہ وقت آپ کی صحبت کا مل سکتا ہے۔ نیز اہلیہ محترمہ کی ملاقاتیں بھی سب سے اچھی طرح ہو جائیں گی۔ سب ہی خوب مشتاق ہیں۔ عزیزان منصور اور ابراہیم ٹورنٹو مطار پر آپ کو لینے کے لئے پہنچ جائیں گے، ان شاء اللہ۔ اللہ کرے ہماری یہ درخواست بھی شرفِ قبولیت پاجائے۔

دار العلوم کے بارے میں خط میں جو تبدیلیاں میں نے مولانا علی صاحب کو نوٹ کروائی تھیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱) اوپر تاریخ لکھی ہوئی ہو۔

۲) نیچے ادارہ لکھنے کے بجائے کسی شخص کا نام اور عہدہ لکھا جائے۔

۳) آخری سے اوپر والی سطر میں دار العلوم المدنیۃ کا نام صحیح کر لیا جائے۔

۴) نیچے سے اوپر چوتھی سطر میں FURTHER کے بعد POST-GRADUATE لفظ کا اضافہ کروا دیا جائے۔

جزاکم اللہ تعالی خیرا۔

فقط والسلام

اسماعیل عفی عنہ

۱۷ فروری ۹۸

محترم المقام المخدوم المکرم زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

کافی عرصہ سے خدمت عالی میں عریضہ ارسال کرنے کی تمنا کرتا رہا، مگر امروز فردا ہوتا رہا۔

﴿۲﴾ عزیزان منصور مدنی کو چھٹیوں میں ﴿کرسمس﴾ اگر ویزا لگوانے کے لئے یہاں بھیج دیں، تو ویزا لگوا کر واپس بھیج دیا جائے، یا جیسی رائے ہو۔

﴿۳﴾ بھائی سعدی نے جو ۲۵۰۰۰ ریال دئے تھے، جس میں سے ۲۵۰۰ پونڈ کا ڈرافٹ آپ کے یہاں پہنچا ہے، وہ ساری رقم زکوٰۃ کی مد میں ہے۔ بھائی ابرار وسعید کو بتلا دیں کہ انہوں نے پوچھا ہے۔ آپ نے جو لفافہ بندہ کے پاس رکھوایا تھا، اس کے کاغذات بھی اسی لفافہ میں ارسال کر دئے ہیں۔ اس پھوڑے کی رپورٹ معلوم کرنے کا انتظار ہے۔ اللہ کرے خیریت ہو۔

از احقر اسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون،

جناب کا پرچہ مدت طویل کے بعد پہنچا حسب الحکم مفتی اسماعیل کو زور سے لکھ دیا ہے۔ اصل میں ان کو شرح صدر نہیں ہو رہا ہے۔ مفتی محمود صاحب کے ایک خط سے تمہارے خط پر انہوں نے مفتی صاحب کو مشورہ کے طور پر لکھا تھا، تو مفتی صاحب نے جواب دیا کہ ابھی تو لیت ہے کسی وقت لعل بن جاوے اور قصر کا درجہ تو بہت بعد کا ہے۔

حضرت کو بھی انہوں نے میرے ہی واسطے سے خط لکھا، اس میں احقر نے اپنی طرف سے بھی خط لکھ دیا تھا، آگے جو مقدر ہو۔ رقم کے متعلق جو حضرت نے لکھا تھا وہ اس وجہ سے کہ متعدد مرتبہ احقر آپ کو یاد ہو تو لکھ چکا تھا مگر آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ہوتا تھا، اس لئے احقر نے سمجھا کہ میں خود ہی خاموشی اختیار کرلوں۔

بہرحال اب احقر کی طرف سے تو اصرار نہیں جناب کے لئے گنجائش ہو اور مناسب سمجھیں تو بھیج کر مجھے اطلاع کر دیں ورنہ کوئی ضروری نہیں۔ درخواست کے متعلق عرض ہے کہ احقر نے بھی اس کی طرف توجہ نہیں دی ورنہ ہونے کی امید تھی لیکن چونکہ اس صورت میں دار الحدیث میں حاضری دینی پڑتی اور حضرت اقدس کی خدمت سے محرومی رہتی اس لئے میں نے توجہ نہیں کی۔ اب حج کے بعد تک تو ان شاء اللہ ہے ہی، آگے جو مقدر ہو اللہ جل شانہ خیر فرماوے۔ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

معلوم ہوا کہ احقر کے سالے اپنی والدہ کو لندن بلا رہے ہیں۔ ان سے فرماویں کہ اس طرح نظام بناویں کہ حج کرتی ہوئی یہاں سے لندن چلی جاویں۔ احقر کا بھی اپنی اہلیہ کو بلانے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرماوے۔ سب سے سلام مسنون۔

عزیز المقام المخدوم المکرم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم
السلام علیکم

مبارک مبارک ہزار مبارک لاکھ مبارک !
تولد فرزند ارجمند ہر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ رب العزت اسے آپکی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آپکا صحیح جانشین بنائے۔ اللہ جل شانہ اسے علم و عمل، رشد و ہدایت اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔
بھائی سلمان کے بیٹے عثمان کی ولادت پر حضرت اقدس شیخ قدس سرہ کی خوشی کا اظہار یاد آرہا ہے۔ اللہ تعالی شانہ ہمیں بھی حضرت شیخ قدس سرہ کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے جو کہ صحیح معنوں میں متبع سنت تھے۔

مکرر مبارک باد فقط والسلام
اسماعیل عفی عنہ
۱۶جون ۹۹ء

۱۵

حضرت مولانا وارث علی سیتاپوری مدظلہم

باسمہ سبحانہ

وارث علی مظاہری سیتاپوری

۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

۴ ستمبر ۱۹۸۲ء، دوشنبہ

معظم و محترم ذوالمجد والکرم حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید حبکم وشکر اللہ مساعیکم

بعد سلام مسنون،

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۱ جولائی ۸۲ء کا روانہ کردہ مکتوب گرامی غیر معمولی تاخیر سے ۲۰ اگست ۸۲ء مطابق ۲۹ شوال ۱۴۰۲ھ کو مٹر گشت کرتا ہوا دستیاب ہو کر باصرہ نواز ہوا۔

وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم، خیر آباد، ضلع سیتاپور کے پتہ پر مکتوب گرامی روانہ کیا تھا، اور یہ ناکارہ ماہ اپریل ۸۱ء سے اس مدرسہ سے مستعفی ہو گیا تھا۔ خیر آباد پہنچ کر ادھر ادھر مارا مارا پھرتا رہا۔ پھر کسی صاحب نے غریب خانہ کا پتہ اس پر تحریر کیا، جب موصول ہوا۔ یہ ناکارہ رفع انتظار کی وجہ سے چاہتا تھا کہ جلد از جلد خط موصول ہونے کی اطلاع کر دے، مگر ایسے وجوہات اور اسباب رونما ہوتے رہے کہ کوئی عریضہ روانہ خدمت نہ کر سکا۔

شیخ العارفین وقدوۃ السالکین وقطب الاقطاب حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ وبرد اللہ مضجعہ کے سانحۂ ارتحال ووصال پر ملال کی خبر بجلی کی طرح سے پورے عالم اسلامیہ میں پھیل گئی۔ پوری امت مسلمہ کے لئے سانحۂ عظیمہ وحادثۂ کبیرہ ہے۔ آپ نے دارالعلوم کی طرف سے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا نمبر شائع کرنے کا ارادہ فرمایا ہے، اس خبر سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالی اسے پایۂ تکمیل تک جلد از جلد پہونچائے، اور ظاہری وباطنی دولتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین۔

یہ ناکارہ کیا اور اس ناکارہ کی زندگی کے حالات وواقعات کیا، کہ انہیں حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے نمبر میں شائع کیا جائے۔ جملہ سیئات ومعاصی وظاہری وباطنی گندگیوں کا پیکر ومجسمہ ہے۔ اللہ تعالی معاف فرمائے، اور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے سلسلہ میں داخل ہونے کی برکت سے جملہ گندگیوں سے پاک وصاف فرمائے۔ آمین۔

جناب والا نے اٹھارہ سوالات کے جوابات طلب فرمائے ہیں۔ ان شاء اللہ حتی الوسع جلد از جلد جوابات روانہ کرنے کی سعی کروں گا۔ اور بھی جو مواد اس بارے میں اس ناکارہ کے پاس موجود ہے جیسے کہ ماہ رمضان المبارک میں ساڑھے دس بجے دن جو حضرت کے حکم سے بیان ہوتا تھا اور اکثر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بیان فرمایا کرتے تھے، ۹۱ھ اور ۹۲ھ کے رمضان کے بیانات اس ناکارہ نے نوٹ کئے تھے، وہ بھی موجود ہیں۔ اسے اور دیگر معلومات بھی ان شاء اللہ سپرد قلم کروں گا۔

اس عرصہ میں آپ کے پاس کن کن حضرات کے جوابات موصول ہو چکے ہیں؟ اور حضرت شیخ نمبر کس حد تک مرتب ہو چکا ہے؟ اور کس مہینے میں اس کی اشاعت ہوگی؟ اور کتنی ضخامت وقیمت ہوگی؟ جملہ امور سے مطلع فرمائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا صوفی اقبال احمد صاحب مدنی نے 'حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد شائع کیا ہے۔ اسے اس ناکارہ نے نہیں دیکھا ہے۔ وہ کہاں مل سکے گا، مطلع فرمائیں۔

حضرت مولانا ہاشم صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون دعا کی گزارش ہے۔ یہ ناکارہ اب مدرسہ عربیہ احسن العلوم، محلہ ٹھٹھیری ٹولہ، قصبہ لاہرپور، ضلع سیتاپور، یوپی، انڈیا میں درس و تدریس کا کام کر رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی اخلاص سے خدمت علوم دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

فقط

والسلام مع غایۃ الاحترام

طالب دعا وارث علی مظاہری

متوطن موضع جیتامئو، پوسٹ شیر پور

ضلع سیتاپور، یوپی، انڈیا

از وارث علی مظاہری
۳؍شوال؍۱۴۱۹ھ مطابق ۹؍مئی؍۱۹۸۹ھ

باسمہ تعالیٰ شانہ
محترم القدر حضرت مولانا صاحب زیدت معالیکم وشکر اللہ مساعیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ناکارہ بحمد اللہ بعافیت ہے اور حضرت والا کی عافیت کا خواہاں ہے۔ آپ کے حکم کے بموجب حضرت اقدس شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے خطوط فوٹو کاپی کرا کے حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب مد ظلہ کے ذریعہ روانہ ہیں، تاخیر ہونے کی معذرت چاہتا ہوں۔ مجھے یہ آپ کی طرف سے کانپور کوئی کتاب دستیاب نہیں ہوئی۔ دہلی جانا ہوا تھا، مولانا فضل الرحمن صاحب سے فون پر بات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ مولانا کی جتنی کتابیں میرے پاس تھیں، ان ہی کے حکم کے مطابق حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مد ظلہ کی خدمت میں سہارنپور بھیج دی تھیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ جب آپ خط لکھیں تو میرا سلام مسنون بھی لکھدیں۔ سہارنور میں حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مد ظلہ سے دریافت کیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ چند حضرات کے اسماء گرامی کی فہرست دی تھی۔ ان کی خدمت میں میں نے حضرت شیخؒ اور ان کے خلفاء کتابیں روانہ کردی تھیں اور بقیہ کتابیں قیمتاً لی گئی تھیں، اطلاعاً تحریر ہے۔ جو آپ نے اٹھارہ سوالات کے جوابات طلب فرمائے تھے، تیرا سال ہے حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب مد ظلہ سے دہلی میں ملاقات ہوئی تھی ان کے ذریعہ روانہ کیا تھا۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ پاکستان میں کام ہو رہا، وہیں دے دوں گا۔ امید کہ آپ کو دستیاب ہوئے ہوں گے فقط۔

والسلام
طالب دعا وارث علی مظاہری

۱۶

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب انڈمان نکوبار

محترم مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم!

اس کے قبل میں آپ کو ایک خط لکھ چکا ہوں۔ غالباً مل گیا ہو گا، لیکن جواب سے محروم رہا۔ بہرحال خدا کے فضل و کرم سے اور آپ حضرات کے دعاؤں کی برکت سے بخیر ہوں، اور امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے اور مشغول ہوں گے۔ اللہ تعالی آپ کی اس مشغولیت کو قبول فرماوے۔ جس مقصد کے لئے آپ نے سوالوں کا جواب مانگا ہے، اللہ تعالی اس مقصد کو قبول فرماوے اور اس کار خیر کو امت کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آپ کے سوالات کے مطابق اجمالی طور پر جواب لکھ دیا ہوں، جو ارسال خدمت ہے۔ اور میرے لائق جو خدمت ہو ضرور لکھئے گا۔ ایسے توسیہ کار عملی، علمی اور صحت کے اعتبار سے کمزور ہے۔

اس وقت میری خانقاہ مسجد کی جگہ پر ہے، جہاں مسجد کی طرف سے میرا قیام ہے۔ میں اس کوشش میں ہوں کہ مستقل اپنی کوئی خانقاہ میسر ہو جائے۔ دعا کیجئے، اللہ اس کے اسباب فراہم فرماوے۔ بظاہر تو ایسی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ اس کے بارے میں مفید مشورہ کا طالب ہوں۔ یہاں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ چونکہ مسجد کی انتظامی کمیٹی ہر تین سال بعد بدلتی رہتی ہے، اس کے لئے خاص طور سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالی موزون اور مناسب جگہ عطا فرماوے۔ آمین۔

دعاؤں کی درخواست ہے۔ مولانا ہاشم حسن پٹیل صاحب سے میرا سلام عرض ہے۔ خط کا جواب ضرور دیجئے گا، منتظر رہوں گا۔

فقط

فقیر محمد غفرلہ

مؤرخہ ۱۷، ستمبر ۱۹۸۲ء

مکرم ومحترم حضرت مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم

گرامی نامہ کل ۵/ اکتوبر ۱۹۸۲ کو موصول ہوا، جو ۲/ ذوالقعدۃ کا ارسال کردہ تھا۔ پڑھ کر بے انتہا مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کارِ عظیم کو بے انتہا قبول فرماوے اور قیامت تک کے آنے والے انسان کے لئے مستفیض ہونے کا ذریعہ بنائے اور اس کارِ عظیم کے لئے ہر نوع کے اسباب مہیا فرماوے اور جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ مولانا عتیق الرحمان صاحب سنبھلی اور ڈاکٹر اسماعیل صاحب المیمنی کی آمد کو قبول فرماوے۔ آپ سبھی حضرات کو اللہ تعالیٰ اس کارِ عظیم کے لئے قبول فرماوے۔ آمین، ثم آمین۔

سوالنامہ مل چکا تھا۔ جواب بھی اجمالی طور پر لکھ کر روانہ کر چکا ہوں۔ عنقریب انشاء اللہ مل جائے گا۔ ملتے ہی اس سیہ کار کو فوراً مطلع فرماویں تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں، ورنہ اس کی ایک نقل روانہ کر دی جائے گی۔ بقیہ سب خیریت ہے۔ اس کے پیشتر بھی ایک خط روانہ کر چکا ہوں۔ امید ہے مل گیا ہوگا، جس میں مدرسہ وخانقاہ کا تذکرہ تھا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر اسماعیل صاحب سے بھی مشورہ کیجئے گا۔ ان کو بھی مدینہ منورہ کے پتہ پر خط لکھ چکا ہوں، جس میں ان باتوں کا تذکرہ ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے وہ خط ان کی غیر حاضری میں پہنچے گا۔ مدرسہ کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔ انڈمان میں اب تک ہر جگہ گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کی پڑھائی والا مکتب کا سلسلہ چل رہا ہے۔ میں بہت ہی فکر مند ہوں اور کوشش میں لگا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کوئی اسباب مہیا فرماوے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ بظاہر تو ایسے کوئی اسباب یہاں نظر نہیں آتے۔ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے کوئی انتظام پیدا فرماوے۔

عید الاضحیٰ کے دن فجر کی نماز کے بعد جب میں ذکر اللہ میں مشغول تھا تو یہ منظر دیکھا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ قبر اطہر کے پاس لیٹے ہوئے ہیں اور ان کے سینے سے نور کے دھارے

نکل کر ہر طرف پھیل رہے ہیں اور ذکر اللہ کی مجلس بھی وہاں قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی پوری پوری مغفرت فرماوے، جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرماوے اور آپ کے فیوض وبرکات سے پورے عالم کو مستفیض فرماوے۔ آمین۔

بقیہ سب نظام ٹھیک چل رہاہے۔ جناب مولانا ہاشم صاحب اور حضرت مولانا عتیق الرحمان صاحب اور جناب ڈاکٹر اسماعیل صاحب و دیگر مدرسین سے میرا سلام عرض ہے اور دعا کی درخواست۔ خاص طور سے آپ بھی اس سیاہ کار کے حق میں دعا فرمایئے کہ اللہ دین کے لئے قبول فرماوے اور ایمان پر خاتمہ فرماوے۔ آمین۔

خط ملتے ہی فوراً جواب دیجیے گا۔ شدت سے انتظار کروں گا۔

فقط

فقیر محمد غفرلہ

۷/اکتوبر ۱۹۸۲ء

۱۰/۸/۹۸

حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ آپ اور جملہ متعلقین عافیت سے ہوں گے۔ عاجزانہ دعا کی درخواست ہے جدید تعمیر کے لئے خصوصی توجہ اور دعا چاہئے کہ اللہ رکاوٹوں کو دور کرے اور اللہ اسباب کو مہیا کرے۔

آپ سے ایک درخواست ہے کہ اگر آپ اپنے متعلقین میں کسی سے بھی مدرسہ اور خانقاہ کے متعلق کہیں تو مجھے قوی امید ہے کہ وہ حضرات ضرور نصرت کریں گے۔ فی الحال کام بند ہے۔ سرسری طور پر چھوٹے موٹے کام چل رہے ہیں۔ اس لئے بہت فکر مند ہوں۔ اللہ تعالی کوئی اسباب مہیا کر دے اور اس کام کو بنادے۔

دیگر حالات بعافیت ہیں۔ حاضرین مجلس سے میر اسلام۔ فی الحال مجھے بارہ لاکھ کی ضرورت ہے۔ اللہ اپنے غیب کے خزانہ سے راستہ کھول دے۔

والسلام

بندہ فقیر محمد

مکرم و محترم حضرت مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم

کیا لکھوں، کیا عرض کروں؟ حضرت نور اللہ مرقدہ کی وفات سے طبیعت بالکل مرجھا گئی ہے۔ پوری امت یتیم ہو چکی ہے۔ اس سیہ کار کا جو حال ہے وہ سیاہ کار ہی جانتا ہے اور اللہ بہتر جانتے ہیں۔ حضرت سے جو میرا تعلق تھا اس کا اندازہ آپ کو بھی ہو گا۔ میں ساری دنیا سے ایک طرف رہتا ہوں اور یتیم ہو چکا ہوں، حالانکہ میرے والدین موجود ہیں۔

بہت دنوں سے سوچ رہا تھا کہ آپ کو خط لکھوں، لیکن افسوس کہ پتہ میرے پاس نہیں تھا۔ ویسے میں آپ کو اکثر یاد کرتا رہتا ہوں۔ آپ سے عقیدت اور محبت تو پہلے ہی سے تھی، لیکن حضرت کی وفات کے بعد آپ کی فکر اور تڑپ، آپ کی محنت و مجاہدہ سے اور بھی عقیدت بڑھ گئی۔ اللہ تعالی آپ کی اس محنت کو قبول فرماوے اور پورے عالم کے لئے خیر کا ذریعہ بنائے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ ہمہ وقت آپ کے واسطے دعائے خیر کرتا رہتا ہوں۔ آپ بھی اس سیاہ کار کو نہ بھولیں، اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سوالنامہ کا جواب لکھ رہا ہوں۔ عنقریب آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ ویسے میری طبیعت خدا کے فضل و کرم سے ٹھیک ہے۔ بقیہ نظام بھی ٹھیک چل رہا ہے۔ تعلیم و تبلیغ، ذکر و اذکار کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ ماشاء اللہ، لوگ خوب جُڑ رہے ہیں اور اپنے معمولات کو بڑی پابندی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی سلسلۂ چشتیہ کو قیامت تک جاری رکھے اور اسی طرح عالم کے کونے کونے میں ذکر اللہ ہوتے رہیں۔ یہی حضرت کے آخری سفر کا مقصد تھا جیسا کہ صوفی اقبال صاحب پاکستانی نے لکھا ہے۔

اللہ تعالی حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے متوسلین اور متعلقین اور آپ کے خلفاء کو بے انتہا قبول فرماوے اور ہر ایک کو دین کا داعی بنائے۔ آمین۔

اور کیا لکھوں۔ جو بھی کتابیں آپ تصنیف کریں اس سیہ کار کو آٹھ دس عدد ضرور بھیجا کریں۔ آپ کا احسانِ عظیم ہو گا۔ ہمارے یہاں نہ اسلامی کتب خانہ ہے، نہ علمائے کرام ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اصلاح فرماوے۔

خط و کتابت کا سلسلہ برابر جاری رکھئے۔ دیگر مدرسین حضرات کو میرا اسلام عرض کیجئے گا۔ گھر پر اہلیہ محترمہ کو میرا اسلام اور بچوں کو پیار۔

فقط والسلام

فقیر محمد غفرلہ

پورٹ بلیر، انڈمان

مکرم و محترم مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم!

بندہ بعافیت ہے اور امید ہے کہ آپ بھی بعافیت ہوں گے۔ ضروری تحریر یہ ہے کہ آپ سے انگلینڈ آنے کے متعلق جو بات چیت ہوئی تھی، مدرسہ کے سلسلہ میں آنا تو چاہتا ہوں، مگر بظاہر کوئی اسباب نہیں ہیں۔ اگر آپ کوئی انتظام کریں تو ان شاء اللہ، میں حاضر خدمت ہو جاؤں گا، مدرسہ کی خاطر اور آپ حضرات کی ملاقات کی خاطر۔

مدرسہ کا افتتاح بھی ہو چکا ہے، گذشتہ مہینہ ۲۶ / جولائی بعد المغرب، تقریباً ہزاروں لوگ تھے۔ باہر سے علماء کرام بھی آئے ہوئے تھے۔ یہاں عشائیہ کا انتظام بھی تھا۔ بظاہر مدرسہ کی آمدنی کا کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ کوشش کریں گے، تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اور ساری باتیں سہارنپور میں تو ہو ہی چکی ہیں۔ فی الحال، مدرسہ میں پینتالیس طلبہ اور ایک مدرس ہیں۔ ذکر کی مجلس بھی مدرسہ کے ہال میں شروع ہو چکا ہے۔

بقیہ سب خیریت ہے۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور غیب سے مدرسہ کی نصرت فرمائے اور شر سے مدرسہ کی حفاظت فرمائے۔

میر اسلام مولانا ہاشم صاحب اور دیگر مدرسین سے عرض ہے۔ خط کا جواب لکھئے گا، منتظر رہوں گا۔

محتاج دعا

فقیر محمد غفرلہ

۱۷

حضرت مولانا نجیب اللہ صاحب خادم حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف متالا صاحب، زیدت عنایتکم ومجدکم

بعد سلام مسنون،

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہو گا۔ الحمد للہ یہاں ہر طرح سے خیر وعافیت ہے۔ آپ تو شاید بھول ہی گئے ہوں گے۔ ہم جیسے دور افتادوں کو خیال میں بھی کیوں کر لایا جائے۔ لیکن امید ہے کہ دعوات میں فراموش نہ فرماتے ہوں گے۔

اعتراف جرم کے ساتھ مضمون ارسال ہے۔ کچھ تو مشغولی اور کچھ سستی وکاہلی کی وجہ سے اتنی تاخیر ہوئی۔ معذرت قبول فرمائیں۔ بھائی طلحہ تو یہی سمجھ رہے ہیں کہ مضمون آپ تک پہنچ گیا۔ تاخیر کا صرف ڈاکٹر صاحب اور مولانا عبد الحفیظ صاحب کو علم ہے، اور کسی کو نہیں۔

خدا کرے مدرسہ میں ہر طرح خیریت ہو۔ بھابھی صاحبہ، عزیزہ خدیجہ سلمہا بھی بعافیت ہوں۔ سلام مسنون عرض ہے۔ سنا ہے آپ کے پاس کو مضامین پہنچے ہیں عجیب وغریب قسم کے ہیں۔ معلوم نہیں رسالہ کا اجراء کب تک ہو گا ور کب اس کی زیارت ہو گی۔ ان شاء اللہ اپنا مضمون بھی بھیجنے کی جلد کوشش کروں گا۔ آپ تو دعا فرمائیں۔ دعا تو کرتے نہیں، ٹیلیفون کھٹکھٹاتے رہتے ہیں۔ حاضرین مجلس بالخصوص مولانا ہاشم صاحب، بھائی ابراہیم سعید ودیگر واقفین سے بھی سلام مسنون۔ اگر یاد رہے تو میرے شبیر کو بھی سلام کہہ دیجئے اور بے وفائی

کی شکایت کہ ایک خط بھی نہ لکھا۔ ﴿جب تنہا ہو اس وقت کہیں، مجمع میں نہیں۔﴾
دعاؤں کا بہت زیادہ متمنی ہوں۔ میں آپ کے لئے کروں یا نہ کروں آپ کو میرے لئے ہر حال میں دعا کرنی ہو گی۔ فقط۔

والسلام
نجیب اللہ
۱۲/ اکتوبر ۸۲ء
مکہ مکرمہ

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ بندہ آخر شوال میں مکہ مکرمہ آگیا تھا۔ میرا اقامہ گم ہو گیا ہے۔ ادھر رجسٹری بلا اقامہ کے ہوتی نہیں، اس لئے مکتبہ کے پتہ سے بھیج رہا ہوں۔

از بندہ نجیب اللہ عفی عنہ

بعد آداب تکریم و سلام مسنون درخواست دعا کرتا ہے۔ امید ہے کہ یہ ناکارہ مع اپنی درخواست کے یاد ہو گا۔ امید ہے کہ کاپی رجسٹری پہنچ گئی ہو گی۔ حضور ایک ہی کارڈ کا جواب تو دیجئے۔ میں آپ سے ایک بات لکھنا چاہ رہا تھا مگر آپ تو جواب دیتے ہی نہیں۔

۱۸

حافظ صغیر احمد صاحب مد ظلہم

از راقم السطور

بنام حافظ صغیر احمد صاحب مد ظلہ

باسمہ تعالی

مخدوم و مکرم حضرت حافظ صاحب مد ظلکم العالی

بعد سلام مسنون،

گرامی نامہ اسوقت ملا، آپ نے تحریر فرمایا کہ میرے تعزیتی کلمات سے صبر و سکون آگیا، یہی وجہ ہے کہ آپ پر برابر ابتلاء رہتا ہے۔

ایک بزرگ معمولی تکلیف اور بیماری پر بہت چیختے اور چلاتے تھے۔ گھر والوں نے کہا اتنی سی تکلیف اور اس قدر چیخ و پکار؟۔ فرمایا کہ میں ایسا نہ کروں تو وہ زیادہ تکلیف اور بیماری دے گا۔ بچہ بھی جب زیادہ فریاد کرتا ہے تو جلدی سویٹ مل جاتی ہے۔ آپ بھی رضاء کے بجائے شکایت ااحتجاج جارے رکھیں گے تو ادھر سے ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں دعا فرمائی اللّٰھم ان تھلك ھذا العصابة لن تعبد ابداً۔ اسی طرح آپ بھی عرض کرتے رہیں کہ تو نے ہمیں اگر مروادیا تو لاہور میں ذکر کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔

دعا ہے اللہ تعالی آپ کو بھی اپنے حفظ و امن میں رکھے، سارے خاندان کو غم و پریشان

ہونے سے بچائے، خوشیاں مقدر فرمائے۔

ہماری امانت آپ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کو بھیج دیں اور برابر کام کی رفتار کے متعلق ان سے پوچھتے رہا کریں۔

کبھی عمرہ کے ساتھ یہاں کے سفر کا بھی ارادہ کرلیں کہ ہمیں کچھ دن دمت کا موقع ملے۔

پرسان حال احباب اور بچوں کو سلام مسنون، دعائیں۔

فقط والسلام

آپ کا یوسف

۲۸/۶/۲۰۰۲ء

باسمہ تعالی

مخدوم ومکرم حضرت حافظ صغیر احمد صاحب مدت فیوضکم

بعد سلام مسنون مزاج گرامی!

عرصہ کے بعد گرامی نامہ موصول ہوا، اللہ کرے اب خاندان میں بالخصوص گھر میں قدرے زندگی معمول پر آگئی ہو۔

داماد مرحوم کے اچانک حادثۂ انتقال پر بہت رنج ہوا۔ اللہ آپ کو، بچی کو سب گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرماوے، سب کو اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔

آپ کے ساتھ عجیب معاملۂ ایزدی چل رہا ہے سالوں۔ اپنے اثرات چھوڑ کر جانے والا ایک حادثہ اپنے اثرات ابھی ختم نہیں کرتا کہ اس سے بڑا دوسرا آجاتا ہے۔ اللہ عافیت کا معاملہ فرماوے۔

آپ کا مشورہ بہت مناسب ہے، میری طرف سے آپ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کو فون کر دیں کہ کام اسی طرح جاری رکھیں۔ اور جب مکمل ہو جائے اس کے بعد ہمارے مرسلہ خطوط پر سرخ روشنائی سے نشان لگا کر جو نہ پڑھا جاسکتا ہو اسے نمایاں کر کے میرے پاس پورا ہی بھیج دیں تاکہ دو تین دن بعد اس کو صاف لکھوا کر میں بھجوا دوں گا۔

اگر یہ ڈھائی سے صفحات جو لکھے جاچکے ہیں اس کی کمپیوٹر پر کتابت شروع کروا دیں اور جو نہ پڑھا گیا اس کے لیے جگہ خالی چھوڑ دیں تو دونوں کام ساتھ ساتھ چلنے سے تاخیر کم ہوگی۔

بھائی ہمارے یہاں ہر طرح خیریت ہے، آپ سے دعاؤں کی التجا ہے۔

فقط والسلام

آپ کا یوسف

حافظ صغیر احمد صاحب مد ظلہم
بنام راقم السطور

باسمہ تعالیٰ

مخدومی و محترمی الحاج مولانا محمد یوسف صاحب مد فیوضکم

سلام مسنون، مزاج شریف،

امید ہے مزاج مبارک بخیریت ہوں گے۔ایک عریضہ حضرت قاضی صاحب کے خط میں ارسال کیا تھا، امید ہے مل گیا ہو گا۔

جناب نے جن کتابوں کے بارے میں تحریر فرمایا تھا، بفضلہ ان کی روانگی کی صورت ہو گئی۔ معارف القرآن کی چار جلدیں محمد صدیق بادشاہ صاحب لے گئے تھے۔ دو پیکٹ بذریعہ sea post پارسل روانہ کئے جا چکے ہیں اور چار پیکٹ بذریعہ محترمی الحاج مولانا محمد یحییٰ صاحب کی معرفت ارسال ہیں۔ خدا کرے تمام کتب بخیریت پہنچ جائیں۔ رسید سے ضرور مطلع فرما دیجئے گا۔ دعاؤں کے لئے درخواست ہے۔

حضرت والا شیخی و مرشدی کا سفر لندن کی وجہ سے اہل لندن و تعلق پر رشک آرہا ہے۔ اللہ جل شانہ بہت ہی مبارک فرماویں۔ مزید کوئی خدمت ہو مطلع فرمائے گا۔

فقط والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

یوم الخمیس ۲۲/۶/۷۹ء

ایک شیشی بہت ہی مختصر سی ارسال ہے۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

باسمہ تعالی

مخدومی و محترمی حضرت مولانا الحاج محمد یوسف صاحب متالازید مجدہ

سلام مسنون! مزاج شریف!

گرامی نامہ ﴿سوال نامہ﴾ اس کے بعد یاد دہانی نامہ بھی ملا۔ پھر اب چند روز قبل ایک اور گرامی نامہ بھی ملا۔ بندہ بے حد شرمندہ ہے کہ تعمیل ارشاد میں اب تک کوتاہی کا مرتکب ہو رہا ہوں۔ یہ میری نااہلی ہے کہ کئی بار سوال نامہ لے کر بھی بیٹھا، مگر حضرت کیا عرض کروں۔ واللہ باللہ! لکھا ہی نہیں جاتا۔ کچھ ہو تو لکھوں۔ اس کے باوجود اس عریضہ سے مدعا انکار نہیں۔ ان شاء اللہ، پھر کوشش کروں گا، اور ضرور جواب لکھ کر ارسال کروں گا، خواہ چند سطور ہی کیوں نہ ہوں۔

گزشتہ دنوں سے خدام الدین کا حضرت شیخ نمبر جناب والا کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ خدا کرے مل گیا ہو۔ دعاؤں کے لئے بھی ملتجی ہوں۔ جناب سے اور ماشاء اللہ دیگر احباب سے بھی بعد سلام مسنون یہی درخواست ہے۔ آج کل حضرت مولانا الحاج ملک عبدالحفیظ صاحب مع اپنے والد بزرگوار کے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ چند یوم تک یہیں ہیں۔ والد صاحب بھائی غلام دستگیر صاحب کے ہاں قیام فرما کر حکیم صاحب سے علاج کرائیں گے۔

فقط والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

جمعہ ۱۴/ جنوری ۸۳ء

باسمہ تعالیٰ

مخدومی و مکرمی حضرت الحاج مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدہ

سلام مسنون، مزاج شریف؟

خدا کی ذات سے یقین ہے کہ بخیریت تمام ہوں گے۔ نیز یہ کہ

﴿۱﴾ جناب کی خدمت میں ایکسپرس ایر پارسل سے حضرت کی سوانح کا نسخہ روانہ کیا تھا۔ مل چکا ہو گا، اور جناب والا نے رسید بھی لکھ دی ہو گی، جو کہ ان شاء اللہ مل جائے گی۔

﴿۲﴾ کراچی کئی فون مفتی صاحب کو عبد الخالق کے لئے کئے اور خط بھی لکھا۔ عبد الخالق کو بھی خط لکھا۔ عبد الخالق کی طرف سے آمدہ جواب منسلک ہے۔

﴿۳﴾ ۴۰۰ عدد ہند کے لئے لاہور روک لی ہیں۔ کراچی کل ۷۱۴ روانہ کر دی گئی ہیں۔ ایک عدد جناب کو روانہ کی گئی، ایک حضرت مولانا طلحہ صاحب، ایک حضرت مفتی محمود صاحب گنگوہی دامت برکاتہم، ایک کراچی میں مولانا لدھیانوی صاحب کے لئے، ایک حضرت صوفی صاحب کے لئے ﴿اور ایک ان کے اپنے لئے﴾، ۴۶ عدد بندہ نے فروخت کے لئے روکی ہیں۔ یہ کل ۱۱۶۶ ہوئیں۔ کچھ فرمے غلط چھپ گئے۔ ﴿اس کا معاملہ پریس والوں سے طے کرنا ہے۔﴾، جس کی وجہ سے ۳۴ کتب کم بنی ہیں۔ یعنی بجائے ۱۲۰۰ کے ۱۱۶۶ بنی ہیں۔

اللہ کی شان ترتیب و کتابت و تصحیح ایک ماہ میں مکمل ہو گئی۔ یہ حضرت صوفی صاحب زید مجدہ اور ان کی اس جماعت کی برکات تھیں جو صوفی صاحب کے ساتھ تھی۔ میری نحوست کہ تین ماہ میں طباعت و تجلید کا کام مکمل ہو سکا۔ اللہ جلّ شانہ اس سگِ دنیا کی سیئات کے اثرات سے سب کی حفاظت فرماویں اور میری بھی اور مجھے معاف بھی فرماویں۔ آپ سے بھی معافی کا خواستگار ہوں اور دعا و استغفار کے لئے ملتجی ہوں۔

﴿۴﴾ آپ نے جو تصاویر ارسال فرمائی تھیں، وہ اور جو آپ کے ارشاد پر یہاں طبع ہوئیں

ان کا نمونہ ارسال ہے۔ رسید سے ضرور مطلع فرمایئے گا۔

﴿۵﴾ کتاب کا حساب پریس والے سے معاملہ طے ہو جانے کے بعد ارسالِ خدمت کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

﴿۶﴾ طبع شدہ تصاویر کراچی بھیج دوں یا اپنے پاس رہنے دوں؟

﴿۷﴾ ۴۶ عدد کتب جو بندہ نے فروخت کی نیت سے اپنے پاس رکھی ہیں، ﴿کیوں کہ ملنے کے پتوں میں بندہ کا بھی پتہ لکھا ہوا ہے﴾، وہ رکھوں یا کراچی ہی بھیج دوں؟

﴿۸﴾ آپ کی دو عدد خلفاء کے حالات والا حصہ دوم جو کہ جناب بندہ کے پاس چھوڑ گئے تھے، وہ امانت ہے۔ اس کے متعلق بھی تحریر فرماویں کہ کس کو بھیجوں۔

آپ کے جواب کا تمام امور میں انتظار رہے گا۔ حضرت مولانا ہاشم صاحب اور دیگر احباب کی خدمت میں سلام مسنون و درخواست دعا۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

صغیر احمد

۱۴/ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

۲۸/ ۱۱/ ۸۵ء، یوم خمیس

احقر انیس احمد بھی سلام اور دعا کی درخواست کرتا ہے۔

باسمہ سبحانہ

مخدوم ومحترم حضرت الحاج مولانا محمد یوسف صاحب متالا زید مجدہ

سلام مسنون، مزاج شریف؟

مرسلہ رجسٹری جس میں ہزار پونڈ کے دو چیک تھے، مل گئی تھی۔ مشغولی کہوں یا نااہلی، فوراً رسید سے مطلع نہ کر سکا۔ ابھی کیش تو نہ ہو سکے کہ یہاں والے کہتے ہیں کہ انگلینڈ بھیجیں گے۔ جب وہاں سے CLEAR ہو کر آئیں گے تب رقم دیں گے۔ ان شاء اللہ کل یہاں سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک میں دے دوں گا۔ وہاں سے پیسے جب بھی آویں، اس وجہ سے کام میں بفضلہ کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔

آپ کے گرامی نامہ کے مندرجات دس ہیں، اور آپ کی توجہ و تصرف کہ سوانح کے بھی دس باب بن گئے۔ نواں باب جدید فتنوں کے تعاقب میں اور دسواں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اکابر کی نظر میں۔ اور بھی بہت سی نمایاں تبدیلیاں ہو رہی ہیں، مثلاً تبلیغ کی سرپرستی کے ذیل میں اس سے متعلق تمام واقعات یکجا کر دئے ہیں۔ اسی طرح تربیت السالکین، خوابوں کی تعبیر، تعویذات وغیرہ۔ حضرت صوفی صاحب دامت برکاتہم، مولانا عزیز الرحمن صاحب زید مجدہ، اور پروفیسر جلیل احمد صاحب زید مجدہ ساری ساری رات مشغول رہتے ہیں۔

خدا کی ذات سے امید ہے آئندہ ہفتہ میں پریس میں چلی جائے گی۔ بس ان شاء اللہ کل سے کاپی پیسٹنگ شروع ہو جائے گی۔ کتابت فہرست کی ہونی ہے یا غلطیاں درست ہونی ہیں۔

۲) بخاری کی آراء بھی بروقت مل گئی تھیں۔

۳) آپ کے یہاں کا انگریزی میں پتہ بھی ان شاء اللہ چھپ جائے گا۔

۴) حضرت جی کی رائے یا ملاحظہ کرنے کے بارے میں کچھ علم نہیں۔

۵) امید ہے جناب کو ۴۰۰ نسخے ہند صحیح سالم پہنچ جانے کی اطلاع ہو گئی ہو گی۔

---

۶)ان شاء اللہ العزیز تیار ہوتے ہی ایک نسخہ BY AIR جناب کو روانہ کر دیا جائے گا۔
۷)رقم مزید جو کچھ خرچ ہو گی وہ آپ سے منگالوں گا۔ اطمینان فرماویں۔
۸)جلد ثالث کراچی میں ہی طبع ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے۔
۹)ماشاء اللہ سبھی حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیا تھا۔ جواباً سب حضرات سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور درخواستِ دعا بھی۔ مہمانانِ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی سلام مسنون و درخواستِ دعا۔
۱۰)انوار صاحب مکتبہ مدنیہ والے ۲۰۰ نسخے جلد اول کے اپنے لئے طبع کرا رہے ہیں۔ گویا کل ۱۵۰۰ نسخے ہوں گے۔ اور ناشر کے نیچے ملنے کا پتہ مکتبہ مدنیہ آئے گا۔ دعاؤں کی درخواست کے بعد ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

صغیر احمد

۱۲/ اگست ۸۵ء

تقریباً نصف سے زائد کتاب میں اردو املاء کی بے حد غلطیاں تھیں، جس میں ان حضرات کو بے حد محنت کرنا پڑی۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب نے مولانا عبد الرحیم متالا صاحب زید مجدہ کے بقیہ حالات کتابت کی غرض سے یہاں بھیجے جو کہ ان کی اجازت و حکم سے حضرت صوفی صاحب اس کی تصحیح فرما کر کتابت کرا دیں گے۔ بظاہر سفر حج موقوف ہوتا نظر آتا ہے۔

باسمہ تعالیٰ

از کراچی، ۲۳/ ۲/ ۱۴۰۶ھ

۲/ ۱۱/ ۸۶ء

محترم المقام جناب صغیر صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد از آداب و تسلیم آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے بندہ کو یاد فرما کر شکریہ کا موقعہ دیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ میرا چونکہ یہ آخری سال ہے، اسباق بھی زیادہ ہیں، اور اس میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس مرتبہ میرا ارادہ رائے ونڈ جانے کا تھا، بلکہ ٹکٹ بُک تھا۔ لیکن روانگی سے صرف بیس گھنٹہ قبل اساتذہ کرام کے شدید اصرار پر میں نے ٹکٹ کو منسوخ کیا۔ اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اسباق اور مطالعہ کے ضائع ہونے کا اندیشہ تھا۔

آغاز تعلیم یعنی شروع سال میں صورت حال اس سے کچھ مختلف ہوتی ہے۔ اسباق زیادہ نہیں ہوتے ہیں۔ اس میں وقت کی گنجائش نکل جاتی ہے۔ ایسے حالات میں مجھے اساتذہ کی طرف سے کسی بھی طرف جانے کی اجازت ملنا محال ہے۔

میں ہر وقت دل وجان سے مولانا کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتا ہوں، لیکن مذکورہ احوال کے پیش نظر مجھے معذور سمجھیں۔ امید ہے ناراضگی نہیں فرمائیں گے۔

آپ حضرات سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ ہمارے لئے خصوصی دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو علم و عمل عطا فرماوے، اور جملہ امتحانات میں ہم کو کامیابی نصیب فرماوے، اور ہم کو دین کی خدمت میں قبول فرماوے۔ جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ملاقات کے لئے بہت تمنا ہے۔ ان شاء اللہ وفاق کے امتحان کے بعد ملاقات ہو گی۔

والسلام
دعا گو عبدالخالق
کراچی ۵

باسمہ تعالیٰ

مخدومی و محترمی حضرت الحاج مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدہم

سلام مسنون، مزاج شریف،

امید ہے آنجناب مع احباب و متعلقین مدرسہ و مدرسین وطلبہ بخیریت تمام ہوں گے۔ یہ سگِ دنیا بفضلہ تعالی آپ کی محبت وعنایات کی وجہ سے شب وروز دعا گو رہتا ہے کہ اللہ کریم اپنی رضا و محبت نصیب فرما کر نامرضیات و مکارہ سے محفوظ ومامون رکھے، مدرسہ و متعلقات کو شرور و فتن اور شریر و فتین سے محفوظ ومامون رکھے، قبولیت تامہ کی دولت سے نوازے، مخلص ساتھی عطا فرماوے۔

حضور انور، یہ سگِ دنیا بے نہایت آپ کی دعوات صالحہ کا محتاج ہے۔ ساری عمر گزر گئی بازار میں بیٹھا ہوں، بازار کی کدورت اور اس کے حال وماحول سے آنجناب مجھ بے علم سے زیادہ واقف ہیں، دعا و توجہ سے محروم نہ رکھئے گا۔

خدا کرے آنجناب کا سفر کینیڈا بخیر وخوبی ہوا ہو، گرامی نامہ محررہ مورخہ ۴/۷/۸۶ پیش نظر ہے۔ حسبِ ارشاد حساب تلف کر دیا ہے۔ آپ کی رقم /۲۷۷۳ ہے۔ مزید /۵۰۰ ان طالب علم کے ہیں جو کتابت سیکھنے آئے تھے، آپ ان کو مرحمت فرمادیجئے۔ یہ ۵۰۰ روپے ان سے فرمادیجئے گا پی آئی اے سے آپ کے بیگ ڈیمج ہو جانے کے وصول ہوئے ہیں۔ اس طرح بندہ کے پاس آپ کی امانت /۳۷۷۷ ہو گئی ہے۔

حضرت یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آنجناب ہدیہ مرحمت فرماویں اور یہ سگِ دنیا انکار کرے یا انیس ایسا کرے۔ آنجناب نے تو یقیناً لکھا ہو گا کہ صغیر اور انیس ایک ایک نسخہ لے لے مگر بندہ سے سہو ہو گیا اور وہ خط میں پڑھا ہوا یاد نہیں رہا۔ اب جیسے حکم فرمادیں تعمیل کروں گا۔ انیس احمد خلیل احمد سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کے لئے بھی۔ بندہ بھی ان دونوں کے لئے اور

ماشاءاللہ سبھی بچوں کے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

ایک زحمت دے رہا ہوں کہ درج ذیل خواب کی تعبیر سے مطلع فرمادیں۔ بندہ کا ایک عزیز جو کہ ذاکر شاغل بھی ہیں، نے دیکھا کہ وہ خود رائے ونڈ میں ہے، نماز ہو رہی ہے، بھائی عبد الوہاب صاحب جماعت کرا رہے ہیں مگر بیٹھ کر، کچھ لوگ بیٹھ کر اقتدا کر رہے ہیں، کچھ کھڑے، مگر ذرا دیر بعد جو کھڑے تھے، وہ بھی بیٹھ کر ہی اقتداء کرنے لگے، اور خواب دیکھنے والے صاحب نے بھی بیٹھ کر ہی اقتداء شروع کر دی۔ فقط۔

دعاؤں کی درخواست کے بعد ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

۲۲/نومبر ۸۶ء

باسمہ سبحانہ

محترم ومکرم حضرت الحاج متالا صاحب زید مجدہ وزید فضلہ

سلام مسنون،

خدا کرے مزاج مبارک بعافیت ہوں۔

گھر میں اور مدرسہ میں ہر طرح خیریت ہے۔ یہ عریضہ ندامت کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ آپ کے ہاں سے واپس آکر خیریت سے پہنچ کا خط بھی نہ لکھا۔ ہفتہ عشرہ تو حرمین شریفین میں گذرا۔ وہیں ایک تکلیف شروع ہوگئی جس کی ابتدا کا ظہور تو پاکستان سے روانگی سے قبل ہوا تھا، واپس لاہور پہنچ کر اس میں مبتلا ہو گیا اور اس میں ایک ماہ گذر گیا۔ بس، پھر تو سچی بات کہ بھول گیا۔ پھر جب یاد آتا تو پس آج کل کرتا رہا۔ اللہ کرے پھر اور بار بار دار العلوم میں حاضری ہو۔

گذشتہ دنوں بھائی بلال معلم صاحب کو ایک رقم ایک لاکھ پندرہ ہزار کی پہنچائی تھی۔ اس میں سے دس ہزار جناب کی خدمت میں ہدیہ ہے۔ قبول فرما کر احسان فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ اور پانچ ہزار محترم مولانا ہاشم صاحب کی خدمت میں، ایک لاکھ دار العلوم کی مسجد کے لئے۔ دعاؤں کے لئے درخواست ہے۔

دسمبر ۸۷ سے مدینہ پاک حاضری کا قصد کیا ہوا ہوں، مگر اللہ کی شان اب تک نہ نکل سکا۔ پہلے تو ویزا نہ ملنے کی وجہ معلوم نہ ہوئی، ۳ ہفتہ بعد معلوم ہوئی۔ وجہ دور ہوگئی تو اب نظامِ سفر بدل رہا ہے کہ اللہ کو منظور ہوا تو زامبیا بھی حاضری ہو جائے۔ انشاء اللہ العزیز ۵/۶ تک روانگی ہو جائے گی۔ جناب سے قبولیت کی دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا، صغیر احمد

یکم فروری ۸۸

اس ایروگرام کا دوسرا حصہ مولانا ہاشم صاحب کے نام ہے۔ انہیں مرحمت فرمادیجئیگا۔

باسمہ تعالیٰ

مخدوم و محترم حضرت الحاج مولانا متالا صاحب مد ظلہ

سلام مسنون، مزاج شریف،

مرسلہ گرامی نامہ محررہ ۱۳/۳ گزشتہ ہفتہ ملا تھا۔

جناب والا نے ایک دنیادار کی حقیر سی رقم کو اتنا سراہا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ کاش دار العلوم کی کوئی خدمت اللہ کریم کی طرف سے اس دنیادار کے مقدر بھی ہو جائے۔ بفضلہ دعا کا تو خوب اہتمام رہتا ہے۔ یہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے لگائے ہوئے باغات ہیں۔ ان کی سیر و خدمت کے لئے کس کا جی نہ چاہے گا۔ اللہ کی شان زامبیا کا سفر اس مرتبہ تو نہ ہو سکا، اللہ ہی بسہولت پھر مقدر فرمادیں۔

جب بندہ کی حاضری دار العلوم ہوئی تھی (جو کہ زندگی کا پہلا سفر تھا یورپ کے لئے) واپسی پر معلوم ہوا کہ اگر کوئی کہتا کہ صغیر انگلینڈ گیا ہوا ہے، تو مولوی آفتاب احمد سلمہ کی اہلیہ کہتی کہ یوں نہ کہو، میرے والد تو "دار العلوم" گئے ہیں۔ اللہ اس کی اس کہن کو اس سگِ دنیا کے لئے قبول فرمائیں۔

حضرت جی، سچی بات ہے، میرا تو جی چاہتا ہے کہ آپ حضرات کی جوتیاں صاف کرنا ہی میرا مقدر ہو جائے۔ زندگی ختم ہے اور ہے کچھ بھی نہیں۔

آپ کے بھائی جان کے نظام کا علم ہو تو مطلع فرماویں، ہندوستان قیام ہو تو وہاں کا بھی، ان کی خدمت میں عریضہ لکھنے کو جی چاہ رہا ہے۔ انیس احمد سلمہ بفضلہ بخیریت ہے۔ ان شاء اللہ شوال میں زامبیا جائے گا، اس کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمالیا کریں۔ جزاکم اللہ۔

اللہ جل شانہ دار العلوم کے، آپ کے اور آپ کے جملہ متعلقین اور دار العلوم کے اساتذہ و تلامذہ کے فیض کو قیامت تک کے لئے عام و تام فرمادے، سہولت و عافیت کے ساتھ ترقیات

سے نوازے۔ نامرضیات ومکارہ سے حفاظت فرماوے۔ آمین۔

مولانا ہاشم صاحب زید مجدہ، شیخ الحدیث صاحب مد ظلہ کی خدمت میں سلام مسنون، درخواست دعا۔ اہلیہ محترمہ کی خدمت میں بھی بندہ اور والدۂ انیس کی طرف سے سلام مسنون۔ والدہ صاحبہ تشریف فرماہوں تو ان کی خدمت میں بھی۔

جناب کو شاید معلوم ہوا ہو کہ اس مرتبہ حضرت صوفی صاحب کا ماہ مبارک مسجد احسان میں طے ہوا ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ کریم سب امور میں آسانی فرماوے اور اس ماہ مبارک کو ہر آنے والے کے لئے اپنے تعلق کا ذریعہ فرماوے اور اس جگہ کو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے فیض کا مرکز بناوے (علم وعمل، رشد وہدایت کا) قیامت تک کے لئے۔

والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

۳۰/ مارچ ۸۸ء

کوئی خدمت ہو تحریر فرمائے۔

باسمہ تعالیٰ

مخدوم و محترم حضرت الحاج مولانا متالا صاحب مدفیوضکم

سلام مسنون، مزاج شریف،

مرسلہ سر کلر گرامی نامہ بسلسلہ مکاتیب حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ گزشتہ ہفتہ ملا۔ اللہ کی شان گرامی نامہ کے موصول ہونے سے ایک روز قبل آپ شدت کے ساتھ یاد آئے، وجہ سمجھ میں نہ آئی۔ گرامی نامہ ملا تو یاد آنے کا عقدہ کھلا۔

دو ایک روز میں عمرہ کے لئے سفر پر روانگی ہے اور ارادہ یہ کیا ہے کہ ان شاء اللہ واپسی پر یہ کام کروں گا۔ اور پھر جناب کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔

جناب سے دعاؤں کے لئے درخواست ہے اور جناب کے واسطہ سے مولانا ہاشم صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون درخواست دعا۔

حضرت، ہمارے ہاں کے لئے خصوصیت سے دعا فرماویں اور طلبہ سے بھی کرائیں، پھر عالم اسلام کے لئے ایک المیہ ہے، بہت ہی طبیعت پریشان ہے، کوئی پیش نہیں جارہی ہے۔ ایک خواب کی نقل اب کر رہا ہوں۔ دعا و توجہ کے لئے۔

فقط والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

۲۷/ ۱۲/ ۸۸ء

باسمہ سبحانہ

شب جمعہ

۳/ رجب ۱۴۱۲

مخدومی و محترمی حضرت الحاج مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

بعد سلام مسنون، مزاج شریف!

مرسلہ گرامی نامہ مؤرخہ ۱۱/ ۱۰/ ۹۱ اکتوبر کے وسط ہی میں مل گیا تھا۔ بیحد شرمندہ ہوں اور معافی کا خواستگار بھی کہ جواب اس قدر تاخیر سے لکھ رہا ہوں حالانکہ جناب والا نے فیکس نمبر بھی اس لئے تحریر فرمایا کہ جلد صورتِ حال سے مطلع کر سکوں۔

جناب کے گرامی نامہ ملنے کے بعد کئی کاتب حضرات اور ایک استاد صاحب سے مدعا عرض کیا کہ ایک کتاب کا کام ہے، نرخ صفحہ ان کی مرضی کا، مگر اتنا ہے کہ ہمارا کام شروع کرنے کے بعد ختم کرنے تک دوسرا کام نہ کریں، مگر ابھی تک کسی بھی اللہ کے بندہ نے حامی نہ بھری اور ہر ایک سے عرض کرنے کے بعد یہ امید ہوئی کہ یہ صاحب راضی ہو جائیں گے تو پھر خوشخبری کے ساتھ جواب لکھوں گا۔ مگر اللہ کی شان، نہ بات بنی۔

کمپیوٹر پر کتابت بندہ کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اس میں بہت ہی فنی نقائص رہ جاتے ہیں اور پھر یہ بھی ہے کہ تصحیح کا کام کون کرے گا؟ حضرت صوفی صاحب مدظلہ کے رسائل کی کتابت ہو یا کمپیوٹر، ماشاء اللہ ان کا ایک عملہ مستقل ہوتا ہے، اور وہ شب و روز اس میں مشغول و منہمک رہتا ہے۔

کمپیوٹر والی کتابت جیسی بھی ہو، اس میں کامیابی اس وقت ممکن ہے کہ کام ساتھ ساتھ چیک اور درست ہوتا رہے، اور اس کے لئے ۳/ ۴ افراد کی ایک جماعت ضروری ہے۔ یا پھر کوئی

ناشر صاحب ہوں جن کے پاس عملہ موجود ہوتا ہے۔

گذشتہ دنوں حضرت الحاج ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے بھی اپنی نئی تصنیف کے بارے میں تحریر فرمایا تھا تو بندہ نے یہی عرض کیا تھا کہ کوئی ناشر صاحب، جیسے مکتبۃ الشیخ، یا دار العلوم کراچی والوں کے مکتبے ہیں، وہ بہتر رہیں گے۔ جناب والا بھی اس پر غور فرمالیں۔ اگر کتبخانہ مظہری والوں سے مراسم ہوں تو وہ بھی مناسب ہیں۔

نزہۃ الخواطر کا اردو ترجمہ اب تک ہونا معلوم نہیں ہوا۔ ۲ روز خوب تلاش کرایا مگر سب کا ایک ہی جواب ملا۔ طبقات اکبری کی تیسری جلد بھی ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔

ہند و پاک کے علاقہ پر مشائخ حکم پر کتب خانوں سے تو کوئی کتاب ملی نہیں، البتہ حضرت سید نفیس شاہ صاحب کے ایک تعلق خاص والوں کے ذمہ لگایا ہے کہ وہ حضرت سے معلوم کریں اور فہرست بنا کر دے دیں۔ اگر فہرست آگئی تو انشاء اللہ تلاش کراؤں گا۔

یہ ناکارہ اور عبث جناب والا سے ادعیہ صالحہ اور توجہات کے لئے ملتجی ہے۔ بچوں کو بھی بالخصوص یاد فرما کر مزید احسان فرمائیں۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ، اس عبث اور ناکارہ کو بھی دونوں مدرسہ، طلباء و طالبات، مدرسین، عملہ، معاقنین کے لئے دعا کی سعادت نصیب رہتی ہے۔

مدینۃ العلوم سے تو مائی سسٹر رسالہ نکلتا ہے اور دار العلوم سے جو نکلتا ہے اس کا نام کیا ہے؟ جی تو چاہ رہا ہے اور لکھوں کہ بس یوں معلوم ہو رہا ہے کہ گویا جناب والا سامنے ہیں اور جناب بڑی ہی شفقت سے اس ناکارہ کی یہ سب باتیں سن رہے ہیں۔ جناب کی مشغولی کے پیش نظر ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

۸/۱/۹۲

باسمہ سبحانہ

۱۲/ جمادی ۲، ۱۴۱۴ھ

مخدوم و محترم حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مد ظلہ العالی

سلام مسنون،

گرامی نامہ محررہ مؤرخہ ۱۱/ ۱۰/ ۹۳ ہسپتال سے واپسی پر ملا تھا۔ بس جواب میں مختلف وجوہ سے تاخیر ہوتی چلی گئی۔ اسی دوران الحمد للہ، رشید احمد سلمہ، جس کا نکاح شعبان ۱۴۱۳ھ میں کراچی حضرت صوفی صاحب کی تشریف آوری پر حضرت مولانا محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوا تھا، کی دولہن ۱۱/ ۱۱ کراچی جا کر لائے اور ۱۲/ ۱۱ کو ولیمہ سے اللہ نے فارغ فرمادیا۔

الحمد للہ، تقریباً سبھی کام معمول کے مطابق ہو رہے ہیں۔ چلنے میں اور کھڑا ہونے میں ابھی احتیاط ہی کرنی پڑتی ہے۔ آپ کے گرامی نامہ سے الحمد للہ خوشی کے ساتھ ساتھ اطمینان بھی ہوا۔ ایک بات ضروری یہ ہے کہ مدرسہ سے جو کتب کی فراہمی کی فہرست آئی تھی، اس میں سے کچھ کتب بندہ کے بھانجے نے کراچی سے روانہ کی ہیں جس کی فوٹو سٹیٹ لف ہے، مگر غلطی اس سے یہ ہو گئی کہ بجائے دار العلوم کے پتہ پر روانہ کرنے کے معہد الرشید کینڈا کے پتہ پر روانہ کر دی۔ فہرست کے ساتھ تو بندہ نے پتہ دار العلوم ہی کا دیا تھا، مگر وہ اس سے گم ہو گیا۔ پھر میرے ہسپتال کے دوران اس نے پتہ منگایا تو بندہ نے رشید احمد کو سمجھایا کہ دار العلوم کا پتہ اس کو لکھ کر دو مگر اس سے غلطی یہ ہو گئی کہ اس نے معہد کا پتہ لکھوا دیا۔ اب بندہ حضرت مولانا محمد مظہر صاحب زید مجدہ کی خدمت میں بھی عریضہ لکھ رہا ہے کہ ملنے پر پارسل آپ کو روانہ فرما دیں۔ ان کے نام کے خط کی فوٹو سٹیٹ بھی ارسال ہے۔ جناب وہاں سے منگانے کی

سعی فرمالیں اور وصول ہونے پر مجھے بھی اطلاع ہو جائے تو بیحد کرم ہے۔ پارسلوں کی رسیدوں کے فوٹو سٹیٹ بھی ارسال ہیں۔

جناب والا سے دعاؤں کے لئے درخواست ہے۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

صغیر احمد

۹۳/۱۱/۲۷

ایک زحمت جناب کو اور دے رہا ہوں۔ دوسرا خط جن صاحب سے متعلق ہے، انہیں مرحمت فرمادیں۔ ان کے گرامی نامہ سے میں دستخط سے میں نام نہ پڑھ سکا، اس لئے ان کے خط کی پشت پر جواب ارسال ہے۔ شاید محمد دیدات صاحب کو ان کا علم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الکریم
گرامی قدر مخدومی و محترمی حضرت مولانا یوسف صاحب متالا مدفیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل شانہ کی ذات سے امید ہے کہ جناب بخیریت ہوں گے۔ الحمد للہ بندہ بھی بخیریت ہے۔ گزشتہ ماہ مبارک ۱۴۱۹ھ میں جناب کا مرتب کردہ ''صلوۃ و سلام علی سید الانام'' والے کتابچہ کی طباعت کا اس ناکارہ نے ارادہ کیا تھا۔ اپنی سستی اور بہت سی وجوہ کی بنا پر بمشکل کل ۲۶ ویں روزہ کو طبع ہو کر آیا ہے۔ جناب کی خدمت میں بھی ارسال ہے، بہت سی غلطیاں یعنی کجیاں ابھی موجود ہیں (باہر کا ٹائٹل - اندر کا پہلے صفحہ والا ٹائیٹل کا عکس - صفحہ ۲ پر بسم - صفحہ ۳۲ کے غفرلہ کے مطابق ان شاء اللہ - صفحہ ۱/ کی پیشانی پر ٹائیٹل کے اندر والے صفحہ پر عبارت: ''بغیر حذف و اضافہ کے مؤلف اور ناشر کی طرف سے طبعات کی عام اجازت ہے - مزید سہولت کے پرنٹر سے بھی رابطہ کرنا ان شاء اللہ مفید رہے گا'')۔ جو ان شاء اللہ آئندہ طباعت پر دور ہوتی رہیں گی۔ یہ کتابچہ بندہ کو تو حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب زید مجدہ سے شعبان ۱۳۱۹ھ میں ملا تھا۔ ان سے مزید کاپیاں لے کر ماہ مبارک میں جو چند احباب تھے ان میں تقسیم اور معمول میں شامل کرنے کی درخواست بھی کی تھی۔

طباعت کی تیاری کے دوران طبیعت طپر اتنا شدید تقاضا ہوا کہ عرض ناشر والی سطور شامل کر دیں اور پھر صفحہ ۲۶ تا ۳۱ بھی شامل کرنے کا کئی وجوہ سے تقاضا ہوا اور مشورہ بھی آیا، طباعت سے قبل جناب سے اجازت ضروری تھی جو نہ لے سکا۔ اللہ کرے اس ناکارہ وسیاہ کار کی یہ غفلت کو محسوس نہ فرماتے ہوئے اور اضافہ کو قبول فرماتے ہوئے پسند وناپسند سے مطلع بھی فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ دستی یا ڈاک سے چند سو جلد ارسالِ خدمت کرے کا بھی

ارادہ ہے۔

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب زید مجدہم کی خدمت میں بھی سلام مسنون اور درخواست دعا۔

فقط والسلام

محتاج دعا محمد صغیر احمد عفی عنہ

۶/ شوال المکرم ۱۴۲۰ھ

خمیس،۸ر ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل وسلم دائماً أبداً علی حبیبہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

گرامی قدر حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب ہزاری زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کریم کی ذات سے امید ہے کہ آپ مع اہل خانہ وجمیع احباب بخیریت ہوں گے۔ مرسلہ تعزیت نامہ دستی موصول ہوا۔ جزاکم اللہ۔

دیگر یہ کہ آج ہی حضرت مخدومی مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہ کی طرف سے فیکس موصول ہوا، جس کی فوٹوسٹیٹ پشت پر ہے۔ اس خیال سے کہ فوٹوسٹیٹ میں کچھ لفظ پڑھنے میں دشواری نہ ہو، اس کا مضمون ذیل میں نقل کراتا ہوں۔

آپ کا مشورہ بہت مناسب ہے۔ میری طرف سے آپ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب کو فون کر دیں کہ کام اسی طرح جاری رکھیں۔ اور جب مکمل ہو جائے اس کے بعد ہمارے مرسلہ خطوط پر سرخ روشنائی سے نشان لگا کر جو نہ پڑھا جا سکتا ہو اسے نمایاں کر کے میرے پاس پورا ہی بھیج دیں تاکہ دو تین دن میں اس کو صاف لکھوا کر میں بھجوا دوں گا۔

اگر یہ ڈھائی سو صفحات جو لکھے جا چکے ہیں، اس کو کمپیوٹر پر کتابت شروع کروا دیں۔ اور جو نہ پڑھا جائے اس کے لئے جگہ خالی چھوڑ دیں تو دونوں کام ساتھ ساتھ چلنے سے تاخیر کم ہو گی۔

بندہ کی رائے ہے کہ نہ پڑھی جانے والی عبارت کے خطوط فیکس کر دئے جائیں۔ مدرسہ کا فیکس نمبر ۶۸۲۶۱۰۶-۱۷۰-۰۰۴۴ ہے۔ جو خرچہ ہو گا وہ حضرت عطا فرما ہی دیں گے۔ ضرورت ہو تو بندہ ارسال کر دے، یا فیکس کرنے والے کو ارسال کر دیں۔ ان شاء اللہ فیکس کرا دوں گا۔ اس طرح وقت میں بچت ہو جائے گی اور کام میں رفتار بڑھ جائے گی۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

محمد صغیر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الکریم
مخدوم ومکرم گرامی قدر حضرت الحاج مولانا محمد یوسف صاحب متالا مدفیوضکم وزاد اللہ محبتکم ومحاسنکم ومراتبکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کریم جل شانہ کی ذات سے امید ہے کہ جناب مع اہل وعیال واحباب بخیریت ہوں گے۔ الحمدللہ بندہ بھی بخیریت ہے۔ محبت نامہ موصول ہو کر موجبِ خوشی اور اطمینان ہوا۔ جزاکم اللہ۔

الحمدللہ اب بھی یاد آنے پر ہنسی بھی آتی ہے اور خوشی بھی ہوتی ہے۔ آپ نے خواب دیکھا۔ اور پھر دعائیں کیں کہ اللہ کریم وشفیق نے حفاظت فرمائی بلکہ حفاظت فرمائی ہوئی ہے۔ البتہ یہ ناکارہ وسیہ کار دعاؤں کا مستقل محتاج ہے۔ اللہ والوں کی دعاؤں سے ہی کام بن رہے ہیں اور ان شاء اللہ بنتے رہیں گے۔

۲ پارسل صلوۃ وسلام علی سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ خدمت کرائے ہیں۔ اللہ کرے جلد مل جائیں تو کسی خادم سے فرمادیجئے کہ اطلاع فرمادیں۔

جناب نے فرمایا کہ "نام کے بغیر والی کسی دوسرے مسلک والے کو پسند آجائے اور پڑھ لے۔۔۔ الخ"، اجی حضرت نام دیکھ کر اپنے ہی مسلک والے پڑھ لیں اور معمول بنالیں تو بات ہی بن جائے۔

گھر والوں کی طرف سے اہل خانہ کی خدمت میں سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست۔ یہ ناکارہ بھی دعاؤں کے لئے عرض گزار ہے۔ اللہ کریم جل شانہ عم نوالہ جناب سے صحت وعافیت کے ساتھ اپنی منشاورضا کے مطابق اپنے دین متین کا کام لیتا رہے اور شریروں کے شر،

حاسدین کے حسد سے اپنی حفاظت میں رکھے اور دارین کی سعادتوں سے نوازتا ہی رہے۔ اور اس سلسلۂ خیر کو آپ کی قیامت تک آنے والی نسلوں میں قائم ودائم رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

محمد صغیر احمد

یکم ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ

یہ بھی عرض کرہی دوں کہ جناب نے لکھا کہ مؤلف کے حالات وتعارف۔۔۔الخ، حضرت جی، وہ سب تو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی تعریف ہے، گو اپنے شیخ کی تعریف اپنی ہی تعریف کے مترادف ہوتی ہے، مگر۔۔۔!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل وسلم دائماً أبداً علی حبیبہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا زید مجدہ وزید فضلہ وزاد اللہ محبتکم ومرتبتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے مزاج شریف بعافیت ہوں۔ الحمد للہ، بندہ اور ماشاء اللہ گھر میں سب بخیریت وعافیت ہیں۔ گرامی نامہ، محبت نامہ، تعزیت نامہ بذریعہ فیکس؛ ۶/۲۰ کو موصول ہوا، پھر فون آیا، اور درخواست پر پھر فیکس آیا جو بالکل صاف تھا۔ حضرت مولانا کی خدمت میں تو اسی وقت عریضہ لکھ دیا تھا۔ اس کام کے ذیل میں حضرت مولانا کے پاس آپ کی طرف سے پیسے موجود ہیں تو ٹھیک ہے، اور اگر نہ گئے ہوں اور اجازت ہو تو بندہ کے پاس جو آپ کی/مدرسہ کی امانت ہے، وہ تمام ان کو بھیج دوں؟ امید ہے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

آپ کے تعزیتی جملوں سے بہت سکون ہوا۔ اللہ کریم آپ کو دارین میں اپنی شایانِ شان جزائے خیر بھی عطا فرمائے، آپ کی مساعی کو قبول ومقبول بھی فرمائے، آپ کی، جمیع اہل خانہ، مدرسہ ومدرسین اور طلبہ کرام اور مدرسہ سے متعلق کل احباب واشیاء کی حفاظت فرماوے، دارین میں عافیت کا معاملہ فرمائے۔ تعزیتی جملے اہلیہ کو اور بچی کو سنائے تھے، اور بچوں کو دے دیا تھا کہ پڑھ لو۔ ان سب کی طرف سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

آپ کا صغیر

۲۰۰۲/۶/۲۴

۱۲/ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویۃ

جامع مسجد احسان

شارع امیر معاویہ

راج گڑھ

لاہور

۲۵/ذی الحجۃ ۱۴۳۰ھ

۱۲/دسمبر ۲۰۰۹ء

مخدوم ومحترم گرامی قدر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا صاحب
زید مجدہ وفضلہ وزاد اللہ فی محاسنکم و محبتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کریم کی ذات سے امید ہے کہ آپ اور زوجات کے یہاں مع بچوں کے ہر طرح خیریت و عافیت ہو گی۔ الحمد للہ، بندہ بھی ہر طرح بخیر و عافیت ہے۔

کئی دنوں سے کیا بلکہ کئی ہفتوں سے آپ بہت ہی یاد آرہے تھے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالی جزائے خیر دے مولوی انیس احمد سلمہ کو کہ اس وقت کاغذ قلم لے کر آکر بیٹھ گئے کہ آپ کی خدمت میں درخواست کروں کہ منسلکہ خط کی روشنی میں آپ اپنی ذاتی مساعی جمیل و نگرانی میں اولاً پورے برطانیہ کی تمام مساجد میں بلا تخصیص اس بات کو پہنچا دیں کہ ہر مہینہ کے ایک جمعہ میں پورے اہتمام سے تیاری کے ساتھ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر جمعہ سے پہلے بیان ہو۔

اگر مساجد کے ائمہ و خطباء حضرات اپنے یہاں کی کارگزاری قلمبند کر کے جناب کو بھیج دیں

اور جناب ہمیں ارسال فرمادیں تو یہ سونے پر سہاگہ ہو جائے گا۔ یہاں مختلف جرائد و رسائل میں وہ چیزیں شائع ہوتی رہیں گی۔

اللہ پاک جناب والا کی برکت مساعی جمیلہ سے پورے برطانیہ اور اطراف و اکناف میں اس بات کو عام فرمادے۔

اس ناکارہ کے لائق کوئی خدمت ہو تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں، ممنون ہوں گا۔ مخدوم حضرت مولانا محمد ہاشم حسن صاحب زید مجدہ، مولانا محمد دیدات صاحب و دیگر احباب کی خدمت میں سلام مسنون اور دعوات صالحہ کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

محتاج دعا

آپ کا صغیر

از طرف انیس احمد بھی سلام و دعوات صالحہ کی استدعا ہے۔

انیس احمد مظاہری عفی عنہ

باسمہ سبحانہ

مخدومی و محترمی حضرت صوفی صاحب زید مجدہ

سلام مسنون! مزاج شریف!

بفضلہ بندہ بخیریت ہے۔ امید ہے کہ آنجناب بھی بخیریت ہوں گے۔

اور ماشاء اللہ آج کل تو حضرت ڈاکٹر صاحب اور حضرت مخدومی مولانا عزیز الرحمن صاحب جناب کے ہاں مہمان ہوں گے۔ ماشاء اللہ خوب رونق ہو گی۔ کس قدر سعید لوگ ہیں، آپ کا اشارہ ہوتا ہے اور یہ وہاں موجود۔ اللہ جل شانہ ان حضرات کو اپنی کامل رضا و محبت نصیب فرما کر خوب دین کا کام لے۔

حضرت، دو عریضے ارسال خدمت کئے ہوئے ہیں۔ شاید حاج عبد الحفیظ صاحب والا نامہ لا رہے ہوں۔ بندہ کے بہنوئی جو کہ دوکان کے اوپر ہی رہائش پذیر ہیں، اور بعد دوپہر بندہ کے پاس تشریف لے آتے ہیں، نے خواب دیکھا جو خود انھوں نے لکھا ہے۔ تعبیر سے مطلع فرما کر احسان فرماویں۔ اہلیہ اور والدہ محمد جناب کی اور خالہ جی کی خدمت میں بعد سلام مسنون درخواست اور صلاۃ و سلام کے لئے ملتجی ہیں۔ اس سگِ دنیا کی بھی یہی التجا ہے۔

کریم بھی حلیم بھی اور بندہ پر شفیق بھی۔ بھائی زبیر صاحب کی خدمت میں بھی بعد سلام درخواست دعا اور صلاۃ و سلام کے لئے بھی درخواست۔

فقط والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

مولانا عبد المنان صاحب دہلوی مرحوم نے عربی میں مدحیہ قصائد حضرت رحمہ اللہ کی شان

میں کہے تھے اور وہ رسالہ میں یکجا طبع بھی ہوئے تھے۔ کیا آپ کے پاس کوئی نسخہ ہے؟ اگر ہو تو ارسال فرمادیں۔ اردو اور عربی میں اکٹھا طبع کرنے کا ارادہ ہے۔ گولر والا واقعہ آپ بیتی میں کس جگہ ہے؟

بنام مولانا محمد دیدات صاحب از حافظ صغیر احمد صاحب

بسم اللہ، الحمد للہ.. والصلوۃ والسلام علی حبیب اللہ

محترم ومکرم مولانا محمد دیدات صاحب زید عنایتکم

بعد سلام مسنون، مزاج شریف،

امید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔ الحمد للہ بندہ بھی خیریت ہے۔ عرض یہ ہے کہ بفضلہ تعالی ابتک ۱۵۲ کتب ۳۸ پارسلوں کے ذریعہ روانہ ہوچکی ہیں میئ ۹۹ ء کے شروع میں بھیجنی شروع کی گئی تھیں۔ امین ہے بقیہ ۴۸ عدد ہفتہ عشرہ بعد روانہ کریں گے۔ جب ترسیل مکمل ہو جائیگی تب انشاء اللہ مکمل حساب روانۂ خدمت کردونگا۔

بہت پہلے فیکس روانہ کرنا چاہیے تھا مگر تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ مکتبۃ الحرمین کے مالک جناب سید اظہار احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ میں فیکس کردونگا۔ پرسوں وہ تشریف لائے تو بندہ نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ابھی فیکس نہیں کیا گیا آپکو جو انتظار کی زحمت آئی اسکے لیے معذرت قبول فرمالیجیے۔

اللہ کرے مدرسہ میں سب طرح خیریت ہو۔ حضرت اقدس مولانا متالا صاحب مد ظلہم بھی بعافیت ہوں۔ بندہ کا سلام عرض کرکے دعا کی درخواست کردیجیے گا۔

مولانا حبیب اللہ صاحب (یا حبیب الرحمٰن صاحب) تقریباً ایک ماہ قبل تشریف لائے تھے مکاتیب کی طباعت کا مشورہ فرمارہے تھے اور فرمایا تھا کہ ابھی کچھ کام باقی ہے۔ مکمل کرکے ہفتہ عشرہ میں آؤنگا۔ حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون درخواست دعا۔

فقط والسلام

محتاج دعا محمد صغیر احمد عفی عنہ

۲۴/ صفر ۱۴۲۰ھ (۹/ جون ۹۹ء)

۱۹

حضرت مولانا مظہر عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ، خادم و کاتب حضرت شیخ قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معہد الرشید الاسلامی: AL-RASHID ISLAMIC INSTITUTE

مکرم و محترم حضرت مولانا الحاج مولانا محمد یوسف صاحب مدفیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کا ٹورنٹو تشریف آوری کا مژدہ سنا، پھر الوداع کی خبر سنی۔ زیارت سے محرومی ہوئی۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد باحسن وجوہ زیارت میسر فرمائے۔ مولانا ہاشم صاحب، نوجوان عزیز مفتی شبیر صاحب کی ایک ہفتہ بابرکت صحبت رہی اور آپ کی یاد تازہ ہوتی رہی۔ ان حضرات نے باوجود انتہائی تنگیٔ وقت کے منٹریال تشریف آوری کی زحمت بھی اٹھائی۔ میں نے اگرچہ اصرار نہیں کیا تھا کہ حالات اصرار سے مانع تھے، لیکن ارادہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اور منٹریال آمد کی وجہ سے احباب و متعلقین نو مسلمین کو جس قدر مسرت ہوئی وہ تو غالباً جناب کو انہوں نے بھی بتایا ہی ہو گا۔ اس ناکارہ کا دل خوشی سے باغ باغ تھا، اور تھوڑی دیر کے لئے اپنا ماحول نظر آیا۔ فللہ الحمد۔

کاش جناب کی تشریف آوری بھی ہو جاتی اور ڈاکٹر صاحب، اور ہمارے مخدوم حضرت مولانا طلحہ صاحب مدفیوضہم جلوہ فرما ہوتے تو کیسی بہار آتی۔ میں مایوس نہیں، بلکہ پر امید ہوں کہ ان شاء اللہ ایسا روح پرور منظر بھی اللہ جل شانہ دکھائیں گے۔

مدرسہ کی عمارت کے لئے مالی فراہمی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مگر نہایت آہستہ آہستہ نئے ماحول میں، نئی دنیا میں یہ نیا کام ہے، اسی لئے ابھی رفتار میں تیزی دشوار ہے۔ دعاء فرمائیں کہ اللہ جل شانہ سہولت پیدا فرمائیں۔

مفتی شبیر صاحب نے جناب کے ایک اچھے تلمیذ رشید کا ذکر فرمایا تھا کہ وہ فی الوقت مظاہر میں ہے اور صلاحیت و استعداد، صلاح و تقوی کے اعتبار سے نہایت موزوں اور مناسب ہے۔ جناب سے درخواست ہے کہ اس ہونہار شاگرد کو یہاں کے لئے تجویز فرما دیں۔ میں نے یہ درخواست مفتی شبیر صاحب سے کر دی تھی کہ وہ جناب سے اس سلسلہ میں گفتگو فرما کر بندہ کو بھی آگاہ فرمادیں۔ اب براہ راست جناب سے درخواست پیش کرتا ہوں کہ اگر وہ طالب علم جناب کی نظر میں بھی باصلاحیت و معتبر ہیں اور بالخصوص فرانسیسی بھی بولتے ہیں تو ضرور ان کے لئے یہاں فیصلہ فرما دیا جائے۔ عمارت کے حاصل ہوتے ہی ان شاء اللہ تعلیم شروع کر دی جائے گی اور استاذ کی ضرورت ہوگی۔

اللہ کرے، دار العلوم کی مسجد بھی تیار ہو چکی ہو۔ دار العلوم کی طرف بھی برابر دل لگا رہتا ہے اور جی چاہتا کہ جلد از جلد وہاں حاضری کی سعادت حاصل کی جائے۔ مولانا ہاشم، مفتی شبیر اور دیگر اکابر اساتذہ کی خدمت میں بشرط سہولت سلام مسنون و درخواست ادعیہ۔ ڈاکٹر صاحب سے مراسلہ یا فون ہو تو بندہ کی طرف سے تشریف آوری کی درخواست کا ذکر فرما دیا جائے۔ مولانا عبد الرحیم صاحب سے بھی ملاقات کو ایک عرصہ گزر گیا۔ ان کی خدمت میں جناب اگر کوئی خط لکھیں اور یاد رہے تو اس عاجز کا سلام مسنون لکھ دیں اور درخواستِ ادعیہ بھی۔

فقط والسلام

محمد مظہر عالم عفی عنہ

۱۸/ دسمبر ۸۳ھ

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم حضرت مولانا الحاج محمد یوسف صاحب مدفیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد اور مدینۃ العلوم کے افتتاح کا مژدہ سنا اور طبیعت تڑپنے لگی کہ کاش اس پرانوار محفل میں یہ روسیاہ بھی حاضر ہوتا۔ کل تک بھی مسئلہ بین بین تھا، لیکن بالآخر یہی طے ہو رہا ہے کہ فی الحال سفر مناسب نہیں کہ اب ایک ماہ سے مدرسہ کے احوال میں بہتری پیدا ہوئی ہے اور طلبہ کی آمد کا بھی سلسلہ بڑھا ہے۔ اندرونی طور پر حالات میں استقامت پیدا ہوئی۔ اور اب ہر طرف سے ماحول و فضا پر سکون معلوم ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں پھر مدرسہ کو چھوڑنا نقصان دہ معلوم ہوتا ہے۔

الحمدللہ کہ طلبہ کی تعداد تیس سے بھی متجاوز ہو گئی ہے۔ چار طلبہ نے عربی بھی شروع کر لی ہے۔ مالیات میں بھی اب دروازہ کھلتا ہوا نظر آتا ہے۔ مدرسہ کے معاونین اور حامیین میں اضافہ ہی اضافہ ہے۔ اس طرح کافی حد تک اپنے آقا کی خواہش کی تکمیل کے لئے اب آسانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اللہ کرے کہ مدینۃ العلوم کا افتتاح بھی اس امت کے لئے ایک عظیم نعمت بن کر سامنے آئے اور اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کی اولاد، نسل در نسل کے اسلام پر ثبات کا ذریعہ بنائے۔

ختم نبوت کے سلسلہ میں مولانا فضیل صاحب سے رات تھوڑی دیر بات چیت ہوئی۔ اپنے ذہن میں جو باتیں تھیں، عرض کی گئیں۔ ان کان صواباً فمن اللہ۔ رات نو بجے وہ تشریف لائے ہیں اور اب ۸ بجے صبح واپسی ہے۔

میں نے عرض کیا کہ میں نہ حاضر ہو سکا، کم از کم میری چند سطریں ہی اپنے ساتھ لے جائیں۔

ممکن ہے یہی حاضری بن جائے اور موجبِ اجر و مغفرت ہو۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ کرے ملاقات کی جلد کوئی سبیل پیدا ہو۔

فقط والسلام
محمد مظہر عفی عنہ
۱۴/ ستمبر ۸۷

۲۰

راقم کے استاذِ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ، مظاہر العلوم، سہارنپور

از راقم السطور

بخدمت شیخ الحدیث حضرت مولانا یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بخدمت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب مد ظلہم العالی

باسمہ تعالی

سیدی و مولائی حضرت اقدس مد ظلکم العالی

بعد سلام مسنون،

حضرت والا کا فیکس موصول ہوا۔ گھٹنوں کی نئی تکلیف سے بہت ہی رنج ہوا۔ اللہ تعالی حضرت والا کو شفاء اور صحت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے۔

یہاں پر مسلسل برسات کی وجہ سے یہ مرض یہاں بہت عام ہے۔ کم سے کم ضرر والی گولیاں انشاء اللہ کسی آنے والے کے ہاتھ ارسالِ خدمت کروں گا، کہ عموماً اس کی دوائیں گرم زیادہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر ممکن ہو تو اسکے جو دیسی لیپ ملتے ہیں، وہ لگا کر گھٹنے پر روئی چپکانے سے آرام زیادہ اور دیر پا رہے گا۔ ہمارے ایک دوست ڈاکٹر سے پوچھ کر یہ باتیں تحریر کی ہیں۔

بحمد اللہ، عزیز محمد سلمہ اور اس کی والدہ کی طبیعت اچھی ہے۔ آئندہ ہفتہ ختنہ کرانے کا ارادہ

ہے۔ دعاوں کی درخواست ہے۔

گذشتہ کل خواب دیکھا کہ مغرب عشاء کے مابین پھر سورج طلوع ہو گیا۔ نہایت سرخ ہے۔ اہلیہ کو جاگتے ہی خواب بتا کر میں نے کہا کہ اچھا ہے تو پھر لڑکے کی بشارت ورنہ پھر کسی جگہ پر بڑی قیامت کی علامت ہے۔ اللہ محفوظ رکھے۔

دعوات و توجہات کی عاجزانہ درخواست ہے۔

فقط والسلام

آپ کا ادنی خادم

یوسف متالا

۱۹۹۹/۷/۶

شیخ الحدیث حضرت مولانا یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بنام راقم السطور

عزیز مکرم سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط بہت پہلے ملا تھا، لیکن اس وقت بعض اعذارِ شدیدہ کی وجہ سے فوری جواب نہ لکھ سکا۔ اس سے خوشی ہوئی کہ اصل مقصود حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی سیرت وسوانح کی ترتیب ہے اور خلفاء کا تذکرہ ضمنی ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ میرا تذکرہ نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ اور اگر ضروری ہی ہو تو بس بہت مختصر ولادت، سن فراغ، ابتدائے تدریس، اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق آئے۔ باقی سب حذف کر دیا جائے۔

اچانک عزیزہ خدیجہ سلمہا یاد آگئی۔ اس کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالی بہر نوع عافیت سے رکھے۔ اور زوج مناسب دیندار دے، جس سے اولاد صالحہ وجود میں آئے۔ اور اس کی والدہ کو بھی صحت عطا فرمائے۔ دونوں سے میرا سلام مسنون کہہ دیں۔

میری طبیعت کچھ عجیب طرح کی ہے جو زبانی ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ خاص طور سے دعا کرتے رہو۔ اتنا لکھ دوں کہ کسی نے شدید قسم کا سحر کر دیا جس کا مقصد قتل وازہاق روح ہے۔ اتنا صرف دعا کے لئے لکھ دیا۔

اپنے احباب خصوصاً عزیزم مفتی شبیر احمد سلمہ اور عزیزم مولوی بلال احمد سلمہ سے ضرور کہہ دیں۔ اگر روضۂ پاک پر حاضری ہو تو صلوۃ وسلام غلامانہ پیش کر کے دعا کی درخواست کر دیں۔ بس یہ خواہش ہے کہ مرنے سے قبل حقوق اللہ و حقوق العباد ادا ہو جائیں۔ اور موت اس حال میں آئے کہ اللہ تعالی بندہ سے راضی ہو اور بندہ اپنے مالک سے۔ آمین یا اکرم

الاکرمین وارحم الراحمین۔ سفر بعید ولا زاد والی بات ہے، لیکن رب کریم سے معاملہ ہے۔ باوجود نااہلی اور عدم استحقاق کے کرم ہی پر دارومدار ہے، تو ذات کریم سے کرم ہی کی لَو لگا رکھی ہے۔ آگے خالی ہاتھ ہیں۔ لا تقنطوا من رحمة الله پر نظر جاتی ہے اور افضل ما نعد شهادة أن لا اله الا الله بار بار یاد آتا ہے۔ والمطلوب من الكريم الخاتمة الحسنیٰ والعفو والكرم۔

والسلام

بندہ عاصی

محمد یونس عفا اللہ عنہ

۹/ شعبان المعظّم ۱۴۰۵ھ

عزیزِ مکرم سلمکم اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے دو پرچے یکے بعد دیگرے ملے۔ خیریت کے ساتھ مزید باتیں معلوم ہوئیں۔ آپ حضرات کی یاد آتی رہتی ہے، اور جس اخلاق سے پیش آئے اس کا اثر دل پر باقی ہے۔ جزاکم اللہ۔ بچوں کے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالی تمہاری اہلیہ کو صحت دے کر صاحبِ اولاد کرے۔ کسی کو دکھالو، کہیں جن کا اثر تو نہیں ہے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب مندوب کی حیثیت سے حج میں آئے تھے۔ ان سے طویل ملاقات حسبِ عادت بہت فراخ دلی ولسانی کے ساتھ ملتے رہے۔ کل جدہ گئے اور وہاں سے مدینہ طیبہ روانہ ہوں گے۔

میری صحت تقریباً دو ہفتہ سے خراب ہے۔ نزلہ بخار تنفس کی شکایت ہے۔ ساری دوائیں بیگ میں تھیں، مگر مقدر کہ وہ بیگ مع تمام مافیہ کے ضائع ہو گیا۔ اس لئے ڈاکٹر بیگ صاحب سے قدیم نسخہ حاصل کرلیں اور ایکسرے رپورٹ کے بعد ڈاکٹر صاحب کا جو خیال اور تجویز ہو وہ بھی لکھیں۔ دوا لکھوا کر ضرور بھیج دیں، اور ان کو سلام مسنون کہہ دیں۔

اہلیہ وخدیجہ سلمہا کو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ میں تم دونوں کے لئے خاص طور سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالی قبول فرمائیں۔ مفتی شبیر ومولوی بلال، حافظ علی، منشی جی، قاری صاحب اور دیگر حضرات کی خدمت میں نام بنام سلام عرض ہے۔

والسلام

محمد یونس عفا اللہ عنہ

۱۵ ذی الحجۃ ۱۴۰۷

۱۹ اگست ۱۹۸۷

مکۃ المکرمۃ

عزیز مکرم سلمہ اللہ وبارک فی علمہ وعرفانہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک پرچہ ایک صاحب کے خط میں لکھا ہے، غالباً آپ کو مل گیا ہو گا۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ ۲۴/ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ کی رات میں والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہو گئی، ان کے لئے دعاء مغفرت وایصال ثواب کریں۔ مجھ پر احسان ہو گا۔

آپ کی مرسلہ چیزیں گدا، شیشہ، قینچی، چشمہ دھونے کی چیز پہونچ گئیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اگر موجود ہو تو اپنی والدہ صاحبہ اور اسی طرح اہلیہ وخدیجہ سلمہا کو بہت بہت سلام کہہ دیں۔ اللہ پاک سب کو شاد تام رکھے۔ مدرسہ کے اسٹاف سے سلام مسنون عرض کر دیں اور سب سے دعاء مغفرت کے لئے کہہ دیں، خاص طور سے مولانا ہاشم صاحب، مفتی شبیر احمد، مولوی بلال، مولانا اسلام الحق صاحب سے۔ خدا کرے تم سب ہر طرح بخیر ہو۔

والسلام

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ

شب جمعہ ۱۸/ ۴/ ۱۴۰۸ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ
عزیز گرامی قدر بارک اللہ فی علمکم وعرفانکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل منشی جی تشریف لائے، آپ کا ہدیہ کھجور کا ڈبہ اور کپڑا لائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ مزید باتیں زبانی معلوم ہوئیں۔ بعض اور لوگوں نے رمضان ہی میں کہا تھا کہ امسال کیا عمرہ کے لئے جارہے ہیں۔ میں نے نفی میں جواب دیا لیکن انہوں نے بتایا کہ وہاں تو مشہور ہے کہ آپ آرہے ہیں۔ اس کی حقیقت منشی جی جو آپ کا خط لائے، اس سے معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی ترقیات سے نوازے۔ والخیر فیما وقع۔ میں آپ کے لئے صلاح وفلاح وترقیات اور آپ کے مدرسہ کی ترقیات ظاہرہ ومعنویہ اور شرور سے کلی حفاظت کے لئے دل سے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔

اپنی اہلیہ اور بچی کو بہت بہت سلام کہہ دیں۔ ان دونوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور تم سب گھر والے بلکہ سارا مدرسہ اور مدرسہ والے یاد آتے رہتے ہیں اور سب کے لئے دعاء خیر کرتا رہتا ہوں اور سب سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست بھی کر رہا ہوں۔

مولانا ہاشم صاحب کی بچی کی بیماری سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ پاک صحت وعافیت سے نوازے۔ ان کو غفلت نہ کرنی چاہئے، کسی عامل کو بھی دکھالیں اور ظاہری علاج کی طرف بھی پوری توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ خیر مقدر کریں۔

حضرت مولانا طلحہ صاحب دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی خدمت میں (یعنی گھر) کھجوروں کے ڈبے بجائے تین کے چار پیش کر دئے۔ آج سے مدرسہ میں داخلہ شروع ہوگیا ہے۔ خیر کی دعا کرتے رہیں۔ اس ناکارہ کے لئے خیر وصلاح، عزت وآبرو کی حفاظت اور علمی وعملی وروحانی ترقی کے لئے دل سے دعا کرتے رہیں۔

والسلام

بندہ محمد یونس عفااللہ عنہ

مظاہر علوم سہارنپور

۱۱شوال المکرم۱۴۰۸ھ

عزیز گرامی قدر مولوی محمد یوسف صاحب متالا سلمہ اللہ ورقاہ مدارج الکمال
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اس سے پہلے بھی ایک خط ملا تھا جس کا جواب دستی بھیج چکا ہوں، شاید مل گیا ہو۔ اس کے بعد یہ خط آیا۔ آپ کی اور اہل مدرسہ کی خیریت سے خوشی ہوئی۔ ہمارے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ اپنی نااہلی اور طبعی کمزوری کی وجہ سے غصہ ہو جانے سے بسا اوقات بہت پریشان ہو جاتا ہوں۔ آج کل بھی ایک ایسی بات پیش آگئی۔ میں نے کچھ کہی، نقل کچھ ہوئی۔ میں صحیح بات یہ ہے کہ جھگڑوں کا آدمی نہیں ہوں۔

مولوی محمد علی صاحب کی مجھے کوئی خبر نہیں اور نہ ہی آپ کی روانہ کردہ رقم ملی۔ آپ خاص طور سے دعا کرتے رہیں۔ اہلیہ اور عزیزہ خدیجہ سلمہا اور اہل مدرسہ کو سلام مسنون کہہ دیں۔

حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب مدظلہ تشریف فرما ہیں، سلام کہتے ہیں۔

والسلام

۱۲ فروری، ۱۹۸۹ء

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ

عزیزم گرامی قدر مولانا یوسف متالا سلمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خطوط ملتے رہے، لیکن اپنی پریشانی کی وجہ سے ایک خط کا بھی جواب نہ دے سکا۔ اب تک کتاب دستیاب نہ ہو سکیں اور نہ ہی بظاہر کوئی آسان صورت قریب میں نظر آ رہی ہے۔ بس دعا فرمائیں اور طلبہ سے ضرور کرائیں۔ اہلیہ، بچی اور سب دوستوں کو سلام مسنون کہہ دیں۔ اگر مدینہ طیبہ حاضری ہو تو مجھے بھی صلوۃ وسلام اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
محمد یونس عفی عنہ
۱۵؍ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی قدر و منزلت سلمکم اللہ ورقاکم درجات الکمال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ اہل وعیال کے ساتھ بعافیت ہوں گے۔ اللہ کرے محمد سلمہ اور اس کی ماں ہر طرح بعافیت ہوں۔ اللہ پاک اس کو آپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

میری صحت کی ناہمواری کا علم تو ہوتا ہی رہتا ہو گا۔ دعائے خیر کرتے رہیں اور گھر والوں اور مولوی جنید سلمہ کو سلام مسنون کہہ دیں۔

والسلام

محمد یونس

مظاہر علوم، سہارنپور

۲ر رجب ۱۴۱۲ھ

عزیز گرامی جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خطوط بھی آتے رہے، پیامات بھی ملتے رہے، عصا بھی ملا، اور بعض چیزیں بھی ملتی رہیں، مگر اپنی قدیم کوتاہی کسی کی رسید نہ دی اور نہ شکریہ کا خط لکھا۔ کل حضرت مولانا طلحہ صاحب تشریف لے جارہے ہیں۔ آپ لوگوں کی یاد تازہ سے تازہ تر ہوتی جارہی ہے۔ اللہ پاک اپنے خاص کا معاملہ فرمائے اور آپ کے جلسہ کو کامیاب بنائے۔ جانے والوں کے جانے میں سہولت ہو اور تمام مراحل بسہولت پورے ہوتے رہیں۔
عزیزم مولوی جنید سلمہ، اس کی اہلیہ، اور آپ کی اہلیہ، مفتی شبیر احمد صاحب اور دیگر مدرسین کو بشرطِ سہولت نام بنام سلام عرض ہے۔ منشی جی کو بھی دعاؤں میں یاد کرتے ہیں۔ میرا حال بھائی طلحہ صاحب سے معلوم ہو جائے گا۔

والسلام
محمد یونس
شب ۲۲/۱/۱۴۱۴ھ

عزیز گرامی قدر سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خیریت دوستوں سے معلوم ہو جاتی ہے۔ نکاحِ جدید کا علم ہو گیا۔ آپ کے لئے دل سے دعا کر رہا ہوں۔ بعض وقت اپوزیشن کی تکلیف دہ کوشش کا علم ہوتا ہے۔ دل سے دعا کر رہا ہوں۔ آپ اپنی خیریت لکھیں۔ پرسانِ احوال کو سلام مسنون۔

والسلام

محمد یونس

شب۲۸/۸/۱۴۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
عزیز محترم محب مکرم زاد لطفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خطوط ملتے رہتے ہیں لیکن خط لکھنے اور جواب دینے میں بہت زیادہ سست واقع ہوا ہوں۔ بلا تردد چار پانچ یا کچھ کم خطوط سالہا سال سے پڑے ہوئے ہیں اور جواب کی نوبت نہ آئی، لیکن اس کا مطلب غفلت یا تغافل نہیں، بلکہ جواب میں تساہل ہے۔ ورنہ دوستوں کو یاد رکھا جاتا ہے۔ آپ کے مختلف النوع ہدایا، ثیاب و عطور و نقود ملتے رہتے ہیں، جزاکم اللہ فی الدارین خیر الجزاء۔

آپ کے اہل خانہ اور آنے والے ثمرۃ الفواد کے لیے دل سے دعا کرتا رہتا ہوں، اللہ پاک با مراد فرمائے اور سب کو خیر و عافیت سے رکھے۔

ایک خاص بات ذہن میں آتی ہے، مختصر یہ ہے کہ برادرم جناب مولانا طلحہ صاحب زید مجدہ کا خیال رکھیں، ان کو فراموش نہ کریں۔ اور امید بھی ہے ایسا نہ کرتے ہوں گے، لیکن تذکرہ مقصود ہے۔

سب پرسان احوال بالاخص اپنے اعزہ— مفتی شبیر، مولوی بلال و مولوی عبد الرحیم و مولانا عمر جی کی خدمات میں سلام مسنون۔

والسلام
محمد یونس
مظاہر العلوم، سہارنپور
شب ۳؍ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی محب سامی بارک اللہ فی علمکم وعرفانکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خطوط اور ساتھ ہی ہدایا بھی ملتے رہتے ہیں، جزاکم اللہ خیر الجزاء۔

آپ کے دوست بھائی بشیر صاحب کا ارادہ معلوم ہوا، اللہ پاک ان کی جان ومال میں برکت دے اور آفات سے بچائے، آمین۔ لیکن یہ ناچیز اس قابل نہیں اس لیے معذرت ہے، اس میں سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ طبیعت ان کے ہدیہ کی منتظر ہو جانے لگی۔ جو کریم آقا بندہ پروری کر رہے ہیں اس کے کرم ہی کی طرف نظر چاہئے اور اگر کوئی بغیر التزام کے ہدیہ کرتا ہے یا ایسا التزام جس کی طرف توجہ نہیں ہوتی تو اس کا ہدیہ اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو اللہ کا انعام ہے، اس کے قبول کرنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے، وہ تو موجب شکر ہے۔ اللہ پاک آپ کے گھر ہر طرح کی عافیت رکھے، ولد صالح عطا کرے۔ اہلیہ کو کوئی تعویذ لکھ کر ضرور باندھ دیں اور یہ یا حافظ یا حفیظ پڑھتے رہیں۔

والسلام

محمد یونس

۲۱/شوال المکرم/۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام سید مجد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا فیکس ملا سارے احوال معلوم ہوئے اللہ پاک محمد سلمہ اور اسکی والدہ اور اُسکو ہر طرح بخیر وعافیت رکھیں۔ اور محمد سلمہ کو عمر طبعی تک صحت کے ساتھ پہونچائیں اور عالم دین بنائیں۔ آپ نے سبکی آمد رفت لکھی ہے اس پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور ہونا بھی چاہئے لیکن اخوک بکری لاتامنہ پر عمل رکھیں ضرات کا مسئلہ ہے محمد سلمہ کی والدہ ک ہدایت کریں کہ والدین یا آپ یا اپنے خواص کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ کی کوئی ابھی استعمال نہ کریں یہ صرف احتیاطی تدبیر ہے معاملہ اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ سبکو سلام مسنون۔

والسلام

محمد یونس

مظاہر علوم، سہارنپور

۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

۔۔۔ بندہ کی کوئی کتاب کسی مودودی کے پاس نہیں ہے۔ بندہ کو آپ سے زیادہ اپنے دین کی فکر ہے، گو اپنی نااہلی سدّ راہ بنی ہوئی ہے۔ حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک صاحب کو جن کو ندوۃ العلماء میں حدیث پاک کا مدرس بنانا تھا یہاں چند سال قبل حدیث پاک پڑھنے کے لئے بھیجا تھا۔ فراغت کے بعد انہوں نے کچھ حواشی نقل کئے تھے۔ میری معلومات میں وہ مودودی نہیں تھے۔ آپ کا ہزاروں میل دور بیٹھ کر بدگمانی کرنا اور طعن کے انداز میں تحریر لکھنا موجبِ اذیت اور رنجِ بے نہایت ہے۔ والی اللہ المشتکیٰ۔ محمد یونس۔

۲۱

حضرت مولانا محمد یحیی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم ومکرم حضرت مولانا زیدت معالیکم

سلام مسنون،

امید ہے کہ بعافیت ہوں گے۔ ۱۲/۵ بروز جمعرات کو آنجناب نے فون پر اعزاز بخشا تھا۔ اسی دن لاہور سے جلد اول چھپ کر ۱۴۷ نسخے الحاج بھائی صغیر احمد صاحب سے موصول ہوئے۔ دوسرے ہی دن سے جناب محترم بلال معلم صاحب کو فون پر عرض کیا اور انہوں نے فرمایا کہ دو تین روز میں، چنانچہ ۱۲/۱۰ کو وہ ۸۰۰ کتب ﴿۴۰۰ جلد اول مطبوعہ لاہور + ۴۰۰ جلد ثالث مطبوعہ کراچی + ۲ بنڈل وہ متفرق کتب جو آنجناب لاہور میں چھوڑ آئے تھے + پلاسٹک کور﴾ کارٹونوں میں پیک یہاں سے لے گئے اور فرمایا تھا کہ دوسرے ہی دن جہاز جارہا ہے۔ خدا کرے عافیت سے حفاظت سے جلدی پہنچ جائے۔

ہندوستان کے لئے جو ۴۰۰ نسخے جلد ثالث کے ہم نے کراچی سے بھجوائے تھے، بلال معلم صاحب نے مزید کچھ دن رکنے کے لئے کہا اور بتایا کہ وہ کراچی سے بسہولت بمبئی بحری جہاز سے بھجوادیں گے۔

الحاج بھائی صغیر صاحب کا گرامی نامہ ملا، جس میں تحریر فرمایا ہے کہ میں تو مدینہ والوں سے خرید کر پڑھ رہا ہوں۔ میں نے ۴۶ نسخے رکھے ہیں، جن کے بارے میں مولانا متالا صاحب سے پوچھا ہے۔ مولوی زبیر، مولانا یوسف صاحب، مفتی ولی حسن، بھائی صغیر، مولانا عزیز الرحمن، مفتی مختار الدین کو ۳ جلدوں کا سیٹ روانہ کر دیا ہے۔

ایک بات یہ عرض کرنی ہے کہ تصحیح نامہ جلد ارسال فرماویں۔ چاہے ایک ایک جلد کا ہی

ارسال فرماویں کہ اس کاتب کو پکڑ کر کروانے میں وقت لگے گا۔ دوسرے یہ کہ لاہور جلد اول کے مسوّدہ کے ارسال فرمانے کے بارے میں آنجناب نے لاہور تحریر فرمادیا ہو گا۔ تیسرے یہ کہ ملفوظات حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ اگر کچھ ہو گئے ہوں تو ارسال فرمانا شروع کریں تا کہ کام شروع کرایا جاسکے۔ چوتھے یہ کہ سوانح حضرت شیخ کے آخر میں جو سبز سٹیکر لگایا گیا ہے جس پر درج ہے ''ہجرت تا وصال کے باب کو طویل ہونے کے باعث ان شاء اللہ جز ثانی کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔ حضرت کے ہجرت، قیامِ مدینہ منورہ کے حالات اور وفات کی تفصیل جز ثانی میں ملاحظہ فرمائیں۔'' اس سلسلہ میں کیا کوئی کام شروع ہوا ہے یا ہو گا؟ اس کی کیا نوعیت ہو گی؟ پانچویں بات جواب طلب یہ ہے کہ دوسرا ایڈیشن کب تک اور کتنی مقدار میں چھپوانے کا ارادہ ہے؟ چھٹی بات یہ کہ آپ کو جلد ثالث ۲ عدد، ایک بغیر کور کے اور ایک کور کے ساتھ، ارسال کی تھیں۔ امید ہے کہ مل گئی ہوں گی۔ بُک سینٹر بریڈ فورڈ والے افتخار قریشی ہم سے تقریباً ۴۵ قسم کی حضرت نور اللہ مرقدہ کی کتب لے گئے ہیں۔

اور کیا عرض کروں۔ خط لکھنے میں چور ہوں۔ بے ترتیب خط لکھتا ہوں۔ مولانا احمد علی صاحب کے دو خطوط ملے۔ ان کو سلام مسنون۔ میرے گھر کے سب بچے اُنہیں سب یاد کرتے ہیں، اور بار بار اصرار سے پوچھتے ہیں کہ وہ کب آئیں گے۔ جزاہ اللہ۔ ماشاء اللہ، وہ آپ کی تربیت کی اچھی نشانی ہیں۔

مدرسہ کی عمارت کے لئے اب امید ہے کہ ان شاء اللہ جلد صورت ممکن ہو گی۔ اللہ جلّ شانہ اپنے غیب سے ہر امر پر مدد فرمائے۔ دعاؤں کی بہت ہی احتیاج ہے۔ اس وقت مدرسہ میں ۶۷ طلبہ، ۶ اساتذہ، ۵ جماعتیں ہیں۔ توجہ وہمت اور دعا سے مدد فرمائیں۔

فقط والسلام

یکم ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ ۱۴/ ۱۲/ ۸۵

محمد یحییٰ مدنی عفی عنہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا زاد مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بعافیت ہوں گے۔ایک طویل عرصہ کے بعد جناب کا گرامی نامہ ملا اور 'سلوک و احسان' کے پہنچنے کی اطلاع بھی ملی۔امید ہے ذوالقعدہ و ذوالحجۃ کا مشترک شمارہ بھی پہنچ گیا ہو گا۔اگر جناب کے ایماء پر کوئی صاحب 'سلوک و احسان' رسالہ کے لندن میں پھیلنے کے لئے سعی فرماویں تو رسالہ کی عمومیت میں اضافہ ہو گا۔پہلے بھی عرض کیا تھا کہ آنجناب کے مضامین خصوصاً سلوک کی لائن کی مساعی کا انتظار رہتا ہے تاکہ زیب رسالہ کیا جاسکے۔اگر دار العلوم کے 'رات دن'، 'چوبیس گھنٹے' پر ایک مضمون آجائے جس میں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کا اپنی اصلاح کا فکر، اعمال ذکر و شغل، اعتکاف خصوصاً طلبہ کا باری باری اعتکاف وغیرہ کی تفصیل آجائے اور حضرت قدس سرہ کی دیرینہ تمنا کہ ہر مدرسہ کے ساتھ خانقاہ ہو وغیرہ وغیرہ، مجلس درود شریف وغیرہ۔

۱)حافظ شاہد صاحب حج کو گئے ہوئے ہیں، ایک ماہ تک واپسی ہو گی۔

۲)مولوی جمیل صاحب مع جماعت اقراء حج پر گئی ہوئی ہے، واپسی پر ان شاء اللہ ضرور تقاضا کروں گا۔ہمارے یہاں اس سلسلہ کا کوئی کاغذ نہیں ہے۔

۳)حضرت شیخ اور ان کے خلفائے کرام کی تینوں جلدوں کی اغلاط کی نشاندہی مل گئی ہے۔کوئی خدا کا بندہ اس کے اخراجات بطور قرض اس طرح برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے کہ فروخت پر رقم واپس کر دی جائے گی تو ان شاء اللہ دوبارہ چھپ سکتی ہے۔اب کاغذ طباعت وغیرہ پہلے سے بہت زیادہ ہے۔

۴)مکاتیب کی ترتیب سے از حد خوشی ہے۔اللہ جل شانہ ہمیں اس کی طباعت کی سعادت

نصیب فرمائے۔

دار العلوم، مدینۃ العلوم، آنجناب کے لئے، آپ کے اہل بیت کے لئے اور متعلقین کے لئے دعائے دل بارگاہ رب العزت میں درپیش ہے اور آپ سے بھی ایسی ہی درخواست ہے۔

والسلام

محمد یحیی مدنی عفی عنہ

۱۹/۷/۸۹

۱۶، ربیع الثانی ۱۴۱۲
24/10/91

مخدومی ومکرمی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا، دامت برکاتہم العالیۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے بعافیت ہوں گے۔ ہر دو گرامی نامے موصول ہوئے۔ تذکرہ شیخ عبد الوہاب علی متقیؒ انشاء اللہ جمادی الثانیۃ کے شمارہ میں چھپ جائے گا۔ جزاک اللہ۔ جمادی الأولی کا شمارہ مکمل ہو چکا ہے۔

پہلے گرامی نامہ کے سلسلہ میں تفصیلاً جواب اس طرح ہے۔

۱۔ جب کام کرنے کا پختہ عزم کر لیا جاتا ہے تب ہی شروع کرنا مناسب ہوتا ہے۔ اس سے پہلے صرف ضیاعِ وقت ہے۔ ویسے بھی فراغ نہیں۔

۲۔ مولانا حبیب اللہ صاحب مشکوۃ شریف ہر دو جلد ختم کرا کر واپس مدینہ پاک جا چکے ہیں۔ آپ ان سے خط وکتابت فرماویں۔ اگر وہ کچھ لکھ دیں گے تو اس کو مستقلاً کتابچہ یا آخری حصہ کا جزو بنا دیا جائے گا۔

۳۔ کتاب حضرت شیخ اور خلفائے کرام کی کتابت شدہ کاپیاں پیسٹ کی ہوئی موجود ہیں۔

۴۔ ساتھ ہی جناب کی طرف سے لکھوایا ہوا طویل اغلاط نامہ بھی محفوظ ہے۔

۵۔ اب اگر کام شروع ہوگا تو سب سے پہلے پیسٹ سے کاپیاں اکھڑوا کر کسی ذمہ دار کو اجرت پر بٹھا کر کاتب سے پہلے تصحیح بنوائی جائے گی اور دوبارہ اس کو دیکھا جائے گا۔ پھر کاپی دوبارہ پیسٹ ہوں گی۔

۶۔ اگرچہ کتابت کا خرچہ بچ جائے گا، لیکن پہلے کے مقابلہ میں کاغذ کی قیمت، طباعت کی

قیمت، تجلید وغیرہ بہت زیادہ کئی گنا بڑھ چکے ہیں۔ شاید یہ کتابت کا بدل ہو سکیں یا مزید خرچ ہو۔

۷۔ مولانا یوسف صاحب لدھیانوی مشغول اور بیمار ہیں۔ مفتی احمد الرحمٰن صاحب کے وصال کے بعد سے مسلم شریف بھی پڑھا رہے ہیں۔ اور اپنا تصنیف تالیف اور شہیر صاحب سے انگریزی ترجمہ کرانے میں، جنگ کا صفحہ سوال جواب، بینات وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں۔ ان سے وقت ملنا مشکل ہے۔ میری بھی کبھی چھ ماہ میں اتفاقاً ملاقات ہو جاتی ہے۔ ویسے کوئی مشورہ ضرور کیا جا سکتا ہے۔ دو دفعہ ہسپتال رہ کر آئے ہیں۔ دو آپریشن ہو چکے ہیں۔ ہرنیاں وغیرہ۔

۸۔ ہم نے حال ہی میں حضرت شیخؒ کی آپ بیتی ۱۵۵۰ صفحات پر جلی قلم اور بڑے سائز پر اور فضائل درود شریف بیروت والی وغیرہ چھپوائی ہیں جو پیکٹ ارسال ہیں۔

۹۔ یہ بھی معلوم ہونا بہت ضروری ہے کہ جناب کو کتنی مقدار ر تعداد حضرت شیخؒ اور خلفائے کرام کے درکار ہوں گے۔

۱۰۔ پہلی قسط میں جناب کتنی رقم فراہم کر سکیں گے۔ تاکہ اگر کام شروع ہو تو جلد ختم ہونا ضروری ہے۔ ورنہ تاخیر میں ادھورا رہ جاتا ہے۔

۱۱۔ ہم اپنے نسخوں کی قیمت آپ کو دو سال میں ادا کر سکیں گے۔ یا آپ ہم سے اس کے بدلہ ہماری مطبوعات میں سے کچھ خرید لیں جس کا ایک ایک نسخہ یا فہرست بھجوائی جا سکتی ہے۔

والسلام

محمد یحییٰ مدنی

۱۷/۱/۹۳ء

مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زاد مجدکم السامی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ کچھ عرصہ قبل جناب نے 'خلفائے کرام' چھپوانے کے لئے لکھا تھا، لیکن اہم بات تصحیح اغلاط تھیں، اس لئے خیال رہا کہ تصحیح کرانے کے بعد ہی کچھ لکھا جائے گا۔

یہاں تو پاکستان میں مانگ نہ ہونے کے برابر ہے۔ چند دن سے اس کی تصحیح بنوا رہے ہیں۔ جناب کی ارسال فرمودہ کاپی کو سامنے رکھ کر تصحیح بن رہی ہے، جو ان شاء اللہ قریب تکمیل ہے۔

جناب نے لندن میں اس کی طلب لکھی ہے، اس لئے خیال ہے کہ چھپائی پر جو بھی لاگت آئے۔ ۷۵۰ نسخے تو جناب لے لیں اور ۲۵۰ ہم رکھ لیں۔

پہلے سے اب کافی فرق ہو گیا ہے، اس لئے گزارش ہے کہ ایک اندازے کے موافق کام شروع کرنے کے لئے دو ہزار پونڈ ارسال فرمادیں تاکہ کام شروع کرنے کے لئے کاغذ کا نظم کیا جاسکے۔ تجلید اگر عمدہ ریگزین پولیتھن کی چاہیں تو ۱۳۷ روپے پاکی لاگت آئے گی اور اگر سادہ چاہیں تو تقریباً ۱۱۶ روپے پاکی لاگت آئے گی۔

یہ سب کچھ تخمینہ و اندازہ ہے۔ مکمل حساب چھپائی کے بعد ہی ہو سکے گا۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں جلد ہی اپنی رائے عالی سے مطلع فرماویں گے۔

باقی سب خیریت ہے۔ ماہ مبارک متوجہ ہے۔ تاخیر سے پھر کام مؤخر ہو جائے گا۔ ماہ مبارک میں نہ معلوم جناب کا کیا نظم ہے؟ حجاز تشریف لے جائیں گے؟

یہاں تک لکھ کر یہ خط عزیز حافظ محمد شاہد سلمہ کے حوالے کر دیا ہے تاکہ وہ اندازے خرچ وغیرہ کے لکھ دے۔

امید ہے اب جناب کا مرض رفع ہو گیا ہو گا۔

والسلام

محمد یحیی مدنی عفی عنہ

۱) آفسٹ کاغذ سادہ جلد۔ تقریباً لاگت ۱۱۶ روپے

۲) آفسٹ کاغذ امپورٹڈ پولیتھن جلد۔ تقریباً لاگت ۱۳۷ روپے

مخدوم ومکرم مولانا محمد یوسف صاحب زاد مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے بعافیت ہوں گے۔ بہت ہی ندامت کے ساتھ آپ سے معذرت ہے کہ آپ کے سوالات کے جوابات لکھنے میں آپ کو بہت ہی کلفت پہنچائی کہ تاخیر بہت ہوگئی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو اپنی نالائقی، لکھنے کے فن سے عاری ہونا۔ دوسرے یہ کہ امروز فردا پر ڈالتا رہا۔ آج سب کام چھوڑ کر صبح سے ایک طالب علم کو لے کر بیٹھا اور اس سے کچھ لکھوایا۔ امید ہے معاف فرمادیں گے۔

دو عدد بیڈ چادر مع تکیہ غلاف کے سیٹ جناب عبد الرحمن صاحب یعقوب باوا کے بدست ارسال ہیں۔ ایک آنجناب کے لئے اور ایک جناب محترم مولانا محمد ہاشم صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش ہے۔ قبول فرما کر احسان فرمادیں۔

جناب عبد الرحمن یعقوب باوا کے ہمراہ کچھ جوابات جو لکھے وہ بھی ارسال ہیں۔ اللہ جل شانہ آپ کی اور آپ کے مدرسہ کی ہر نوع کی بہت بہت مدد فرماویں۔

جناب مولانا محمد ہاشم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون ۔

فقط والسلام
محمد یحییٰ مدنی عفی عنہ

مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مد ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے بعافیت ہوں گے۔ آنجناب سے ماہ مبارک میں آخری ملاقات مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد کوئی گرامی نامہ وغیرہ نہ ملا۔ اگرچہ آنجناب کی خیریت وسفر وحضر کے احوال احبّاء سے معلوم ہوتے رہے۔

چند یوم قبل بھائی بلال معلم نے تیس ہزار روپے مانگے، اور اس کے چند یوم بعد مولوی جمیل صاحب نے آنجناب کا گرامی نامہ دیا جس سے تفصیل معلوم ہوئی۔ فوراً انتظام نہ ہونے کی وجہ سے رقم تو پیش نہ کر سکا۔ البتہ یہ ارادہ ضرور کر لیا تھا کہ کتاب کے سلسلہ میں پوری تفصیل آنجناب کو لکھ دوں گا اور رقم بھی کہیں سے مہیا کر کے ضرور ارسال کر دوں گا۔ لیکن کراچی آج کل فسادات کی آماجگاہ ہے۔ ڈاک کا نظام درہم برہم ہے۔

تفصیل درج ذیل ہے

{۱} جلد اول بھائی صغیر صاحب سے 795 عدد وصول ہوئیں 400 لندن بھیج دی گئی تھیں۔ اور 395 میرے پاس بچ گئی تھیں۔ انہوں نے فی جلد کی لاگت 31 روپے 14 پیسے بتائی تھی۔

{۲} جلد ثانی وجلد ثالث کراچی میں چھپی تھیں 1200-1200 لندن اور ہندوستان 400-400 روانہ کی گئی تھیں۔ وہ خرچ جو تحریر میں آسکا تھا وہ درج ذیل ہے:

جلد ثانی پر	29186 روپے
جلد ثالث پر	29698-64 روپے
	58884-64 روپے
آنجناب سے وصول	52000
آپ کی طرف بقایا	6884-64

اس طرح ہر دو جلد ثانی وثالث کی مجموعی لاگت 49 روپے 7 پیسے پڑی فی دو کتاب جلد ثانی وثالث۔ یہ وہ حساب ہے جو لکھت میں آسکا۔ یقیناً اس کے علاوہ بھی خرچ ہوا ہے جس کی طرف سے کوئی مطالبہ نہیں۔

395 سیٹ بندے کے پاس تھے۔ آنجناب نے چلتے وقت کچھ سیٹ تقسیم کرنے کے لئے کہے تھے اور کچھ از خود دوبارہ دوسرے سفر میں تشریف آوری پر تقسیم فرمائے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی

۲- حضرت مولانا محمد زبیر صاحب

۳- حضرت مفتی ولی حسن صاحب

۴- بھائی صغیر احمد صاحب

۵- مولانا عزیز الرحمن صاحب

۶- سید مختار الدین صاحب

۷- حافظ محمد شاہد صاحب

۸- محمد یحییٰ مدنی

{۹ تا ۱۱} تین سیٹ آنجناب کو بذریعہ آپ کے طالب علم کے بدست بھیجے

۱۲- حکیم اختر صاحب

۱۳- ختم نبوت لائبریری کراچی

۱۴- مفتی شاہد صاحب

۱۵- مولانا اشرف صاحب پشاور

۱۶- مولوی جمیل اقراء ڈائجسٹ

{۱۷ تا ۲۸} بارہ سیٹ مولانا یوسف صاحب لدھیانوی نے اپنے رفقاء مفتی احمد الرحمن۔

مولاناعبد الرحیم اشعر۔یعقوب باوا۔ مولاناسعید جلال پوری منظور الحسینی وغیرہ کے لئے

۱-۲۹سیٹ برائے برما

۳۰-

۳۱-ڈاکٹر عبد الحی صاحب بواسطہ مولوی یوسف

۳۲-مولانا اجمل صاحبزادہ مولانا عبید اللہ انور

۳۳-بلال معلم

۳۴-یوسف ورانچہ

۳۵-ابراہیم سعید

۱-۳۶سیٹ برائے تصحیح

۳۷-شیخ عبد السلام چاولہ

۳۸-مولانا عبد الحفیظ صاحب مکی

۳۹-مولانا فقیر محمد صاحب

۴۰-مکتبہ دار العلوم کورنگی۔ مفتی رفیع کو آنجناب نے دیا

{۴۱ تا ۶۰} بیس سیٹ آنجناب اپنے ہمراہ ہندوستان بمبئی لے گئے تھے

اس طرح اب ۳۳۵سیٹ بندے کے پاس بچے تھے۔

بندے نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ان شاء اللہ ہم بھی اس کتاب {کہ یہ ایک نادر کتاب ہے حضرت کے اور ان کے خلفاء کے بارے میں} کو خوب مراکز دینیہ، لائبریریوں، مدارس دینیہ میں خوب وقف کریں گے۔ بفضلہ تعالی کراچی سے لے کر اکوڑہ خٹک تک ہر ہر مدرسہ کے کتب خانہ۔ بڑی لائبریری جیسے پنجاب لائبریری وغیرہ میں کتب وقف کیں۔ انفرادی طلب بھی آتی ہے۔ لیکن خاص اہم آدمی کو ہدیہ کر دیتے ہیں لیکن غیر معروف کو ہدیہ نہیں

دیتے۔ لیکن اس تقسیم کا بوجھ آنجناب پر نہیں، اس کی بندے نے صراحت کردی تھی۔

حساب لکھنے میں اور رقم پیش کرنے میں دیر اس لئے لگی کہ خیال تھا کہ دوبارہ ایڈیشن چھپے گا تو اس میں آنجناب کا حصہ بھی ہو جائے گا۔ مولوی جمیل صاحب سے اقراء کے دوسرے ایڈیشن کا بھی پتہ چلا{ اگرچہ انہوں نے اس کتاب خلفاء کا بالکل کہیں تذکرہ ہی نہیں کیا} وہ کچھ Negative, positive بھی لے گئے تھے۔ بندہ نے سب کچھ پیش کر دیا تھا کہ جو چاہیں اور جب چاہیں لے جائیں۔

بندے کے ذہن میں یہ پختہ ہے کہ ان شاء اللہ حساب بہت ہی اہتمام سے لکھا گیا تھا اور ان شاء اللہ اس کے علاوہ بھی کچھ مزید خرچ ہوا ہو گا۔ تاہم اگر بھول چوک جس کا مجھے علم نہیں ہے اگر ہوئی ہو تو معاف فرمادیں۔ جلد اول کی تصحیح ارسال فرمادیں تو ایڈیشن ثانی شروع کیا جا سکے۔ کینیڈا کے احوال اب امید ہے پر سکون و رُو بہ ترقی ہوں گے۔ مولانا ہاشم صاحب مولانا احمد علی صاحب وغیرہ۔ مولانا بلال باوا کی خدمت میں سلام مسنون التماس دعا۔ اس خط کی پہونچ ضرور لکھیں، ویسے فوٹو اسٹیٹ رکھ لیا ہے۔

والسلام

محمد یحیی مدنی عفی عنہ

مخدوم ومکرم حضرت مولانا زاد مجد کم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے بعافیت ہوں گے ۔ آپ کے حکم سے مولوی عبد الرحیم صاحب کا مضمون بسلسلہ چلہ کشی طلبۂ دار العلوم کی موصول ہوا۔ ان شاء اللہ کسی اشاعت میں عنقریب چھپ جائے گا۔
دوسرا ایک بڑا مسودہ مشائخ احمد آباد گجرات بھی ملا۔ اور خرچ پوچھا۔ گزارش ہے کہ ہم اپنے کاتب کو ۳۵۰۰ روپے مہینہ دیتے ہیں۔ جس میں ۵-۴ جمعہ کی چھٹیاں بھی ہوتی ہیں اور ایک دن میں ۵ صفحات لکھ پاتا ہے۔ اب یہ ذہن میں رکھیں کہ ۲۵ روپے فی صفحہ کتابت ہو گی۔ ہر ۳-۲ سو صفحات ہونے پر اس کے فوٹو اسٹیٹ آپ جس کو فرماویں بھیج دیا کریں گے تا کہ وہ تصحیح کر دے کیوں کہ اصل تصحیح مصنف اور مولف ہی کی معتبر ہوتی ہے۔ اس کو بعد میں ہم کاتب سے بنوالیں گے، پھر کاغذ اور طباعت اور تجلید جیسی چاہیں گے ویسا خرچ ہو گا جو اس وقت نمونہ بھیج کر لکھ دیا جائے گا۔
جناب نے حضرت شیخ اور ان کے خلفائے کرام کے خط کا جواب نہیں دیا۔ نمونہ کے طور پر کاتب کے دو صفحات ارسال ہیں۔

فقط والسلام

محمد یحیی مدنی عفی عنہ

۲۲

حکیم سید مکرم حسین صاحب مد ظلہم

مدرسہ اسلامیہ عربیہ فیض رحمانی
۹۱/۰۱/۱۷
سنسارپور، ضلع سہارنپور
یوپی، ہند

مکرم و محترم الحاج بھائی محمد یوسف صاحب زید مجدکم العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی؟

آپ کی یاد آوری کا بہت بہت مشکور ہوں۔ آپ کے نسخہ کی بہت سی دوائیں اچھی اور تازہ نہ مل سکی تھیں، س لئے اس کے منگانے میں دیر ہوئی۔ دوسرے موسم صاف نہیں تھا، اس لئے خشک ہونے اور سفوف ہونے میں دیر لگی۔ اور پھر گولیاں بننے کے بعد سوکھنے میں دیر لگی، جس کی وجہ سے اس قدر تاخیر ہوگئی ہے، جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ آپ کو انتظار کی زحمت ہوئی۔

آپ نے دس پونڈ مدرسہ کے لئے اور دس پونڈ ہدیہ میرے لئے عنایت فرمائے ہیں، جزاکم اللہ تعالی۔ یہ دوا ہماری طرف سے ہدیہ ہے، قبول فرمائیں۔ مولانا یوسف متالا سے سلام مسنون

عرض کر دیں۔ اللہ جل شانہ ان کے لئے اور جو بھی استعمال کرے ان کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین۔

میری کیفیت حالت صحت ٹھیک نہیں ہے۔ تقریباً چالیس سال سے حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کی حیاتِ مقدسہ کے زمانہ سے ہی مجھے گھٹنوں کے درد کی شکایت ہے۔ ورم اور درد ہے، ہر قسم کا علاج کیا، مگر وقتی فائدہ ہوا۔ اب ڈاکٹروں کا خیال ہے اور ایکسرے کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ہڈّیاں بڑھ رہی ہیں اور بن رہی ہیں۔ یہاں کے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ آپریشن کے سوا ان کا کوئی علاج نہیں۔ اگر سہولت سے ہو سکے تو وہاں کے ڈاکٹروں سے مشورہ کر کے مطلع فرمائیں۔ اگرچہ آپ کو زحمت ہوگی، اس کے لئے بے حد مشکور ہوؤں گا۔ جزاکم اللہ تعالی۔

اور آپ حضرات سے دعاؤں کی بھی درخواست ہے کہ مخلصین کی دعائیں بارگاہِ رب العزت میں مقبول و منظور ہوتی ہیں۔ امید ہے کہ جلد از جلد جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

دس پونڈ مدرسہ کی رسید مد صدقہ میں اس خط کے ساتھ روانہ کر رہا ہوں۔ آئندہ بھی مدرسہ کا خیال رکھیں کیوں کہ مہمانانِ رسول کے لئے رہائش گاہوں کی بڑی دقت ہو رہی ہے۔ عزیز و اقارب سے بھی مدرسہ کی امداد کے لئے کوشش کرائیں۔ اللہ تعالی آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط والسلام مع الاکرام

﴿حکیم﴾ سید مکرم حسین کاظمی غفرلہ المظاہری

۲۳

حضرت حکیم سعد رشید اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

محترم و مکرم دامت برکاتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرم نامہ پہونچا۔ آپ کی ترغیب پر ترک رسومات اور طریقہ مسنونہ کی نکاح میں ترویج پر بہت ہی مسرت ہوئی۔ الحمدللہ تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

پرسوں جمعرات کو آپ کی تشریف آوری کا بے حد ہی اشتیاق ہو رہا تھا۔ الخیر فیما وقع۔

مجھے آپ کی عنایات پر وثوق ہے کہ اس کی تلافی فرما کر مجھے شکر گزار فرماویں گے۔ حضرت اقدس مدظلہم العالی کے متعلق رات فون سے بھی یہی اطلاع ملی ہے کہ سابق نظام پر سفر ہو گا۔ اس وقت یہاں قاضی عبدالوہاب صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ رات کے فون کے راوی قاضی صاحب محترم ہیں۔ حامل عریضہ صاحب کو حب لین دے رہا ہوں۔

ملتجی دعا
محمد سعد رشید
یکم جون ۷۱ء

محترم و مکرم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون و گزارش دعا!

آپ کے بخیر تشریف لے جانے کے بعد ہماری تو مسجد، گھر اور مطب سب بے رونق ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ ہمیشہ فیض پاش رکھے۔ آپ کے تجویز فرمودہ نظام کے تحت اتوار کے دن ترکیسر روانہ ہو جاؤں گا۔ آپ نے وہاں آٹھ بجے تک تشریف لانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مریضہ آج مطب میں نبض دکھا کر دوا لینے آئی تھیں۔ میں نے دوا دلوائی اور کہا کہ سوء ہضم اور معمولی نزلہ کا اثر ہے۔ طبیعت کو اس کا اہتمام زیادہ ہے۔

محمد سعد رشید

۲۷ شوال ۱۳۹۴ھ

۱۳ نومبر ۱۹۷۴ء

بدھ، سورت

هو الشافی

دار فلفل﴿۱﴾، جوزبوا﴿۱﴾، دار چینی﴿۱﴾، بادیان﴿۲﴾، مصطگی﴿۲﴾، زعفران اعلی﴿۲﴾، دانہ الائچی سفید﴿۱﴾، ثعلب مصری﴿۱﴾، مشک خالص﴿۱﴾، عنبر اشہب﴿۲﴾، جوزناشل سیاہ﴿۲﴾۔
ڈھائی چند عسل میں قوام بنالیں۔ ایک چنے کے برابر صبح کو چائے یا دودھ سے نوش فرماویں۔
ص۔ب ۱۷۴۵۳
الریاض

یوسف بھائی السلام علیکم

یہ دوائیں مولانا یوسف صاحب متالا کے لئے تیار کرنی ہیں۔ شارق سعید کو دکھالیں، دوائیں خریدنے میں ان کی پسند کو مقدم رکھیں۔ دوائیں بہت زیادہ باریک اور کپڑے میں چھنی ہوئی ہونی چاہئیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

محمد سعد رشید
۲/ شوال ۱۴۱۱ھ

باسمہ تعالی

مخدومی مکرم ومحترم دامت برکاتکم العالیہ

بعد سلام مسنون والتماس دعوات،

بمبئی سے کل واپسی پر فیکس رکھا ہوا ملا، جو ۲۸؍ کو پہونچا تھا۔ آپ کا مشورہ صائب اور رہنما ہے۔ میرے سفر کے لیے دعوت نامہ ارسال فرمادیں، ان شاء اللہ جلد سفر کروں گا۔ عزیزہ خدیجہ کے حالات نہایت واضح اور اطمنان بخش پہونچے، دوائیں جلد ارسال کروں گا۔ غدد ثدی کا جانچ ضروری ہے، یہ نحافت جسم میں تو اس کو بنظر غائر دیکھنا چاہئے۔

غذا بڑھائیں اور فل پروٹین غذائیں استعمال کریں۔ حصات مرارہ اللہ کرے جلد و بسہولت خارج ہو جائے۔ وہ ہضم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ روغنیات و دہنیات سے محل مرارہ میں درد و ثقل اور ہضم غذا میں تعسر حصات مرارہ کی علامت ہے۔ جوارش جالینوس حار ہے اور مبرودین مرطوبین (مزاجا یاسنا) کے لیے مفید ہے۔ موسم سرما میں بعد از غذا دوپہر ۱/۴ چمچی نوش فرماویں۔

حضرت شیخ قدس سرہ کی نسبت تربیت سلوک وارشاد و درس بخاری مبارک، اللّٰھمّ زد فزد۔

محمد سعد رشید

۳۱؍۳؍۱۹۹۲ء

محترم و مکرم دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج دہلی سے مولانا عبدالمنان صاحب دہلوی کا گرامی نامہ صادر ہوا۔ کل جمعرات کو دہلی جنتا سے سورت تشریف لا رہے ہیں۔ قیام غریب خانہ، بلکہ دواخانہ میں ہو گا۔ دو تین روز قیام کا قصد تحریر فرمایا ہے۔ اس وقت مولانا کی تشریف آوری میرے لئے عذر حاضری ہے۔ حاضری کے لئے دل چاہ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ حاضری کا دوسرا موقع جلد عنایت فرماوے۔ بچے سلام عرض کرتے ہیں۔

محمد سعد رشید عفی عنہ

۲۹/ شوال ۱۲

بھائی مولانا یوسف متالا صاحب مدت فیوضکم

بعد سلام مسنون والتماسِ دعوات،

آپ کی خیریت مسلسل معلوم کر رہا ہوں۔ لیکن تشفی کسی کے جواب سے نہیں ہوئی۔ مولانا اسلام الحق صاحب کا بیان اطمینان بخش تھا، لیکن وہ حالات ماضی بعید کے تھے۔ اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ حکیم عبد القدوس صاحب کا علاج اسباب ظاہرہ میں میرے لئے بدرجہ غایت اطمینان بخش ہے۔ سلمکم اللہ وعافاکم۔

حافظ غلام حسین ٹیمول برادرِ خورد مولانا موسی صاحب مرحوم کی صاحبزادی کی عمر ۲۰-۲۱ سال، تعلیم میٹرک، کے لئے مناسب رشتہ تلاش فرماویں۔ حافظ صاحب فکر مند ہیں اور آپ کی دعاؤں اور مساعی وتعاون کے خواہشمند ہیں۔ حافظ صاحب اہلِ خیر میں ہیں اور آپ قرابتمند ہیں۔

میرے اہل وعیال آپ کی اور آپ کے اہل وعیال کی خدمت میں سلام مسنون پیش کرتے ہیں۔

محمد سعد رشید

۹ ذی القعدۃ ۱۴۱۲ھ

۱۳ مئی ۱۹۹۲

حضرت مولانا مدت فیوضکم ودامت برکاتکم

بعد سلام مسنون،

تہنیات وتبریکات ودعواتِ وافرہ وتمنیاتِ کثیرہ، اللہ تعالی اس پر سکون اور طمانینت ماحول کو ہمیشہ باقی رکھے اور اس میں مزید حلاوت وبرکت عطا فرماوے۔

ساؤتھ افریقہ کا کوئی نمبرِ اتصال میرے پاس نہیں ہے۔ اس لئے مبارکباد پیش کرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔

امید ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ مد ظلہا کی صحت بحال ہو گی اور یہ سفر سابقہ سفر سے زیادہ پر حلاوت ومسرت ہوا ہو گا۔

ایک ماہ کی دوا ارسالِ خدمت ہے۔ دوا اہتمام کے ساتھ نوش فرماتے رہیں۔ سابقہ مرسلہ دوائیں زیرِ استعمال ہوں گی۔ خمیرہ صبح اور معجون شام وشب نوش فرماویں۔

مولانا یونس سورتی صاحب نے اپنی اہلیہ صاحبہ کے لئے دوا منگائی ہے اور برطانیہ کے ویزا نہ ملنے پر اظہارِ افسوس کیا ہے۔ میرے خیال میں رکے ہوئے کام میں قاری غلام رسول صاحب راندیری مقیم بولٹن مفید ثابت ہوں گے۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا کے لئے دوا ارسال کی تھی، جو براہِ لندن پہنچنے والی تھی۔ بچے اور ان کی والدہ سلام عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کے لئے درخواست گزار ہیں۔

ملتجیٔ دعوات

محمد سعد رشید

۲۵/ جون ۹۲

محترم و مکرم مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتکم

بعد سلام مسنون والتماس دعوات،

کرم نامہ صادر ہوا۔ حافظ ٹیمول صاحب کے معاملہ پر توجہ وسعی ان شاء اللہ مشکور ہو گی۔ جزاکم اللہ خیراً۔

متعلقین و متعارفین سے عند الملاقات آپ کی خیریت اور احوال صحت ہمیشہ معلوم کرتا رہا۔ اس وقت صحت و قویٰ کی بحالی کی اطلاع سے مسرت ہوئی، سلمکم اللہ۔

جس جملہ کے بعد گستاخی معاف تحریر فرمایا، اس کا جواب ہے کہ قلب تعلق سے خالی نہیں، ذوق میں اختلاف ہے کہ میرا پروفیشن ﴿پیشہ﴾ طبابت ہے۔ اکابر سے تعلق سرمایہ آخرت ہے۔ یوسف بھائی اور میرے بچے سلام مسنون پیش کرتے ہیں۔

محمد سعد رشید غفرلہ

۳۰/جون ۹۲ء

محترم ومکرم جناب مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتکم وفیوضکم

بعد سلام مسنون والتماس دعوات،

کرم نامہ باعث طمانیت ہوا۔ صحت وقویٰ کی بحالی پر بے حد مسرت ہوئی۔ سلمکم اللہ تعالیٰ۔ میں نے آپ کا عنایت نامہ پڑھ کر فوراً ہی جواب لکھ دیا تھا، لیکن ڈاکٹر عمر صاحب کے پاس سے واپس آگیا کہ اس وقت کوئی جانے والا نہیں ہے۔ حافظ ٹیمول صاحب کے معاملہ پر آپ کی انعطاف توجہ اور دعا ہمارے لئے باعث تشکر ہے۔

چند مواقع ایسے اور ہیں اور وہ مدرسہ دارالعلوم رام پورہ میں معلّماتِ قرآن مجید ہیں۔ صحت تلاوت قرآن پاک، ذاتی اور خاندانی مذہبیت قابل تعریف ہے۔ تدریس میں دونوں خوشنام اور کامیاب ہیں۔ میری عدم موجودگی میں خواہشمند حضرات شارق سعید سے ملاقات کر لیں۔ یوسف بھائی بھی باخیر ہیں۔

والسلام

محمد سعد رشید غفرلہ

۱۰/۲/۱۳ھ

دوشنبہ، سورت ۱۰/۸/۹۲ء

حضرت مخدوم و معظم مدت فیوضکم العالیۃ

بعد سلام مسنون والتماس دعوات،

۲۵ روز کراچی میں قیام کے بعد ۲۲ / مارچ ۹۵ کو سورت پہنچا۔ کراچی کے حالات کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

کل مولانا ہاشم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ فسھل یا الٰھی کلّ صعب، دل گرفتہ ہوں۔ شارق سعید نے جو خمیرہ ارسال خدمت کیا تھا یہ وہی خمیرہ ہے جس میں تمام جواہر مع الماس مکلس ہیں، جس کی تیاری کی سہولت اور افادیت کے لئے میں نے دعا کی گزارش کی تھی۔ یہ خمیرہ قبل از نماز فجر اہتمام سے نوش فرماویں۔

حب سیاہ صبح قبل از ناشتہ اور رات کو سونے سے قبل ۴-۴ عدد اور حب مالتی بسنت بعد از غذا دوپہر وشب ۱-۱ عدد چبا کر نوش فرماویں۔ یہ حبوب دوماہ کے لئے ہیں۔ دوماہ میں دوبارہ پیش کروں گا۔ چار ماہ یہ حبوب استعمال ہونی چاہئیں۔

مساعد کے میڈیکل کالج میں داخلہ کے لئے دعا فرماویں۔ ۱۲ ویں کے امتحان سے یہ کل فارغ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرماویں۔

اسعاد کا ایم ایس ۶-۵ ماہ کے بعد مکمل ہو رہا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ایم، سی، ایچ کریں۔ اس کے لئے دعا فرماویں۔ نیز شارق سعید کی شادی سہولت کے ساتھ جلد ہو جائے۔

اہلیہ صاحبہ محترمہ کی خدمت میں ہم سب کی جانب سے سلام مسنون۔

مولانا عبد الرحیم صاحب، مفتی شبیر صاحب، حافظ احمد صاحب، مولانا محمد صاحب اور قاری صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام مع الاحترام

محمد سعد رشید عفی عنہ،

۵ / اپریل ۹۵ء

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدومنا اَدام اللہ ظلال فیوضکم

بعد سلام مسنون وگزارش دعوات وتوجہات،

مولوی ادریس پٹیل ابن متولی صاحب کے ذریعہ مرسلہ حبوب خدمتِ گرامی میں پہنچ گئی ہوں گی، جو بقول یوسف بھائی اپریل 1995ء کو یہاں سے بھیجی گئی تھی۔ اس وقت وہی حبوب دوماہ کے لئے بذریعہ داؤد عمرجی پٹیل صاحب ارسال کررہا ہوں۔

ان حبوب کو حسب معمول استعمال فرماویں۔ حبوب آٹھ عدد اور قرص دوعدد روزانہ نوش فرمائیں۔ دو فیکس میرے نام ارسال فرمودہ نہیں پہنچے۔ یوسف بھائی کے فیکس میں میرے نام پیام موصول ہوا۔

دہلی سے واپسی کے بعد سے ذہن پر بہت بوجھ اور تعب ہے۔ یہ عریضہ بھی بے ربط اور غیر واضح لکھا گیا۔ حق تعالیٰ فضل فرماوے۔

اہلیہ صاحبہ کی خدمت میں میری اہلیہ اور سب اہل خانہ کی جانب سے سلام مسنون۔ عزیز مولوی جاوید اور عزیزہا سلمہم کو دعوات۔

شارق، اسعاد، ان کی والدہ اور سب بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ مولانا عبدالرحیم صاحب لمباڈا، مفتی شبیر صاحب، حافظ احمد صاحب، مولوی محمد ناظم کتب خانہ کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام مع الاحترام

محمد سعد رشید عفی عنہ

یکم صفر ۱۶ھ مطابق یکم جولائی ۹۵ء

فون ۲۶۱-۰۲۱-۴۳۳ ۹ ۷۷ ۴۱۰

حضرت مولانا مدفیوضکم العالیۃ

بعد سلام مسنون والتماسِ دعوات وتوجہات،

آج کل جتنی سند لمبی، اتنی ہی روایت کمزور۔ مجھے دفعتہً آپ کی انگلینڈ تشریف آوری کا علم ہوا اور داعیہ ٔسفر اہلیہ کی علالت علم میں آیا، سلمہا اللہ تعالی۔ اس سے قلب فکر مند ہے۔

میرے علم میں آپ کی بری تشریف آوری ستمبر میں تھی۔ خدا کرے اہلیہ صاحبہ کے لئے مرسلہ ادویہ پہنچ گئی ہوں۔ یہ ادویہ مولانا فاروق ڈیسائی صاحب کے پاس بولٹن پہنچیں گی۔ خدا کرے نفع عاجل و مستمر ہو۔ خیر وعافیت سے مطلع فرماویں، اور یہ کہ افریقہ کے اسباق کا نظم کیا قائم ہوا۔ اب قیام دار العلوم بری میں رہے گا تا اختتامِ کتبِ درسیہ یا افریقہ تشریف لے جاویں گے۔

ایک کرم فرما اسٹیشن جانے کے لئے کھڑے ہیں۔ یہاں سب سلام پیش کرتے ہیں اور دعاؤں کے لئے درخواست گزار ہیں۔ الحمد للہ، یہاں خیریت ہے۔ اس ہفتہ میں میرا پاسپورٹ احمد آباد سے آگیا۔

محمد سعد رشید

۱۱ اگست ۱۹۹۵

حضرت محترم مکرم و معظم دامت برکاتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون وگزارش دعوات وتوجہات،
پورے رمضان میں دعا زبان پر رہی کہ یہ ماہ مبارک آپ کی معیت میں گزرے اب تمنا ہے کہ اس کی تلافی جلد ہو جائے۔

خدایا ایں کرم بارے دگر کن

خمیرہ ارسال خدمت ہے اس کو بلا ناغہ استعمال فرمائیں۔ خدیجہ سلمہا کو میں نے ایک ماہ کی دوا دی ہے۔ موجودہ عوارض کے دور ہو جانے کے بعد صداع مزمن کی تدبیر کرنی ہے۔ ہدایت فرمائیں وہ سلمہا اہتمام کریں۔ دوا میں ناغہ نہ ہو۔ مجھے امید ہے بفضل اللہ تعالیٰ نفع ہو گا۔
میں نے رمضان میں سفارت خانہ سے معلوم کیا تھا، انہوں نے بتایا کہ ابھی تک دارالعلوم سے کاغذات نہیں آئے، کاغذات آنے کے بعد مطلع کریں گے۔
اہلیہ صاحبہ محترمہ کی خدمت میں ہم سب کی جانب سے سلام فرمادیں۔ میرے اہل وعیال اور یوسف بھائی سلام مسنون پیش کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

والسلام

محمد سعد رشید غفرلہ

۷/ شوال ۱۶ھ / ۲۷ فروری ۹۶ء

حضرت محترم و معظم دامت برکاتکم

بعد سلام مسنون و درخواست دعا،

آصف بھیات سلمہ کو ۱۵ روز کی دوا بھیجی ہے، اس ہدایت کے ساتھ کہ ۱۵ روز کے بعد بذریعہ فون یا فیکس حالات سے مطلع کریں۔ نفع پر اطمینان ہو گا، تو مزید دوا بھیجوں گا، یا مزید حالات دریافت کروں گا۔

دو ہفتے سے مجھے کھانسی اور کم خوابی کی تکلیف ہے۔ طرق جانچ سلیم ہیں۔ دوسرا کورس آج مکمل ہو رہا ہے۔ نفع بہت کم ہے۔ رات کو ''حب مقوم'' کھانا ضروری ہے۔ اس کے بعد ۲۴ گھنٹہ میں ۳ ½ گھنٹہ رات کو نیند آتی ہے۔ لیسٹر سے چلتے ہوئے جو شربت وہاں زیر استعمال تھا، وہ مولانا اسماعیل صاحب مہتمم دارالعلوم لیسٹر نے لا کر دیا تھا، جو کئی ماہ سے رات کو ایک چمچی استعمال میں رہا ہے اور نفع بخش ثابت ہوا ہے، بفضل اللہ تعالیٰ۔ کئی ماہ ہوئے وہ ختم ہو گیا۔ مقامی دوائیں قابل اطمینان حد تک موئثر و مفید نہیں ہیں۔ وہ شربت میرے لئے ارسال فرمادیں۔ اس پر دم فرمادیں۔

جسمانی ضعف ہے اور دماغی تعب سے زیادہ تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ غذا کی رغبت نہیں ہے۔ بچوں کے متاثر چہروں سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ الحمد للہ، یہاں سب بخیر ہیں۔ سلام و درخواست دعا پیش کرتے ہیں۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا کے غدود کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ اس کے لئے زیادہ فکر مند ہو رہا ہوں۔ سلمہم اللہ تعالیٰ جمیعا۔

اہلیہ محترمہ کی خدمت میں گھر کے سب افراد سلام پیش کرتے ہیں۔ عزیزان سلمہم کو سلام و دعواتِ صحت و عافیت۔

والسلام

محتاج دعا، محمد سعد رشید

۱۷/ ۴/ ۹۶ھ/ ۲۸/۸/۹۶

حضرت مولانا دامت برکاتکم ومدت فیوضکم

بعد سلام مسنون وگذارشِ دعا،

روزانہ دعا کرتا ہوں کہ مزرعہ خضرہ ہو۔ اس کے بعد میرے ذہن میں ایک نظم ہے، اس لئے مطلع فرماویں۔ مجھے اس سے بہت ہی انقباض ہوتا ہے کہ اہتمام سے جلد دوا بھیجنے کے باوجود آپ کے پاس دیر میں پہنچتی ہے۔ بیچارے میرے معتقدین اپنے ہیں نہ میرے۔ یہ کام بھی کوئی دشوار ہے کہ آپ کو فون کر دیں کہ آپ کی دوا ہمارے پاس ہے۔ خدیجہ سلمہا کی دوا نہایت تاخیر سے پہونچی۔ آپ کی دوا بھی اسی طرح پہونچی۔

حصریہ حمی کے بعد مادہ کا اطراف کی جانب دفع طبیعی ہے۔ اس میں اعانت طبیعت اور معدلات، مہدنات، مسکنات، اور معرقات ومدرات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر امعاء کمزور ہیں، زجر وارسال کی شکایت سابق ہو چکی ہے تو سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ مادہ تلین واسیال کی صورت میں دفع نہ ہو، جس کا فکر مجھے آپ کے لئے بہت زیادہ ہے کہ آپ کو زجر مزمن کی شکایت رہ چکی ہے۔ حفظکم اللہ تعالی وعافاکم وأدام اللہ تعالی صحتکم۔

میرے لئے بطاقۃ العمل کی سعی تو کارگر ہو سکتی ہے، تاشیرۃ الزیارۃ ممکن نہیں ہے۔

سب کی خدمت میں حسبِ رعایت سلام اور دعا۔ بچے یاد سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست پیش کرتے ہیں۔

محمد سعد رشید

میں نے متعدد بار گھر پر فون کیا(سنیچر اور اتوار کو رات کو گیارہ بجے، ۳۱ویکم صبح)، لیکن رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ میری اہلیہ نے دو بار اطلاع دی کہ آپ کا فون آیا۔ آج رات کو گھر پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں فکر مند ہوں کہ آپ کچھ فرمانا چاہ رہے ہیں۔ اللہ کرے رات کو فون پر رابطہ قائم ہو جائے۔ اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر وعافیت ہوں۔

محتاجِ دعا

محمد سعد رشید

حضرت مخدومنا ذوالمجد والکرم

بعد سلام مسنون والتماسِ دعوات،

کل طلعت فاطمہ سلمہا کراچی پہنچی، جمعہ کو دلی پہنچ رہی ہیں۔ میں اس کو لینے کے لئے دلی جا رہا ہوں۔

اہلیہ صاحبہ محترمہ سابقہ دواؤں کے ساتھ حالیہ مرسلہ حبوب ۲۔۲ بعد غذا ہر دو وقت پانی سے کھائیں۔

جناب کے حبوب دو قسم ہیں۔ ہر ایک میں سے ۲۔۲ صبح ورات دو وقت سابقہ ادویہ کی تکمیل کے بعد نوش فرماویں۔ دواعی میں امتداد کی ضرورت ہے۔ شکایت دور ہو جائے تو مطلع فرماویں۔

مصارف ٹکٹ وغیرہ ۲۰ میں سے عنایت فرماویں۔ انور کو ارسال کرنے ہیں۔ شاید مزید تاخیر ہو۔

محمد سعد رشید

۹۶/۱۰/۲۹

حضرت مولانا مدت فیوضکم

بعد سلام مسنون ودرخواستِ دعا،

مدینہ پاک میں میرا فیکس حاضرِ خدمت ہو گیا ہو گا۔ حالاتِ سابقہ بدستور ہیں۔ سفر سے متعلق معلومات یوسف بھائی نے پیش کی ہیں۔ آشوبِ چشم کی وجہ سے میرے لئے لکھنے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ دوائیں استعمال کر رہا ہوں۔ ہم سب سلام پیش کرتے ہیں اور دعوات وتوجہات کی التجا ہے۔

والسلام

محمد سعد رشید

۹/ شوال ۱۷ھ

حضرت مخدوم و معظم مدت فیوضکم العالیۃ

بعد سلام مسنون والتماسِ دعوات و توجہات،

بھروچ ہسپتال والے محمد اسعاد سے پانچ سالہ تعاہد چاہتے ہیں، اور عہدہ بھی اچھا نہیں ہے۔ اس ہسپتال کے ٹرسٹی محمد بھائی پٹیل (پھانسی والے) اس وقت انگلینڈ میں ہیں۔ ان کی سعی سے نفع متوقع ہے۔ در محمد اسعاد اجمیری کی درخواست ہسپتال میں محفوظ ہے۔

آپ کے لئے ۴۰ روز کی دوا ارسال ہے۔ سیاہ ۲ اور فضی ۲ گولیاں صبح ناشتہ سے قبل اور رات کو سونے سے قبل نوش فرماویں۔ ہمراہ دودھ یا چائے یا پانی حسبِ منشا۔ چھوٹی پیرانی صاحبہ محترمہ کے لئے بھی ۴۰ روز کی دوا ارسال ہے۔ بھوری ۲ اور سیاہ ۲ گولیاں صبح اور اسی طرح ۲۔ ۲ گولیاں رات کو دودھ سے نوش فرمائیں۔ ۳۰ روز کے بعد حالات سے مطلع فرماویں۔

میرے آشوبِ چشم اور اس کے تابع تکدرِ نگاہ میں فی الجملہ افاقہ ہے۔ مولوی جنید سلمہ کے ساتھ مرسلہ خط میں حالات پیش کئے ہیں۔ ہدایت کے لئے چشم براہ ہوں۔ گھر کا ہر ایک فرد سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی احتیاج پیش کر رہا ہے۔

محتاجِ دعا

محمد سعد رشید

۹۷/۲/۲۲

حضرت مولانا مدت فیوضکم العالیۃ

بعد سلام مسنون، التماس دعوات،

بھروچ سے تعاہد سہ سالہ کا مسئلہ زیر بحث ہے اور وہ ماتحت ہی رکھیں گے۔ اس سلسلہ میں اپنی رائے سے مطلع فرماویں۔

طلعت فاطمہ کے سسر الی اعزہ بحالی رہائشی ہند کی سعی کر رہے ہیں۔ ایک ایک ماہ کا ویزا میں اضافہ ہو رہا ہے۔ موجودہ ویزا ۲۵ روز کے بعد ختم ہو گا۔ اس کے بعد ایک ماہ کے ویزا کی گنجائش بسہولت ہے۔ ڈاکٹر اسماعیل صاحب کا معاملہ پاکستانی باشندہ کے لئے ہے۔ میں ان کو بھی اس صورت حال سے مطلع کر رہا ہوں۔ وہ اگر ہندی باشندہ کے لئے کاغذات مرتب کرا دیں تو بہتر ہو گا۔

مولانا شفیع میاں صاحب I.C.U لوکھات ہسپتال میں تقریباً ہفتہ عشرہ سے ہیں۔ تعطل کلیہ ہوا ہے۔ ایک کلیہ نکال دیا گیا، دوسرا ابھی ناقص الفعل ہے۔ غذا دوا بذریعہ ڈرپ ہے۔ تقریباً بے ہوشی ہے، آواز پر کچھ تنبہ ہوتا ہے۔ کمزور و نحیف بہت ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ صحت رو با صلاح ہے، دعا فرماویں۔

مجھے دو ہفتہ سے آشوب چشم کی شکایت ہے۔ لکھنا پڑھنا دشوار ہے، علاج اور پرہیز کا اہتمام ہے، علاج ڈاکٹری ہو رہا ہے، تکلیف میں مد و جزر ہوتا رہتا ہے۔ دعا فرماویں۔ آپ سے ملاقات و زیارت کا قلب بے حد مشتاق ہے۔

ہم سب سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست پیش کرتے ہیں۔

۱۰/ مارچ ۹۷ء

حضرت مولانا مدت فیوضکم ودامت برکاتکم

بعد سلام مسنون والتماسِ دعوات وتوجہات،

اہلیہ صاحبہ محترمہ کے لئے دو قسم کی گولیاں ارسال ہیں، دو سفید اور دو سیاہ۔ صبح قبل ناشتہ اور رات کو سونے سے قبل استعمال کریں۔ اللہ تعالی نفع عاجل و مستمر عنایت فرماوے۔

میں کل احمد آباد اپنے پاسپورٹ کے لئے گیا تھا۔ ہفتہ عشرہ میں بذریعہ پوسٹ بھیجیں گے۔ جولائی تو ختم ہی ہو گیا۔ کب ویزا آئے گا اور کب میں جنوبی افریقہ آؤں گا؟ آپ ستمبر میں بخیر دار العلوم بری تشریف لے جائیں گے۔ پھر میں افریقہ آکر کیا کروں گا؟ نیت تو یہ تھی کہ آپ کے پاس قیام کروں گا۔ اللہ تعالی یہ موقعہ اور یہ شرف جلد عطا فرماوے۔

طلعت فاطمہ کے حالات کچھ سدھرے نہیں۔ سلمان دیوبند آگئے۔ انڈین شہریت کی بحالی کے لئے سعی کر رہے ہیں، جو بظاہر دشوار ہے۔ طلعت فاطمہ دونوں بچوں کے ساتھ دیوبند ہے۔ زاہدہ ۱۶/ مئی کو امریکہ اسماء کے پاس گئی ہیں۔ بچے سلام پیش کرتے ہیں اور دعاؤں کے لئے درخواست گزار ہیں۔ حافظ اسعاد مسقطی میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایم اے (سرجن) کیا ہے۔

ملتجیٔ دعا

سعد رشید

۳۰/۷/۹۷

حضرت مخدوم معظم و محترم مدت فیوضکم العالیۃ

بعد سلام مسنون، و درخواستِ دعا،

فیکس میں موصولہ رپورٹ مانع تو نہیں ہے۔ احوالِ عامہ سے مختلف ہے۔ دوا ارسالِ خدمت ہے۔ ایک چمچی معجون چار حبوب کے ساتھ قبل الفطور و قبل النوم فی اللیل پانی یا دودھ کے ساتھ نوش فرماویں۔ یہ ایک ماہ کی دوا ہے۔ سونو گرافی کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ اس کو دیکھ کر تحقیق کے بعد دوا ارسالِ خدمت کروں گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

امریکہ کے ویزا کی اس لئے خوشی ہے کہ آپ کی خدمت میں آنے اور قیام کی سہولت حاصل ہو جائے گی۔ میرا سفر شاید پندرہ بیس روز کے بعد ہو۔

امریکہ و کناڈا میں حضرت شیخ قدس سرہ کے متوسلین کے نام و فون نمبر آپ سے تعلیم و تربیت یافتہ حضرات کے نام و فون نمبر ارسال فرماویں کہ میں ان حضرات سے رابطہ پیدا کروں اور ملاقاتیں کروں۔ ان حضرات کے اداروں میں حاضری ہو۔ کن حضرات سے قرب و موانست زیادہ رکھی جائے اس کے متعلق ہدایات فرماویں۔ میرا تعلق ان حضرات سے ہی ہو گا اور میں ان سے ہی وابستہ رہوں گا، مع من اَحب کا معاملہ حق تعالیٰ جل شانہ فرماویں۔

حجازِ پاک کا سفر کب فرماویں گے؟ اللہ کرے مجھے معیت نصیب ہو۔ الحمد للہ، یہاں سب بخیر و عافیت ہیں۔ سلام مسنون پیش کرتے ہیں اور دعاؤں کے لئے درخواست گذار ہیں۔

ملتجیٔ دعوات و توجہات

محمد سعد رشید عفی عنہ

۱۳ر ستمبر ۹۷، سورت

حضرت مخدوم و معظم جناب مولانا یوسف متالا صاحب دامت بر کاتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبر کاتہ

آج گرامی نامہ بصورتِ فیکس صادر ہوا۔ یہ چالیس عدد حبوب ہیں۔ روز نوش فرمالیں۔ سونوگرافی رپورٹ کا شدید انتظار ہے۔ وہ ارسال فرمادیں کہ دوائیں ارسالِ خدمت کروں۔ اخیر اکتوبر یا شروع نومبر تک ہی سفر ہو سکے گا۔ سہولت کے لئے دعا فرماویں۔ طلعت فاطمہ میاں سلمان اور بچوں کے ساتھ ۱۵ اکتوبر کو کراچی سفر کریں گی۔ ان کے لئے خصوصی دعاؤں کی گزارش ہے۔
تیز مرچ اور زیادہ مصالحہ کی غذا سے احتیاط فرماویں۔ میٹھی دہی بھی معدل ہے، اگر نزلہ زکام نہ ہو۔
بچے باادب سلام مسنون پیش کرتے ہیں اور دعاؤں کے ہم سب محتاج ہیں۔
محمد سعد رشید عفی عنہ
۱۳ اکتوبر ۱۹۹۷

حضرت مولانا مدت فیوضکم العالیۃ

بعد سلام مسنون والتجائے دعوات وتوجہاتِ مبارکہ،

ام وجنین کے ہارمون میں جزوی عدمِ تفاوق کی بنا پر جنین کو یرقان ہوتا ہے (منجملہ اسباب میں یہ سبب اکثری ہے۔) اس کے لئے ایلوپیتھک میں انجکشن ہیں۔ اگر علاج صحیح اور مکمل نہ ہو تو دوسرے جنین میں یہ مرض شدید ہوتا ہے۔ حفظہم اللہ تعالیٰ۔

ہمارے یہاں مصفیاتِ خون برعایتِ افعال کبد ورحم وتقویٔ اعصاب ادویہ کا استعمال ہے۔ (یہ ادویہ اپنی رعایات کے ساتھ ارسالِ خدمت ہیں۔) ان ادویہ کے ڈبہ پر کوئی تحریر نہیں ہے۔ آدھی چمچ معجون علی الریق اسی طرح قبل النوم فی اللیل ہمراہ آب استعمال کرائیں۔ یہ ادویہ ایک ماہ استعمال ہوں گی۔ بیس روز کے بعد حالات سے مطلع فرماویں تاکہ حسبِ احوال دوسری مرتبہ دوا ارسال کروں۔

آنمحترم مرسلہ معجون بعد نمازِ فجر وعصر آدھی چمچی نوش فرماویں پانی کے ساتھ۔ آنمحترم کی دوا قابض ہے کہ براز کا تعدد کم ہو۔ اس میں حرکاتِ دماغیہ کے اعتدال کی رعایت ہے کہ وجہ حرکات امعاء میں حرکات کی تیزی کا سبب بنتی ہیں۔ امعاء طویل وقت تک زجر میں مبتلا رہنے کی وجہ سے حساس اور ضعیف ہوگئی ہیں۔ امعاء میں یہ کیفیت مزمن ہو جائے تو دق معوی کا سبب بن جاتی ہے، اور آنمحترم کو یہ شکایت رہ چکی ہے۔ اسی لئے میں نے دق معوی کی ادویہ کے ساتھ اکثارِ غذا کے لئے بہت تاکید واصرار کے ساتھ عرض کیا تھا اور کثیر غذاء اشیاء کے استعمال پر بہت اصرار کیا تھا۔ بفضل اللہ تعالیٰ اس سے نفع ہوا۔ آج بات یہ کی کہ وہ دور الحمدللہ بسلامتی وعافیت ختم ہوگیا۔

آنمحترم کو۔۔۔ ذہنی پر روحانی اعتبار سے قابو ہے، لیکن جسم کسی نہ کسی درجہ میں متاثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بال بال کی ہمیشہ حفاظت فرماویں اور بکمالِ صحت وعافیت بایں فیوض وبرکات

روحانی وعلمی ہمیشہ زندہ سلامت رکھے۔ آمین۔

مجھ کمزور کو آنمحترم کے اس زبانی جملہ کی تحریر میں ضرورت ہے کہ پریشانی اور اس کے اسباب سے مستغنی ہو جاؤ۔ اسی لئے فون پر عرض کیا تھا کہ گرامی نامہ کے لئے چشم براہ ہوں۔

بھوپال میں ایک ولیہ ۷۰/۷۵ سالہ عصری اعلی تعلیم یافتہ مستورات کو مذہبی تعلیم وتربیت کی خدمت انجام دے رہی ہیں، اور بہت فیض ہو رہا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ کتاب انگریزی میں ترجمہ ہو جائے تاکہ اس کی افادیت بڑھ جائے۔ اس لئے اس کے انگریزی ترجمہ کی گزارش ہے۔ قاری صاحب سے رابطہ نہیں رہا۔ فون نمبر بدل گیا ہے، صحیح نمبر معلوم نہیں ہوا۔ مدرسہ میں قیام خدایا ایں کرم بارے دگر کن!

محتاجِ دعا

محمد سعد رشید

۹۹/۲/۲۰

حضرت مخدوم و معظم مدت فیوضکم العالیۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ باعث شرف وطمانینت ہوا۔ ہدایات پر عمل سے نفع ہوا۔ گرامی نامہ کو مختلف اوقات میں پڑھا۔ دھاڑس اور تسلی ہوئی، الحمدللہ۔

چائے بہت فرحت بخش ہے اور بہت لذیذ۔ مسرت بخش اطلاع کے لئے نگاہیں فرش راہ ہیں۔ مرسلہ ادویہ کا کیا اثر مرتب ہوا، اس کے لئے منتظر ہوں۔ میری داہنی آنکھ میں موتیا ہے، مئی کے پہلے ہفتہ میں آپریشن کا ارادہ ہے۔

اسعاد کے لئے رشتہ کی تلاش ہے۔ گائنیک یا چلڈرن اسپیشلسٹ ڈاکٹر کی جستجو ہے۔ بھوپال یا حیدرآباد میں ایسے مواقع مل جانے کی امید ہے۔ عامر ﴿چھوٹے بھائی﴾ مئی میں وطن جائیں گے۔ ارادہ ہے کہ ان سے کہوں کہ وہ شارق سعید کی اہلیہ کے اعزہ سے گفتگو کریں اور انہیں سمجھائیں۔

قاری غلام رسول صاحب حج کے بعد وطن آئیں گے۔ ان سے معلوم ہوگا کہ معاملہ کہاں تک پہنچا ہے۔ ملتمس دعوات وتوجہات۔

سعد رشید

۷/۴/۹۹

اسطوخدوس ۲-۲۱ تولہ، اس میں ہم وزن کشنیز ملالیں، اور ستر عدد کالی مرچ ڈال کر پیس لیں اور کل دس خوراک بنالیں۔ پہلی خوراک چار دن جوشاندہ بنا کر نوش فرمائیں، پھر تین تین خوراک ہر ماہ نوش فرماتے رہیں، دونہار منہ استعمال فرمائیں۔

حضرت مخدومنا ذوالمجد والکرم مدت فیوضکم

بعد سلام مسنون،

۲۵و۲۷/ ۹ کے فیکس بیک وقت موصول ہوئے۔ میں آپ کی خیریت معلوم کرنے کے لئے بہت دل گرفتہ تھا۔ گھر کے فون پہ گھنٹی بجتی رہتی ہے۔ شاید وہ فون مجھ سے ناراض ہے۔

حصبہ جدری میں طبیعت مادہ کو اطراف بدن کی جانب بصورت بثور دفع کرتی ہے۔ اس کا اصولی علاج یہ ہے کہ طبیعت کی اعانت کی جائے کہ وہ پوری طرح دفع کرے۔ مریض سے بدپرہیزی ہوئی یا معالج سے غلطی ہوئی اور وہ مادہ براہ بول وبراز دفع ہوا تو ان اعضاء میں التہاب یا مرض حار پیدا ہو جائے گا۔ اوراس کے نتیجہ میں اسہال دموی، زجر دموی یا بواسیر دموی ہو جائے گی۔

بواسیر کے متعلق میں نے شرح الاسباب کی عربی عبارت لکھی تھی کہ اس کے عوارض سے ذہن پریشان نہ ہو۔ آپریشن بواسیر کا شافی علاج نہیں ہے، اس لئے کہ مسے فوہات عروق مقعد میں جو احتباس دم غلیظ سے منتفخ ہو گئے ہیں، اس کا صحیح اخلاء مصفیات خون اور حمولا مسکنات

ومدملات عروق منفجرہ ہے۔

اس کے لئے حافظ یوسف کرولیا اور محمد علی کے ذریعہ دوائیں ارسال خدمت کی ہیں۔ محمد علی لندن میں عبد القادر کے گھر میں قیام کریں گے۔ فون نمبر ۰۴۴۵۵۵۴۴ ہے۔ وہیں سے یکم اکتوبر کو روانہ ہوں گے۔ ان کے ساتھ ایک سفوف و حبوب اور مرہم ہے۔ سفوف کیپسول میں بھروالیں۔ دو کیپسول ایک حب صبح اسی طرح شام وشب میں نوش فرمائیں۔ مرہم ایک گرام حمولا شب وروز میں دو مرتبہ استعمال فرماویں۔ گزشتہ مرسلہ حبوب جاری رکھیں۔ سفوف بغیر کیپسول نوش فرماویں، تو ایک وقت میں ربع چمچی، اسی طرح شام وشب ہمراہ حب بواسیر فوزان۔

ریاح باسوری نہایت حاد اور حار ہوتی ہے۔ اس کا اثر شدید ہوتا ہے جہاں بھی پہونچے۔ آپ کے ذائقہ پر بھی اسی کا اثر ہے۔ اگر کسی مسہ سے خون آجائے تو یہ کوئی اندیشہ ناک بات نہیں ہے۔ غذائیں مزاجاً ٹھنڈی ہوں اور غذائیت ان میں مکمل ہو، اس کا لحاظ واہتمام نہایت ضروری ہے۔ موانع نہ ہوتے تو میں اس وقت حاضر ہو جاتا۔

میں طلعت فاطمہ کو بچوں کے ساتھ بلا رہا ہوں۔ طلعت فاطمہ، اسامہ، مریم کا ٹکٹ پورا اور ہبہ کا آدھا ہوگا۔ یہ ٹکٹ پیرو / کراچی / دہلی کے دوطرفہ ہوں، ان کے مصارف سے مطلع فرماویں۔ میں نے اسماء سے بھی دریافت کیا، جہاں سے رعایت ہوگی منگالوں گا۔

پیرو سے ایک سروس کانٹاس ہے، یہ نیویارک / لندن تک ہے۔ لندن سے P.I.A کراچی / دہلی ہے۔ یہ کام جلدی کرنا چاہتا ہوں۔ بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ سب کی خدمات میں ماوجب۔

والسلام

متمنی دعوات وتوجہات

محمد سعد رشید

حضرت مخدوم معظم و محترم مدت فیوضکم العالیہ

بعد سلام مسنون و درخواست دعوات و توجہات،

مرسلہ ادویہ مفرحِ قلب، حب مصفی ﴿۲﴾ اور حب زجر ہیں۔ میں نے فرضی نام لکھ دئے تھے کہ گھر میں اسی نام سے دیکھی جائیں۔ مژدہ روح پرور و جانفزا ہے، الحمدللہ آلاف مرۃ۔ اللہ تعالیٰ طویل العمر اور خلف اسلاف فرماوے۔ آمین۔ اور وقت مقررہ پر بکمال سہولت وراحت آمد ہو۔

پریشانی اور پریشانی کے اسباب سے بے نیاز ہو جاؤ۔ یہ جملہ تحریر فرما کر مجھے ارسال فرماویں کہ اس تحریر سے مجھے توفیق عمل واستقامت نصیب ہوگی، بفضل اللہ و کرمہ۔ قاری صاحب کے پاس سے کوئی جواب نہیں آیا، حق تعالیٰ خیر فرماوے۔ پھر دل میں ہے کہ درپہ انہیں کے پڑے رہیں۔ خدایا ایں کرم بارے دگر کن۔ آمین۔

اسعاد کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ دعا کے لئے خصوصی درخواست ہے۔ اسماء کو لوپس کا دورہ ٹینشن سے ہوتا ہے۔ اس وقت وہ دورہ شدید ہے۔ اس کی نوعیت تعقد مفاصل یدین وقدمین کی ہوتی ہے۔

شارق کی اہلیہ کو اپنے قریبی اعزہ سے دوری بصورت قیام سورت شاق ہے۔ وہ آٹھ ماہ سے بچی کے ساتھ وطن ہے۔ میرے ذہن پر اس کا بہت بوجھ ہے۔ دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ فضل و کرم فرمائے۔ اہل خانہ سلام پیش کرتے ہیں۔

حضرت مخدومنا ذوالمجد والکرم، مدت فیوضکم

بعد سلام مسنون والتماس دعوات وتوجہات،

عزیزہ خدیجہ سلمہا سے متعلق اس اطلاع کا مجھے انتظار تھا۔ ان کے لئے حبوب ارسال ہیں۔ ۲ / عدد صبح قبل از ناشتہ اور ۲ / عدد قبل از نوم شب ہمراہ دودھ ایک ایک پیالی استعمال کریں۔ ختم ہونے سے ۲۰-۱۵ روز قبل اطلاع کردیں کہ دوبارہ ارسال کروں۔

انور پٹاس کی جانب سے شاید تاخیر ہو، اس لئے جمع شدہ ۲۰ سے ادائیگی فرمادیں۔ وہ دیں گے، تو وہاں جمع ہو جائیں گے۔ مولانا اشرف مقدم تو ارسال خدمت کردیں گے۔

طلعت فاطمہ نے فاضل دینیات کا امتحان اچھے نمبرات سے پاس کیا ہے۔ ذہین ہے اور پڑھانے کی استعداد رکھتی ہے۔ درس نظامی کی فارغ عالمہ کے متعلق معلومات کر رہا ہوں۔ طلعت کی دو بچیاں مریم ﴿۱۳ سال﴾ اور ہبہ ﴿۹ سال﴾ ہیں۔ لڑکا پیرو میں ہی رہے گا اور وہیں تعلیم حاصل کرے گا۔

جن رطوبات کا اخراج ہو رہاہے یہ رطوبات باسوری ہیں۔ ان کا اخراج بالکل مضر نہیں ہے۔ بتدریج یہ شکایت رفع ہو جائے گی۔

دوموا بالسلامة والعافية والسلام

محمد سعد رشید عفی عنہ

۔۔۔مالی یا اکلوایا کے یہاں سے ملے گا۔ ایک ایک چمچہ شب وروز میں تین تین دفعہ نوش فرماویں۔ نیز مرچ مصالحے، اچار ترک فرمادیں۔ اس کا بہت اہتمام فرماویں کہ غذائیت کم نہ ہو۔ جتنے کیلریز کی ضرورت جسم کو ہے وہ جوس، سوپ، سادہ چاول اور ہلکی زود ہضم غذاؤں سے پورے ہونے چاہئیں۔ اجابت میں خون زجر سے ہے، بواسیر سے نہیں۔

مجھے العین کا شبہ ہے۔ رئیس الاحرار صاحب نے حضرت قدس سرہ کے لئے فرمایا تھا کہ تمہارے پیر صاحب بہت شاندار ہیں۔ یہ بات آپ کے لئے میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔ حفظکم اللہ تعالیٰ و سلّمکم مع الصحۃ۔

حالاتِ صحت سے مطلع فرماویں کہ حافظ ملو کے فون کے بعد سے بھوک و نیند رخصت ہو گئی۔ دوموا بالسلامۃ والعافیۃ۔ خیریت کے لئے چشم براہ۔

سعد رشید

دو روز سے مستقل کوشش کر رہے تھے فون کے لئے، آج مجبوری میں مدرسہ پر کیا۔ اب حافظ صاحب کے فون پر دوبارہ کر رہے ہیں۔

طالب دعا

شارق سعید

محترم ومکرم مدفیوضکم

بعد سلام مسنون گزارش دعا،

بیگ کے متعلق میں نے تحقیقات کی، جناب کا بیگ یہاں نہیں رہا۔ اس کی گمشدگی مع پاسپورٹ وضروری کاغذات سے قلق ہوا۔ خدا کرے بسلامت مل جائے۔

مرسلہ جوشاندہ پینے کا معلوم نہیں ہوتا۔ نزلہ برعایت معدہ کے لئے میں نے جوشاندہ کا ایک نسخہ لکھ کر پیش کردیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع فرماوے۔

میری خارش میں خوب اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر متالا صاحب کا تجویز کردہ ایک کورس استعمال کر چکا ہوں۔

اپنے دواخانہ کی دوا بہت اہتمام سے پہلے بھی استعمال کرتا رہا، رمضان میں ناغہ رہا، اب پھر اہتمام سے استعمال کر رہا ہوں، لیکن تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ اس کے دفعیہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خدمت میں بوقت رخصت زبانی جواباً عرض کیا تھا کہ ایک مکان بمبئی میں ہے، قیمت ۴۰، اور ایک سورت میں، قیمت ایک لاکھ پندرہ ہزار ہے۔ سورت آنے کے بعد ۶ / شوال ہی کو بخیر رسی کی اطلاع کے ساتھ ہی ان دونوں مکانوں کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ کہ بمبئی کا کم قیمت، پرانا، غیر معروف جگہ ہے اور سورت کا گراں، پختہ اور معروف جگہ ہے، عرض کر دیا اور دعا کی درخواست کی ہے۔

جناب سے یہی گزارش ہے بمبئی مکان کے سلسلہ میں خط وکتابت ہو رہی ہے۔ شاید اسی ہفتہ میں وہاں جانا ہو اور معاملاتی گفتگو کے بعد بیعانہ بھی دے دیا جائے۔ خیر وبرکت کے لئے دعا فرماویں۔

حضرات اہل دیوبند کو ان کے اصرار پر ذی الحجہ کا آخری ہفتہ اور دسمبر کا دوسرا ہفتہ آج لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ اس کے لئے خصوصیت سے دعا فرماویں۔ اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون، عزیزان سلمہم کو دعوات۔

برائے اخراجِ پتھری:

سات روز تک مسلسل ایپل جوس پئیں۔ وہ بھی pure organic ہو۔

ساتویں دن رات کا کھانا چھوڑ دیں۔ دو ٹی اسپون Epsom Salt نیم گرم پانی میں مکس کر کے پاؤ گلاس پئیں۔ پھر داہنی کروٹ پر اس طرح لیٹ جائیں کہ دونوں گھٹنوں کو چھاتی سے ملا لیں (جیسے بیمار کرتا ہے)۔ ایک گھنٹہ اسی طرح لیٹ کر پھر نصف گلاس pure organic روغنِ زیتون کو پاؤ گلاس lemon juice کے ساتھ مکس کر کے پئیں۔ پھر ایک گھنٹہ اسی حالت پر لیٹ جائیں۔ اس ایک گھنٹہ کے بعد پھر salt نیم گرم پانی میں مکس کر کے پاؤ گلاس پی لیں۔ پھر سو جائیں۔ باذن اللہ، صبح تک پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکلا جائے گی۔

حضرت مولانا مدت فیوضکم

بعد سلام مسنون والتماسِ دعوات،

الحمدللہ تقریبِ شادی باحسن وجوہ پوری ہو گئی۔ یہ آپ کی دعا وتوجہ کا ثمرہ ہے۔ بقیہ امور کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ شربت مصفی خون تیار ہے۔ کسی لے جانے والے کی تلاش ہے۔ یوسف بھائی چلہ میں گئے ہوئے تھے۔ اختتام کے قریب چلہ کے یہاں ولادت ہو گئی۔ تقبل اللہ۔ اسعاد فرح کو پہنچانے بھوپال گئے ہیں، ہمروزہ واپسی ہے۔ فرح کی تعلیم چھ ماہ کی باقی ہے۔

سعد رشید

حضرت مخدوم و معظم ذوالمجد والکرم مدت فیوضکم

بعد سلام مسنون والتماسِ دعوات،

حافظ شبیر ملو سے فرماویں کہ حب مقوی اعصاب ۳۲۰ عدد، حب مبدل ۱۶۰ عدد آپ کی خدمت میں پیش کریں۔ حب مقوی اعصاب (سیاہ رنگ) صبح ۴ عدد، رات کو ۴ عدد قبل نوم، حب مبدل (فضی) بعد غذا دوپہر ورات ۲۔ ۲ عدد کھلائیں ۴۰ روز تک۔

حافظ ملو سے فرمادیں کہ انور پتاس سے ۱۵ سو پونڈ اور ۱۰ ہزار روپیہ انڈین کے متبادل پونڈ اور مولانا اشرف مقدم کے ذریعہ میرے اکاؤنٹ سے پوری رقم نکلوا کر آپ کی خدمت میں پیش کریں۔ اکاؤنٹ میں اتنی رقم رہنے دیں جو اکاؤنٹ باقی رکھنے کے لئے کم از کم ضروری ہو۔ ۲۰ امانت ہیں جو عند الطلب ادا کر دوں گا۔ اسماء کے پاس مرسلہ رقم پہنچ گئی ہے۔ محمد علی عبد الکریم کے ذریعہ براہِ لندن ادویہ پہنچ گئی ہوں گی۔ ہم سب دعاؤں کے ملتجی ہیں۔

محمد سعد رشید

حضرت مخدوم معظم مدت فیوضکم العالیۃ

بعد سلام مسنون ودرخواستِ دعوات،

ٹسٹ کی رپورٹ قابلِ صد شکر وستائش ہے اور کرامت ہے۔ دواارسالِ خدمت کروں گا۔ محترمہ سلمہا کی سونوگرافی کی رپورٹ کی مجھے ضرورت ہے۔ جلد ارسال فرمادیں۔ اللہ کرے لے جانے والامل جائے۔

مجھے امیگرنٹ ویزاملاہے۔زاہدہ نے اسی ویزاپر سفر کیا تھا۔ دوماہ کے بعد گرین کارڈ مل گیا۔

میں چاہتاہوں کہ اسعاد وفائزہ کے نکاح کامسئلہ جلد طے ہو جائے۔ میرے سفر سے قبل اس کے لئے دعافرماویں۔ دونوں کے لئے سعی ہورہی ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

یوسف بھائی متعجب ہیں۔ حساب کاپرچہ کیسے پہنچ گیا، جمع کہاں سے آئے، باقی کیسے ہیں۔

مولانا آدم پٹیل کے عزیز ۱۲ ستمبر کولندن جانے والے ہیں۔ ان کے ساتھ دواارسال کروں گا۔ اگر سونوگرافی کی مطلوبہ رپورٹ مل جائے تو ان کی دوا بھی روانہ کر دوں گا۔ بچے اور یوسف بھائی سلام مسنون کے بعد ملتجیٔ دعا ہیں۔ اسعاد مسقط میں کام کر رہے ہیں۔ فائزہ ہومیوپیتھک میں MD دسمبر میں مکمل ہورہاہے۔

۲۴

حضرت مولانا منور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ،
شیخ الحدیث دار العلوم لطیفی، کٹھیار

مکرم و محترم جناب مولانا یوسف صاحب متالا زید مجدکم

سلام مسنون!

آپ کے سوال نامہ کا مراسلہ مولانا شاہد سلمہ کے ذریعہ سے سہارنپور ملا۔ میں رمضان بھر وہاں تقریباً بیمار ہی رہا۔ یہاں کٹیہار واپس آیا تو انتظامات درس و مدارس کی مشغولی رہی۔ مزید برآں ڈاک کی کثرت اور احباب کی آمد و رفت کی کثرت رہی۔ آپ کے سوالات کے جوابات مرتب کراتے رہے، مگر طبیعت کچھ ایسی رکی کہ آگے لکھا نہ سکا، ورنہ خیال تھا کہ مولانا امام الدین صاحب کے ساتھ میں بھی جوابات بھیج دوں۔ اور ادھر چند دنوں سے طبیعت خراب بھی ہو گئی، اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ بقر عید کے بعد مختصر جوابات بھیج دوں گا۔ جملہ پرسان احوال کی خدمات میں سلام مسنون عرض ہے۔ عزیزم مولوی انوار سلمہ آپ کو اور جملہ احباب کو سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

حضرت مولانا منور حسین صاحب مدظلہ

بقلم انوار ۲۲/ ستمبر ۱۹۸۲ء

اپنا کتب خانہ، کٹیہار، بہار، ہند

۲۵

حضرت بھائی جان نور اللہ مرقدہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم مولانا یوسف صاحب

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔

اسی وقت فیکس موصول ہوا اور الحمد للہ اطمینان ہو گیا۔ بہت ہی فکر اور پریشانی تھی کہ معلوم نہیں وہ رقم ملی یا نہیں؟ اتنی زحمت اور کرلیں کہ اشرف بھائی سے کہہ دیں، وہ مجھے فون پر رسید کی اطلاع کر دیں۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس کی معرفت آپ نے ارسال کی تھی؟

مولوی اسمٰعیل صاحب والی رقم کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی صاحبزادیوں کے حج کا مسئلہ تھا۔ مولوی اسماعیل کا فون آیا تھا۔ وہ فون پر بہت زیادہ رو رہے تھے۔ الحمد للہ، فوری طور پر میں نے اس کا نظم کر دیا تھا۔ اب یہ پیسے انہوں نے قرض لئے ہیں اور قرض خواہ کا تقاضا ہے، اس لئے وہ پریشان ہیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ عزیز عبد الرشید کو ذکر و شغل اور تعلیم و تعلم اور مدرسہ کی ذمہ داری سنبھالنے کی اپنی طرف سے تلقین کریں۔ میرا جی چاہتا ہے ان چیزوں سے فراغت ہو تو اپنی زندگی توبہ واستغفار میں گزرے کہ گناہوں کا اور قبر کا فکر سوار ہے۔ کیا بعید ہے کہ تمہاری تشکیل سے وہ ہمہ تن اس میں لگ جائے۔ بغیر عینک کے لکھا ہے، اللہ کرے ٹھیک ہو۔

فقط والسلام

۱۷/ جولائی، جمعہ

بنام حضرت مولانا عبد الرحیم صاحبؒ از حاجی یعقوب صاحب

از خادم محمد یعقوب غفرلہ
شنبہ ۲۶/ ربیع الاول / ۲۰/ اپریل
بمبئی

مکرم و محترم جناب مولانا عبد الرحیم صاحب مد ظلہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ آپ کا ۱۹/ اپریل والا کارد آج ۲۰/ کی شام کو ملا۔ حالات معلوم ہوئے مدینہ پاک سے حضرت والا کی طرف سے آپ کے نام اور رحیم صاحب کے نام ایک گرامی نامہ آیا ہوا ہے جو ارسال خدمت ہے۔ حضرت والا کے فرمان کے مطابق خادم نے یہ گرامی نامہ پڑھ لیا تھا۔ آپ نے بیروت کے پتہ پر ملک صاحب کے نام جو مضمون لکھنے کیلیے آج والے کارد میں تحریر فرمایا ہے وہ مضمون انشاء اللہ ابھی نقل کر کے روانہ کر رہا ہوں اسی خط کے ساتھ انشاء اللہ بیروت والا خط چلا جائے گا۔ مفتی اسماعیل صاحب خیریت سے بیروت پہنچ گئے وہاں سے تار آگیا ہے آپ کا پاسپورٹ یہاں موجد نہیں اب نیا پاسپورٹ بنانا ہو گا۔ اس لیے گجرات کا دفتر احمد آباد میں ہے۔ گجرات والوں کیلیے ساری کاروائی احمد آباد سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی بمبئی آنے والا معتبر آدمی مل جائیں تو آپ یہ پاسپورٹ منگوالیں تاکہ کاروائی شروع ہو جائیں۔ کل بھی ایک کارد نانی نرولی لکھا ہے۔ دعا کی خاص طور سے درخواست ہے۔

والسلام
خادم محمد یعقوب غفرلہ

۲۶

حضرت مولانا معین الدین صاحب

باسمہ تعالیٰ

از مسجد دارالعلوم کنتھاریہ، بھروچ
معین الدین،
۲۶ / رمضان المبارک

عنایت فرمایم زیدت معالیکم ودامت برکاتکم

بعد السلام المسنون،
آپ کا فرستادہ رطب بری کے ایک طالب کے ذریعہ موصول ہوئے۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ اس کا نصف تو میں نے یہاں احباب میں تقسیم کر دیا ہے اور نصف فریج میں رکھوا دیا ہے تاکہ عید کے بعد اہلِ خانہ تک بھی پہنچ جائے۔ انہوں نے رطب کبھی استعمال نہیں کیا ہے۔ آنجناب نے اس عاصی پر از معاصی کو مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے یاد کیا، یہ میری بڑی خوش قسمتی ہے، فجزاکم اللہ تعالیٰ مرۃ بعد مرۃ۔
امید کہ مزاج گرامی بخیر ہو گا۔ اگر آپ کوئی رقعہ بھی تحریر فرما دیتے اور اس میں اپنی اور اہل خانہ کی خیریت اور مدرسہ کا کچھ ذکر ہوتا تو طبیعت اور زیادہ باغ باغ ہو جاتی۔ مدارس تو بہت سے ہیں، لیکن یہ ہمارے حضرت کا لگایا ہوا علمی باغ ہے، جس کا مالی حضرت نے آپ کو مقرر

ومنتخب فرمایا ہے۔ اور کام بھی الحمد للہ، بہت اچھا ہو رہا ہے۔ یو کے میں پردہ کا اہتمام پیدا ہو جائے اس کے لئے محنت ہونی چاہئے اور بھرپور محنت ہونی چاہئے۔ اہل گجرات دینی لائنوں سے الحمدللہ اجر وثواب کا کافی ذخیرہ کر لیتے ہیں، لیکن یہ ذخیرہ بدنظری اور بے پردگی کے نذر ہو جاتا ہے۔

آپ طالبات کے مدرسہ میں چھوٹی چھوٹی ایسی صنعتیں ضرور رکھئے کہ عورتیں گھر میں رہتے ہوئے کر سکیں، مثلاً کسی پرزے کو بنانے والی مشین، بٹن وغیرہ بنانے کی مشین ہوں، ایسی صنعتیں کہ ان سے تیار شدہ مال آسانی سے فروخت ہو جائے۔ اگر اس طرح گھروں میں رہتے ہوئے آمدنی ہونے لگی تو دن کا اکثر حصہ گھروں میں گزرنے لگے گا۔ اس طرح آہستہ آہستہ پردہ میں رہنے کی عادی بن جائیں گی۔

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ آپ اپنے مدرسہ میں غرباء اور غیر مستطیع طلبہ کی اہمیت کو بڑھائیں۔ ان میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے اور یہ آپ کے لئے ہر میدان میں دست راست بن کر ابھریں گے۔ دولت مند طلبہ شوقیہ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور پھر اپنے کاروبار میں لگ کر گم ہو جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ کے نظام میں غیر مستطیع طلبہ کی یہی اہمیت ہو جس کو میں تحریر کر رہا ہوں، تو بندہ کا تحریر کرنا محبت پر مبنی ہو گا۔

فقط والسلام

معین الدین

۲۷

حضرت مولانا عبد المعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ ممبئ

بروز دوشنبہ ۳/ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ
۲۵/ فروری ۱۹۸۵ء
ازاحقر ع۔م۔ سنبھلی
محلہ جھجران
سرائے ترین
ضلع مرادآباد
یوپی، انڈیا

مشفقم وعزیز محترم جناب مولانا محمد یوسف صاحب متالا زید مجدہم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاجِ گرامی!

آپ کا مرقومہ گرامی ۲۵/ صفر ۵ھ کا بمبئ سے منتقل ہو کر گزشتہ ہفتہ یہاں پہنچا۔ آپ نے انتظار کے بارے میں جو تحریر کیا ہے، تو بے شک شدید انتظار تھا، بلکہ یہ ایروگرام قبل ماہ مبارک ﴿رمضان شریف﴾ سے محض آپ کو لکھنے کی غرض سے خرید کیا ہوا رکھا تھا، مگر اسی انتظار کے باعث تعویق میں پڑا رہا کہ شاید اب کوئی خبر طباعت کی آجائے، اب آجائے، حتیٰ

کہ میں بعد عید الاضحی سے سخت علیل ہو کر وطن میں مقیم ہوں۔ ہنوز علالت کا سلسلہ اور علاج جاری ہے۔ البتہ اب قدرے افاقہ ہے۔ اور اہلیہ بھی عرصہ سے صاحبِ فراش اور یہاں پر ہی ہمراہ آئی ہوئی ہیں۔ ان کو ابھی افاقہ نہیں ہے۔ دعائے صحت ہر دو فرمائیں۔ دیگر اکابرین سے بھی حسب موقعہ و سہولت بعد سلام مسنون دعا کی درخواست فرماویں۔

گرامی نامہ کے ہمراہ فہرست بھی نامکمل موصول ہوئی۔ فجزاکم اللہ کہ آپ نے قیمت کے بارے میں تحریر نہیں فرمایا۔ بہرحال، بعد طباعت علاوہ اس کے جو آپ نے مجھے ارسال فرمانے کو لکھا ہے ۱۰ عدد مزید روانہ فرمائیں۔ ان کی قیمت جہاں آپ تحریر کریں گے وہاں پہنچا دی جائے گی۔

اس سوال نامہ کے جواب میں تحریر کر چکا تھا کہ مین نے اپنی بیماری، نیز چند دیگر مجبوریوں کے تحت مسجد کی خدمت سے سبکدوشی اختیار کر لی ہے اور بمبئ میں اپنے گھر کا اور وطن کا پتہ بھی تحریر کر دیا تھا، مگر یہ خط مسجد کے گیٹ پر نہ معلوم وہاں کتنے روز پڑا رہا۔ آئندہ کے لئے وطن کا پتہ اوپر تحریر ہے اور بمبئ کا پتہ حسب ذیل ہے۔ اگر اللہ رب العزت نے مزید افاقہ کر دیا یا کم از کم ایسا ہی رہا جیسا کہ اب ہے تو ان شاء اللہ، ماہ رجب کے آخر یا ماہ شعبان کے شروع میں بمبئ پہنچوں گا۔

والسلام

بمبئ کا پتہ یہ ہے۔

عبد المعید، روم نمبر ۳۱، تیسر امالا، ﴿۲۸۴﴾ آئی، آر، روڈ، بمبئ، ۴۰۰۰۰۳، ﴿الہند﴾

از احقر عبد المعید عفی عنہ
روم نمبر ۱۳
تیسرا مالا
﴿۲۸۴﴾ آئی، آر، روڈ، بمبئی ۳/ ﴿انڈیا﴾
بروز شنبہ، ۱۰/ رجب المرجب ۶ھ
۲۲/ مارچ ۸۶ء

مکرم و محترم مولانا محمد یوسف صاحب متالا مد فیوضہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی! آپ کا مرسلہ تحفہ جزء ثانی ۶/ جنوری کو موصول ہوا۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جزء اول نہیں ملا اور دیگر اجزاء کب تک شائع ہوں گے، یہ بھی نہ معلوم ہو سکا۔ نیز اس جزء ثانی کی قیمت بھی درج نہیں ہیں۔ جزء اول و دیگر اجزاء بھی شائع ہو چکے ہوں، تو وہ بھی ارسال فرما کر ممنون فرمائیں تو بہتر ہے۔

احقر اپنے اعراض سابقہ میں بدستور مبتلا ہے۔ دعائے صحت و عافیت سے دریغ نہ کریں۔

والسلام

از بندہ عبد المعید عفی عنہ
روم نمبر ۱۳۱، تیسر امالا
﴿۲۸۴﴾ آئی، آر، روڈ، بمبئ، ۳﴿انڈیا﴾
بروز سہ شنبہ، ۲۷/ رجب المرجب، ۶ھ
۸/ اپریل ۱۹۸۶ء

مکرم و محترم مولانا محمد یوسف صاحب زید مجد ہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبر کاتہ

امید کہ مزاج بعافیت ہو گا۔
ضروری امر باعث تحریر اینکہ گزشتہ ہفتہ احقر نے ایک عریضہ ارسال کیا تھا، جس میں سوانح کی جلد اول نہ ملنے کی شکایت تحریر کی گئی تھی۔ سو بحمد اللہ، کل ہی مولوی فضل الرحمن صاحب کی مرسلہ دہلی سے وصول ہو گئی۔ اطلاعاً عرض ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔
اور قلمکار مولانا یوسف لدھیانوی کو بھی خداوند قدوس خوب خوب نوازیں، جنہوں نے نہایت بہترین اسلوب سے اس وقیع خدمت کو انجام دیا۔ اگر ان کو خط لکھیں تو احقر کی طرف سے بعد سلام مسنون مبارک بادی بھی تحریر فرمادیں۔ ممنون ہوں گا۔ جزء ثالث کا بھی بے چینی سے انتظار رہے گا۔
نیز اس جلد اول کے صفحہ ۵۵۰ کی پہلی سطر میں آیۃ الکرسی کے عمل کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت نے تحریر فرمایا ہے مگر احتیاطاً پھر بھی نقل کراتا ہوں، تو کیا نقل نہیں کرایا گیا یا کسی مصلحت سے اشاعت سے روک دیا گیا؟ اگر آپ کو یہ عمل معلوم ہو تو تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔
والسلام
الداعی والمستدعی
ع۔ م۔ سنبھلی

۲۸

حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سابق امیر تبلیغ نظام الدین دہلی

؎اے غائب از نظر کہ شدی ہم نشین دل
می گوئمت ثنا ودعا می فرستمت

مخدومی ومکرمی زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ
آپ کا ارسال کردہ پاسپورٹ بذریعہ مولانا عبید اللہ صاحب موصول ہوا اور فوراً دست بدست حافظ کرامت صاحب کے حوالہ کردیا گیا۔ مطمئن رہیں۔

؎چوں با حبیب نشینی وبادہ پیمائی
بیاد آر حریفانِ بادہ پیما را

خادم خادماں

۲۷/۸/۴۷ء

اظہار الحسن

میرے مخدوم شہزادو!

پلٹ کر پھر نہ پوچھا شاد جیتا ہے کہ مرتا ہے
مرے محبوب شہزادے بڑے ہی بے وفا نکلے

دوستوں کی شکایت غلط ہے۔ ہم کو تمہاری شرافت نے مارا۔

اظہار الحسن

۲۹

حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از مدینہ پاک
۲۸ جنوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخدوم مکرم جناب مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا عبد الحفیظ صاحب کے عزیز کے ذریعہ حضرت شیخ الحدیث مولائی کی سوانح کا دوسرا حصہ بندے کو موصول ہوا۔ جزاکم اللہ خیراً۔ بندہ نے فوراً ہی اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑھنا اور پڑھوانا شروع کیا۔ تقریباً آدھی کتاب پڑھ چکا ہوں۔ پہلے حصہ کا بھی انتظار ہے۔ سب دوستوں کو سلام مسنون۔

بندہ آپریشن کے بعد ابھی تک گھر پر پڑا رہتا ہے کیوں کہ پیشاب ابھی تک قابو میں نہیں آیا، بے اختیار نکلتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے تفصیلی خط لکھوا نہیں سکا۔

فقط والسلام

سعید احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی ومکرمی جناب مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ، جناب کا گرامی نامہ پڑھ کر بندہ کو تسلی ہوئی اور مدت سے جو ایک تردد دل میں تھا، وہ دور ہوا۔ کیوں کہ ایک عرصہ تک ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے بعض احباب خواب دیکھ رہے تھے جو مختلف طریقوں سے بندہ کے پاس آرہے تھے کہ ہمارے اجتماعات میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

بعض نے دیکھا کہ ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ساتھ ہیں۔

ایک صاحب نے سنایا کہ طواف لوگ الٹا کر رہے ہیں اور مولانا انعام الحسن صاحب بیت اللہ کی چھت پر ہیں اور وہ لوگوں کو آواز بلند سے فرمارہے ہیں کہ طواف کو سیدھے طریقہ سے کرو، مگر پولیس حکومت کی لوگوں کو کہہ رہی ہے کہ نہیں، طواف اسی طرح کرو جیسے تم کر رہے ہو۔

ایک صاحب نے سنایا کہ مولانا انعام الحسن صاحب بیت اللہ پر منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ اور بھی اس قسم کے خواب لوگ بندہ کو آکر سناتے رہے، جس سے بندہ کا ذہن اس طرف جانے لگا کہ کہیں مرکزِ دعوت نظام الدین تو نہیں ہے؟ اس کے بعد بندہ کے نام حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم مختلف لوگوں کے ذریعہ ہدایات فرمانے لگے۔

چنانچہ جنوبی افریقہ کا بچہ محمد ایوب جو نابینا ہے اور آج کل مدینہ منورہ میں آیا ہوا ہے اس نے جنوبی افریقہ میں خواب دیکھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا سلام مولوی سعید اور بھائی پاڈیا کو پہنچائے اور یہ بھی کہے کہ امت کو بھی میرا سلام پہنچائے۔

ایک صاحب نے آکر سنایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولوی سعید سے کہے

کہ دعاؤں کی بڑی سخت ضرورت ہے اور اپنے ساتھیوں کو دعاؤں کی طرف متوجہ کریں۔

ایک صاحب نے آکر سنایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تبلیغ والوں کو کہو کہ وہ بے اصولیاں نہ کریں، یہاں تک کہ دو دنوں سے بندہ کو تردد ہو رہا تھا۔

لیکن جب عربوں نے آکر خواب سنائے جو میرے پاس پاکستان میں لکھے ہوئے رکھے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میری تشکیل کی اور مجھے چار ماہ کے لئے کہا ہے کہ تم ۴/ ماہ تبلیغ میں لگا کر آؤ۔

ایک عرب نے اپنا خواب بتایا کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے چلہ کب دیا؟ اور تین چلے کب دو گے ؟

اور ایک صاحب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں فضائل اعمال کی کتاب ہے اور سنا کر نکلنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کے نام لکھ رہے ہیں جو نکلنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ان میں بعض عربوں نے جو الجزائر کے ہیں اور بعض امارات کے اور بعض سعودیہ کے ،اور بھی مختلف خواب بندہ کو آکر سناتے اور لکھواتے رہے۔

ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دفتر منگوایا اور اسے کھلوایا اور فرمایا اس میں غسان زراع اور اس کے ساتھی کا نام لکھ دو۔ ان دونوں کے نام لکھوانے کے بعد مہر لگوائی اور دفتر کو بند کیا۔ یہ دونوں نوجوان جدہ میں شروع سے قربانی دینے والے ہیں اور ان پر حکومت کی طرف سے بڑے شدید احوال آئے۔

ایک صاحب نے خواب سنایا کہ بیت اللہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اس میں نوجوان جو تبلیغ میں زیادہ قربانی دے رہے ہیں داخل ہو رہے ہیں اور بیت اللہ کے اندر ایک بہت بڑا روشنی کا بلب ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روک دیا۔

عربوں کے خوابوں سے بندہ کو اتنا ظاہر ہوا کہ اب یہ نسبت نظام الدین سے عربوں کی طرف بدل رہی ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تربیت فرمارہے ہیں اور عربوں کو متوجہ فرمارہے ہیں۔ اور بندہ ہمیشہ سے دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے عربوں کو قبول فرمائے اور مدینہ منورہ کو مرکز دوبارہ بناکر دنیامیں اپنے کلمہ کوبلند فرمائے۔

تو اب اس کے آثار نمایاں ہوتے جارہے ہیں۔ عرب جس قدر اصول کی پابندی اور یقین کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام اور اپنی جان ومال کے ساتھ پوری دنیامیں نکلنے کی قربانی دے رہے ہیں، ہمارے ہندوستان پاکستان والے نہیں دے رہے ہیں اور نہ اصولوں کی پابندیاں کر رہے ہیں۔ اور سب سے زیادہ بے اصولیاں بندہ سے ہو رہی ہے۔ بندہ کا نہ اب تک یقین بنا اور نہ دعوت کا جذبہ بنا۔

آپ جیسے دوستوں سے درخواست ہے کہ بندہ کے لئے دعا فرمادیں کہ اس مہم کے ساتھ موت تک منسلک رکھے اور اپنی بے اصولی کی وجہ سے محروم نہ فرمادے۔

بمبئی کے ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ پاکستان والوں کو فرمارہے ہیں کہ تم اس وقت تک کامیاب نہیں ہوں گے اور نہ میں تم سے راضی ہوں گا اور نہ اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے جب تک مولانا انعام الحسن صاحب کی پوری اطاعت نہ کرلوگے۔

اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ حقیقت حال کیا ہے؟ ہم لوگ تو بہت زیادہ ضعیف الیقین اور ضعیف الایمان اور علم وذکر میں بھی بہت زیادہ سست اور ضعیف ہیں۔ اپنی اصلاح کے لئے اس میں چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہماری اصلاح فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب دامت برکاتہم

۳۰

حضرت الحاج فتح محمد صاحب گیاوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵/ ۱۰/ ۱۹۸۲ء

محترم المقام زادت معالیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والا نامہ مشتمل بر سوالات نے مشرف فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے تذکرہ سے دارالعلوم کے رسالہ کے اجراء کی تجویز بہت ہی مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ موجب برکت بنائیں اور امت کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔

میری عمر اسّی سال سے متجاوز ہو چکی۔ تقریباً تیس سال سے حضرت نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں آتا جاتا رہا ہوں۔ بہت سی باتیں تو ذہن میں محفوظ نہیں رہ گئیں۔ نیز اپنی کم علمی اور بے مائیگی کے سبب یاد باتوں کو بھی بیان کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس پر حضرت کی جدائی کا صدمہ دل ودماغ کو الگ متاثر کئے رہتا ہے۔

بہر حال جو کچھ اپنے سے بن پڑا لکھوا کر ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ عمر، پیدائش وغیرہ کی تفصیل الگ کاغذ پر ہے۔ ایک الگ مضمون دیگر سوالات کے جواب میں کچھ تفصیل کے ساتھ لکھوا دیا ہے۔ اس میں دو خطوط کا تذکرہ ہے، اس کی فوٹو کاپی بھی روانہ ہے۔ فوٹو صاف نہ ہونے کی وجہ سے ایک کاغذ پر الگ سے دونوں کی اصل عبارت الگ سے لکھ دی۔

رسالہ کی اشاعت پر براہِ کرم میرے پتہ پر ضرور بھیج دیں۔ اس کا جو ہدیہ ہو گا، ان شاء اللہ

روانہ کر دوں گا۔ اللہ جل شانہ آپ حضرات کے مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرما کر اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ خاکسار کے حسنِ خاتمہ و مغفرت کی دعا کا اہتمام فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر فتح محمد

قصبہ کاکو، ضلع گیا

۳۱

حضرت مولانا غلام محمد ڈیسائی ترکیسری رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ تعالیٰ

مکرمان محترمان حضرات مولانا عبد الرحیم صاحب، مولوی یوسف صاحب، مولوی اسماعیل،

حافظ غلام احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت عند اللہ نیک مطلوب۔

بعد سلام مسنون یہ پرچہ ملتے ہی آپ سمجھ جائیں گے کہ جس مژدہ کا آپ کو انتظار تھا اس کا فیصلہ کل عید کی نماز کے بعد ہو گیا، وہ یہ کہ کل آئندہ بعض نماز جمعہ نکاح ہو گا۔ آپ حضرات ضرور تشریف لائیں اور کھانا آپ کا یہاں ہو گا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ابھی تک بات وہ ہی ہے کہ کسی کو جمع نہ کریں گے، چند حضرات جو چچے ماموں یہی ہوں گے اور ولیمہ تیرہ ذی الحجۃ کو ہو گا۔ اس کی بھی آپ حضرات کو دعوت رہے گی۔ آپ حضرات کی تشریف آوری میری سعادت اور خوش قسمتی ہے۔

میری طرف سے آپ میزبان بن کر مولوی اسماعیل کو ضرور لیتے آویں، وہ بڑے آدمی ہیں، لہٰذا آپ ضرور میری طرف سے منت سماجت کریں۔

فقط والسلام

محتاج دعا

غلام محمد

۳۲

حضرت مولانا سید رشید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی
مرادآباد

محترم المقام زید مجدکم

سلام مسنون،

اس سے پہلے ایک عریضہ بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ ملا ہو گا۔ اور آپ نے اس کے مندرجات پر توجہ فرمائی ہو گی۔ جواب کا شدید انتظار رہے گا۔

حسبِ تحریر سوال نامہ کے جوابات حاضر ہیں۔ وصول یابی سے مطلع فرمائیں۔ مولانا عتیق الرحمن سنبھلی کو راضی کر لینے کی خبر سے خوشی ہوئی۔ آپ کی محنت بارآور ہو گی اور ہر کام سلیقہ سے ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

مولانا ہاشم صاحب اور واقفین حضرات سے سلام فرما دیں۔ دعواتِ صالحہ میں یاد رکھیں۔ خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔

فقط والسلام
طالب دعا
احقر رشید الدین
۲۹/۱۱/۱۴۰۲ھ

نوٹ: بھائی ابراہیم ملاؔ کے مسئلہ میں خاص طور پر توجہ فرمائی کی درخواست ہے۔ چھ مہینے ہو گئے اب تک ابراہیم بھائی کی طرف سے ایک خط بھی موصول نہیں ہوا، جس سے تعویق کی وجہ معلوم ہوتی اور آئندہ کے لئے اطمینان ہوتا۔ مولانا محمد حسن صاحب نے والسال سے متعدد مرتبہ فون سے ابراہیم بھائی سے بات کی۔ ہر مرتبہ ایک ہی جواب کہ دو ہفتے کے اندر اندر پہنچ جائے گی۔ مگر وہ دو ہفتے آج چھ مہینے میں بھی پورے نہ ہوئے۔ میں نے بھی ایک مرتبہ دہلی سے فون پر بات کی تو مجھ کو بھی وہی دو ہفتہ والا نسخہ بتایا، جس کو آج دو مہینے ہو رہے ہیں۔ اور کوئی خط بھی نہیں، جس سے کچھ پتہ چلتا۔ میں نے آپ کو تفصیلات اس لئے لکھ دیں تاکہ صورت حال واضح ہو جائے۔ آپ اس کو راز میں رکھیں اور اپنی حسن تدبیر سے ایسا معاملہ فرمائیں کہ جس سے فوری طور پر یہ مسئلہ حل ہو جائے، بہت زیادہ شکر گزار ہوں گا۔

ابراہیم بھائی کی مہمان نوازی، اخلاق، محبت، بزرگوں سے تعلق اور سادگی سے میں بے حد متاثر ہوں۔ اسی لئے یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور لامتناہی تاخیر کی بنیاد کیا ہے۔ بہر حال، مجھے امید ہے کہ آپ کی توجہ اور دلچسپی سے یہ مسئلہ ان شاء اللہ جلد حل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلائے اور نامرضیات سے بچائے۔ آمین۔

ابھی آپ کی مرسلہ رقم نہیں پہنچی۔ ملنے پر اطلاع دوں گا۔

فقط والسلام

طالب دعا

احقر رشید الدین

۲۱/۱/۱۴۰۲ھ

از مدرسہ شاہی
مرادآباد
یوپی، انڈیا

محترم ومکرم جناب مولانا محمد یوسف متالا صاحب، زید مجدکم

سلام مسنون، مزاج شریف؟
جنوری کے بعد سے اب تک ابراہیم ملا کی کوئی خبر نہ مل سکی۔ میں نے آپ کو دو خط لکھے، لیکن جواب سے محروم رہا۔
پچھلے مہینہ گجرات کے سفر میں سورت میں آپ کی اہلیہ سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ آپ شعبان میں ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کاش اگر اس مسئلہ کو نمٹاتے آتے تو میرے لئے بہت ہی سکون کا باعث ہوتا۔ آپ اس سے عشرین آلاف واپس لے لیں۔ اور اپنے انتظام میں بھیجیں۔ اگر وہ کہتا ہے کہ رقم مل چکی ہے تو جھوٹا ہے۔ جب تک مجھ سے تصدیق نہ ہو جائے کبھی اس کی بات کا یقین مت کیجیے۔ اگر آپ اپنے وسائل اور ذرائع اختیار کر کے اس سے میری گلوخلاصی کرا دیتے ہیں تو میں شیخ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ جو انگلینڈ کے سفر کے وقت نکلے تھے کہ خدا مبارک کرے، اس کی تعبیر سمجھوں گا۔ امید ہے کہ توجہ فرمائیں گے اور اس مخمصہ سے نکالنے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔
مولانا یوسف لدھیانوی صاحب کا گرامی نامہ ملا۔ ان کے پہنچنے سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ خیر وخوبی کے ساتھ اس عظیم کام کو تکمیل تک پہنچائے۔ سلام فرماویں۔ اگر کوئی بات یاد آئی تو انشاء اللہ ضرور ارسال کروں گا۔
مجھ اس سفر میں قاری صالح صاحب کی دعوت پر جو گواڑ بھی جامعہ زکریا میں جانے کی نوبت

آئی۔ بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلد تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔
مولانا ہاشم صاحب سے سلام فرماویں۔

فقط والسلام
طالبِ دعا
احقر رشید الدین
۷/ مئی ۸۳ھ

۴۴

حضرت مولانا محمد طاہر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دفتر نظامت، ندوۃ العلماء
پوسٹ بوکس ۹۳
لکھنؤ
۸۳/۱/۱۵ء

مخدوم ومحترم جناب مولانا یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ کا عنایت نامہ مع پچیس پونڈ کے پوسٹل آرڈر کے پہنچا۔ عنایت فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔ آپ کو جب بھی کوئی ضرورت پیش آیا کرے، بلا تکلف تحریر فرمادیا کریں۔ مجھے اس سے خوشی ہوگی۔

مولانا سجاد صاحب تبلیغی اجتماع میں شرکت کی غرض سے بنگلہ دیش گئے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ سے آپ کی تحریر کی روشنی میں گفتگو ہوئی تھی۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مولوی عتیق کا خط آیا تھا۔ ان کو اس کا یہ جواب دے دیا گیا ہے کہ مطلوبہ تعداد کی اس وقت گنجائش نہیں، جتنی تعداد میں الفرقان نمبر شائع ہوا تھا، تقریباً سب نکل گیا۔ ان شاء اللہ جلد ہی دوبارہ شائع ہوگا۔ اس وقت مطلوبہ نسخے بھیجے جاسکتے ہیں۔ امید ہے مولانا عتیق الرحمن صاحب کی معرفت جواب پہنچ گیا ہوگا۔

میں نے ان سے کہا ہے کہ ۵ / عدد جلد ہوائی ڈاک سے آپ کے پتہ پر بھیج دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ جس قدر ممکن ہو وہ کارگو ایئر سے بھیج دئے جائیں۔ بقیہ شائع ہونے پر بھیج دئے جائیں۔ انہوں نے مولانا سجاد صاحب کے بھائی حسان میاں کو بلا کر نوٹ کرا دیا ہے۔ ان شاء اللہ امید ہے کہ پانچ نسخے انہوں نے کل یا آج ہوائی ڈاک سے روانہ کر دئے ہوں گے۔ اور فرمایا ہے کہ سو نسخے تک اور دئے جا سکتے ہیں، جس کی پوسٹنگ میں دس بارہ روز لگیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد ثانی صاحب حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولوی حمزہ حسنی نے ''الحسن'' نامی امپورٹ کا لائسنس لے رکھا ہے۔ انہیں کے ذریعہ بھیجنے میں سہولت ہوگی۔ اس وقت وہ ممالک عربیہ کے دورہ پر گئے ہوئے ہیں، ہفتہ عشرہ میں واپسی کی توقع ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ ہوائی ڈاک پر بہت زیادہ خرچ آئے گا۔ بحری ڈاک کی صورت میں خرچ بہت کم آئے گا، مگر ڈاک تین ماہ میں پہنچے گی۔ ہوائی ڈاک سے ایک پرچہ پر تقریباً ۲۳ روپیہ صرفہ آئے گا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کی سوانح مکتبہ اسلام نے چھاپی ہے، جس کے پروپرائٹر حضرت مولانا محمد ثانی صاحب حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ ہیں۔ سوانح کے دو نسخے ہوائی ڈاک سے ارسال کئے جا رہے ہیں۔ بقیہ مطلوبہ نسخے ان کی واپسی پر بھجوا دوں گا۔ سوانح پر تینتیس فی صد کمیشن آپ کو مل جائے گا۔ لہٰذا فوراً بذریعہ ٹیلی گرام مطلع فرمائیں کہ مطلوبہ نسخہ کارگو ایئر سے بھیجے جائیں یا بحری ڈاک سے۔

حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ العالی اور مولانا محمد معین اللہ صاحب میسور اور بمبئی کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ ۲۰ / جنوری کو واپسی متوقع ہے۔ دونوں حضرات خیریت سے ہیں۔ ان شاء اللہ، ابھی مولوی ہارون صاحب کو آپ کا سلام و پیام پہنچا دوں گا۔

والسلام

محمد طاہر

۳۴

حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخدوم ومکرم زید مجدکم

والا نامہ ویزا کے سلسلے میں باعث سرفرازی ہوا۔ دار العلوم دیوبند کے دو کارکنوں کے پاسپورٹوں کی فوٹو اسٹیٹ ارسال ہیں، تاکہ جلد آپ دونوں کے لیے، یا کم از کم دوسرا محمد امین صاحب کے لیے جلد ارسال فرمادیں تاکہ جلد ان دونوں حضرات کی روانگی ہو سکے۔

احقر بحمد اللہ بخیریت پہنچا آج ہی دہلی میں، مظاہر العلوم کی شوریٰ کا اجلاس دہلی میں ہو رہا ہے۔ اللہ اپنا فضل فرمائے۔ پرسانِ احوال حضرات سے سلام مسنون فرمادیں، دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

اسعد غفرلہ

۷/ اکتوبر/ ۱۹۸۶ء

باسمہ تعالیٰ

مخدوم مکرم حضرت مولانا مدفیوضکم وبرکاتکم

روضۂ اقدس پر سیاہ کار کی طرف سے صلوٰۃ وسلام کی عاجزانہ التجاء ہے۔

بعد سلام، مزاج شریف!

کل بھائی خالد صاحب نے فون پر حضرت والا کی بار باڈوز سے کنیڈا تشریف بری اور وہاں سے بخیر رسی کی اطلاع دی تھی۔ الحمدللہ۔

آج صبح مولانا اسماعیل صاحب نے فون کیا کہ وہ بدھ کی صبح یہاں لندن مطار پر پہونچیں گے۔ وقت کم تھا اس لئے ہم نے امیگریشن میں خط لکھ دیا ہے اور اس کی کاپی دونوں حضرات کے نام ارسال خدمت ہے۔ انہیں پہنچادیں، تاکہ یہ خط ان کے ساتھ ہو تو ویزے میں دقت نہ ہو۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مضمون ارسال خدمت ہے۔

اخیر میں دعاؤں اور صلوٰۃ وسلام کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

یوسف

۱۰/ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مخدوم ومکرم

سلام مسنون!

احقر بحمد اللہ کنیڈا بخیریت آپ کی توجہات سے ہو کر آج صبح آگیا۔ سب حضرات نے آپ کی وجہ سے بہت کرم فرمایا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ احقر بہت شکر گزار ہے۔ میں رشید کو خط پہنچانے کی سعی کروں گا۔

فقط والسلام

اسعد غفرلہ

از ہیتھرو، لندن

۳۵

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محمد یوسف لدھیانوی
علامہ بنوری ٹاؤن
کراچی ۵

حضرت مخدوم ومکرم زید مکارمہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاجِ گرامی! نامۂ گرامی اور ٹکٹ وصول ہو گئے تھے۔ مولانا محمد زبیر صاحب زید مجدہ کے خط سے جناب کو اس کا علم بھی ہو گیا تھا۔ میں تنہا سفر سے گھبراتا ہوں، اس لئے کوشش میں تھا کہ کوئی رفیق سفر مل جائے۔ مولانا محمد شاہد اور مولانا محمد زبیر صاحبان کا تو نظام نہیں بن سکا، مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو رفیق مل گئے۔ یہ آپ کے ملک کے دورے پر آنا چاہتے تھے۔ ان شاء اللہ ہم مارچ کے وسط میں حاضر ہوں گے۔ تاریخ کی اطلاع دوسرے خط سے کروں گا یا ٹیلکس کر دیا جائے گا۔ ان دونوں رفیقوں کے پاسپورٹ کے فوٹو بھجوا رہا ہوں تا کہ ویزا ملنے میں پریشانی نہ ہو، اور آپ اس کے لئے ضروری کاروائی کر سکیں۔

قاضی صاحب کے بارے میں مولانا محمد زبیر صاحب نے جو کچھ لکھا تھا، جناب نے اس سے کچھ زیادہ ہی تاثر لیا۔ ممکن ہے مولانا نے لکھا ہی اسی انداز سے ہو۔ میرے خیال میں اعملوا فکل

میسر لما خلق لہ پر عمل ہونا چاہئے۔ مولانا شاہد صاحب نے جناب قاضی صاحب کا پیغام مجھ تک پہنچایا تھا اور یہ کہ وہ ملنا چاہتے ہیں۔ بعد میں قاضی صاحب کا آدمی مجھے لینے کے لئے بھی آیا، مگر افسوس ہے کہ میں ایک خاص مصروفیت کی بناء پر ان کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا، ورنہ ان شاء اللہ قاضی صاحب کی پریشانی دور ہو جاتی۔ بہر حال اس سلسلہ میں آپ فکر مند نہ ہوں۔ والسلام۔

میرے لئے کوئی اور ضروری ہدایت ہو تو مطلع فرمایا جائے۔

محمد یوسف

۷/۵/۱۴۰۳ھ

حضرت مخدوم ومکرم زیدت حسناتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ یہ ناکارہ خیر وعافیت کے ساتھ پہنچ گیا تھا۔ ہولینڈ سے جناب مولانا الحاج محمد ادریس صاحب، جو یہاں زیر تعلیم رہے ہیں، مل گئے تھے۔ ان کے ساتھ سفر بہت راحت کے ساتھ ہو۔ حق تعالیٰ شانہ ان کی حسنات میں ترقی فرمائے۔

یہاں آکر روزانہ قصد کرتا تھا کہ آج آپ کو خط لکھوں گا، لیکن آتے ہی جمع شدہ کام کے بوجھ میں ایسا دب جاتا کہ شام ہو جاتی۔ انگلینڈ کے ایک رفیق تعطیلات کے لیے گھر جارہے تھے ان کے ساتھ 'اختلاف امت' کے پندرہ نسخے بھیجوا رہا ہوں۔ (ان سے عرض کیا تھا کہ جتنے نسخے بسہولت لے جاسکیں لے جائیں، انہوں نے پندرہ رکھ لیے۔) یہ آپ کی خدمت میں ہدیہ، آپ جس کو چاہیں عنایت فرمائیں۔

یہاں آکر مولانا یحییٰ مدنی زید فضلہم سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری بھی حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کی بہت ہی مفصل سوانح مرتب کررہے ہیں، حضرت مولانا موصوف آج کل کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں، ان سے بھی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے اپنے کام کا جو نقشہ بتایا، وہ قریباً وہی ہے جو ہمارے ذہن میں ہے۔ مجھے بہت افسوس ہوا کہ اگر ان کا پہلے ہو جاتا تو ہمیں کاوش کی ضرورت نہ رہتی، وہ ماشاء اللہ اس کام کے لیے نہایت موزون اور اہل ہیں۔

حضرت اقدس مفتی صاحب مدظلہ تشریف لائے ہوں گے، مجھے افسوس ہی ہے کہ میرے ہوتے ہوئے ان کی تشریف آوری نہیں ہوئی، ورنہ ان سے بہت استفادہ ہوتا۔ آپ کے یہاں اس ناکارہ سے سوائے کھانے اور سونے کے، کوئی کام نہ ہوا۔ البتہ ذاتی طور پر اس ناکارہ کو آپ کی صحبت اور ماحول سے بہت ہی نفع ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ آنجناب کو ان الطاف وعنایات کا بہترین

بدلہ عطا فرمائے اور قرب و رضا کے بلند مراتب نصیب فرمائیں۔

ہمارے باوا صاحب اور مولانا منظور صاحب اسپین ہوتے ہوئے حجاز مقدس پہنچ گئے ہیں، مگر جون کو واپسی لکھی ہے۔ قسمت دیکھئے کہ وہ تو دیار محبوب ﷺ میں پہنچ گئے اور یہ محروم ان کی رفاقت چھوڑ کر محروم ہی رہا۔ خیال تھا کہ اواخر شعبان میں جانے کی کوئے صورت نکل آئے گی۔ لیکن ابھی تک تو سارے دروازے بند ہیں، کوئی صورت فی الحال نظر نہیں آرہی۔ بھائی ابراہیم صاحب ہندوستان جانے سے ایک دن پہلے ملے تھے، دارالعلوم اور آپ حضرات کی خیر و عافیت فرماتے رہے۔ مسجد کے لیے زمین میں کچھ تحریک کی، اس کی تفصیلات مختصراً ذکر فرامائی۔ حق تعالی شانہ آپ کے اس عظیم الشان مقصد کو پایۂ تکمیل پہنچادیں۔ ماشاء اللہ آپ کا دارالعلوم انگلینڈ میں مینارۂ نور ہے، حق تعالی شانہ اس کی روشنی کو عام اور تام فرمائیں اور آپ کے تمام طلبہ واساتذہ کو اخلاص کے اعلیٰ مراتب نصیب فرمائیں۔

مولانا ہاشم صاحب، مولانا بلال صاحب اور دیگر حضرات کی خدمت میں سلام مسنون اور رخواستِ دعواتِ صالحہ۔

والسلام مع الاحترام

محمد یوسف

۷/۸/۱۴۰۳ھ

۲۱/۵/۱۹۸۳ء

"مسیح علیہ السلام مرزا کی نظر میں" بھیج رہا ہوں۔ "مختلقات مرزا" یہاں نہیں ملی، اس کے لیے ملتان لکھ رہا ہوں کہ آپ کو بھیجدیں۔

آسٹن سے بھائی بشیر صاحب کا پہلے فون آیا تھا۔ میں اس وقت موجود نہیں تھا۔ ان سے ملاقات ہو تو ان سے سلام کہہ دیجئے۔ اور ان کی اس عزت افزائی پر بہت بہت شکریہ۔ جزاہم

اللہ احسن الجزاء۔

اگر رمضان المبارک میں حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت میسر آئی تو وہاں زیارت ہو گی (اس کی دعا بھی فرمائیں)۔ ورنہ شوال میں آپ کا یہاں تشریف آوری کا تو وعدہ ہو ہی، ان شاء اللہ۔ حضرت مفتی صاحب ابھی تشریف فرما ہوں تو ان کی خدمت میں سلام نیاز۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مخدم ومکرم زیدت مکارمھم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرامت نامہ بذریعہ فیکس موصول ہوا۔ جناب باوا صاحب نے آنجناب کی خدمت میں حاضر ہوکر جن حقائق کا انکشاف فرمایا ہے، اگر وہ پہلے مجھے ان حقائق سے آگاہ کردیتے تو بے لطفی کی نوبت ہی نہ آتی۔ مجھے باوا صاحب کے ختمِ نبوت سے عشق واخلاص کا تہہ دل سے اعتراف ہے۔ شکایت اگر ہے تو اخلاص کی زیادتی کی ہے۔

بہر حال معاملہ رفت و گزشت ہوا، لیکن میں ذہنی، جسمانی طور پر اتنا تھک چکا ہوں کہ ضروری فرائض کے علاوہ اب مزید مشقت سے قاصر ہوں۔ مجھے لندن حاضری سے معاف کردیا جائے۔ سفر کا تصور میرے لیے سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔ آپ ان کو فرمادیں کہ بار بار اصرار کے ذریعہ مجھے پریشان نہ کریں۔ اگر اس کے باوجود حاضری کا حکم ہوگا تو چوں کہ مأمور ہوں، پابند حکم ہوں، چار وناچار حاضر ہوں گا، مگر یہ میرے زیادتی ہوگی۔ بس لندن حاضری سے معاف کردیا جاؤں تو باوا صاحب سے میں راضی، میرا رب راضی۔

دعواتِ صالحہ کا ملتجی ہوں۔ اس مرتبہ حج پر آپ کی کمی محسوس ہوئی۔ ضعف وناتوانائی کے باوجود آنجناب کے بتائے ہوئے 'گُر' پر عمل کرنے سے، بحمد اللہ بڑا نشاط ہے۔

والسلام

یوسف عفی عنہ

۲۷/۱/۱۰ھ

محمد یوسف لدھیانوی
علامہ بنوری ٹاؤن
کراچی ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بخدمت مخدوم ومکرم دامت فیوضہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معروض آنکہ بعض احباب ”صدائے مجاہد“ کے نام سے ایک ماہنامہ نکال رہے ہیں، میرے مخلص دوست، میرے دست راست جناب مفتی مولانا محمد جمیل خان صاحب زید فضلہ اس کے روح رواں ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ جناب مولانا مفتی احمد الرحمٰن مرحوم کی خدمات وحالات پر اس پرچہ کا ایک وقیع غیر شائع کیا جائے۔ آنجناب سے بھی التماس ہے کہ مفتی صاحب مرحوم کی کچھ یادیں قلمبند فرما کر اس بزم میں شرکت فرمائیں۔ مضمون خواہ طویل نہ ہو، لیکن کچھ مفید اور نئی نسل کے لیے سبق آموز باتیں اجائیں اور بس۔

والسلام
یوسف عفی اللہ عنہ
۲/۵/۱۳ھ

۳۶

حضرت مولانا فیض الحسین صاحب جموی رحمۃ اللہ علیہ،
استاذ حدیث دار العلوم دیوبند

مکرمی حضرت مولانا یوسف صاحب متالا گجراتی دام مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ گرامی نامہ ملا، مگر یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ سفرِ حج میں ہوسکتے ہیں قدرے تاخیر سے جواب لکھ رہا ہوں کہ اب آپ واپس آگئے ہوں گے۔ آپ کے دار العلوم کی مسجد کے لئے خود بھی ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں دعاء کرتا ہوں اور حضرت استاذی مولانا مفتی محمود صاحب گنگوہی دام فیوضہم سے بھی عرض کر دیا تھا۔ آپ میرے احوال کے لئے بھی دعا فرماویں۔ دارالعلوم دیوبند کے اختلاف نے مختلف اور متعدد انواع کی پریشانیوں میں مبتلا کر دیا ہے۔

﴿۱﴾ میرا ٹی بی کا علاج چل رہا ہے، مصارف کی ضرورت ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ جو جماعت اندر جاتی ہے، یعنی دارالعلوم کی چار دیواری میں، وہ باہر کے ملازمین کو معطل، پھر معزول کرنے کا اعلان کرتی ہے۔ اس جگہ ملازمت کے بقا اور عدمِ بقا کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ پہلے تو ملازمین کی مہینوں سے تنخواہیں بند ہیں۔ اگر وہ بالفرض ملیں، تو میرے لئے جائز کیسے ہوگا تنخواہ لینا جب کہ میں پڑھا نہیں رہا۔ اسی لئے گزشتہ سال کے متعدد ماہ کی تنخواہیں

میں نے واپس کی ہیں۔

﴿۴﴾ مذکورہ بالا سب غموں سے بڑا غم یہ ہے کہ ذہنی سکون اُڑ گیا ہے۔

﴿۵﴾ اور یہ مذکورہ بالا غم تو انفرادی طریقہ پر ملازمین کو لاحق ہیں، مگر غمِ اعظم جو امتِ مسلمہ کا ہے کہ عوام وخواص علماء سے بد ظن ہوتے جارہے ہیں کہ علماء کی منتہائے نظر موجودہ زمانہ میں طلبِ جاہ ہو گیا ہے، الا من شاء اللہ تعالی۔

تقریباً پندرہ روز بعد آب وہوا کی تبدیلی کے لئے وطنِ عزیز کشمیر کا سفر ہو گا۔ دعا فرماویں۔ آپ کی ڈاک ہو یا دوسرے خطوط دیوبند کے پتہ سے آئیں گے۔ پھر دیوبند سے میرا بڑا لڑکا حافظ عبد اللہ دیوبند سے کشمیر بھیجے گا۔ جب کبھی خط لکھیں، تو اپنی مسجد کی تعمیر کی اجازت سے مطلع فرماویں، کیا رہا۔

والسلام

فیض الحسین جموی کشمیری عفی عنہ

محلہ ابو البرکات، متصل جامع مسجد

دیوبند، سہارنپور، ﴿یو-پی﴾، ہند

۲۸/ ۱۲/ ۱۴۰۲ھ، از دیوبند

مکرمی حضرت مولانا یوسف صاحب متالا دام فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

﴿۱﴾ میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ آب وہوا کی تبدیلی کے لئے اپنے وطن ﴿کشمیر﴾ جا رہا ہوں۔ میرا کشمیر کا سفر تا آخر مارچ ملتوی ہو گیا ہے، اب میرا قیام تا آخر مارچ ان شاء اللہ تعالیٰ دیوبند ہی میں رہے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

﴿۲﴾ مسجد کی تعمیر کی اجازت آپ کو مل گئی ہے یا نہیں، مطلع فرماویں۔

﴿۳﴾ آپ کے بڑے بھائی حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں۔

والسلام

فیض الحسین جموی کشمیری عفی عنہ

۱۷/ ۲/ ۱۴۰۳ھ

از دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرمی و محسنی حضرت مولانا یوسف صاحب متالا دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

۱) آپ کا ایک گرامی نامہ آیا ہے، کہ اگر سوال نامہ کا جواب اب تک نہ دیا ہو تو جلدی بھیج دیں، حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ خط سہواً لکھا گیا ہے غالباً، کیوں کہ میں نے جب سوال نامہ کا جواب لکھ کر آپ کے نام ریجسٹری کیا تھا تو آپ نے وصول یابی کی اطلاع ۲۷/ ذی قعدہ/ ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۶/ ستمبر/ ۱۹۸۲ء کو بایں الفاظ دی ہے: گرامی نامہ مشتمل بر جوابات پہنچ کر موجب حوصلہ افزائی ہوا، اللہ تعالی اس کام کی باحسن وجوہ تکمیل فرمائے۔

موجودہ جواب میں تاخیر کا سبب یہ ہوا ہے کہ دیوبند میں بیرونی، ممالک کے لفافے نہیں مل رہے تھے، اب ایک افریقی طالب علم سے معلوم ہوا ہے کہ بیرونی ممالک کے لفافے مظفر نگر اور دہلی میں ملتے ہیں۔ یہ لفافہ مظفر نگر سے منگا کر جواب لکھا ہے۔

۲) آپ کے دار العلوم کی مسجد کا نقشہ منظور ہو گیا ہے یا نہیں، مطلع فرماویں۔

۳) حضرت صوفی محمد اقبال صاحب کا پتہ عنایت فرماویں، انہوں نے ایک رسالہ میں، جس کا نام 'وصال کے بعد' لکھا ہے، کہ جن کو رسالہ 'صقالۃ القلوب' نہ ملا ہو وہ لکھ کر منگالیں۔

والسلام

محتاج دعا فیض الحسین جموی کشمیری

محلہ ابوالبرکات، متصل جامع مسجد

دیوبند، سہارنپور، یوپی، ہندوستان

۴/ ۷/ ۱۴۰۳ھ م ۱۹/ ۴/ ۱۹۸۳ء

از دیوبند

۳۷

حضرت مولانا زین العابدین صاحب لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ

محترم و مکرم مولانا محمد یوسف صاحب زید مجد ہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

یہ وعلیکم السلام اس تحریری سلام کا جواب ہے جو سب سے پہلا اور شاید آخری خط تھا۔ کیوں کہ مجھے فرانس میں آپ کی طرف سے دارالعلوم لائل پور کے لئے ۷۵ پونڈ ملے تھے۔ چونکہ روم جانے کے لئے ہمیں پھر لندن واپس آنا پڑا، غالباً پانچ گھنٹے لندن کے ہوائی اڈہ پر ہی ٹھہرے۔ میں نے ہوائی اڈہ پر آپ کی خدمت کے لئے ایک عریضہ تحریر کیا اور اسی کے ساتھ لندن سے باہر جانے والے ایک ایئر لیٹر پر اپنا پتہ تحریر کر دیا تا کہ مجھے جواب جلد مل جائے اور آپ کے ایک معتقد نے بڑے شوق سے وہ خط لیا اور یہ بھی فرمایا میں ان کے قریب رہتا ہوں ، میں ہی جلد پہنچا سکتا ہوں۔

ہو سکتا ہے اس سے غفلت ہو گئی ہے، مگر ہمیں تو حسینوں سے بد گمانی رہتی ہے۔ اس لئے غالب گمان یہی ہے کہ اس نے پہنچایا ہو گا، آپ نے جواب نہیں دیا۔ حالانکہ میں نے اس خط میں پیسے پہنچنے کی رسید اور چند اور فضول باتوں کے علاوہ صرف اتنا تقاضا کیا تھا کہ اس ایئر لیٹر کی دوسری جانب اپنا پتہ لکھ کر بھیج دیں، جس پر دوسری جانب میرا پتہ لکھا ہوا ہے۔

بہر حال درخواستِ دعا ہے۔ اور اگر ملا ہے، تو میرا ایئر لیٹر واپس کر دینا۔ احباب میں سے

جسے مناسب سمجھیں السلام علیکم عرض کر دیں، اور درخواست دعا۔

والسلام

زین العابدین

لائل پور

۳۸

حضرت مولانا جمیل احمد صاحب

ازراقم السطور

بنام حضرت مولانا جمیل احمد صاحب

۲۰، رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ / ۱۱، جولائی ۸۲ء

مخدوم مکرم حضرت الحاج جناب جمیل احمد صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم

بعد سلام مسنون!

قطب الاقطاب حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے وصال پر ملال کے بعد مختلف افراد واداروں نے حضرت کے متعلق مختلف موضوعات پر کام شروع کر رکھا ہے۔ دار العلوم کی طرف سے کام کے متعلق خود ہمارے ذہن میں بھی تھا، اور حضرت کے بعض خدام نے بھی یاد دہانی کرائی کہ حضرت نے دار العلوم کی طرف سے ایک رسالہ کا اجراء تجویز فرما کر تبرکاً چندہ بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اس کا اجراء حضرت کے نمبر سے ہونا چاہئے۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مدظلہم وحضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب دامت برکاتہم وحضرت مولانا محمد شاہد صاحب مدفیوضہم کے مشورہ سے یہ طے ہوا کہ دار العلوم کی طرف سے حضرت کے حالات اور حضرت کے خلفاء کرام کے حالات جمع کر کے شائع کئے جائیں تاکہ

رہتی دنیا کے انسانوں کے لئے نمونۂ عمل واسوہ بنے، اور تاریخ محفوظ ہو جائے کہ حضرت نے اس قحط الرجال کے دور میں کتنا زبردست مردم سازی کا کام انجام دیا ہے۔

سہولت اور واقعات کی یاد دہانی کے خاطر یہ ایک سوالنامہ اس عریضہ کے ہمراہ ارسال خدمت ہے، جو دیگر خلفاء کرام کی خدمات میں بھی بھیجا جا رہا ہے۔ اسے سامنے رکھ کر اپنی زندگی کا وہ پہلو جس کا کسی بھی درجہ میں حضرت کے ساتھ تعلق ہو، اسے بہت تفصیل سے تحریر فرمادیں۔

اس لئے کہ حضرت اقدس کے خلفاء کے نام سے ایک مبسوط کتاب ایک سے زیادہ جلدوں میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ جتنا جلد ممکن ہو آپ اپنے حالات تحریر فرما کر ارسال فرمادیں۔ اور دعاء بھی فرماویں کہ اللہ تبارک و تعالی اس کام کو جلد پایۂ تکمیل کو پہنچائے اور ہم سب کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرماوے۔

جواب بھیجتے وقت اوپر چھپا ہوا پتہ صرف انگریزی میں تحریر فرماویں۔

فقط والسلام

احقر یوسف متالا

از مدینہ منورہ

سوالنامہ

۱۔ مکمل اسم گرامی، پتہ، فون نمبر۔
۲۔ آپ کی تاریخ پیدائش، بچپن کی تعلیم وتربیت، اعلی دینی تعلیم، تعلیم سے فراغ، نکاح، اولاد، دینی خدمت کا آغاز، موجودہ مشغلہ، اب تک کی آپ کی زندگی کے خصوصی واہم احوال مختصر طور پر تحریر فرمادیں۔
۳۔ آپ کے علاقہ کی مختصر دینی صورت حال۔
۴۔ آپ نے حضرت کو کس عمر سے جانا؟ سب سے پہلے حضرت کی زیارت کہاں اور کیسے ہوئی؟ مفصل واقعہ کی صورت میں تحریر فرمائیں۔
۵۔ حضرت سے بیعت واصلاحی تعلق کی کیا شکل ہوئی؟ کیا آپ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہونے سے قبل کسی اور سے وابستہ تھے یا براہ راست حضرت ہی سے ابتداءً بیعت ہوئے؟ بہر صورت حضرت سے تعلق جوڑنے کا واقعہ تفصیلاً تحریر فرمادیں۔
۶۔ مختلف مشائخ میں سے آپ نے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کو کیسے اور کیوں منتخب کیا اور ان کے دامن تربیت سے وابستگی کے لئے کیا اسباب ومحرکات پیش آئے؟
۷۔ بیعت بالمصافحہ ہوئے یا خط سے؟ پہلی صورت میں بیعت کا قصہ یاد ہو اور بیعت کے وقت حضرت نے کوئی نصیحت فرمائی ہو تو تحریر فرماویں۔ اور خط سے بیعت کی صورت میں خط کی فوٹو کاپی یا نقل آسانی سے بھیج سکیں تو ضرور بھیج دیں۔
۸۔ بیعت کے بعد اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں حضرت سے جو خط وکتابت ہوئی ہو، ان مکاتیب میں سے جن مکاتیب کی اشاعت سالکان طریقت وتصوف کے لئے مفید ہو وہ مکاتیب یا ان کے اقتباسات نقل کر کے ارسال فرماویں۔
۹۔ حضرت نور اللہ مرقدہ کے یہاں مشہور تھا کہ جب حضرت کی طرف سے ڈانٹ پڑتی

تھی، تو وہ خصوصی توجہات کا پیش خیمہ ہوتی تھی۔ اس طرح کے واقعات آپ کے ساتھ پیش آئے ہوں یا آپ کے سامنے کسی اور کے ساتھ پیش آئے ہوں تو اسے تحریر فرماویں۔

۱۰۔ حضرت اقدس قدس سرہ کی طرف سے خصوصی خدام و متعلقین پر روحانی عطایا کے ساتھ مادی و مالی ہدایا کی بارش رہا کرتی تھی۔ اس طرح کی خصوصی شفقتیں آپ کے ساتھ رہی ہوں تو اسے بھی تحریر فرماویں۔

۱۱۔ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کا انداز تربیت ہر شخص کے مزاج کے اعتبار سے ہر ایک سے الگ الگ نوعیت کا رہا۔ آپ کے ساتھ تربیت کا تعلق کس نوعیت کا رہا؟ نیز حضرت سے تعلق قائم کرنے کے بعد معمولات میں زیادتی و ترقی کیسے ہوئی؟ آپ کے معمولات کے سلسلہ میں حضرت کی طرف سے جو ہدایات زبانی یا بذریعہ خطوط آپ کو ملی ہوں، ان سب احوال کو بسط کے ساتھ تحریر فرماویں، بالخصوص آپ نے حضرت سے امراض قلب کے علاج کے متعلق دریافت کیا ہو، اور حضرت نے کوئی علاج تجویز فرمایا ہو، اسے بھی ضرور نقل فرما کر ارسال فرماویں۔

۱۲۔ حضرت کی طرف سے آپ کو خلافت کب اور کہاں عطا ہوئی؟ اور اس موقعہ پر کوئی چیز حضرت نے بطور یادگار مرحمت فرمائی ہو یا کوئی خاص نصیحت فرمائی ہو تو اس کو ذرا تفصیل سے تحریر فرماویں۔ اور اگر حضرت نور اللہ مرقدہ کی طرف سے خلافت تحریری ملی ہو، تو اجازت نامہ کی نقل ارسال فرماویں۔

۱۳۔ حضرت اقدس اپنے خلفاء و مجازین کے بارے میں اس کے متمنی رہتے تھے کہ وہ حضرت کے یہاں آنے کے بجائے اپنی اپنی جگہ جم کر بیٹھیں اور کام میں لگیں۔ اس سلسلہ میں آپ کو بھی خصوصی ہدایت فرمائی ہو تو اسے بھی تحریر فرماویں۔

۱۴۔ حضرت نور اللہ مرقدہ کو تصنیفی و تالیفی ذوق بہت زیادہ تھا۔ اس سلسلہ میں کیا حضرت نے آپ کو کسی کتاب کی تالیف کا اپنی طرف سے حکم فرمایا یا حضرت نے آپ کے مشورہ طلب

کرنے پر کسی تصنیف کی اجازت فرمائی ہو یا مسرت کا اظہار فرمایا ہو، تو اس کی تفصیل تحریر فرمائیں۔

۱۵۔ کبھی مخصوص مواقع پر حضرت اپنے خصوصی احباب اور متوسلین کو اہل حق کی جماعتوں اور جمعیتوں کے ساتھ مل کر اہل باطل کی تحریکات و سازشوں کے خلاف کام کرنے کی طرف متوجہ فرمایا کرتے تھے۔ اس طرح کی کوئی ہدایت تحریری یا زبانی آپ کو ملی ہو تو ضرور تحریر فرماویں۔

۱۶۔ حضرت کی خواہش اور تمنا تھی کہ حضرت کے خلفاء تبلیغی کام میں تعاون فرمائیں، اور جگہ جگہ مدارس دینیہ و مکاتیب قرآنیہ قائم کریں۔ اس سلسلہ میں کبھی آپ کو ہدایت فرمائی ہو تو اسے بھی تحریر فرماویں۔

۱۷۔ مدارس عربیہ کے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے اور صحیح نہج پر طلبہ کی تربیت کرنے اور وقف کے مال میں امانتداری برتنے کی حضرت کے یہاں بہت تاکید رہا کرتی تھی۔ اگر آپ کو کچھ یاد ہو تو ضرور لکھیں۔

۱۸۔ حضرت کی مختلف ادائیں بحالت عبادت و درس و تدریس و بر دستر خوان و بر مسند مشیخت و در مجلس شب بعد عشاء و نیز اکابر کے قصے و تفریحی فقرے و قصے و اشعار و غیرہ امور میں سے جن چیزوں کو آپ کے حافظہ اور قلم نے محفوظ رکھا ہو اسے وسعتِ ظرفی کے ساتھ بسط سے لکھیں تاکہ دیگر عشاق و محبین بھی اس سے محظوظ و مستفید ہوں۔

نوٹ: یہ چند امور بطور نمونہ از خروارے ہم نے تحریر کئے ہیں۔ ان کے علاوہ مزید جو کچھ آپ تحریر فرمانا چاہیں، ضرور لکھیں۔ بالخصوص حضرت نور اللہ مرقدہ کے دیگر خلفاء کے جو حالات و اوصاف عالیہ آپ کے علم میں ہوں تو اسے بھی ضرور لکھیں۔

حضرت مولانا جمیل احمد صاحب
بنام راقم السطور

باسمہ تعالیٰ

ادارہ ملیہ
ملک گیٹ
حیدرآباد، اے، پی
شب ۱۷/ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ
۵/ اکتوبر ۱۹۸۲ء

؎ فرض کردم کہ بیادِ تو دلم خود معذور ست
لیکن ایں دیدۂ دیدار طلب را چہ علاج؟

حبیبی و محبی!

؎ سلامٌ علیکم چو در خاطری،
گر از چشم دوری بدل حاضری

محبت نامہ مؤرخہ ۴/ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ آج باصرہ نوازو موجب منت ہوا۔ اس سے پہلے نوازش نامہ مع سوال نامہ بھی کئی دن پیش تر موصول ہوا تھا، مگر اسی اثناء میں ایک دن یہ ناکارہ اپنے مدرسہ کی مسجد میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ رہا تھا کہ تیسری رکعت میں قیام کی حالت میں اچانک دورہ پڑا اور میں سر کے بل گر پڑا۔ ڈاکٹر دورہ کی نوعیت دیکھ کر حیران رہ گئے

، گھر والے دعاؤں میں مشغول ہو گئے، کئی گھنٹوں کے بعد اللہ جل شانہ نے عالمِ بالا کی سیر کرا کے موت کبیر سے چوکنا کر کے واپس بھیج دیا۔

اس کے بعد سے موت کا استحضار بہت بڑھ گیا ہے اور ضعف و نقاہت روز افزوں ہے، سماعت و بصارت کم ہوتی جا رہی ہے، اعضاء شکنی بہت بڑھ گئی ہے، حافظہ جواب دے رہا ہے۔ اسی وجہ سے جواب روانہ کرنے میں تاخیر ہوتی جا رہی ہے۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی تعزیت کے کئی خطوط ملک اور بیرون کے آئے۔ میری علالت کی جس کو خبر ہوئی عیادت کے خطوط لکھے۔ ان کے جوابات لکھنے کا بھی بڑا بوجھ ہے، مگر وہ میرے لئے جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ انہیں خطوط میں آپ کا خط بھی رل مل گیا۔ تلاش کے باوجود نہیں مل رہا ہے۔ بڑا کرم ہو گا اگر اس خط کے ملتے ہی آپ سوالنامہ روانہ فرماویں۔

میرے موسوم حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے تقریباً ۵۰۰ سو خطوط میرے پاس محفوظ ہیں۔ ان کی مدد سے جوابات مرتب کر کے ان شاء اللہ بہت جلد روانہ کروں گا۔ اس وقت دو شنبہ، سہ شنبہ کی درمیانی شب کی آخری ساعتوں کے نورانی لمحات ہیں۔ آپ کا پر نور چہرہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ دوسری طرف مالک دوجہاں کی طرف سے منادی کی صدا کانوں میں گونج رہی ہے کہ ہے کوئی طالب صادق کہ میں اس کی دعائیں سنوں اور مرادیں پوری کروں۔ تو میں التجا کر رہا ہوں کہ اے رحمت کرنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے والے مولیٰ! اپنے حبیب پاک و محبوب حقیقی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل میں میرے حبیب و محبوب مولانا یوسف متالا سلمہ کی عمر و اقبال میں برکت و ترقی عطا فرما۔ ان کو صحت جسمانی و روحانی کے ساتھ علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت، بندگانِ خدا کی بے لوث خدمت اور حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے فیوض و برکات کو سارے عالم کے انسانوں میں پھیلا دینے کے مبارک مقصد کے پورا ہونے کے لئے تادیر سلامت باکرامت رکھ۔

جس طرح تو نے لندن جیسی معصیت گاہ میں طاعت و عبادت کی فضا قائم کرنے کی غرض سے دینی علوم کی درس گاہ و تربیت گاہ دارالعلوم العربیۃ الاسلامیۃ کے قیام کا لافانی کام ان سے لے کر اپنی قدرت خاصہ کا مظاہرہ فرمایا، اسی طرح حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء کی سیرت و سوانح کی تصنیف و تالیف کا عظیم الشان کام جو دراصل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اکابر خلفاء کا کام تھا، اس ''بقامت کہتر بقیمت بہتر'' شخصیت سے لے کر ہم سب پر احسان عظیم فرما۔ ان کی پیاری ہونہار دختر نیک اختر کو دینی اور عصری علوم سے مالامال فرما کر اعمال صالحہ، اخلاق فاضلہ اور صفات حسنہ کے زیور سے آراستہ فرما کر صورت و سیرت کے اعتبار سے بہترین رفیق حیات مرحمت فرما اور جملہ افراد خاندان کے لئے دونوں کی زندگی باعث رشک اور قابل تقلید بنا کر سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بہم پہنچا۔ نرینہ اولاد صالح کی دولت سے بھی ان کو مالامال فرما۔ نفس و ابلیس کے شر و فساد سے ان کی پوری پوری حفاظت فرما۔ حرمین شریفین کی بار بار سعادت مرحمت فرما۔ اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے سرفراز فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

میرے مخلص کرم فرما!

آپ سے سہارنپور میں پہلی ملاقات میں جو قلبی تعلق پیدا ہوا اور بحمد اللہ اس میں اب تک روز افزوں اضافہ ہی ہو رہا ہے، اس کی بنا پر عرض ہے کہ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ و برد اللہ مضجعہ کی ہم سے ظاہری جدائی اس تعلق میں کمی کا باعث نہ ہو۔ اور آپ اس ناکارہ کو ہمیشہ اپنی خصوصی دعاؤں میں شامل رکھیں اور کبھی کبھی بذریعہ مراسلت نصف ملاقات کا شرف بخشتے رہیں۔ مولانا ہاشم سلمہ کو بھی میرا سلام اور میرا یہ پیام پہنچا دیں۔ اس خبر سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ نے اس اہم مضامین کی ترتیب و تہذیب کے لئے مولانا عتیق الرحمن صاحب کو دعوت دی۔ موصوف اپنے تعلق مع اللہ کے علاوہ صحافت کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لئے یقین ہے کہ ان کے پرخلوص تعاون سے یہ عظیم الشان کام باحسن وجوہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

مولانا موصوف کی خدمت میں میرا سلام و شکریہ پہنچا دیجئے کہ یہ کام تنہا آپ کا نہیں ہے، بلکہ ہم سب کا کام ہے۔

محترم ڈاکٹر اسماعیل صاحب پہنچ چکے ہوں گے۔ ان سے سلام مسنون کے بعد فرمائیں کہ حضرت اقدس کی علالت کے زمانہ میں جب حضرت کرامت صاحب کی کوٹھی میں مقیم تھے، یہ ناکارہ بھی نظام الدین میں بنگلہ والی مسجد میں مقیم تھا، وہاں ان سے ملاقات نہ ہوسکنے کا بڑا املال ہے۔ نیز یہ کہ جس طرح بہت عرصہ پیشتر مدینہ منورہ میں ہم دونوں میں عہد و پیمان ہوا تھا کہ ہم دونوں اپنی خاص دعاؤں میں ایک دوسرے کو شامل رکھیں گے، یہ ناکارہ اس عہد پر برابر قائم ہے اور ہر روز بالالتزام آپ کے لئے دعا کرتا ہے اور ان کے ارشاد کے بموجب ان کے صاحب زادہ سلمہ کو بھی دعا میں شامل کر دیا ہے۔ یقین ہے کہ موصوف بھی اس ناکارہ کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھتے ہوں گے۔

اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ پیاری مُنّی کو دعا و جبیں بوسی۔ اب بادل ناخواستہ رخصت ہوتا ہوں۔ خدا حافظ و ناصر۔

فقط والسلام مع الاحترام
دعاگو و دعاخواہ
بندہ جمیل احمد غفرلہ

بس ایک بات عرض کرنی ہے کہ آپ اس عریضہ کے جواب میں اگر یہ تحریر فرمائیں کہ اب تک کن کن حضرات نے سوال نامے کے جوابات آپ کے پاس روانہ کئے تو بڑا کرم ہوگا۔ واقفین کی خدمات میں بشرط یاد و سہولت اس ناچیز کا سلام پہنچا دیں تو موجب منت۔ جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔

۳۹

حضرت مولانا احرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ،
استاذ حدیث دار العلوم دیوبند

۲۶/۳/۱۴۰۶ھ

مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدفیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ مزاج گرامی بخیریت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں بھی خیریت سے ہوں۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح کی دوسری جلد وصول ہوئی۔ آپ کی محبت وذرہ نوازی کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو حضرت شیخ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور خیر وبرکت سے نوازے۔ آمین۔

اور آپ کی مساعیٔ جمیلہ کا بھرپور اجر وثواب مرحمت فرمائے۔ آمین۔

﴿۱﴾ میری فراغت ۸۷ھ میں ہوئی ہے، کتاب میں ۸۸ھ لکھا ہوا ہے، اصلاح فرمائیں۔

﴿۲﴾ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کتابوں کے ہدایا بہت سے کئے ہیں، اس کا ذکر کرنا رہ گیا تھا۔ مجھ سے چوک ہو گئی، اس کی اصلاح فرمالیں۔

﴿۳﴾ کتاب میں اس کا لحاظ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اہل بدعت اور ہمارے اکابر سے دشمنی رکھنے والوں کو کوئی مواد ایسا نہ مل سکے جس سے اعتراض ہو سکے۔ حالات میں جو باتیں ایسی ہوں اس کو نکال دیا جائے۔ اپنے ہی لوگوں میں بعض باتیں ایسی ہوئیں جس سے اندازہ

ہوا کہ بعض مضامین قابل اصلاح ہیں۔

میں امسال سے حضرت مولانا طلحہ صاحب مدظلہ وغیرہ خواص حضرت شیخ کے مشورہ سے دارالعلوم آگیا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے اس میں برکات کثیرہ ڈال دیں اور ہر قسم کے مکارہ سے حفاظت فرمائیں۔

والسلام

احرار الحق غفرلہ

۱۴۰۶/۳/۲۶ھ

۴۰

راقم کے استاذِ محترم حضرت مولانا ہاشم بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، استاذ حدیث دار العلوم دیوبند، مہاجر مدنی مدفون بقیع شریف

۲۶/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۰۳ھ

محترم المقام حضرت محمد یوسف صاحب لدھیانوی و عزیزم مولوی یوسف صاحب متالا
دامت برکاتہم والطافہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون،
گزارش خدمت اقدس یہ ہے کہ بندہ پانچ ماہ سے بیمار ہیں، اس عرصہ میں تین بار میرٹھ یڈکل ہسپتال میں پندرہ پندرہ روز رہنا پڑا، اب بھی دوائی انجکشن جاری ہیں۔ گزشتہ مہینوں میں یاد نہیں پڑتا، باوجود شدید بیماری کے، کچھ لکھوا کر رجسٹری ارسال کرایا تھا، مل گیا ہوگا۔ اس وقت بھی کچھ لکھنے کو جی بہت چاہ رہا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے دماغ کام نہیں کر رہا ہے۔ اس لیے معذرت چاہتا ہوں، لیکن دعا پابندی سے کروں گا اور کر رہا ہوں۔ اس کام میں جو اللہ تعالی نے آپ حضرات کے دل میں القا کیا ہے اور توفیق عنایت کی ہیں اللہ تعالی اس کی تکمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔
شروع سال میں بندہ کو توضیح تلویح، تفسیر مدارک، مشکوۃ شریف جلد ثانی حوالہ ہوئی تھی،

سب اسباق دوسرے اساتذہ کے پاس منتقل کیے گئے ہیں۔ پانچ ماہ سے دارالعلوم نے بندہ کی تنخواہ ۸۷۸ روپیہ جارہ رکھا ہوا ہے، بندہ کو اس پر بیحد تکلیف ہورہی ہے۔ آپ سے اور مولوی یوسف صاحب سے خصوصی درخواست ہے کہ بندہ کی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔ مولوی یوسف لکھ رہا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ میرا عزیز ہیں۔ بندہ کا اُن پر حق ہے، بندہ ہمیشہ ان کے لیے بھی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی ان کے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ دینی خدمت کے لیے قبول فرمائیں۔

مولانا اسلام الحق صاحب کے اہل خانہ بھی ان کے پاس پہونچ گئے ہیں، ان سب کو سلام عرض ہے۔ مولانا نے کبھی وہاں پہونچنے کے بعد اپنے احوال نہیں لکھے۔ بندہ نے باوجود بیماری کے، امسال حج کے لیے درخواست دے رکھا ہے، اس کے منظوری کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

فقط والسلام

ہاشم بخاری

دارالعلوم دیوبند

محترم المقام أخی الفاضل عزیز محبی مولانا یوسف صاحب دام فیضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون! گزارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ دارالعلوم دیوبند سے تین ماہ کی رخصت لے کر تین ماہ کے ویزا پر یکم جمادی الثانیہ کو مدینہ منورہ پہونچا ہے۔ قاری عباس بخاری صاحب کے مدرسہ میں مقیم ہے۔ گزشتہ سال سے قبل بندہ کا حج قضا ہو گیا تھا، اس کی قضاء کی توفیق نصیب ہو، اس کے لئے دعا مطلوب ہے۔ یہاں سعی بھی جاری ہے۔ اس کے لئے ویزا بڑھوانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ آپ اور مولانا اسلام الحق صاحب و مولانا محمد ہاشم صاحب سے بعد سلام عرض کرنے کے دعا کی درخواست ہے۔

بندہ کی خواہش ہے کہ اخیر عمر مدینہ منورہ میں گزرے۔ موت کے بعد جنۃ البقیع میں دفن ہو جائے۔ اس کے لئے بندہ کا دعاؤں سے تعاون فرمایا جائے۔ مظاہر علوم کے لئے خاص دعا کی ضرورت ہے۔ حالات مظاہر علوم اچھے نہیں ہیں۔ سیرت حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی فہرست کے بعض حصے موصول دو قسطوں میں ہو گئے تھے۔ بندہ نے کچھ اپنا خیال لکھ کر بھیجا تھا، موصول ہوا ہو گا۔ حاصل یہ تھا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء و مجازین کی سیرت کے بجائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کی کتاب اختصار کے ساتھ تیار ہو جائے تاکہ آسانی سے ہر ایک پڑھ سکے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کی طرح ضخیم عظیم کتاب نہ ہو۔

قاری عباس صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط والسلام

ہاشم بخاری عفی عنہ

۱۵/ جمادی الثانیہ

ص ب ۱۵۹۰، المدینۃ المنورۃ

المملکۃ السعودیۃ العربیۃ

۴۱

حضرت مفتی محمود صاحب رنگونی رحمۃ اللہ علیہ، مفتیٔ اعظم برما، رنگون

رنگون

۲۵/ رجب ۱۴۰۶ھ

۶/ اپریل

بہ گرامی خدمت حضرت مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

بفضلہ تعالیٰ مع الخیر ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہو گا۔ مجھے تو آپ کی خدمت میں بہت عرصہ سے عریضہ کا خیال تھا، عدیم الفرصتی وکاہلی کے سبب محروم رہا۔ یوں تو غالباً دو یا تین بار مختصر ملاقات رہی، مگر الحمد للہ ان ملاقاتوں کا اثر قلب میں جاگزیں ہے۔ آپ ہمارے حضرت اقدس شیخ قدس سرہ کے محبوبوں میں سے ہیں، پھر ہم کس طرح آپ کے محب نہ بنیں۔

آپ کے ارشاد پر دارالعلوم بری کو دیکھنا نصیب ہوا۔ پھر مدینہ حضرت اقدس کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لئے سونے کی جگہ کے لئے ایثار فرمایا۔ اب میرے دو عزیز مولانا حافظ اقبال سلمہ و مولانا حافظ بلال سلمہ برما آئے تو آپ کی یاد تازہ ہو گئی۔ دل چاہا کہ درخواست دعا کے طور پر چند سطریں پیش خدمت کر کے کچھ سعادت حاصل کروں۔ ان حاملانِ رقعہ عزیزان محترمان مولانا حافظ اقبال باوا و مولانا حافظ بلال صاحب سے مل کر دل کو

بڑی مسرت ہوئی۔ماشاء اللہ، دونوں اپنے اپنے دینی مذاق میں مضبوط ہیں۔ اہل باطل کی سرکوبی اور اکابر کے مسلک پر جم کر کام کرنے کا اول الذکر کو سلیقہ پیدا ہو گیا ہے۔ ثانی الذکر کی طبیعت کو پڑھنے کے زمانہ سے جانتا ہوں۔ حضرت شیخ قدس سرہ کی توجہات اور جناب والا کی صحبت کا گہرا اثر ہوا ہے۔ اللھم زد فزد۔

یہاں کے حالات دونوں صاحبان سے معلوم ہو جائیں گے۔ دیکھئے کہ جناب سے کب ملاقات مقدر میں ہے۔ اب ستر سال کی عمر ہو گئی ہے۔ ضعف کا آغاز ہو گیا ہے۔ رابطہ کے اجلاس میں شرکت کی دعوت ٹکٹ ویزا آجاتا ہے۔ تین سال سے بقول شیخ عبوری ﴿الامین العام المساعد﴾ حکومت نہ اجازت دیتی ہے، نہ صریح انکار، کچھ جواب نہیں ملتا۔ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۸ء تک اجازت نہیں ملی تھی۔ ۱۹۷۸ء میں یکایک حکم نکلا کہ مذہبی کانفرنس وغیرہ میں دعوت نامہ وٹکٹ آجائے تو اجازت ملے گی۔ ۱۹۸۲ء تک یہاں سے جاتا رہا۔ پہلا سفر لندن کا اور اسی ضمن میں عمرہ کی نیت سے حجاز کا سفر ہوا۔ اسی سال پہلی مرتبہ رابطہ کے اجلاس میں شریک ہوا۔ ملیشیا، سنگاپور کا سفر ہوا، پاک وہند بھی جانا ہوا۔ میں مسلسل کئی سال صرف یہ دعا کرتا رہا کہ باری تعالیٰ! زندگی میں حضرت اقدس شیخ قدس سرہ وحضرت الاستاذ مولانا اسعد اللہ صاحب کی زیارت وملاقات کا موقع نصیب ہو جائے۔ اللہ کریم نے سن لیا۔ تقریباً آٹھ یا نو مرتبہ حضرت شیخ قدس سرہ کی زیارت کا موقع نصیب ہوا اور دو مرتبہ حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب کی ملاقات کا چار مجلس میں موقع عطا ہوا۔

دیکھئے، اب آپ جیسے صلحاء کرم فرما سے بھی زندگی میں دوبارہ ملاقات ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ضرور بالضرور دعا فرمائیں، خصوصاً میری صلاح وفلاح وعافیت دارین واستقامت وحسن خاتمہ کی دعا فرماتے رہیں۔

احقر محمود

۱۸ گلی، ۲۸ رنگون، برما

۴۲

حضرت مولانا محمد امام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از دارالعلوم لطیفی
کٹیہار
۲/ شعبان ۱۴۰۶ھ
مطابق ۱۲/ اپریل ۱۹۸۶ء

مخدوم ومکرم جناب مولانا محمد یوسف متالا صاحب زیدت معالیکم
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی! مع الخیر رہ کر داعی الخیر ہوں۔

اطلاعاً عرض ہے کہ مولانا منور حسین صاحب نور اللہ مرقدہ ۲۴/ جمادی الثانیہ ۱۴۰۶ھ کو بخاری جلد اول کا درس دے کر متعدد جگہوں کا سفر کرتے ہوئے ۳۰/ جمادی الثانیہ کو عصر کے وقت مکان تشریف لائے۔ مغرب کے وقت استنجاء سے فارغ ہو کر آرہے تھے کہ اچانک گر گئے۔ فالج کا اثر ہو گیا، زبان بند ہو گئی۔ یکم رجب کو آپ علاج کے سلسلہ میں پورنیہ لائے گئے۔ علاج ودوا سے فائدہ نہیں ہوا، بلکہ پیشاب میں شکر آنے کی بیماری جو پہلے آپ کو تھی اور اس سے صحت یاب ہو گئے تھے، وہ بیماری بھی عود کر آئی اور علاج مفید ثابت نہیں ہوا۔ ۲/ رجب جمعہ کے دن ۳/ بج کر ۵۵/ منٹ پر داعی الاجل کو پورنیہ میں لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ جل شانہ مرحوم کے سیئات سے درگزر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

۳/ رجب شنبہ کو ساڑھے نو اور پونے دس بجے کے درمیان جنازہ کی نماز ہوئی۔ جنازہ کی نماز مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ ، خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں اتنے آدمی ہمارے یہاں پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے۔ مسجد وخانقاہ کے درمیان رشید پور، التابار ﴿جو مولانا مرحوم کا وطن ہے﴾ جگہ میں تدفین عمل میں آئی اور آپ آسودۂ خاک ہوگئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وأعلی اللہ فی جنۃ الفردوس درجتہ عالیۃ، آمین-

آپ کا ہدیۂ سنیہ ’’حضرت شیخ الحدیث مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ اور ان کے خلفاء کرام‘‘ حصہ دوم حضرت مولانا فضل الرحمن کا ۱۵/ اکتوبر ۱۹۸۵ء کا بھیجا ہوا، اکتیس مارچ ۱۹۸۶ء کو بواسطہ کتب خانہ اپنا کتب خانہ، کٹیہار موصول ہوا اور جزء ثانی ۲/ اپریل ۱۹۸۶ء کا بھیجا ہوا ۱۸/ اپریل ۱۹۸۶ء کو مدرسہ کے پتہ پر ملا۔ اللہ جل شانہ آپ کو اور مولوی فضل الرحمن صاحب کو بھی بھرپور جزاء خیر عطا فرمائے اور دارین کی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

تیسرا جزء ابھی نہیں ملا ہے۔ شدت سے انتظار ہے۔ غالباً تیسرا جزء بھی چھپ گیا ہوگا۔ جزء ثانی اور جزء اول کے ملنے کی اطلاع مولوی فضل الرحمن صاحب کو بھی کر دی گئی ہے۔ کچھ مضمون اناپ شناپ لکھ کر یہ ناکارہ بھی دو قسط میں جناب والا کی خدمت میں ارسال کیا تھا، تیسرے جزء میں چھپ گیا ہے، یا ردی کے ٹوکرے میں ڈال دیا گیا ہے؟ مسجد کے بنانے کی اجازت حکومت کی طرف سے مل گئی ہے یا نہیں؟ اور اگر اجازت مل گئی ہو تو مسجد تیار ہوگئی ہے یا نہیں؟ اللہ جل شانہ مدد فرمائے۔ آمین۔

بشرط سہولت اپنے بڑے بھائی مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ اور دیگر واقفین ویاد کنندگان کی خدمات میں سلام مسنون عرض کر دیں اور اس دور افتادہ سیاہ کار کو بھی اپنی

دعواتِ صالحہ میں یاد فرمائیں۔ عین نوازش و کرم ہو گا۔

فقط

طالب دعا و محتاج دعا

ناکارہ محمد امام الدین غفرلہ

نوٹ:۷/ شعبان تک سالانہ امتحان ہو کر ۸/ شعبان سے مدرسہ میں فرصت ہے۔ اس لئے جواب مکان کے پتہ پر روانہ کریں۔ مکان کا پتہ یہ ہے: مقیم خلیل آباد، کھتاوَلی، ڈاک خانہ دھنپت گنج، وایا سونتھا، ضلع پورنیہ، بہار۔

اگر خط دیر سے پہنچے اور شوال میں جواب مرحمت فرمائیں، تو مدرسہ کے پتہ پر روانہ کریں۔ مدرسہ کا مکمل پتہ یہ ہے:

محمد امام الدین، مدرس مدرسہ دارالعلوم لطیفی، کٹیہار، بہار، نئی زمین، کمرہ ۱/ فوقانیہ، محلہ گائی ٹولہ۔

۴۳

بھائی ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم ومکرم ومحترم جناب الحاج مولانا یوسف صاحب مدفیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

جناب کا مؤرخہ ۲۴ / ستمبر کا خط بندہ کو پرسوں ہی ۲۰ / اکتوبر کو مدینہ منورہ پہنچ کر موصول ہوا۔ حضرت والا کے حج کے سلسلہ میں بندہ تو جناب سے پہلے ہی عرض کر چکا تھا کہ ان شاء اللہ حج ضرور کریں گے۔ بندہ کی تو دار العلوم ہی میں حضرت والا سے بات ہو چکی تھی۔ اگرچہ سبھی نے حج نہ کرنے پر زور دیا، لیکن حضرت والا کے سکوت نے کسی کی چلنے نہ دی۔ اس سے قلق ہے کہ اگر آپ کا پرچہ بندہ کو قبل حج مل جاتا تھا، تو بندہ جناب کو فون پر اطلاع کر دیتا کہ آپ تشریف لے آئیں۔ آئندہ کے لئے اب حضرت والا کے حج کے امکان نہیں، مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی مشکل نہیں۔ وہ قادر مطلق ہے۔

ہم دونوں کی طرف سے بھائی جان، ان کی والدہ صاحبہ اور والد صاحب، نیز تینوں بھائیوں اور محمد کی اہلیہ کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کر دیں۔ دعا کی درخواست۔ عزیزم شبیر کا خط موصول ہوا تھا۔ تعمیل ارشاد کر دیا گیا اور کرتا رہوں گا۔ اہلیہ آپ کی خدمت میں بھی مؤدبانہ سلام عرض کرتی ہے۔ دعا کی درخواست۔ خدیجہ کو دعوات صالحات۔ بھائی ابراہیم سعید، ان کی اہلیہ، مولانا عبد الرحیم صاحب اور بھائی یعقوب صاحب کی خدمت میں بھی مؤدبانہ سلام عرض کر دیں۔ دعا کی درخواست۔

فقط والسلام مع السلامۃ

طالب دعا

ابوالحسن غفرلہ

۲۳-۴-۸۱

۴۴

راقم کے استاذِ تفسیر حضرت مولانا عاقل صاحب دامت برکاتہم

باسمہ سبحانہ

برادرم وعزیز محترم مولانا محمد یوسف متالا سلمہ ودام فضلہ

بعد سلام مسنون،

خدا کرے آپ مع اہل وعیال بعافیت ہوں۔ بندہ بھی بحمد اللہ مع متعلقین بعافیت ہے۔

میں آپ کی صحت وقوت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ بھی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ میں اب ضعیف ہو چلا۔ عمر بھی خمس وخمسین سے متجاوز ہے۔ جوانی ختم ہونے کے بعد اب ابوداؤد شریف کے ساتھ ترمذی شریف کا اضافہ ہو گیا۔ مزید بر آں نظامت کا بار، گو عارضی ہی ہو۔ اس کے علاوہ بحمد اللہ صاحب اہل وعیال ہوں۔ خوانگی مسائل بھی ہیں۔ تمام امور محض فضلِ خداوندی سے پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت شیخ کی خواب میں اکثر زیارت ہوتی رہتی ہے۔ انہی حضرات کی توجہات سے سہولت رہتی ہے، کام چلتے رہتے ہیں۔

ملفوظات کے مسودہ کی تکمیل میں غیر معمولی دقت اور دماغی محنت لگانی پڑی۔ تکمیل ماشاء اللہ جیسی میں چاہتا تھا ویسی ہی ہو گئی۔ البتہ ایک کمی رہ گئی۔ وہ یہ کہ حصۂ ثانیہ میں بغلی سرخیاں جلدی میں قائم نہ ہو سکیں۔ ان شاء اللہ ارادہ ہے کہ پہلا ایڈیشن نکلنے کے بعد اس حصہ کی دوبارہ کتابت بغلی سرخیوں کے ساتھ کراؤں گا۔ واللہ الموفق۔ کتاب طباعت ہمارے یہاں کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔ سبھی نے پسند کی۔ خدا کرے آپ کو بھی پسند آجائے۔

آپ کی مرسلہ رقم میں تقریباً سولہ سو نسخے طبع ہوئے۔ ویسے بندہ نے کل دو ہزار بطع کرائے ہیں۔ عام قیمت ۔/۴۰ بہت زیادہ اس لئے رکھی کہ آج کل یہاں نصف کمیشن کا دستور ہو گیا ہے۔ دس عدد مولوی فضل الرحمن صاحب دہلی کے پاس بھیج دئے تھے۔ انہوں نے آپ کو اس کی اور کتاب طبع ہونے کی اطلاع کر دی ہو گی۔ آپ کے پاس چند نسخے بذریعہ نظام الدین بھیجنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ویسے مشغولی بہت ہی ہے۔ کبھی حضرت کی حیات میں بھی اتنی نہیں ہوئی۔ دیکھئے، اللہ کو کیا منظور ہے۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔ کتابوں کے بارے میں لکھئے، ان کا کیا کرنا ہے۔ بڑی بڑی جگہوں پر ہدیۃً بھیج چکا ہوں۔

آپ نے الابواب والتراجم کی دو جلدوں کی طباعت کے بارے میں لکھا تھا مصارف کیا ہوں گے ؟ اندازاً چالیس ہزار ہوں گے اگر ایک ایک ہزار طبع کرائی جائیں۔ ویسے کم کی صورت میں ۲۵۔۳۰ ہزار میں بھی کام چل سکتا ہے۔ آپ اس مد میں جو رقم بھیجنا چاہیں میں اس رقم کے بقدر کتابیں یہاں مدارس وغیرہ میں آپ کی طرف سے تقسیم کر دوں گا۔ یہ بھی اعانت کی ایک مناسب صورت ہے۔ میرا اصل مقصد یہ ہے کہ حضرت کی یہ تصانیف طبع ہوتی رہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اس کے لئے زرِ کثیر کی حاجت ہے، جس کے لئے تعاون درکار ہے۔ تعاون کی ایک شکل ہے وہ جو اوپر لکھی گئی۔ باقی سوال و فرمائش سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ آپ چونکہ اپنے ہیں اس لئے صاف صاف لکھ دیا۔

فقط والسلام

محمد عاقل

جمعہ، یکم محرم ۱۲ھ

باسمہ سبحانہ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا قاری محمد یوسف صاحب متالا سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ مع متعلقین واہل خانہ واحباب ورفقاء کار بخیر وعافیت ہوں گے۔
بندہ بھی بفضلہ تعالی بعافیت ہے۔ عرصہ ہو گیا ملاقات کو۔ اللہ تعالی ملاقات میسر فرماوے۔ آمین۔ دعاؤں میں تو یقیناً آپ یاد رکھتے ہی ہوں گے۔ معلوم نہیں الفیض السمائی علی سنن النسائی آپ تک پہنچی یا نہیں۔
موجبِ تحریر یہ کہ تقریباً دو ماہ ہو گئے بندہ نے حضرت شیخ قدس سرہ کے مکتوبات کی نقل (فوٹو کاپیاں) بذریعہ ڈاک رجسٹری روانہ کئے تھے۔ اب تک وصولی کی اطلاع نہیں ملی، جس سے تشویش ہے۔ خدا کرے وہ رجسٹری اب تک اگر نہ ملی ہو تو اللہ کرے کہ بحفاظت آپ کو جلد مل جائے۔ خطوط کی تعداد غالباً ۹۰ یا ایک سو تھی۔ بعض خطوط بڑے مفصل ہیں۔ جن خطوط کا عکس صاف نہیں آیا تھا، ان کا دوبارہ عکس لیا گیا اور بعض کو قلم سے صاف کیا گیا۔ غرضیکہ کافی محنت کے بعد وہ بھیجنے کے قابل ہوئے تھے۔ اس مد میں آپ کی طرف سے ایک ہزار روپے بھی پہنچے تھے۔ اتنے زیادہ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس سب کام میں تو دو سو روپے بھی خرچ نہیں ہوئے۔
گھر میں اپنی اہلیہ محترمہ اور بیٹی سلمہا کو سلام ودعاء کہہ دیں۔ ہمارے گھر والے بھی ان کو سلام کہلاتے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کی طرف سے ہمیشہ وقتاً فوقتاً آنے جانے والیوں کے بدست کپڑا وغیرہ کا ہدیہ پہنچتا رہتا ہے۔ فجزاکم اللہ تعالی احسن الجزاء۔

فقط والسلام

محمد عاقل عفا اللہ عنہ

۴؍ربیع ۱۴۱۲ھ، چہار شنبہ

تمام مدرسین کی خدمات میں بھی سلام مسنون، خصوصاً جو مجھ سے تعلقِ شاگردی رکھتے ہیں۔ ہمارے سب گھروں میں، نیز مدرسہ میں خیریت ہے۔

آج کل میرے پاس ترمذی، ابو داؤد اور نسائی تین سبق ہو رہے ہیں۔ طبیعت میں ضعف آ چلا ہے۔ عمر خمسین سے متجاوز ہو گئی ہے۔ استقامت کی دعا فرمائیں۔ ماشاء اللہ، آپ نے خوب ترقی کی۔ اللھم زد فزد۔

الصلوة والسلام علی الروضۃ الشریفۃ

عزیزم الحاج مولانا محمد یوسف صاحب متالا سلمہ وعافاہ ورعاہ

سلام مسنون!

ملفوظات کو میں بہت غور سے پڑھ کر رہا ہوں تاکہ طباعت کے لائق ہو جائے۔ خدا کرے یہ کام بحسن وخوبی پورا ہو جائے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی طرح رمضان المبارک سے پہلے یہ کام مکمل ہو جائے۔ مولوی راشد کاندھلوی سے بھی اس کی نظر ثانی کرائی، مگر وہ اچھی طرح نہ کرسکے، اس لئے مجھے خود کرنا پڑا۔

حضرت شیخ کی باتوں میں مجھے بھی مزہ آتا ہے، اس لئے ماشاء اللہ شوق سے کام ہو رہا ہے۔ ہر کام کی تکمیل بلکہ ابتداء و انتہاء سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ چونکہ نظر ثانی ہو رہی ہے، ابھی تک کتابت شروع نہیں ہوئی، عنقریب ہو جائے گی۔ آپ دعاء فرماتے رہیں۔

بیس ہزار ہندی محمد علی کی معرفت مل گئے۔ ڈیڑھ ہزار کتاب طبع ہو سکتی ہے۔ کتاب چھپ کر تیار ہونے کے بعد کیا ہو گی، اس کو بھی لکھیں۔ بظاہر کچھ نسخے تو تقسیم میں جائیں گے، باقی کا کیا ہو گا۔ وہ کس کے پاس رہیں گے۔ میرا خود اپنا تجارتی کتب خانہ ہے جس میں کتابیں فروخت بھی ہوتی ہیں اور دوسرے تاجروں سے کتابوں کا کتابوں سے تبادلہ ہوتا رہتا ہے، اور اسی طرح کتاب سب جگہ اچھی طرح پہنچ جاتی ہے، صرف نقد فروخت کرنے کی صورت میں کتاب زیادہ نہیں نکلتی، بلکہ بعض مرتبہ رکھی ہی رہ جاتی ہے، تجربہ سے یہی ثابت ہوا ہے۔

آپ کی صحت کے لئے دل سے دعاء کرتا ہوں۔ دوسری ایک اہم بات لکھتا ہوں، حضرت شیخ نے مجھے مکتبہ قائم کرا کر دیا اور یہ فرمایا کہ میری عربی تصنیفات طبع کراتے رہنا تیرا کام ہے۔ اردو کتابیں تو دنیا میں میری چھپ رہی ہیں، تو صرف میری عربی کتابیں اہتمام سے طبع کرنا۔ مجھے اس کا ذوق وشوق بھی بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء بھی بہت کرتا ہوں، لیکن ان

عربی تصنیفات کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔اس وقت تراجم بخاری کی دو جلدیں ختم ہیں جس کی وجہ سے سیٹ ناقص ہے۔الحل المفہم کی ایک جلد ختم ہوگئی، اس کو بھی چھاپنا ہے۔دوسرے تجار ان کتابوں کو اس لئے طبع نہیں کراتے کہ آہستہ آہستہ دیر میں نکلتی ہیں اور وہ ایسی کتابیں چھاپتے ہیں جو اِدھر چھپی اور ادھر بکی۔اب اگر ہم بھی ان کتابوں کو نہیں چھاپیں گے تو پھر اور کون چھاپے گا؟ بظاہر آپ میری پوری بات سمجھ گئے ہوں گے۔ میں اس وقت ان میں سے بعض کتابوں کے چھاپنے کے درپئے ہوں۔ آپ بھی دعاء فرمائیں اور اس کا حل سوچیں۔ آپ اس کے لئے کوئی اجتماعی مشورہ نہ کریں، صرف اپنے طور پر حل سوچیں۔

مجھے اس مضمون کو لکھتے ہوئے ایک خطرہ بھی ہورہا ہے جو بالکل صحیح ہے۔وہ یہ کہ یہ تو صورت سوال بن گئی۔اسی لئے میں اس کی تشہیر نہیں چاہتا۔گزشتہ یا تیسرے سال غالباً اسی مقصد کے لئے مولوی شاہد نے منیٰ میں ایک اجتماعی مشورہ کیا، لیکن اس سے وہ مقصد جو میں نے اوپر لکھا، حاصل نہیں ہوا اور نہ توقع ہے۔یہ سب راز کی باتیں ہیں جو میں نے آپ کو لکھ دی ہے کیوں کہ آپ ہمارے حضرت شیخ کے رازدار تھے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء وکثر اللہ مثلکم فی الخلفاء۔

روضہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

محمد عاقل

۲/ شعبان المعظم ۱۲ھ

یوم الجمعۃ

اگر آپ نے اس میں دلچسپی لی تو پھر اس سلسلہ کی مزید بات آپ کے سامنے رکھوں گا۔

باسمہ سبحانہ

از بندہ محمد عاقل عفا اللہ عنہ
مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور
۱۳؍ربیع ۱۴۰۳۲ھ، جمعہ

مکرم محترم الحاج قاری محمد یوسف متالا سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ مع جمیع متعلقین واحباب ورفقاءِ کار بخیر وعافیت ہوں گے۔ بندہ بھی بفضلہ تعالیٰ مع متعلقین بخیریت ہے۔ مدرسہ میں بھی خیریت ہے۔

ہندوستان واپسی پر جس کو کئی ماہ ہو چکے اس عرصہ میں چند بار آپ کا خیال آیا اور آپ کو خط لکھنے کا بھی ارادہ کیا جس کی نوبت اگرچہ نہیں آئی، اور مدینہ منورہ کا ایک ساتھ قیام یاد آیا جو ما شاء اللہ کئی ماہ ایک ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ پھر یہ مبارک دن نصیب فرمائے، اگرچہ وہ باغ وبہار جو اس وقت حضرت قدس سرہ العزیز کی بدولت تھی، وہ کیسے لوٹ سکتی ہے؟

مولانا طلحہ صاحب مع والدہ وغیرہ ۱۱؍فروری کو ان شاء اللہ دہلی پہونچ رہے ہیں۔ غالباً آپ کو تو معلوم ہی ہو گا۔ ماشاء اللہ مولانا موصوف کو وہاں کافی قیام کی نوبت آئی۔ احقر تو حج بعد فوراً ہی واپس ہو گیا تھا۔

عزیز جعفر سلمہ نے حج تک مدینہ پاک ہی قیام کا ارادہ کیا ہے۔ یہاں سے اجازت لے لی ہے۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب سے تعلیم پا رہے ہیں۔ وہ بیچارے محنت اور توجہ سے اس کو پڑھا رہے ہیں۔ عزیز جعفر نے یہ لکھا تھا اور میرے علم میں بھی پہلے سے تھا کہ ماہ مبارک کے بعد بھائی طلحہ صاحب اپنی والدہ کو دوبارہ حج کے لئے لے جائیں گے، پھر بعد حج ان کی ہمراہ آنعزیز کا واپسی کا ارادہ ہے۔ والأمر بید اللہ تعالیٰ۔

الحاصل ابتداءً تو میں آپ کو خط نہ لکھ سکا، اب جواباً لکھ رہا ہوں۔

اولاً، آپ کی یاد آوری کا شکریہ، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ آپ کا مطالبہ سے بے محل نہیں ہے، لیکن بات یہ ہے کہ احقر کو عادت نہ ہونے کی وجہ سے اس نوع کے مضامین لکھنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ جو باتیں ذہن میں ہیں بھی وہ غیر مرتب۔ بچپن سے ہی حضرت اقدس کو دیکھا، برسوں صحبت میں رہنے کا موقعہ میسر آیا، معاملات بھی حضرت کے ساتھ پیش آئے، لیکن ان چیزوں کے لکھنے اور ترتیب دینے کی طرف ذہن بالکل نہیں چلتا، گو اس میں عدیم الفرصتی کو بھی دخل ہو سکتا ہے، لیکن اصل بات مزاج اور طبیعت کی ہے، لہٰذا معذرت خواہ ہوں۔

امید کہ حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی ترتیبِ مضامین کے لئے تشریف لے آئے ہوں گے۔ آنمحترم اور دیگر پرسانِ حال اور مدرسین کی خدمت میں سلام مسنون و درخواست دعا۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ آپ کے پاس مواد کافی جمع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب مدظلہ تین چار دن ہوئے گجرات کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ تقریباً ایک ماہ کا دورۂ سفر ہے۔

گھر میں اہلیہ اور خدیجہ سلمہما ہر دو کو سلام و دعاء۔ والدہ جعفر کی طرف سے بھی ان کو سلام اور ہدیہ کا شکریہ۔

تقریر نسائی پر ان شاء اللہ کام کرنے کا عزم ہے۔ حضرت کی ہمیشہ کی تمنا ہے۔ اصل تقریر مدینہ منورہ ہی میں چھوڑ آیا تھا اس امید پر کہ اگر خدا کو منظور ہوا تو اسباق ختم ہونے پر اخیر سال میں مدینہ پاک حاضری ہو جائے اور تین ماہ یعنی شوال تک قیام ہو جائے۔ امید ہے کہ اس عرصہ میں کام ہو جائے گا۔ والأمر بید اللہ تعالیٰ۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

گرامی قدر مولانا الحاج محمد یوسف صاحب متالا سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ مع متعلقین واحباب ورفقاء کار بعافیت ہو۔ ہم بھی بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی خیریت رکھے۔ اور تمام مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے۔

موجب تحریر یہ کہ "ملفوظات شیخ" آپ نے اب تک نہیں منگائے، نہ ہی اس سلسلہ میں کچھ لکھا۔ میں نے کچھ زائد طبع کرائے تھے۔ جتنے نسخے آپ کے تھے، ان کو میں نے مدرسہ میں اپنے کمرہ میں رکھ لیا تھا، وہ آنے والے مہمانوں میں تقسیم کرتا رہتا ہوں۔ معلوم نہیں یہ آپ کی منشأ کے خلاف تو نہیں ہوا۔ غالباً ایک ہزار یا اس سے کچھ زائد موجود ہیں مکتبہ خلیلیہ کے لئے جو چھپے تھے، وہ قریب الختم ہیں۔ ایک دو روزانہ فروخت ہوتے رہتے ہیں۔ اٹھارہ یا بیس روپے میں ایک بکتی ہے۔ اب آگے تقسیم کا ارادہ نہیں ہے۔ ملفوظات کے سلسلہ میں بندہ نے بہت پہلے بطور مشورہ ایک بات لکھی تھی، معلوم نہیں وہ خط آپ کو ملا یا نہیں۔

میں اپنی تقریر ابو داؤد بھی طبع کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شوال تک جلد اول طبع ہو جائے گی۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی تقریر بھی طبع ہوئی جس کا علم پہلے سے نہ تھا۔ لیکن اس کی نوعیت تقریر بخاری جیسی نہیں۔ تقریر بخاری بہت جامع ہے، جمع کرنے والے کی صلاحیت پر مدار ہے۔

اپنے اہل خانہ سے بھی ہماری خیریت اور سلام مسنون کہہ دیں۔ آپ اب تک نانا ہوئے کہ نہیں؟ اپنے مدرسہ کے مدرسین کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں، درخواست دعا۔

جواب کا انتظار رہے گا، پچھلے خط کا جواب بھی باقی ہے۔ مشغول و مصروف تو آپ بھی ہیں، لیکن میری مصروفیت شاید آپ سے زائد ہی ہو۔

فقط والسلام

محمد عاقل

شب جمعہ ۱۱/ شعبان ۱۳ھ

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیز گرامی قدر مولانا مولوی حافظ قاری محمد یوسف متالا سلمہ وحفظہ

سلام مسنون،

بندہ بحمد اللہ بعافیت ہے۔ عزیز مولوی خالد سلمہ کے بدست آپ کا مکتوب موصول ہوا۔ پڑھ کر مسرت ہوئی۔

۱۔ ملفوظات مولوی فاروق صاحب کے حوالہ کر دی جائے گی، بشرطیکہ وہ قبول کرنے پر آمادہ ہوئے۔ آپ ان کو لکھ دیں۔

۲۔ بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خطوط یہاں پہنچے نہیں، ضائع ہو گئے۔ آپ سے اللہ تعالی شانہ کام لے رہے ہیں، فالحمد للہ علی ذلک۔ اللہ تعالی شانہ مزید ترقی اور صحت و قوت سے نوازے۔ آمین۔ میں محتاجِ دعا ہوں۔ صحت و قوت نیز استقامت کی دعا فرمائیں۔

۳۔ میری جو تقریر ابو داؤد پر میں خود کام کر رہا ہوں، اس کی تکمیل کی دعا کریں۔ اللہ تعالی آسان فرماویں۔ بہت محنت طلب اور وقت طلب کام ہے۔ آپ اس تقریر کو بھی حضرت شیخ قدس سرہ کی ہی تقریر تصور فرماویں۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ حضرت شیخ ہی کا ہے۔ بذل المجہود اور حواشی بذل للشیخ میرے پیش نظر ہے۔ ابو داؤد شریف بندہ نے تدریس والے سال براہِ راست حضرت شیخ سے پڑھی ہے، جبکہ حضرت شیخ مدرسہ میں اس وقت صرف بخاری شریف پڑھاتے تھے، گویا مستقلاً تنِ تنہا بندہ کو حضرت شیخ نے پڑھائی۔ ان وجوہ کے پیشِ نظر کہا جا سکتا ہے کہ یہ بھی گویا حضرت شیخ ہی کی تقریر ہے۔

۴۔ شیخ کی تقریر خواہ کسی کی ضبط کردہ ہو، جب تک اس کی حضرت کا کوئی خاص شاگرد نظرِ ثانی نہ کر لے، اس کا طبع کرانا ہرگز ہرگز مناسب نہیں۔ خود حضرت شیخ کے منشا کے خلاف امر ہے۔

۵۔ دو صد نسخ تقریر ابو داؤد کے دس بارہ ہزار ہندی روپیہ کے ہوں گے۔ اور آپ سے کیا معاملہ؟ آپ جتنے چاہے منگالیں۔ مجھے اس سے کافی خوشی ہوئی۔

فقط والسلام

محمد عاقل عفی عنہ

۲ شوال / ۱۳ھ

ماشاء اللہ تعالیٰ ملفوظات کو لوگ بہت پسند کر رہے ہیں، فالحمد للہ علی ذلک۔ میں نے اپنے لئے دوبارہ طبع کرالیا ہے۔

باسمہ سبحانہ

عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف متالا دام فیضہ

سلام مسنون،

امید کہ آپ مع متعلقین بخیریت ہوں گے۔ الدر المنضود علی سنن ابی داؤد جلد اول دو عدد آپ کے اور آپ کے مدرسہ کے لئے ارسال ہیں۔ آگے کام ترتیب وتالیف کا جاری ہے۔ تکمیل کی دعا کرتے رہیں۔

ملفوظاتِ شیخ رکھی ہوئی ہے۔ ہمارے یہاں جگہ کی بہت تنگی ہے۔ جلدی سے منگانے کا نظم کیجیے۔ بظاہر مفتی فاروق صاحب اس میں دلچسپی نہیں لیں گے۔ میں نے ان سے کہہ کر دیکھ لیا۔

اور سب بحمد اللہ خیریت ہے۔ آپ کی صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالی شانہ آپ کو بایں ہمہ فیوض صحت کے ساتھ زندہ سلامت رکھے۔ آمین۔

عزیز محمد جعفر سلمہ بھی سلام کہتے ہیں۔ فقط۔

محمد عاقل عفی عنہ

۲۲ محرم ۱۴۱۴ھ

اپنی اہلیہ صاحبہ کی خدمت ہمارے گھر والوں کا سلام ودعا پہنچا دیں۔ اور ہدایا تحائف کا شکریہ۔ جزاکم اللہ خیرا۔

باسمہ سبحانہ وتعالی

مکرمی مولانا محمد یوسف صاحب متالا مدفیوضہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ مع متعلقین و احباب بخیریت ہوں، بندہ بھی بحمد اللہ تعالی بخیریت ہے۔
بذل المجہود شریف بحاشیہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ بحمد اللہ تعالی پوری کتاب طبع ہوگئی۔ خدا کرے حضرت سہارنپوری اور حضرت شیخ دونوں کی روح مسرور ہو، یہاں کے علماء تو اس کو دیکھ کر کافی خوش ہوئے۔ لندن جانے والوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں ایک نسخہ بھیجنے کو جی چاہتا تھا، مگر مولوی مختار و عثمان دونوں نے وزن کی زیادتی کا اشکال کیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ایک نسخہ بھیج رہے ہیں۔ الدر المنضود جلد ثانی بھی ماشاء اللہ تعالی طبع ہوگئی۔ اس جلد میں ابو داؤد شریف کی پوری کتاب الصلوۃ آگئی ہے، اگر کوئی لے جانے کے لیے تیار ہوگیا تو ضرور بھیجوں گا۔
بذل المجہود شریف میں باقاعدہ شرکت تو مولوی سلمان کی تھی اور گویا مولوی اسماعیل صاحب بدات کی بھی ۲۰۰/ دوسو نسخوں میں شرکت تھی، معلوم نہیں وہ نسخے اب کہاں ہیں۔ یہاں سے تو انہوں نے سورت بھیجنے کو لکھا تھا، ہم نے وہاں بھیج دیے تھے۔
غالباً آپ مدینہ منورہ میں ہوں گے، اس لیے روضۂ شریفہ پر صلوۃ وسلام عرض کرنے کی درخواست ہے، نیز دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام
دعا گو وطالبِ دعا
محمد عاقل عفا اللہ عنہ
یکم رمضان شریف/ ۱۴۲۰ھ

باسمہ سبحانہ

عزیز گرامی قدر مولانا الحاج قاری محمد یوسف صاحب متالا سلمہ ودوام فیضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ مع متعلقین، اہل وعیال واحباب بعافیت ہوں، یہاں بھی بفضلہ خیریت ہے، ماشاء اللہ تعالی۔ "ملفوظات شیخ" مسند کی جارہی ہے، ہر شخص دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر چوں کہ نئی کتاب ہے، لوگوں کے علم میں نہیں، آہستہ آہستہ تعارف ہوگا۔ شروع میں تعارف کی ایک بہترین شکل یہ ہے کہ کتاب مفت تقسیم کی جائے۔ میرا معمول بھی یہی ہے، حضرت شیخ کی بھی یہی ہدایت تھی کہ کچھ نہ کچھ تقسیم ضرور ہونی چاہئے۔ کتاب دوہزار چھپی تھی، پانچ ہزار روپے کے قریب میں نے اس میں شامل کئے ہے۔

اب جیسا مناسب سمجھتا ہوں، کسی کو قیمت سے اور کسی کو مفت دیتا دلواتا رہتا ہوں، اس طور پر کتاب ان شاء اللہ جلد مقبول ومعروف ہوجائے گی۔ آپ نے لکھا تھا کہ مفتی فاروق صاحب کے توسط سے کتاب منگالوں گا، ابھی تک تو انہوں نے کتاب کے بارے میں کچھ لکھا نہیں، لیکن میری رائے یہ ہے کہ اس ایڈیشن کو تو یہیں کے لیے رہنے دیں، اور بندہ کو اس کا اختیار دے دیں اور وہاں کے لیے مزید طبع کرالیں۔ دس ہزار میں ایک ہزار طبع ہوجائیں گی، ایک ہفتہ کے اندر کتاب چھپ کر تیار ہوجائے گی، نگیٹو موجود ہے۔

میں اس سال اپنی ابوداؤد کی درسی تقریر (اردو) پر نظر ثانی اور تصحیح وتہذیب خود ہی کر رہا ہوں۔ لوگوں کے اصرار پر اس سے چند سال قبل ہی کچھ ارادہ ہوا تھا، لیکن کوئی صاحب استعداد شخص نہیں ملا تھا، جس سے املاء کا کام لے سکوں۔ امسال شروع ہی میں ایک صاحب میسر ہوگئے تھے۔ ایک جزء کے بقدر مسودہ تیار ہوگیا، کتابت بھی ہورہی ہے، اس کی تکمیل اور قبولیت کی دعاء کریں۔

مولوی زبیر الحسن سلمہ ابن حضرت جی نے گزشتہ سال کئی مرتبہ مجھ پر اس کا تقاضا کیا کہ بہت ہی مفید ہوگی، مختصر ہے جامع ہے وغیرہ وغیرہ۔ مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ حاضری ہو تو وہاں بھی اس کی دعاء کریں۔ سبق تو زندگی کے ساتھ ہے، پھر ختم۔ لیکن تقریر درسی اگر مطبوع ہوجائے تو صدقۂ جاریہ ہے۔

تراجم بخاری کی دو جلدیں نہ ہونے کی وجہ سے سیٹ ناقص ہے، ناقص کوئی خریدتا نہیں۔ آپ کے اس سلسلہ کی کوشش خدا کرے کامیاب جلد ہی ہوجائے، آج کل لامع کے مقابلہ میں تراجم کی طلب لوگوں کو زیادہ ہے، اس کی طباعت کا اہتمام مکتبہ خلیلیہ ہی کرتا ہے۔ چند سال قبل اس کی متفرق جلدیں جو ختم ہوتی رہیں، وہیں سے طبع ہوتی رہیں۔ چوں کہ یہ کتابیں بہت آہستہ آہستہ نکلتی ہیں، اس لیے عام تاجر ان کو طبع نہیں کراتے۔ وہ طباعت کے لیے ان کتب کو منتخب کرتے ہیں جو جلد سے جلد نکل جائیں۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے بندہ سے فرمایا تھا کہ یہ مکتبہ میں تجھے اسی لیے کراکر دے رہا ہوں تاکہ تو میری عربی تصنیفات طبع کراتا رہے۔ میری اردو تصنیفات تو دنیا میں چھپ رہی ہیں، ان کا مجھے فکر نہیں ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ بندہ حضرت کی اس خواہش کی تکمیل کی فکر میں رہتا ہے اور جتنا مجھ سے ہو سکتا ہے کرتا ہوں اور دعاء بھی بہت کرتا ہوں، کسی سے اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے بڑا تردد دامنگیر ہوجاتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ خود حضرت شیخ کے منشأ کے خلاف ہو اور بظاہر ہے منشأ کے خلاف ہی، اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمائے۔

بذل المجہود شریف بھی نایاب ہوچکی، اس کا بھی فکر ہے لیکن وہ تو میرے بس سے باہر ہے، دعاء کرتا رہتا ہوں، آپ بھی اس کو ذہن میں رکھیں۔ حضرت مفتی محمود صاحب ان کاموں کو بسہولت کرا سکتے تھے، مگر جس طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اسی طرح ہوتا ہے۔ اب دیکھیے اللہ تعالیٰ یہ کام کس سے لیتے ہے۔

فقط والسلام

۴۵

حضرت مولانا محمد ابراہیم نور محمد صاحب پالنپوری نور اللہ مرقدہ، شیخ الحدیث جامعہ آنند، گجرات

باسمہ سبحانہ

مکرمی ومحترمی جناب مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ بعافیت ہوں۔ آپ کے دونوں خط؛ اول سوال نامہ، اس کے بعد دوسرا خط دونوں یکے بعد دیگرے موصول ہوئے۔ خیریت واحوال سے واقفیت ہوئی۔ حضرت شیخ قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت کے کارناموں اور حضرت کی زندگی کو امت کے سامنے لایا جائے، یہ ان شاء اللہ بڑی اچھی خدمت ہے، مگر میرے محترم اس میں تو مجھے خطرہ اس کا ہے کہ یہ تو حضرت کے خدام ومتوسلین کی سوانح جیسا نہ ہو جائے۔ متوسلین ومجازین کا ذکر ضرور ہوتا ہے، وہ صرف تعارف کے درجہ میں۔ ایسا جو آپ کر رہے ہیں، ان کی سوانحات میں نظر نہیں آیا اور پھر وہ بھی یہ کہ مجازین خود اپنے ہاتھ اپنی سوانح لکھ دیں۔

میرے محترم، ہم میں وہ پورا اخلاص کہاں۔ اس لئے اس پر نظر ثانی کریں اور احباب سے مشورہ بھی کریں، خصوصاً ہماری جماعت کے دو تین بڑے حضرت مفتی صاحب مد ظلہ، مولانا منور حسین صاحب مد ظلہ، مولانا عبد الحلیم صاحب زید مجدہ وغیرہ اکابر سے استصواب کر لیں، یہ حضرات بھی تحسین فرمادیں تو کوئی مضائقہ نہیں، ورنہ سوچنے کی چیز ہے، اس وجہ سے

میری طبیعت ہی نہیں چلتی کہ اپنی گویا ایک نوع کی سوانح اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضرت کی نسبت سے شائع کرواؤ، مگر آپ جیسے احباب کے تقاضے پر ان شاء اللہ کچھ مختصر عید کی تعطیلات میں ان شاء اللہ لکھ کر عید بعد روانہ کروں گا۔ جاننے والے سب احباب کو سلام مسنون دعاء گو و دعاء جو ہوں وبس والسلام۔

محمد ابراہیم نور محمد پالنپوری
۲۷/۱۱/۱۴۰۲ھ
جمعرات

۴۶

حضرت مولانا احسان الحق صاحب مدظلہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹/ ذوالحجۃ ۱۴۰۲ھ

مکرم و محترم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا مدفیضہم السامی

بعد سلام مسنون،

اللہ تعالیٰ سے امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ اول آپ کا حکم نامہ مدینہ پاک سے ماہ شوال میں میرے نام موصول ہوا۔ اول تو آپ کا حکم، پھر اس میں دیگر مکرمین و محترمین حضرات محبین و محبوبین کا بھی ذکر تھا۔ اس وجہ سے طبیعت میں اس کی تعمیل کا تقاضا ہوتا تھا، لیکن جب اپنی کمزوریوں اور نالائقیوں اور بدعملیوں پر نگاہ پڑتی تھی، تو تعمیل حکم کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ آخر اسی کشمکش میں تھا کہ اب ذی الحجۃ میں آپ کا لندن سے یاددہانی کا دوسرا محبت نامہ موصول ہوا۔ بہت کوشش کی لیکن ہمت نے ساتھ نہ دیا۔ آخر قلم لے کر بیٹھ گیا ہوں تاکہ آپ کو معذرت لکھ دوں اور آپ کا انتظار ختم ہو جائے اور والعذر عند کرام الناس مقبول۔

مولانا ہاشم صاحب اور دیگر تمام حضرات کی خدمات میں سلام مسنون و گزارش دعا۔

فقط والسلام

محمد احسان الحق

رائے ونڈ

۷/ اکتوبر

بستی حضرت نظام الدین، نئی دہلی ۱۳
منگل ۲۰ / شعبان ۸۸ھ

مکرمی و محترمی، جناب مولوی محمد طلحہ صاحب دام مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی سے امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے بمع اپنے تمام متعلقین کے۔ آپ کا گرامی نامہ حادثۂ ایران کے بارے میں فون کرنے کے متعلق تاکید کا پہنچا۔

میرے محترم! آپ کو اس تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اول تو مسلمان، پھر اس تبلیغی کام سے تعلق رکھنے والے حضرات کا حادثہ تھا۔ پھر ان کی وجہ سے حضرت شیخ اور حضرت جی ان کی وجہ سے بے حد متفکر رہے۔ پھر ان میں مولوی عبدالرحیم صاحب کے چھوٹے بھائی مولوی یوسف بھی تھے۔ اتنی ساری نسبتوں کے ہوتے ہوئے کون بے حس متفکر نہ ہوگا؟ نہ آپ کو تاکیدی خط لکھنے کی ضرورت، نہ مولوی عبدالرحیم صاحب کو میرا شکریہ ادا کرنے کی۔

بہر حال سابقہ کارروائی جمعرات کو فون اور تار کر کے اہل مطہرہ کو میانہ آدمی بھیجنے کی خبر کرنے کی تو معلوم ہو چکی ہو گی۔ اب حضرت شیخ کے گرامی نامہ پر اتوار اور پیر دونوں دن حسن عسکری صاحب کے ہمراہ مطہرہ فون کرنے کی پوری سعی کی، تاکہ وہ زخمیوں کو میانہ سے مطہرہ منتقل کر کے مناسب علاج کرائیں۔ لیکن دونوں دن فون نہ ہو سکا، تاریں ہی خراب رہیں۔ اور پھر کل پیر کو ظہر کے وقت بھائی شفیع گھڑی والوں کے صاحب زادے نے بتایا کہ وزارتِ خارجہ والوں نے یہ جواب دیا ہے کہ لمباڈا یوسف تو ۷ / نومبر کو لندن چلے گئے۔ ولی اسماعیل اور غلام حیدر ہسپتال میں داخل ہیں۔ مولانا یوسف بمع تین ساتھیوں کے ۱۱ / نومبر کو بمبئی بحری جہاز سے روانہ ہونے والے ہیں۔

اس جواب کے بعد مطہرہ فون کرنا ملتوی کر دیا کیوں کہ کل ہی ۱۱ / نومبر تھی اور کل کو ان لوگوں نے ایران سے بمبئی روانہ ہو جانا تھا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو گیا ہو، اور یہ سب حضرات بخیر وعافیت جلد پہنچ جائیں، اور بے چین دلوں کو ٹھنڈ نصیب ہو۔

مزید حالات بڑودہ سے واپس آنے والوں سے معلوم ہوئے ہوں گے۔ دیکھئے کب آپ حضرات کی زیارت ہوتی ہے۔

کتاب بعد عشاء مولانا اظہار صاحب کے پاس ہے اور بیان بعد فجر متفرق حضرات کا ہوتا ہے۔

اور میری طرف سے سب کو، بھائی ابوالحسن صاحب کو اور مولوی عبد الرحیم اور مولوی اسماعیل صاحبان کو سلام مسنون و گزارش دعا۔ بھائی زبیر سلام مسنون کہہ رہے ہیں۔

فقط والسلام

محمد احسان الحق

۴۷

حضرت مولانا عبد الحلیم جون پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث مدرسہ ریاض العلوم، گورانی، جونپور

۱۴/ محرم الحرام، ۱۴۰۳ھ
بندہ عبد الحلیم عفی عنہ
۱۳/ اکتوبر ۱۹۸۲ء
مدینہ طیبہ

بخدمت گرامی مخدومی ومکرمی مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدت فیوضہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ناکارہ زیارتِ حرمین شریفین کے لئے حج کے پاسپورٹ سے حجاز مقدس حاضر ہوا، ارکان حج سے فراغت کے بعد گزشتہ ہفتہ مدینہ طیبہ کی حاضری ہوئی۔ مکرمی ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کے دولت خانہ پر بسلسلہ دعوت طعام حاضر ہوا۔ دیگر احباب قاری امیر حسن صاحب وغیرہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے خدام بھی موجود تھے۔

دوران گفتگو معلوم ہوا کہ آنمخدوم نے حضرت شیخ قدس سرہ کے خصوصی خدام کے پاس خود ان کے حالات زندگی کے بارے میں سوال نامہ بھیجا ہے، جس کا جواب لوگ تیار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے کچھ لکھا؟ میں نے عرض کیا کہ

مجھے کوئی سوال نامہ نہیں ملا اور نہ ہندوستان میں کہیں سے اس کا پتہ چل سکا کہ دارالعلوم لندن سے اس قسم کا کوئی خط خلفاء کے پاس آیا ہے، اگرچہ یہ ناکارہ سہارنپور سے دور ایک دیہات میں رہتا ہے اور پورے رمضان اپنے مدرسہ کی مسجد میں احباب کے ساتھ معتکف رہا۔

ہمارے کرم فرما مولانا شبیر احمد صاحب مد ظلہ آپ کے دارالعلوم کے مفتی گزشتہ سال مدرسہ و مسجد کو ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لیکن بعد عید دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور دونوں مدرسے کی مجلس شوریٰ کی شرکت کی غرض سے حاضری ہوئی، نیز دہلی نظام الدین بھی حاضر ہوا، مگر کہیں سے یہ خبر کان میں نہ پڑی کہ دارالعلوم لندن سے اس قسم کے جریدہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ آپ کے خطوط ڈاکٹر صاحب کے پاس تھے، انہوں نے ایک خط پر اس ناکارہ کا نام لکھ کر عنایت فرمایا کہ تو بھی جواب لکھ کر روانہ کر دے۔

ظاہر ہے کہ جتنی تفصیل آپ نے دریافت فرمائی ہے، اس کے لئے تو مکان پر پہنچ کر ہی کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ کل جدہ، اس کے بعد بمبئی اور پھر وہاں سے مختلف اسفار سے دوچار ہو کر غالباً اوائل دسمبر میں وطن پہنچوں گا، اس وقت کوشش کروں گا کہ اول فرصت میں کچھ لکھ کر بھیجوں۔

اپنے مدرسہ کے اساتذہ کرام جن کی ملاقات میں کر چکا ہوں، ان سب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے، بالخصوص مکرمی مولانا مفتی شبیر احمد و مولانا محمد ہاشم صاحب۔

فقط والسلام
بندہ عبد الحلیم عفی عنہ

۲ جنوری ۱۹۸۳ء

بخدمت گرامی جناب مولانا محمد یوسف متالا صاحب زیدت معالیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اپنی نااہلی کی وجہ سے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی۔ اتنے میں آپ کا دوسرا گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ کچھ باتیں لکھ دی ہیں جو روانہ ہیں۔

میرے محترم، حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ سے اس ناکارہ کو حضرت کے آخری سالوں میں زیادہ تر حاضری کا اتفاق ہوا۔ حضرت نور اللہ مرقدہ کی خصوصی تعلیم جو اس ناکارہ نے اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے حرز جان بنایا ہے، وہ کل تین باتیں ہیں:

۱۔ ذکر بالجہر با جماعت بعد نماز فجر۔ اس پر الحمد للہ مداومت ہے، جس میں ذاکرین کی ایک جماعت شریک رہتی ہے۔

۲۔ اعتکاف رمضان۔ یہ ناکارہ اور کچھ رفقاء پورے رمضان اور زیادہ تر احباب آخر عشرہ۔ چنانچہ سال گزشتہ بھی حضرت شیخ قدس سرہ کے وصال کے بعد تقریباً پچاس کی تعداد معتکفین کی ہوگئی تھی۔

۳۔ دعوت و تبلیغ سے تعلق، اجتماعات کی شرکت، اہل تبلیغ سے تعلق رہے، مدرسہ میں اس کا انتظام اور اکابر تبلیغ بالخصوص حضرت مولانا انعام الحسن صاحب مدظلہ سے خصوصی تعلق۔ ان کے تعلق کو یہ ناکارہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ ہی کا تعلق سمجھتا ہے۔

آپ سے اپنے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

فقط والسلام
بندہ عبد الحلیم
ناظم مدرسہ ریاض العلوم، گورانی

پوسٹ کھیتا سرائے، ضلع جونپور، یوپی، ہند

۴۸

حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب،
شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ جامع العلوم مظفر پور

مظفر پور، بیہار، ہند

۱/۲/۱۴۰۳ھ-۱۶/۱۱/۱۹۸۲ء

مدرسہ اسلامیہ جامع العلوم

باسمہ تعالی

مخدومی و معظمی حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی! آپ کا روانہ کردہ سوال نامہ بنام صوفی عبد الاحد صاحب کئی ماہ کی تاخیر سے، نہ معلوم کہاں کہاں کا چکر لگاتا ہوا پہنچا۔ صوفی عبد الاحد صاحب کو سوال نامہ نقل کر کے دے دیا ہے، اور اصل کو سامنے رکھ کر مختصراً جواب ارسالِ خدمت ہے۔ حضرت نور اللہ مرقدہ کے خطوط جو تلاش کرنے کے بعد مل سکے ان کا فوٹو اسٹیٹ کاپی کروایا مگر وہ صاف نہیں آیا لہذا صل ہی بھیج رہا ہوں، اگر اس کو واپس بھیج دیں تو بڑی نوازش، کرم وعنایت اور بڑا احسان ہو گا۔ ادھر کئی سال سے طبیعت خراب رہی ہے، شفاء کامل عاجل مستمر اور دارین کی عافیت کے لیے دعا کی ضرورت ہے۔ پرسان احوال کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

والسلام

اشتیاق احمد

مدرسہ جامع العلوم، مظفر پور

۴۹

حضرت مولانا سید مختار الدین شاہ صاحب مدظلہم

باسمہ سبحانہ وتعالی

بخدمت اقدس جناب حضرت مولانا یوسف صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعوت نامہ ملا، اللہ تبارک و تعالی مزید ترقیات سے نوازے اور پوری دنیا میں آپ سے پورے دین اسلام کا کام لے۔

جناب بندہ آپ کے سامنے بہت شرمندہ ہے، چند مجبوریوں کی وجہ سے افتتاح میں شرکت کی سعادت سے محروم ہوا۔ اللہ تعالی معاف فرمائے۔ معذرت خواہ ہوں۔ آپ کی شفقت اور اخلاق عالیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ نہ آنے پر بندہ کو معاف فرمائیں گے اور اس سے اپنی توجہ اور محبت میں کمی نہیں کریں گے۔

اللہ تعالی جانبین کی محبت اور تعلق کو اللہ تعالی کی رضا اور اس کی خوشنودی اور محبت کا ذریعہ بنائے۔ اور قیامت کو آپ لوگوں کے ساتھ بندہ کا حشر بھی فرمائے۔

فقط والسلام

بندہ مختار الدین، کربوغہ شریف

۲۷/ محرم الحرام/ ۱۴۰۸ھ

۲۰/ ستمبر/ ۱۹۸۷ء

باسمہ سبحانہ وتعالی

محترم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حاجی محمد طارق منصور جلالی صاحب زید مجدہم نے بتایا کہ اللہ تعالی نے آپ کو شادی کے تیس سال بعد بیٹا بخشا ہے۔ مبارک ہو۔ بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالی ان کو صحت وعافیت کے ساتھ بابرکت دراز عمر نصیب فرمائے۔ ان کو حافظ، عالم باعمل اور کامل ولی بنادے اور ان سے اپنے دین دینِ اسلام کی صحیح ومقبول خدمت لے لے۔ اللہ تعالی ان کو اور نیک بھائی بھی عنایت فرمائے۔

محترم، بندہ کو خط لکھنے کا خصوصاً بڑوں کو خط لکھنے کا طریقہ وسلیقہ نہیں آتا۔ غلطی ہوگئی ہو معاف فرمائیں۔ اللہ تعالی آپ کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آپ کی عزت ومقام کو اور بلند فرمائے اور مرتے دم تک آپ سے دینِ اسلام کی صحیح ومقبول خدمت لے لے۔ عافیت وصحت کے ساتھ برکت والی زندگی نصیب فرمائے اور آپ کی ہر طرح کی حفاظت اور ہر جانب سے حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالی آپ کی دعوات صالحہ میں میرا حصہ بھی فرمادے کہ اللہ تعالی میرا خاتمہ ایمان وتقوی پر کرادے۔

فقط والسلام

بندہ مختار الدین

کربوغہ شریف، ضلع کوہاٹ

۲۸/ اگست ۹۹

باسمہ سبحانہ وتعالی

بخدمت اقدس حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

۱)حامل رقعہ محمد شکیل صاحب، سلسلہ کا ساتھی ہے۔مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی ان کو آپ کی صحبت وشفقت سے اچھے اخلاق اور دین میں پختگی نصیب فرمائے گا۔
۲) کتابیں زیادہ بھیجنے چاہئے تھیں۔ مگر فی الحال کتابیں ختم ہو گئی ہیں۔ایک ایک نسخہ ساتھیوں سے اکٹھا کر دیا۔
۳)عقیدہ وعقیدت، اور روح اسلام کے مٹانے کی سازشیں، اسلام اور آج کا مسلمان، نامی کتابیں وہ فی الحال نہیں ملیں، ورنہ وہ بھی بھیج دیتے۔ یہ اس لئے بھیجی ہے تاکہ آپ ان کو دیکھیں، کوئی غلطی ہو اس کی نشاندہی کریں اور دعائیں دیں۔
امید ہے کہ آپ اپنی دعوات صالحہ میں فراموش نہیں کریں۔گے پھر بھی لجاجت کے ساتھ درخواست ہے کہ میرے لئے خاتمہ بالا یمان کی دعا کریں۔ اللہ تعالی آپ کے مال وجان اولاد دین وایمان اور آبرو کی حفاظت فرمائے، مزید ترقیات نصیب فرمائے۔

فقط والسلام

بندہ مختار الدین عفی عنہ

۲۵، ذیقعدہ ۱۴۲۸

۵۰

حضرت قاری امیر حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از احقر امیر حسن
مدرسہ اشرف المدارس
ہردوئی
یوپی
۱۷/دسمبر

کرم فرمائے بندہ حضرت مولانا یوسف صاحب دامت فیوضہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون۔ اس ناکارہ نے آپ سے رمضان میں ملاقات کی تھی اور اپنے حسن ظن سے آپ نے اپنا بستر اور چادر بھی مدینہ پاک سے روانگی کے دن مجھے عطا فرمایا تھا۔ آپ کی محبت و خلوص کا بدلہ نہیں دیا جاسکتا ہے، حق تعالی ہی اپنے شایان شان آپ کو جزائے خیر مرحمت فرمائے، آمین۔

آپ کے ساتھ طلبہ اور مدرسین حضرات بھی تھے، آپ نے چلتے وقت پتہ محترم مولانا فضل الرحمن صاحب کا، جو دہلی میں ہوائی اڈہ کے قریب، مدرسہ عبد المنان نام رکھا ہے، پتہ دیا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں کوئی خلاصہ کتابی شکل ہے۔ وہ مجھے دینے کے لیے آپ

نے پرچہ موصوف کو لکھا تھا۔ میں ۱۱/ اگست کو دہلی آگیا تھا، پھر ہردوئی آکر موصوف کے پاس پرشہ لفافہ میں روانہ کر دیا تھا اور جواب آنے کے انتظار میں رہا کہ مجھے اطلاع ملی کہ مولانا لندن گئے ہیں آپ کے پاس۔ اس لیے مجھے آپ کے پاس لکھنے میں اتنی تاخیر ہوئی۔

ابھی بھائی حبیب اللہ دہلی والے، جو مدینہ پاک میں ۲۵ برس سے رہتے تھے، جنہوں نے مجھے ویزا روانہ کیا تھا، نورانی قاعدہ قیام مدینہ کے زمانہ میں ان کے بچوں کو پڑھایا تھا، وہ تین ماہ کے لیے ان کو لے کر یہاں ہردوئی آئے ہیں کہ یہ ناکارہ قاعدہ کو ختم کرائے۔

اصل دہلی آئے تھے، اب یہاں مقیم ہیں ۱۴/ جنوری کو واپس مدینہ ہو رہی ہیں۔ اور آپ نے رمضان میں مجھ ناکارہ کے بارے میں اپنے حسن ظن سے کہا تھا کہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کو لکھوں گا کہ دو تین ماہ کے لیے یہاں قیام کی اجازت دے دیں۔ جب حضرت مولانا سے ملاقات ہوئی تو مین نے پوچھا کہ حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ کو خط تو حضرت کو نہیں لکھا ہے۔ تو فرمایا کہ ان کا کوئی خط مجھے نہیں ملا ہے۔ خیر کوئی انتظار نہیں ہے، میں تذکرہ کے طور پر ذکر کر رہا ہوں، اصل تو مقدر والی بات ہے۔

یہاں کی مصروفیت ایسی ہے کہ مولانا اجازت مشکل سے دیتے ہیں۔ بہر حال، اب پھر وقت قریب آرہا ہے، دعا فرماویں غیب سے کوئی حاضری کا سامان حق تعالی پیدا فرماوے، آمین۔ اور آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں، حسنِ خاتمہ کی دعا فرماویں، اپنے وقت پر نصیب ہو، آمین۔

فقط

بندہ امیر حسن

۵۱

حضرت مولانا اسماعیل بدات صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مدفون بقیع شریف

از احقر اسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون،

جناب کا تعویذ بنا پرچہ حضرت اقدس کے ائر لیٹر پر اسرار و رموز اپنے اندر سمیٹے ہوئے ﴿موصول ہوا﴾۔ اس کا جواب تو ان شاء اللہ ایک دو دن میں نرولی تحریر کروں گا۔ اس وقت صرف دعا و توجہ کی درخواست ہے۔

زامبیا کا فی الحال ارادہ نہیں ہے، البتہ ممکن ہے کہ ہند کا سفر حضرت کے ساتھ ہو جاوے۔ محمد لندنی سلام اور دعا و توجہات عالیہ کی درخواست کرتا ہے۔ مولانا عبد الحفیظ صاحب بیروت میں ہیں اور اب تک کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہاں پر کام کی کیا نوعیت ہے، بظاہر چکر میں ہیں۔ ان کے حبیب کی طرف سے سلام مسنون۔

از مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاو تعظیما
مکرم محترم مولانا یوسف صاحب زید مجدہ

بعد سلام مسنون،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ بعدہ سب سے پہلے تو عقدِ ثانی کی مبارکباد قبول فرماویں۔ فون اس لئے نہیں کیا کہ معلوم نہیں آپ ملیں، نہ ملیں، کچھ اور بات نہ ہو جاوے۔ بہر حال اللہ جل شانہ ہر طرح سے باعثِ خیر وبرکت فرماوے اور اولادِ صالحہ کے وجود میں آنے کا ذریعہ بناوے۔

بعدہ، یہ دو تحریریں بھیج رہا ہوں۔ اس میں ایک حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ اور تفسیر کے متعلق ہے۔ اس پر خاص توجہ فرماویں، اور مختلف اداروں اور تنظیموں کی طرف سے اس پر احتجاج کیا جاوے۔ ہمارے یہاں کے غیر مقلدوں نے سازش کر کے اس کو رکوا دیا ہے۔ لاکھوں کے حساب سے نسخے چھپ کر تیار ہیں، مگر خبیثوں نے سازش سے اس کو بینڈ کرا دیا ہے۔ لہذا برطانیہ کنیڈا امریکہ باربڈوس فرانس جرمنی جہاں جہاں سے ممکن ہو اس پر احتجاج کے لئے فضا ہموار کریں۔ احتجاج کے خطوط وزارت شؤون اسلامیہ، ملک فہد، وزارت داخلیہ، اور ابن باز (الریاض) اور اپنے ملک میں سفارتِ سعودیہ کے نام اور بالخصوص عبد اللہ محسن ترکی کے نام مندرجہ نمبر پر فیکس بھیجیں۔ یہ قرآن پریس کا فیکس نمبر ہے۔ ۸۴۷۱۴۵۶/۸۴۷۳۲۹۵۔ اس میں ضرور بھرپور سعی فرماویں۔

دوسری تحریر جو ہے وہ سعودیہ کے مندوبین کے سلسلہ میں ہے کہ یہ کوئی مثبت کام نہیں کرتے، اس لئے عام فضا مملکت کے خلاف ہوتی ہے۔ اس پر بھی حکومت غور کرے۔

سب سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

اسماعیل بدات

۵۲

حضرت مولانا حسان احمد صاحب مکی مد ظلہم

۱۸/ ۴/ ۱۴۲۱ھ

بسمہ تعالیٰ

محترم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ بخیر ہوں اور طالبِ خیر ہوں۔ بہت دنوں سے خط لکھنا چاہ رہا تھا لیکن خط لکھنے کی عادت کم ہے، سوچ سوچ کر وقت گزرتا گیا اور اس کوتاہی کا احساس بھی مانع ہوتا رہا کہ اچانک پیر کی شب میں حضرت صوفی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ تدفین میں شرکت کے بعد شدت سے یہ خیال ہوا کہ حضرت شیخؒ نے اجازت دیتے وقت یہ فرمایا تھا کہ میرے بعد لائن کی بات دریافت کرنی ہو تو صوفی اقبال صاحب سے کرنا۔ الحمد للہ اس دن سے آخر تک تعلق بھی رہا اور الحمد للہ مجھ سے خوش تشریف لے گئے لیکن میں بے سہارا ہو گیا اور چار روز سے شب روز فکر ہے اب کیا کروں؟ حضرت کا انتخاب میرے لیے جو تھا، یقیناً حضرتؒ کا بدل تھا، اب خود میں کس کو انتخاب کروں؟۔ اب اس انتخاب کے لیے بھی نظر کی ضرورت ہے اور میں کورا ہوں۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اسی فکر میں غرق ہوں، اسی فکر میں نیند بھی۔ اچانک بہت غفلت آجاتی ہے، گھر والے سمجھ رہے ہیں کہ شوگر بڑھ گئی ہے۔

بہر حال، آپ سے طالب علمی کے زمانہ سے تعلق اور اب انگلینڈ آکر آپ کو قریب سے دیکھا بھی ہے، اس لیے بار بار یہی ذہن میں آیا ہے کہ آپ سے خط و کتابت کروں۔ لہذا اگر آپ اجازت دیں تو (۱) اپنی حالت لکھوں اور اپنے مشاغل سے مطلع کروں، (۲) آپ کو خط و کتابت سے گرانی نہیں رہے گی؟ اس لیے کہ آپ بہت مشغول رہتے ہیں، (۳) کتنے دنوں میں خط لکھنے کی اجازت ہوگی، (۴) امسال ۱۵/ رجب سے آکر تک ہندوستان کا نظام بنایا تھا، تو اس میں تبدیلی کر کے آپ کے پاس مدینہ منورہ میں وقت گزاروں یا پھر حج کے بعد آپ کے یہاں آکر خاص آپ کے پاس وقت کچھ لگا کر ذکر و اذکار میں لگاؤں، پھر مدرسہ کے سلسلہ میں جو چندہ وغیرہ بعد میں کروں؟ آنا ہوگا تو میں اپنے خرچ سے آؤں گا، پہلے بھی ذاتی خرچ سے آیا تھا۔ امید ہے آپ اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر جواب مرحمت فرمائیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت صوفی صاحبؒ کے انتقال سے قبل، ملک زبیر سے مدرسہ کے چندہ کے سلسلہ انگلینڈ سفر کے بارے میں مشورہ ہوا تھا۔ وہ میرے مدرسہ کے بڑے معاونین میں ہیں، تو ان سے میں نے کہا تھا کہ آپ انگلینڈ جائیے، ہاں اہل خیر کو متوجہ کر کے کچھ مدرس کی مدد کر دیں، تو اس وقت مدرسہ کو بہت ضرورت ہے۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر حضرت اجازت دے دیں تو ضرور کوشش کروں گا، آپ حضرت کو لکھ دیں کہ زبیر راضی ہے۔ تو اس وقت میں آپ سے پرزور درخواست کرتا کہ ملک زبیر کو اجازت دے دیں، لیکن آپ اگر بطیب خاطر اجازت دیں اور مصلحت سمجھیں تب۔ ورنہ مجھ سے کچھ ملال بھی نہیں ہوگا۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے، اس میں بناوٹ نہیں ہے۔ اللہ تعالی آپ کی عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے اور اپنے فیوض و برکات کو عام فرمائے۔ میرے بچوں کے لیے بھی دعا فرمائی، اللہ تعالی سب کو عالم با عمل بنائے اور اپنا خاص تعلق عطا فرمائے، ذاکر شاغل بنائے، خدمت دین کے لیے قبول فرمائے۔

اس وقت میری بچی اور محمد اور مصعب، تین کی جماعت کو بخاری شریف پڑھا رہا ہوں۔

ترمذی شریف اور ابو داؤد شریف ختم ہو چکی ہے۔ اور خبیب اور عبادہ اور دو باہر کے ہیں، انکی ابتدائی عربی کی جماعت ہے۔ اور میری دو بچیاں بھی ابتدائی عربی میں ہیں۔ میری بڑی بچی پڑھا رہی ہے اور میں بھی تعاون کرتا ہوں۔ اور ان سے دو چھوٹی بچیاں قران پاک اور اردو پڑھتی ہیں۔

آپ کا بہت سارا وقت میں نے مشغول کر دیا، معاف فرمائیں گے۔ حضرتؒ کو بھی میں دو چار صفحے کا خط لکھتا تا، حضرت چند سطروں میں جواب دیتے تھے۔ اس پر کبھی ناراض نہیں ہوئے، آپ بھی ناراض نہ ہوں۔ آئندہ جیسا فرمائیں گے ویسے ہی لکھا کروں گا۔ مولانا ہاشم صاحب کو بعد سلام مسنون درخواستِ دعا۔

فقط والسلام

حسان احمد المظاہری

لیلۃ الجمعہ ۱۸/۴/۱۴۲۱ھ

۵۳

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بلیاوی نور اللہ مرقدہ، استاذ حدیث دار العلوم بنگلہ والی مسجد

از بنگلہ والی مسجد، بستی حضرت نظام الدین
نئی دہلی ۱۳
۹/ ستمبر ۸۲ء
بروز چہار شنبہ

مکرم و محترم زید مجدکم العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا پہلا گرامی نامہ بھی جو مؤرخہ ۱۳/ جولائی تحریر فرمایا گیا تھا، موصول ہو چکا تھا۔ جواب لکھنے کی ابھی نوبت و فرصت و ہمت بھی نصیب نہیں ہوئی تھی کہ کل گرامی نامہ مؤرخہ ۲/ ذیقعدہ موصول ہوا، جس میں جوابات لکھنے کی تکریر و تاکید تھی۔ حقیقتاً اس موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے ہمت ساتھ نہیں دیتی، حیادامنگیر ہوتی ہے۔

بس مختصر یہ ہے کہ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت جی دام مجدہم کے یہ کہہ کر حوالہ کر دیا تھا کہ تیرا پیر تو مولوی انعام ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان المبارک میں سہارنپور کے لئے حضرت جی دام مجدہم کو راضی کرنے کی

کوشش کی۔ جب تک حضرت جی راضی نہیں ہوئے، مجھے نہیں بلایا۔

میرے پاس زبانی یادداشت بہت ہی کم ہے۔ تحریریں مختلف کتابوں، ہر سال کی ڈائریوں میں اور رسالوں کا پیوں میں منتشر ہیں۔ ابھی تک موقع نصیب نہیں ہوا کہ ان کو یکجا کیا جا سکے۔

عبید اللہ

عفا عنہ اللہ

۵۴

حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الفتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

کراچی

پاکستان

بخدمت حضرت مولانا یوسف صاحب متالا زیدت مکارمکم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا، آپ کے احسانات گوناگوں رہے، اللہ تعالی آپ کو بہترین بدلہ عنایت فرمائے، جزاکم اللہ تعالی خیراً۔ آپ کے دارالعلوم کے اساتذہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

؎ آں گرو ہے کہ از بادہ وفا ہستند
سلام ما بر سائیہ کجا کہ ہستند

اس وقت ایک ضرورت ہے ، یہاں جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں ایک طالب علم درجہ التخصص فی الفقہ الاسلامی کے ذمہ مقالہ سپرد قلم کر رہے ہیں۔ مسئلۂ زمین پر سیر حاصل بحث کرنا ان کا مقصود ہے۔ قاضی محمد اعلی بن القاضی محمد حامد ابن محمد صابر کا ایک رسالہ ''احکام الاراضی'' لندن برٹش میوزیم میں ان کا ایک مخطوطہ احکام الارضی پر ہے۔ آپ براہ کرم اس کی فوٹو اگر کوشش کر کے آپ ارسال کر دیں تو کرم اور نوازش ہو گی۔

شیخ الحدیث صاحب اور جناب مفتی شبیر صاحب اور دیگر پرسان حال کو سلام مسنون۔

فقط

ولی حسن

۵۵

حضرت میاں جی محمد عیسی صاحب نور اللہ مرقدہ

۸/مارچ/۱۹۸۳ء

محترم المقام حضرت مولانا زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی! کئی ماہ بیشتر آپ کا ارسال کردہ لیٹر بہت سے نمبرات پر مشتمل موصول ہوا۔ نبدہ نے نمبر وار جواب لکھ کر جواب دے دیا تھا۔ امید کہ موصول ہوا ہوگا۔ اب یہ دوسرا گرامی نامہ موصول ہوا ہے۔ آپ کی بار بار کی یاد فرمائی کا شکریہ!۔ اللہ تعالی شانہ حضرت کی مفصل سوانح لکھنے میں آپ کی اور آپ کے معاونین کی مدد فرمائیں۔

(۱) حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ اس وقت حضرت مولانا الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرمایا تھا کہ جب شیخ نظام الدین تشریف لایا کریں، تو تم لوگ کثرت سے استغفار پڑھا کرو، ان کو کشف ہوتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں، اگر کسی بات پر قسم کھالیں تو اللہ تعالی ان کی قسم کو پورا فرمادیں۔

(۲) حضرت مولانا الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے تھے کہ میرا یہ کام (تبلیغ) شیخ کی برکت سے چل رہا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں کام نہ کر سکتا تھا۔ تبلیغ پر شیخ کا بہت بڑا احسان ہے۔

(۳) مولانا محمد یوسف نور اللہ مرقدہ سے تاکید سے فرمایا ”ہر کام میں شیخ سے مشورہ کرتے رہنا، اور جس کام میں ان کو تردد ہو اسے نہ کرنا۔ ان کی رائے اور منشا گویا خدا کی رائے اور منشا ہے“۔ چنانچہ حضرت مولانا یوسف پوری زندگی حضرت شیخ کی منشا اور رائے کے مطابق کام کرتے رہے۔

بندہ اپنے متعلق لکھنا نہیں چاہتا تھا، لیکن آپ کے اصرار پر چند واقعات لکھ دیتا ہوں۔

(۱) خلافت و اجازت سے پہلے میں ذکر کر رہا تھا اور آنکھ بند کر رکھی تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دل میں ایک انگیٹھی سلگ رہی ہے۔ میں نے حضرت شیخ سے ذکر کیا، تو حضرت نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ شانہ کی محبت کی علامت ہے۔

(۲) خلافت دیتے وقت فرمایا کہ بھائی میں کئی سال سے تمہیں خلافت دینے کی سوش رہا ہوں۔ لیکن بعض معاندین کی وجہ سے نہیں دے رہا۔ اب مجھے خدا کی طرف سے حکم ملا ہے کہ تمہیں اجازت دوں۔ اب میں مجبور ہوں اور تمہیں خلافت و اجازت گویا اللہ کے حکم سے دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک فرمائے اور معاندین کے عناد سے حفاظت فرمائے۔

(۳) حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے ماہِ مبارک رمضان کی کسی تاریخ میں بندہ کو خلوت میں بلایا اور فرمایا کہ تجھے مجھ سے محبت ہے۔ میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ لیکن مجھے بھی تجھ سے محبت ہے۔ لیکن یہ بات کسی سے نقل نہ کرنا۔ فرمایا کہ اب جا، یہ بات کہنے کو میں نے تجھے بلایا تھا۔

(۴) ایک دفعہ نظام الدین میں مشورہ ہو رہا تھا کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نور اللہ مرقدہ اس سال حج کو جائیں یا اگلے سال۔ خاص لوگ مشورہ میں شامل تھے۔ سب نے رائے دی کہ اسی سال جانے چاہئیں۔ میں خاموش تھا، حضرت مولانا یوسف صاحب نے فرمایا کی عیسیٰ نے رائے نہیں دی۔ حضرت شیخ نے فرمایا یہ بھی یہی رائے دیگا جو سب نے دی ہے۔ پھر فرمایا اچھا بھائی تو بھی کہہ دے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میری رائے تو یہ ہے کہ حضرت اگلے سال حج کو جائیں لیکن طے اسی مجلس میں ہو جائے کہ اگلے سال ضرور جانا ہے۔ حضرت شیخ نے

فرمایا ”ارے پیارے میرے پاس آ“۔ یہ لفظ کئی دفعہ دہرایا۔ میں حضرت کے قریب گیا، تو شیخ نے سینہ سے لگالیا اور فرمایا ”رائے اسے کہتے ہیں اور سب تو بھیڑ کی چال چل گئے، رائے نہیں دی۔ آج سے میں عیسیٰ کو اہل الرائے میں شمار کرتا ہوں اور میری بھی رائے یہی ہے جو اس نے دی ہے“۔ اس کے بعد یہی طے فرمادیا۔

فقط والسلام، تمام معاونین اور احباب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے۔

بندہ محمد عیسیٰ عفی عنہ

۵۶

حضرت مولانا پیر محمد عزیز الرحمن صاحب مدظلہم

باسمہ تعالیٰ شانہ

سیدی و مخدومی و مکرمی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

حسن اتفاق سے محترم غلام سرور خان صاحب لفیف ملاقات کا ذریعہ بننے کے لیے کرم فرما ہوئے۔ ان کے ذریعے 'الشقیقان' اپنا ذاتی نسخہ ارسالِ خدمت ہے، کہ باقی ابھی لاحور سے نہیں آئی۔ پھر ان شاء اللہ تعالیٰ ارسال خدمت کروں گا۔ رائے گرامی سے نوازیں اور جو حذف و اضافہ چاہئیں مطلع فرمائیں۔

کچھ ہمارے ساتھیوں نے کھٹملوں کے مارے مواد چھاپا ہے، اس کو بھی تقسیم کروائیں کہ یہ فتنہ عالمگیر ہے۔ خصوصی توجہات اور دعاؤں اور محنت کی ضرورت ہے۔ حقیر سا خورما پتوں کا ہدیہ ہے، اس میں سے حضرت مخدوم و مکرم مولانا محمد ہاشم صاحب زید مجدہم کو بھی عنایت فرمادیں۔

ان کی اور تمام حضرات کی خدمت اور گھر میں والدہ محترمہ اور اہلیہ محترمہ، بیٹی خدیجہ سلمہا اور حضرت ہاشم زید مجدہم جے گھر، تمام اساتذۂ کرام، طلبہ عظام کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔ حضرت شاہ زبیر رحمۃ اللہ کا تو علم ہو ہی گیا ہو گا، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اب تو حضرت خصوصی دعائیں فرمائیں مالک کریم اپنا اور خالص اپنا بنائے، اس کی رضا میں بقیہ لمحات گزریں، اب تو اپنا نمبر معلوم ہوتا ہے۔ وہ راضی ہو جائے اور بس۔

ہم تو سب دارالعلوم کا لیے مستقل دعا گو ہیں اور اپنے لیے ہمیشہ کے واسطہ درخواست گزار ہیں۔ سب کی طرف دے سلام مسنون۔

فقط والسلام

خادم محمد عزیز الرحمن عفی عنہ

۷؍جمادی الاخری؍۱۴۰۸ھ

باسمہ سبحانہ وتعالی

حضرت مخدومی ومکرمی مولانا محمد یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

یوں تو ادھر اُدھر سے حالات مبارکہ معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ صحت کے بارے میں خبروں سے طبیعت پر بے حد اثر رہا۔ خود بھی اور احباب سے دعائیں کراتا ہوں۔ آپ کا وجود قومی ملکیت ہے، بلکہ اسلامی ملکیت ہے۔ اللہ کریم محض اپنے الطاف کریمانہ سے کامل صحت واعافیت کے ساتھ آپ سے طویل عرصہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہم کے فیض کو عالم میں بالخصوص برطانیہ میں پھیلائے۔ آمین۔

میری کم نصیبی ہے کہ نصف ملاقات سے بھی محروم رہتا ہوں۔ حسن اتفاق سے آج لاہور حاضری ہوئی۔ حضرت مخدوم ومکرم حافظ صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ یہ (محبت نامہ) حضرت کی طرف جارہا ہے، تم بھی لکھنا چاہو تو لکھ دو۔ یہ میری سعادت تھی۔ یہ چند بے ربط سطریں لکھ دیں۔ اپنی مبارک دعاؤں میں اس حقیر اور نالائق کو ہمیشہ یاد فرماتے رہیں کہ کریم جل شانہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جائیں۔ امید تو واثق ہے کہ آپ کی دعائیں مجھ جیسے خوردوں کے لئے ہیں ہی، بس حصول سعادتِ مزید کے لئے جسارت ہے۔

حضرت مخدوم ومکرم مولانا محمد ہاشم صاحب زید مجدہم اور گھر میں اہلیہ محترمہ اور اگر والدہ محترمہ بھی موجود ہوں، ان کی خدمت سلام مسنون ودرخواست دعا ہے۔

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب کی کتاب "حزب الصلوۃ" کی مزید طباعت ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ہو جائے گی۔ کریم ان کو بھی صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آپ کی زیارت کو بھی جی بہت چاہتا ہے۔ دعا فرماویں کہ حرمین پاک میں زیارت نصیب ہو جائے۔

حضرت مرشد پاک قدس سرہم کے ہجرت بعد حالات کی طباعت کی اشد ضرورت

ہے۔اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔جلد طبع ہو جائیں،بہت مفید و مبارک ہیں۔

فقط والسلام

محمد عزیزالرحمٰن

مسجد صدیق اکبر

محلہ فاروق اعظم

الہ آباد(چوہڑ)

راولپنڈی ۲۶

حال وارد احسان منزل لاہور

شب اتوار ٦/رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

باسمہ تعالیٰ شانہ

مخدومی ومکرمی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت کی مرسلہ کھجوریں مل گئی تھیں، فجزاکم اللہ خیراً۔ انفرادی و اجتماعی دعاؤں میں حضرت اور خانقاہ ومدرسہ یاد ہیں۔اپنے لیے لجاجت سے درخواست گزار ہوں۔

حامل عریضہ فیاض محمد دارالعلوم میں داخلہ چاہتے ہیں، نگاہ کرم ہو جائے۔سب حضرات کی خدمت سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

خادم محمد عزیزالرحمن عفی عنہ

۵/شوال المعظم/۱۴۱۲ھ

باسمہ تعالیٰ شانہ

مخدومی ومکرمی ومشفقی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج مبارک امید ہے کہ بعافیت ہوں گے۔ برادرِ عزیز حضرت مولانا محمد یحییٰ پٹیل صاحب زید مجدہ کے محبت نامہ سے آنمخدوم کے سسرال کے وصال کا علم ہوا۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔ ایصالِ ثواب کی سعادت نصیب ہوئی۔ آئندہ بھی ہوتی رہے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

عزیز سلمہ نے سسرال کا لفظ لکھا تھا، جس سے تفصیل سمجھ نہیں سکا۔ بہر حال اللہ کریم ان کی قبر کو بقعۂ نور بنائے اور پسمانگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ بالخصوص اپنی اہلیہ محترمہ سے میری اور اہلیہ اور سب کی طرف سے تعزیت فرمائیں۔

عرصہ ہو گیا زیارت نہیں ہوئی۔ حرمین پاک حج پر حاضری نصیب ہوئی۔ خیال تھا کہ زیارت ہو گی، مگر آپ تو پہلے ہی حاضری سے بہرہ ور ہو چکے تھے۔ کراچی تشریف آوری کا علم بھی بعد میں ہوا۔ کاش ایک آدھ دن ہم مسکینوں کو مل جاتا۔ بہر حال، آپ شفیق ہیں، دعاؤں میں تو یاد فرماتے ہی ہیں۔ یہ سعادت بھی بہت ہے۔ ہر طرح کمزور و نالائق ہوں۔ دعاؤں کا بہت محتاج ہوں۔ خالی ہاتھ ہوں۔ صرف اللہ والوں کی شفقتوں پر پُر امید ہوں۔

ایک ذاکر شاغل عالمِ دین نے تازہ خواب دیکھ کر بندہ کو بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہم نے فرمایا کہ میں عزیز الرحمٰن سے بہت خوش ہوں اور بندہ بھی اس موقعہ پر حضرت اقدس کے ساتھ تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا ہی کریں کہ حضرت نور اللہ مرقدہ خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔ ن کے حبیب ﷺ راضی ہوں۔ یہی تمنا اور آرزو ہے۔ اس کی تکمیل کی دعاؤں کی لجاجت سے درخواست ہے۔

والدین گرامی اور سب کی طرف سے سلام مسنون، درخواستِ دعا اور تعزیت قبول

فرمائیں۔ اساتذہ کرام، طلبہ عظام، احباب اور محترم حضرت مولانا ہاشم صاحب زید مجدہم سب کی خدمت میں سلام مسنون کے ساتھ دعاؤں کی درخواست ہے۔ کارِ لائقہ سے یاد فرما کر ممنون فرمائیں۔

فقط والسلام مع الاکرام
خادم محمد عزیز الرحمٰن
۲۵/ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

ضروری درخواست، سوانح حضرت شیخ قدس سرہم پر باقی کام کم ہو گا؟ اس حصہ کی بہت ضرورت ہے۔

باسمہ تعالی

۲۸/ ذی الحجۃ ۱۴۲۰ھ

مخدوم گرامی مکرمی و محترمی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا زید مجدکم وبرکاتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا۔ ذرہ نوازی پر بے حد ممنون ہوں۔ بندہ کا تو خیال تھا کہ اس قدر مصروفیت کے ساتھ جواب کا موقعہ نہیں ہو گا۔ بندہ کو آنجناب جیسے مخلصین کی طرف سے ایک جملہ بھی مل جائے تو بے حد سرور و سکون نصیب ہو تا ہے۔ دار العلوم کے لئے دعا تو ہمارا اپنا فائدہ ہے اور دار العلوم دعاؤں کا گویا حصہ ہے۔ مدینہ طیبہ زید شرفاً کی طرف عریضوں میں بھی لکھتا رہتا ہوں۔

حضرت اقدس قطب عالم نور اللہ مرقدہم اور ان کے لسان محترم مکرم حضرت صوفی صاحب زید مجدہم کی جو محبت آپ سے دیکھی اور سنی تھی اور پھر خود آپ کو دیکھا تو بے حد معتقد ہو گیا ہوں۔ اور اللہ والوں سے یہی محبت یہ ناکارہ اپنے لئے سرمایۂ نجات سمجھتا ہے۔ اللہ کریم ورحیم آپ کام والوں سے اور کام لے اور آپ سمیت حضرت قدس سرہ کے تمام مجازین و مخلصین سے وہ کام لیں کہ حضرت نور اللہ مرقدہم کی آنکھیں مبارک ٹھنڈی ہو جائیں۔

حضرت اقدس صوفی صاحب دامت برکاتہم کا حال ہی میں گرامی نامہ آیا ہے کہ ذکر پر ایک اور کتاب شروع کر رہے ہیں۔ اور وہ حضرت کے ایک حکم مبارک یاد پڑنے پر ہے۔ ان کو محترم و مکرم حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب مکی مدظلہم نے یاد دلایا ہے۔

اب تو دار العلوم حاضری کا اشتیاق ہو رہا ہے۔ بس دعا فرمائیں کہ بوستانِ رسالت کا یہ گلدستہ بھی دیکھنا نصیب ہو جائے۔ آمین۔

خط میں مجھ سے تاخیر ہو گئی۔ آج کل ''فتنۂ مودودیت'' کے خلاف اللہ جل جلالہ نے توفیق کام کرنے کی دی ہے۔ ہمارا آبائی علاقہ جو اس لعنت سے پاک تھا، کچھ گندگی پھیل رہی تھی کہ اللہ کریم نے لطف و احسان سے توفیق دی اور الحمدللہ کہ خوب کامیابی ہوئی۔ آپ نے مودودی امام سے متعلق جو فتوی شائع کرایا تھا، اس کی نقل اگر بھیج دیں تو نوازش ہو گی۔ اور دعا بھی فرمائیں کہ ہر قدم رضائے مولیٰ میں اٹھے۔ آمین۔ اور حسنِ خاتمہ کی دولت نصیب ہو۔ آمین۔

ایک بزرگ ہمارے حضرت کے مجاز ہیں، جن کا ذکر فہرست میں نہیں ہے۔ رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں ہمارے ساتھ معتکف تھے۔ انہوں نے حضرت صوفی صاحب کو بتایا تھا کہ حضرت نور اللہ مرقدہم نے ان کو مجاز کیا تھا۔ یعنی حضرت مولانا عبد المنان صاحب خادم حضرت اقدس رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کا پتہ ہے: حضرت مولانا عبد المنان صاحب، معرفت زکریا مسجد، وسٹر تیج، راولپنڈی، پاکستان۔

نیز یہ افسوسناک خبر بھی شاید آپ کو پہنچ گئی ہو گی کہ حضرت اقدس کے مجاز حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب ملتان والے بھی رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

نیز بندہ نے حضرت مولانا مقبول صاحب کے لئے دو کتابیں حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی بھیجی تھیں ﴿کسی شخص کے ساتھ﴾۔ تاحال جواب نہیں ملا۔

اپنے مدرسہ کے اساتذہ کرام، طلبہ عظام و احباب کی خدمت میں سلام مسنون کے ساتھ بندہ کے لئے دعا کی بھی درخواست کر دیں۔ احباب سلام عرض کرتے ہیں۔

اگر اپنے بھائی صاحب محترمی حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کو خط لکھیں تو بندہ کا سلام دعا کی درخواست کے ساتھ تحریر کر دیں۔ میں بے حد نالائق اور دعاؤں کا بہت ہی زیادہ محتاج ہوں۔ امیر پر زکوۃ غریب کو ادا کرنے کے لئے ہی فرض ہے۔ اپنی مبارک دعاؤں میں اس غریب کا حصہ کریں۔ اللہ کریم ہی اجر عطا فرمائیں گے۔

آپ کا قیمتی وقت ضائع کیا۔ معاف فرمائیں۔

فقط والسلام

خادم وخاک پا

عزیز الرحمن

جامع مسجد صدیق اکبر، محلہ محمد آباد

چوہڑ ہڑپال، راولپنڈی، پاکستان

حضرت قطب عالم نور اللہ مرقدہم نے مکہ مکرمہ میں بیعت کے وقت بندہ کو یہ تاکید فرمائی تھی کہ مکہ مکرمہ میں کلمہ شریف اور استغفار کی کثرت کرنا اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کی کثرت کا فرمایا تھا۔ اللہ جل مجدہ اس کار عظیم کے انجام دہی پر آپ کی مدد فرمائیں اور امت کے لئے نافع بنائے۔ آمین۔

مدرسہ انوار صحابہ
جامع مسجد صدیق اکبر
الہ آباد (چوہڑ)
راولپنڈی ۲۶

باسمہ سبحانہ وتعالی
بخدمت مخدوم ومکرم حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم وبرکاتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بہ عافیت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آنمخدوم کا مبارک سایہ صحت وعافیت کے ساتھ تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ اُس ظلمت کدہ میں آپ کے ذریعہ دین حق کی شمع روشن رہے اور ہمارے حضرت برکۃ العصر نور اللہ مرقدہ کا فیض مبارک پھیلتا رہے۔ محترم ومکرم جناب حضرت صوفی محمد سعید صاحب مدنی زید مجدہم تشریف لارہے ہیں۔ ایک تو نصف ملاقات ہوگئی۔

دوسری بات کہ آپ سے اپنے مدارس کے لئے عرض کیا تھا، اور آپ نے فرمایا تھا کہ کوئی آجائے، تو اعانت ہوجائے گی۔ ہمارے لئے ویزے کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ یہ ہمارے سفیر ہیں۔ خصوصی توجہ فرمائیں۔ آبائی وطن میں "جامعہ زکریا رحمۃ اللہ علیہ" ایک مسجد اور خانقاہ بھی ہے، کافی رقبہ مفت عنایت ہوا ہے۔ اس کی تعمیر شروع ہے۔ راولپنڈی میں موجودہ جگہ اب بہت تنگ ہے، نئی جگہ اور اس کی تعمیر کا مسئلہ ہے۔

اہم بات تو یہ ہے کہ مقبول، محفوظ اور متبرک جگہ ہو اور محض یریدین وجھہ کے زمرہ میں یہ خدمت اور کام کریم جل جلالہ کی طرف سے ان کے الطاف کریمانہ سے نصیب ہو۔ اس کے

لئے لجاجت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ میں ظاہری اور باطنی دونوں طرح کمزور بلکہ نالائق اور سیاہ کار و بدکار ہوں۔ آپ کی دعاؤں اور توجہات عالیہ کا بہت زیادہ محتاج اور مستحق ہوں۔ آپ تو ہمارے حضرت نور اللہ مرقدہم کے لاڈلے ہیں۔ کام تو ان کا ہے۔ میں تو نالائق خادم ہوں۔ میری دعاؤں سے اور ہر طرح مدد فرمائیں۔

قضیہ کے خاتمہ سے متعلق تفصیل تو یہ بتائیں گے۔ الحمدللہ اکابر اور دیگر حضرات بھی بہت خوش ہیں اور دعائیں دے رہے ہیں۔ مخالفین نے یہاں ایک طوفان بپا کیا تھا جس سے منجملہ اور خرابیوں کے غیبتوں کا بازار بھی گرم تھا۔ مزید خطوط بھی آرہے ہیں۔ آپ کی طرف سے بھی چند جملے آجائیں تو مہربانی ہوگی۔

مخدوم ومکرم حضرت اقدس مولانا محمد ہاشم صاحب زید مجدہم اور حضرت بھائی جان دامت برکاتہم، گھر میں بھی سب کی خدمات اور احباب کی خدمات سلام مسنون و درخواستِ دعا عرض ہے۔ یہاں سب کی طرف سے سلام مسنون و درخواستِ دعا۔

فقط والسلام

محمد عزیز الرحمٰن

۱۶/ جنوری ۲۰۰۱ء

باسمہ تعالیٰ شانہ

سیدی ومخدومی ومکرمی حضرت اقدس مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بہ عافیت ہوں گے۔ حالات، عیاں راچہ بیاں۔ دعاؤں کی لجاجت سے درخواست۔ مکاتیب شریفہ کا کام شروع کردیا تھا مگر وہ دونوں صاحبان صرف ملاقات کرکے تشریف لے گئے۔ ٹھیر جاتے تو کافی کام ہوجاتا۔ پھر حالات بھی ایسے ہوگئے کہ کچھ کام نہ کرسکا۔ اگر ایک ساتھ چندماہ کے لیے فارغ تشریف لے آئیں تو خود ساتھ مل کر ان شاء اللہ تعالیٰ کام ہوجائے گا۔ فی الحال موقوف ہے، دعاؤں کی بہت درخواست ہے۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون ودرخواست دعا۔

فقط والسلام

محمد عزیز الرحمن عفی عنہ

۲۵/ جنوری/ ۲۰۰۲ء

بخدمت اقدس محبوب و مخدوم مکرم حضرت الشیخ مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجد ہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاجِ عالی بعافیت ہوں گے۔ کئی بار جی کرتا ہے کہ فون کروں، پھر حالات کی وجہ سے رک جاتا ہوں۔ الحمد للہ، قلبی محبت اور یاد نصیب ہے۔ اپنی مبارک توجہات اور دعاؤں میں اس سیاہ کار کو، والدہ ماجدہ اور اہل وعیال واحباب کو یاد فرمانے کی لجاجت سے درخواست ہے۔ اب تو عرصہ ہو گیا ہے۔ پاکستان تشریف نہیں لائے۔ شفقت فرمائیں۔

۴ر اگست کو دار العلوم زکریا رحمۃ اللہ علیہ میں ختمِ بخاری شریف ہے۔ تشریف آوری ہو جائے تو نوازش ہو گی۔ ہماری عید ہو جائے گی۔ الحمد للہ، وسیع رقبہ میں دار العلوم حضرت نور اللہ مرقدہم کی برکت سے قائم ہو گیا ہے۔ ظاہری وباطنی ترقیات کے لئے توجہات کی درخواست ہے۔ آپ کے ہدایا ملے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

کتاب ''مکاتیبِ رشیدی'' کا ایک نسخہ مدینہ منورہ میں حج کے بعد حضرت مخدوم ومکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب بدات زید مجدہ نے عنایت کیا تھا۔ بیحد خوشی ہوئی۔ سرور نصیب ہوا۔ البتہ کتابت کی غلطی کی اصلاح ضرور کروائیں۔

صاحبِ کتاب دامت برکاتہم اور مخدومی ومکرمی حضرت مولانا ہاشم صاحب دامت برکاتہم، اپنے ہاں کے تمام اساتذہ کرام وطلبہ عظام اور احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔

حامل عریضہ حضرت مولانا عبد القیوم صاحب زید مجدہ کے بھائی قربان صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ یہ حقیر سا ہدیہ آپ کے لئے اور حضرت مولانا ہاشم صاحب زید مجد ہم کے لئے ہے۔ قبول فرمائیں۔ درود شریف کے کارڈ بھی ارسال ہیں۔ الحمد للہ، کثیر تعداد میں اجتماعات میں اور ویسے بھی تقسیم کا معمول ہے۔ عام مسلمان بھی چھپوا کر تقسیم کرتے ہیں۔ چند سال قبل دار العلوم کبیر والا کے دورۂ حدیث شریف کے ایک طالبعلم نے خواب دیکھا تھا کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کارڈ مجھے بہت پسند ہیں۔ فللہ الحمد۔ اس کارڈ کے آخر میں ایک سطر کی عبارت پریس والے سے اس اشاعت میں رہ گئی ہے۔ اس میں لکھا تھا کہ مزید تفصیل کے لئے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہم کی محبوب ومقبول کتاب فضائل درود شریف ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ آئندہ اشاعت میں شامل کریں گے۔

دعاؤں کی درخواست پر ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

محتاجِ دعوات صالحہ وتوجہات عالیہ

احقر محمد عزیز الرحمن عفی عنہ

شب ۹/ جمادی الاولی ۱۴۲۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار العلوم زکریا
بستی انوار مدینہ ﴿سرائے خربوزہ﴾
اسلام آباد
پاکستان

بخدمت اقدس گرامی قدر مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بعافیت ہوں گے۔
عزیزانِ گرامی قدر زید مجدہم مختصر وقت کے لئے تشریف لائے۔ الحمد للہ، آپ کی یاد بہت تازہ ہوئی۔ اب تو زیارت کو عرصہ بھی بہت ہو گیا۔ مکانی مسافتیں ہیں، مگر الحمد للہ، قرب قلبی نصیب ہے۔ ہمیشہ آپ حضرات کے لئے دل سے دعائیں رہتی ہیں کہ آپ امت کا اس ظلمت کدہ میں بقعۂ نور ہیں۔ اللہ جلّ شانہ ہر طرح حفاظت فرمائیں۔ ہمارے لئے بھی اور میرے بچوں اور احباب کے لئے بھی لجاجت سے درخواست ہے۔
ایک بیٹا.... بہت ہی قابل ہے، مگر ابھی تک اس نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ ایک بار خواب میں آپ نے کچھ فرمایا تھا جس کی تعبیر مخدوم ومکرم حضرت مولانا سید مختار الدین شاہ صاحب زید مجدہ نے اچھی حالت کی دی تھی۔ تاحال پریشانی ہے۔ اس پر خصوصی توجہ اور نگاہِ کرم فرمائیں۔ آخر آپ اہل اللہ اور اہل دل اسی کام کے لئے تو ہیں۔ اولاد سے سوائے دینی خدمت 'یریدون وجهه' کے زمرے کے کچھ نہیں چاہتا۔

حالات کا سن کر خوشی ہوئی۔ اللّٰہمّ زد فزد۔ جملہ اہل بیت گرامی اور خدام آنمخدوم کی خدمات میں سلام مسنون و درخواست دعا ہے۔ ہم سادہ دیہاتی لوگ ہیں۔ ان پیاروں کی آپ کی نسبت سے کوئی خدمت نہیں کر سکے۔ معافی چاہتا ہوں۔

الحمدللہ، دار العلوم زکریا سے پہلا شمارہ ماہنامہ زکریا طبع ہو گیا ہے۔ ارسالِ خدمت ہے۔ اپنی دعائیہ تبرّک سے اور مضمون بھی ممنون فرمائیں۔

فقط والسلام

محمد عزیز الرحمن عفی عنہ

۲۹ رجب المرجّب، ۱۴۲۹ھ

حبوب عصائے پیری

دار فلفل	جوزبوا	دار چینی	بادیان	مصتگی	زعفران
۱	۱×	۲	۲	۲	۲

دانہ ایلائچی میز	ثعلب مصری	مشک اصلی	عنبر	جوز مائل
۱	۱	۱	۲	۲

۱)یادگار شیخ ایک سیٹ کی قیمت کی تعیین
۲)فیکس مشین برائے مدرسہ مع ٹیلیفون
۳)منافع بنک
۴)تبلیغی نصاب / مشائخ احمد آباد / کتب حضرت مع انگریزی
۵)انگریزی کتابچہ متعلقہ مظاہر العلوم

۵۷

حضرت مولانا مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از راقم السطور

بنام حضرت مولانا مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ تعالیٰ

محترم و مکرم مفتی فاروق صاحب

بعد سلام مسنون،

طویل انتظار کے بعد گرامی نامہ شرف صدور لایا، پڑھ کر اطمنان ہوا۔ حضرت اقدس مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حادثہ کی اطلاع مدراس سے خلیل احمد نے صبح ہی کر دی تھی، اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرماوے۔

اللہ کا شکر ہے کہ کتابت مکمل ہو گئی۔ دراصل ۴۸۰ حضرات میں سے بعضے ایسے تھے کہ ان کا گجرات کے کسی دوسرے مقام پر قیام رہا مگر علمی روحانی یا نسبی سلسلہ کی تکمیل کے لیے کسی احمد آبادی کے ساتھ ان کا ذکر کر دیا، کہ وہ کسی کے والد یا استاذ یا شاگرد تھے۔ اس طرح یہ غیر احمد آبادی حضرات کا ذکر آیا ہے۔

ان ۴۸۰ حضرات میں جو حروف تہجی والی فہرست میں مذکور ہیں، شاید کچھ ایسے ہوں کہ آپ کے پاس ان کے حالات ہم نہ بھیج سکے ہوں۔ ان ناموں کی فہرست آپ بھیج دیں تو فوٹو ان کے

احوال کے ہم آپ کو بھیج دیں گے۔ اور اگر ۴۸۰ کے سب کے حالات پہلے سے بھیج چکے ہوں تو الحمد للہ۔

۳۵ ہزار اس خط کے ملنے کے ساتھ قریب ہی میں ان شاء اللہ آپ کو مل جائیں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب دہلوی کو فون کریں، ان کے توسط سے آپ کو مل جائیں گے۔ ان کا نمبر تو ہو گا، پھر بھی تحریر ہے، فون نمر ہے ۹۱۱۱۶۰۰۶۶۵۔ اللہ کرے جلد مل جائیں تا کہ فرق قناعت کی آلودۂ خاک ہونے کی تمنا پوری ہو۔

کتابوں کی فہرست والسلام کے بعد بہتر رہے گی۔

دراصل پہلے تاریخِ گجرات کے نام سے مشائخ جمع کرنے شروع کیے تھے، مگر جب معلوم ہوا کہ مشائخِ احمد آباد کو الگ کیے جائیں تو مکمل جلد ہو جائے گی، اس لیے ان کو الگ کیا۔

اب حجا سے واپسی کے بعد احمد آباد کے علاوہ دیگر گجرات کے مقامات کے مشائخ کے حالات کی تبییض کر کے بھیج سکوں گا، اگرچہ مسودات کی شکل میں مواد جمع ہے، صرف ترتیب دینی ہے۔

فوٹو کارنگ، سائز، تجلید، طباعت، کاغز، باڈر، بلا باڈر سب کا آپ کو اختیار ہے، جیسا چاہیں۔

مشائخ گجرات کی کتابت ابھی نہ کرائیں، کہ پہلے کی طرح بار بار کاٹ چھانٹ نہ کرنی پڑے۔ بلکہ ابھی تو بزرگوں کے وصال کے احوال نامی آخری مسودہ جو بھیجا ہے، یا تو اس کو اسی کتابت شدہ حصہ کا فوٹو لے کر طباعت کرائیں یا نئے سرے سے کتابت کرائیں، جیسا ممکن ہو۔

ایک کتاب عربی میں ابھی ابھی مکمل ہوئی، ’الأشعار المشرفۃ بالسماع والکلام من عند سید الأنام علیہ احسن التحیۃ وافضل السلام‘۔

جن اشعار کو زبانِ نبوت سے کلام یا بارگاہِ نبوت سے سماعت کا شرف حاصل ہوا ہو، انہیں جمع کیا، مختصر رسالہ ہے۔

عربی ٹائپ کا انتظام کہاں سے، شاید دہلی جانا پڑتا ہو گا۔ کیا آپ کی مصروفیات کے ساتھ یہ

کام ہو سکے گا؟

آپ نے جیسے گاؤدیوں سے اللہ کرے شہر بھر جائیں، مگر میرٹھ میں رہ کر اپنے کو اس لیے گاؤدی لکھا ہو گا کہ میرٹھ کا مقابلہ جدہ جیسے کسی شہر سے کیا ہو گا۔

حضرت اقدس مفتی صاحب مد ظلہم کے احوال مولوی خلیل احمد کے فون سے برابر ملتے رہتے ہیں، اللہ کرے حضرت صحت وعافیت کے ساتھ تادیر سلامت رہیں۔

گزشتہ عرائض میں شان والا کے خلاگ کوئی بات اس بے شرم وحیا کی طرف سے لکھی گئی ہو تو معافی کی التجا۔ دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

فقط والسلام

آپ کا یوسف

۹۲/۱۱/۲۵

حضرت مولانا مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بنام راقم السطور

باسمہ سبحانہ وتعالی

ذوالمجد والکرم مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید کہ مزاج والا بعافیت ہوں گے۔ جناب والا کے احسانات و عنایات بہت یاد آتی ہیں۔ حق تعالی شانہ اپنے شایانِ شان اپنے خزانہ سے ان کا صلہ عنایت فرمائے اور جناب والا کے فیوض وبرکات کو اور زیادہ عام وتام فرمائے۔ آمین۔

جناب والا کی تالیف مشائخ احمد آباد کاتب کو دے کر آیا تھا، اور وعدہ کے مطابق کتابت مکمل ہوگئی ہوگی۔ اس کے مقدمہ اور سرورق کا انتظار ہے۔ ۲۵ شوال کو بندہ کی واپسی ہے بہ ہندوستان۔ جناب والا جلد بھیج دیں، کرم ہوگا۔

ایک مزید درخواست ہے کہ کتاب میں جو سدا سہاگن کا قصہ ہے، ہے تو گستاخی، مگر دل کا بار بار تقاضا ہوتا ہے کہ یا تو اس کو بالکل حذف ہی کر دیا جائے کہ اس کے ذکر کرنے سے کوئی بھی افادیت نظر نہیں آتی یا کم از کم اس کی تلخیص کر کے حضرت والا ارسال فرمادیں، جس میں ان کے ڈاڑھی منڈانے، ڈھول گلے میں ڈال کر بجاتے ہوئے دربار حضرت نظام الدین میں حاضری کا ذکر ہے، یہ نہ ہو۔ جناب والا کے اخلاق کریمانہ سے امید ہے کہ یہ گستاخی معاف فرمائیں گے۔

یہ ناکارہ دعا وتوجہ کا سخت محتاج ہے۔ امید ہے کہ محروم نہ فرمائیں گے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مکاتیب پر کام کہاں تک پہنچا؟ خدا کرے جلد شائع ہو۔ حضرت اقدس مفتی صاحب زید مجدہم کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے بحمد اللہ واحسانہ تعالی۔ کمزوری بہت ہوتی

جارہی ہے۔ صحت وعافیت وقوت کے ساتھ درازئ عمر کی دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام مع الاکرام

دعاوتوجہ کا محتاج

محمد فاروق غفرلہ

وارد حال اجتماع گاہ نیوکاسل، جنوبی افریقہ

14 شوال 1412ھ

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

مخدومی المکرم محسنی المعظّم ذوالمجد والکرم أطال اللہ ظلال برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج والا بعافیت ہوں گے، اور خدائے تعالیٰ ہمیشہ بایں فیوض وبرکات بصد ہزار عافیت رکھے۔ یہ ناکارہ بھی بدعائے آنمخدوم بحمد اللہ واحسانہ تعالیٰ بخیر ہے۔

جناب والا کی تالیف تاریخ مشائخ احمد آباد کی کتابت قریب بہ تکمیل ہے۔ اس کے مقدمہ اور سرورق کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ جلد ارسال فرماکر احسان فرمائیں گے۔

جامعہ محمودیہ کے لئے جو سامان ارسال فرمایا تھا، بحمد اللہ سب پہنچ گیا۔ مادی، معنوی اعلیٰ ترقیات بسہولت وعافیت تمام ضروریات کی تکمیل اور تمام شرور وفتن ومکارہ سے حفاظت کی دعا کی درخواست ہے۔ خود یہ ناکارہ جناب والا کی دعا وتوجہ کا بہت محتاج ہے۔ اخلاص و استقامت اور قبولیت کی دعا فرماکر کرم بالائے کرم فرمائیں

؎ آنانکہ خاک را کیمیا کنند

آیا بود گوشۂ چشمے با کنند

جناب والا کی کریم ذات سے امید ہے کہ محروم نہیں فرمائیں گے۔

والسلام مع الاکرام

العبد محمد فاروق غفرلہ

۱۸/۱۰/۱۴۱۲ھ

جامعہ محمودیہ، نوگزہ پیر، ڈاکخانہ پھپھونڈہ

ہاپوڑ روڈ، میرٹھ

باسمہ سبحانہ تعالی

۲۵/۳/۱۴۱۳ھ

مخدوم ومکرم حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب دامت برکاتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ نے مشرف فرمایا، خیریت کا علم موجب مسرت ہوا۔ حسب الحکم از سر نو کتابت شروع کرادی ہے۔ کتابت شدہ کا جتنا حصہ بآسانی اس میں شامل ہو سکتا ہے اس کو شامل کر دیا جائے گا ورنہ از سر نو کتابت ہو جائے گی۔ کتابت کا کام تیزی سے ہو رہا ہے، کاتب صاحب سب کام چھوڑ کر اس کی تکمیل میں رات دن لگے ہوئے ہیں۔ جناب والا مطمئن رہیں ان شاءاللہ کوتاہی نہیں ہوگی، امید ہے کہ دو ہفتے کے اندر اندر ان شاء اللہ تکمیل ہو جائے گی۔ اصل مسودہ کو ملا کر تصحیح بھی بہ آسانی ہوسکتی ہے، جناب فکر مند نہ ہوں۔

جناب کی تشریف آوری کے لئے جو عرض کیا تھا، وہ تو اس کام کو آنجناب کی تشریف آوری کا بہانہ بنایا تھا کہ شاید تشریف آوری کے لئے محرک بن جائے مگر یہ کارگر نہ ہوا، گو یوسف و بنیامین {علیہما السلام} کے ساتھ حیلے بہانے پہلے سے ہوتے آئے ہیں، کہیں مفید وکارگر بھی ہوگئے ہیں مگر محرومی قسمت کہ یہاں بہانہ بھی کارگر نہ ہوا۔

بمبئی کے مقابلہ میں یہاں دیوبند، دہلی کتابت طباعت میں زیادہ آسانی ہے۔ بقیہ صدیوں کے مرتب شدہ حالات جلد ارسال فرمادیں، دوسرے اور ایک کاتب کو لگا کر جلد کام نمٹ جائے گا ۔ فتاوی محمودیہ کا نیا سائز جس سائز پر گیارہویں بارہویں جلدیں ہیں اس کے لئے مناسب سائز معلوم ہوتا ہے، فوٹو اسی سائز کے بنوا کر ارسال فرمادیں۔ مرتب شدہ بقیہ حالات ضرور جلد ارسال فرمادیں اور بالکل مطمئن رہیں ان شاءاللہ کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔

بندہ کی خواہش ہے کہ یہ کتاب بہت حسین طبع ہو۔ کتابت، طباعت، جلد سب خوبصورت ہوں، کاغذ بھی اعلی ہو۔ اللہ پاک خواہش پوری فرمائے (امین)۔

حضرت مفتی صاحب زید مجد ہم کو کمزوری بہت ہو گئی، ہچکیاں بھی آرہی ہیں، چکر میں بھی اضافہ اور شدت ہے دعا کی درخواست ہے۔ حضرت سلام فرمارہے ہیں مولانا ابراہیم صاحب اور مولوی خلیل احمد صاحب بھی۔ یہ ناکارہ دعاوتوجہ کا بے حد محتاج ہے۔

والسلام

محمد فاروق غفرلہ

باسمہ تعالی

مخدوم ومکرم حضرت مولانا قاری یوسف صاحب زادت عنایاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شدید انتظار کے بعد نامہ گرامی نے مشرف فرمایا میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً) جاچکے اور ارادہ کر رہا تھا کہ وہیں کہ پتہ پر عریضہ ارسال کروں کہ اچانک والا نامہ موصول ہو کر مسرت بخش ہوا۔

(۱) مشائخ احمد آباد کی فوٹو کاپی ارسال کر چکا ہوں مگر ابتک رسید نہیں ملی تشویش ہے مطلع فرمائیں۔

(۲) مشائخ گجرات کی کتابت مشائخ احمد آباد کی کتابت کی تکمیل کے فوراً بعد شروع کر دی گئی تھی اسکا خاصا حصہ کتابت ہو چکا ہے۔ بندہ کا ناقص خیال یہ ہے کہ اسکو اسی طرح شائع کر دیا جائے اور پھر ہر شہر کے مشائخ کے حالات الگ سے ترتیب ثانی کے مطابق شائع کر دئے جائے چوں کہ رمضان بعد یا حج بعد جناب والا کی واپسی ہو گی جس میں کافی عرصہ ہے اتنا تاخر مناسب نہیں معلوم نہیں جبتک کیا حالات پیش آئیں۔

(۳) رقم پینتیس ہزار رہ گئے جو امید ہے کہ کاغز، طباعت، تجلید وغیرہ کیلیے کافی ہو گا۔

(۴) دس ہزار مولوی خلیل صاحب کو بہ سلسلۂ خریداری کتب دیے۔ تین ہزار بھائی منصور صاحب کو بہ سلسلۂ صرفۂ ڈاک کتب ورسائل (صرفۂ ڈاک کتب وغیرہ کل تیرہ ہزار ہوئے دس ہزار مولوی خلیل صاحب نے بھائی منصور کو دیے) چھ ہزار برہان کے پرچوں کی قیمت اس طرح انیس ہزار مزید ارسال فرمادیں کرم ہو گا۔

(۵) بزرگوں کے وصال و احوال سے متعلق بندہ ابتک موصول نہیں ہو سکا دیوبند ہی حال میں جانا نہیں ہوا تشویش ہے کیا ہوا۔

---

(۶) جامعہ محمودیہ علی پور نوگزد پیر ڈاکنی نہ پھپھونڈہ ہاپوڑ روڈ میرٹھ یوپی۔ اس پتہ پر ہی مراسلت فرمائیں اب ڈاکیہ روزانہ مدرسہ آتا ہے۔

(۷) الاشعار المشرفہ بالسماع والکلام من عند سید الانام علیہ احسن التحیۃ وافضل السلام کی تالیف سے بے انتہا مسرت ہوئی اور ان کی زیارت کا بے حد شوق پیدا ہو گیا۔

عربی ٹائپ کے سلسلہ میں معلومات حاصل کر کے مطلع کروں گا دہلی زیادہ دور نہیں وہاں بندہ کو کوئی دشواری نہیں بندہ اس خدمت کو اپنے لیے سعادت عظمیٰ سمجھتا ہے کچھ اور تو پاس ہے نہیں یہی ذریعہ نجات بنجائے۔

(۸) مشائخ احمد آباد کی نظر ثانی کے بعد اغلاط کے پرچہ کا انتظار ہے تاکہ جلد طباعت کا کام کیا جاسکے۔

(۹) دعوات صالحہ اور توجہ کا بے حد محتاج اور بھکاری ہوں۔

احباب وواقفین کو حسب صوابدید سلام مسنون۔

(۱۰) الحمدللہ جامعہ میں فون آگیا نمبر ۲۵۵۹۸۔

والسلام

محمد فاروق غفرلہ

۱۴۱۳/۶/۷ھ

باسمہ تعالیٰ

مخدوم ومکرم حضرت مولانا قاری یوسف صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شامت اعمال ماایں صورت نادر گرفت کا خوب ظہور ہوا جیسا کہ علم ہوتا رہا ہوگا مگر

؎ میں گو رہا رہین سخنہائے روزگار
پر تمہاری یاد سے غافل نہیں رہا

امید کہ مزاج والا بعافیت ہوں گے!

(۱) مشائخ احمد آباد کی فوٹو کاپی کر کے بھیجی تھی اسکی رسید نہیں ملی مطلع فرمائیں۔

(۲) تصحیح کے بعد جلد ارسال فرمائیں تاکہ جلد طباعت وغیرہ ہوسکے چوں کے رمضان قریب ہے رمضان میں دشواری ہوگی اس سے قبل طباعت سے فراغت ہوجائے تو اچھا ہے۔

(۳) کئی خط ارسال کیے جواب سے محرومی رہی۔

(۴) اپنی خیریت سے نوازیں۔

(۵) حضرت مفتی صاحب زید مجدہم مدراس میں ہیں صحت کسی درجہ پہلے سے بہتر ہے جلد واپسی دیوبند متوقع ہے۔

(٦) حضرت زید مجدہم کی صحت وعافیت اور یہاں قیام امن وامان کی دعا کی درخواست ہے بندہ ناکارہ دعوات صالح کا بہت محتاج ہے۔

والسلام

محمد فاروق غفرلہ

۵/۷/۱۴۱۳ھ

باسمہ سبحانہ وتعالی

مخدوم ومکرم حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب زید مجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ علالت کی خبر سنی تھی۔ خدا کرے اب طبیعت ٹھیک ہو۔ حضرت مفتی صاحب زید مجدہم کی طبیعت الحمدللہ ٹھیک ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

جناب والا کے عطیات مبارکہ پہنچ کر عزت بخش و موجبِ مسرت ہوئے۔ سب سے زیادہ مسرت اس سے ہوئی کہ جناب والا اس مبارک سرزمین میں اس ناپاک کو یاد فرماتے ہیں اور بارگاہِ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام میں اس ناپاک کا سلام پہنچاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر احسان اور کیا ہو سکتا ہے؟

ع: بریں مژدہ گر جاں برفشانم رواست

فجزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین

(۱) مشایخ احمد آباد کے اغلاط نامے سب پہنچ گئے، مگر قدرے تاخیر ہوئی۔ اب کاتب صاحب عید کی وجہ سے اپنے وطن چلے گئے۔ عید کے چار پانچ روز بعد واپس آئیں گے۔ اس وقت تصحیح ہو کر تکمیل ہو سکے گی۔ ان شاء اللہ۔

(۲) دوسری جلد کی کتابت الحمدللہ مکمل ہو گئی۔ اس کا اکثر حصہ فوٹو کرا کر بھیج چکا ہوں۔ اور اغلاط نامہ بھی اس کا پہنچ گیا ہے۔ بقیہ حصہ کی فوٹو کاپی ارسالِ خدمت ہے۔ عید سے قبل اگر اس کا اغلاط نامہ بھی آجائے تو بہت خوب ہو۔ یا جتنا جلد ممکن ہو۔ اس میں اخیر کا ایک صفحہ رہ گیا۔ اس کی فوٹو کاپی غلطی سے نہ ہو سکی۔

(۳) بزرگوں کے وصال کے احوال کی کتابت ہو رہی ہے۔ عید تک ان شاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔

(۴) اب تینوں کی طباعت تقریباً ایک ساتھ ہی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

(۵) اگر طباعت کے لئے کچھ رقم ارسال فرمادیں تو سہولت ہو گی۔ باقی حساب بعد میں ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

(۶) یہ ناکارہ دعاوتوجہات کا بہت زیادہ محتاج ہے۔

(۷) فتاوی محمودیہ چودھویں جلد کی کتابت مکمل ہو گئی۔ جلد ان شاء اللہ طباعت ہو جائے گی۔ پندرہویں جلد کی کتابت ہو رہی ہے۔ آسانی کے ساتھ تکمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

حضرت مفتی صاحب زید مجدہم، مولانا محمد ابراہیم صاحب اور جنابِ والا کے تلامذہ کی طرف سے سلام مسنون و درخواستِ دعا۔

والسلام

محمد فاروق غفرلہ

۱۷؍ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدوم ومکرم ذوالمجد والکرم حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج بعافیت ہوں گے۔ بندہ بحمد اللہ بخیر ہے۔ حضرت مفتی صاحب زید مجدہم کی طبیعت بحمد اللہ نسبتاً بہتر ہے۔ عطیات مبارکہ موصول ہوکر موجبِ مسرت ہوئے۔ مرسلہ اغلاط نامے موصول ہوئے۔ کاتب صاحب ابھی تک گھر سے نہیں آئے۔ ایک دو روز میں آنے کی توقع ہے۔ آنے کے فوراً بعد ان شاء اللہ کام شروع کردیا جائے گا۔ اور تصحیح کے بعد جلد ان شاء اللہ طباعت کے لئے پریس میں کتاب بھیج دی جاے گی۔ بزرگوں کے وصال کے احوال کتابت شدہ کی فوٹو کاپی برائے تصحیح ارسال کروں یا یہاں کسی سے تصحیح کرواکر طباعت کرا دوں؟ جس طرح حکم ہو مطلع فرمائیں۔

جناب والا کو کافی انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی۔ معافی چاہتا ہوں۔ اور دعاوتوجہ کا محتاج ہوں۔

فقط والسلام

محمد فاروق غفرلہ

۴/۱۰/۱۴۱۳ھ، وارد حال دہلی

باسمہ سبحانہ وتعالی
محترمی المکرم حضرت اقدس مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج والا بعافیت ہوں گے۔ الحمدللہ یہاں بھی خیریت ہے۔

(۱) صاحبزادہ سلمہ کی ولادت باسعادت پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ حق تعالی شانہ عمر دے، علم دے، عزت دے، عافیت دے۔

(۲) دار العلوم بری کے طلباءِ دورۂ حدیث کی تقلید میں یہاں جامعہ ہذا میں طلباءِ مشکوۃ شریف چالیس یوم کا اعتکاف کرتے ہیں اس وقت انکا چلّہ چل رہا ہے جلالین کے طلباء بھی ان کے ساتھ ہوگئے ہیں دعائے قبولیت کی درخواست ہے۔

(۳) حیات محمود کی جلد دوم کی تیاری ہورہی ہے جلد تکمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

(۴) دار الحدیث کی تعمیر ہورہی ہے اسکی کی باحسن وجوہ تکمیل کی دعا کی درخاست ہے۔

(۵) احقر دعاء وتوجہ کا سراپا محتاج ہے۔

فقط والسلام
محمد فاروق عفی عنہ
۲/۵/۱۴۲۰ھ

باسمہ سبحانہ تعالی
مخدوم ومکرم الحاج القاری محمد یوسف صاحب زید مجد ہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ بذریعہ فیکس موصول ہو کر موجب مسرت ہوا۔ مرتب شدہ مسودہ کے مطابق کتابت بحمد اللہ جاری ہے۔ میرٹھ ہی کاتب صاحب کام کر رہے ہیں، شب وروز لگے ہوئے ہیں پہلا کتابت شدہ حصہ بھی کام میں لیا جا رہا ہے، کام الحمدللہ قابو میں ہے جلد ان شاء اللہ تکمیل ہو جائے گی ۔ انداز یہ ہے کہ ایک ماہ کتابت میں مزید لگ جائے گا ۔ صرفہ کے تخمینہ کے بارے میں خیال ہے کہ اول طباعت و تجلید وغیرہ سے فراغت ہو جائے جو صرفہ ہو وہ یہاں کر لیا جائے اور بعد تکمیل مکمل صرفہ جو ہو جناب والا کو لکھ دیا جائے۔ باقی جس طرح رائے عالی ہو۔

حضرت والا زید مجد ہم کی طبیعت برابر گرتی جا رہی ہے، ہچکیوں کی شدت پھر ہو گئی، چکروں میں بھی اضافہ اور شدت ہے، اپنے کمرہ سے مسجد تک جانے میں کئی مرتبہ چکر آتا ہے اور اس میں اتنی شدت ہوتی ہے کہ بالکل بے قابو ہو کر گرنے کو ہو جاتے ہیں۔ ساتھ والے اگر نہ سنبھالیں تو گر ہی جائیں۔ ہاتھ پیر سب ہی جواب دے دیتے ہیں۔ خوراک بھی نہ ہونے کے درجہ میں ہے۔ جناب والا سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ پاک صحت وعافیت و قوت کے ساتھ عمر میں برکت فرمائے اور سایہ مبارک دراز فرمائے (امین)۔

تصحیح کی امکانی کوشش کروں گا ان شاءاللہ، مگر خواہش تھی کہ جناب والا کی نظر ثانی ہو جائے تو زیادہ بہتر و مفید ہے، اس کی جو شکل تجویز فرمائیں یا جو بھی رائے عالی ہو ان شاءاللہ تعمیل کی جائے گی۔

جو خواب بندہ نے ارسال کیا تھا اس میں جس کلیم احمد صدیقی کا ذکر ہے اس کا مصداق وہ کلمہ

احمد صدیقی نہیں ہیں جو لندن میں ہیں جن کو ایران کی سرپرستی غالبًا حاصل ہے اور مسلم پارلیمینٹ وغیرہ کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہے۔ وہ لکھنوء کے ہوں مگر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی زید مجدہم کے خلیفہ نہیں ہیں اور نہ ہوسکتے ہیں، خواب میں ان کو حضرت موصوف زید مجدہم کا خلیفہ بتایا گیاہے۔ اس نام کے یہاں پھلت (جو گھٹولی کے قریب ایک قریہ ہے اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا ننھیال اور جائے ولادت ہے اور حضرت مولانا شاہ اہل اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا مدفن بھی وہیں ہے) میں ایک مدرسہ کے ناظم ہیں جو حضرت علی میاں زید مجدہم کا قائم فرمودہ ہے، نہایت نیک صالح ہیں اور امت کا بڑا فکر رکھتے ہیں، مرتدین میں ان کا بڑا کام ہے، پنجاب ہریانہ دینی مستقل سفر کرتے ہیں اور جو لوگ مرتد ہو چکے تھے ان میں اسلام کی محنت کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ ارتداد سے توبہ کرکے اسلام قبول کرچکے ہیں اور کررہے ہیں۔ بہت سے غیر مسلم بھی ان کے ذریعہ مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔

حضرت مولانا علی میاں ندوی زید مجدہم کے خاص مسترشد و خلیفہ ہیں، وہی اس خواب میں اسی نام کے مصداق ہیں، اس لئے اس خواب کے اخیر حصہ کو اس وجہ سے من گھڑت کہنا مشکل ہے۔ باقی خواب کی تعبیر و حقیقت سے جناب والا زیادہ واقف ہوں گے، ناکارہ کو تو ان چیزوں سے بالکل مناسبت نہیں۔ حضرت والا زید مجدہم سے اس کا تذکرہ کیا تو استغفر اللہ استغفر اللہ کے علاوہ کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔

حضرت زید مجدہم، مولانا محمد ابراہیم صاحب زید مجدہم، مولوی خلیل احمد کا سلام قبول ہو۔ دعوات صالحہ ہیں یاد فرمادیں۔

والسلام

محمد فاروق غفرلہ

جامعہ محمودیہ

وارد حال چھتہ مسجد دیوبند

۵۸

پروفیسر جلیل احمد صاحب ملتانی نور اللہ مرقدہ،
خلیفۂ حضرت مولانا صوفی اقبال صاحب نور اللہ مرقدہ

گورنمنٹ سائنس کالج، ملتان
۱۶/ جنوری ۸۶ء

باسمہ تعالیٰ
مخدوم و محترم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم

سلام مسنون!

اے غایب از نظر کہ شدی ہم نشینِ دل
می بینمت عیاں ودعا می فرستمت
نظر آتے کہاں سے جمع اتنے نازنیں یکجا
یہ حسن اتفاق آئینہ آ کر روبرو ٹوٹا

بے شک حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ ایسے ہی محبوب ہیں۔ ’’حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ اور ان کے خلفاء کرام‘‘ کا مطالعہ کر رہا ہوں، جو آپ کی حسنِ تدبیر کا فیضان ہے۔ جزاکم اللہ۔
یہ حضرت کے تمام چاہنے والوں پر احسانِ عظیم ہے۔ آپ کے لئے دل سے دعا نکل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قدس سرہ کے جمال اور کمال کا اور نکھار پیدا کرے اور مقبولیت میں اضافہ

کرے اور آپ کے مضمون کے لئے:

ع: قبول خاطر ولطف سخن خدا داد ست

احقر آپ کی دعوات صالحہ اور توجہات کا محتاج ہے۔

جلیل احمد

خطاب میں علوشان کا خیال نہ رکھتے ہوئے اپنی بڑ میں جو عرض ہوا اس کے لئے صد ہزار عفو کا یہ خادم طالب ہے۔ آپ نے دارالعلوم کے سلسلہ میں جس نظم کا مصرع لکھا

ع: جہاں پر نمایاں دعا شیخ کی ہے

اس کا دوسرا مصرع

ع: جہاں دستِ یوسف کی جادو گری ہے

پر حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ "لفظِ جادو گری مناسب. الخ"۔
آپ کے اس خادم نے وہ مصرع یوں کر دیا کہ حضرت قدس سرہ کا منشاء پورا ہو جائے

ع: جہاں حسن یوسف کی جلوہ گری ہے
گر قبول افتد ، زہے عز وشرف۔

اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسہ کو حسن لازوال اور وہاں کے پڑھنے والوں کو اپنے جمال وکمال سے حصہ ارزانی کرے اور ہمارے حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کا فیض عام کرے۔ آمین۔

باسمہ تعالیٰ

ملتان
۵/اپریل86ء

مخدوم ومحترم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم

سلام مسنون،

24مارچ کو ملازمت سے سبکدوش ہوا، لیکن اس کے مابعد کے امور میں الجھا رہا تاکہ پنشن بر وقت مل جائے۔ ایک دن کراچی جانے کی نیت سے فون کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت والا ابھی ابھی واپس تشریف لے جاچکے ہیں۔ بے حد افسوس ہوا اور شدید محرومی کا احساس ہوا اور اپنی حماقت پر غصہ بھی آیا کہ پہلے سے حضرت کا نظم کیوں نہ معلوم کیا۔

سنا ایک دن حضرت والا ملتان بھی تشریف لائے۔ اس دن حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب دامت برکاتہم بھی یہاں تھے۔ ہم سب کو افسوس ہوا کہ حضرت تشریف لائے بھی، مگر چونکہ پروگرام کا علم نہ تھا، اس لئے زیارت سے محروم رہے۔

بار دیگر اسی جگہ دو سال کے لئے مزید ملازمت میں توسیع کی فکر احباب کو ہے۔ اگر اس شکل میں بہتری ہو تو دعا فرماویں، ورنہ اب مستقل قیام کراچی میں رہے گا۔

حضرت شیخ قدس سرہ کے وصال کے سلسلہ میں ایک اور تاریخ نکالی ہے، ارسال خدمت ہے۔ اگر مناسب خیال فرمائیں تو حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی سوانح عالی کے دوسرے حصہ میں جہاں حضرت اقدس کی وفات کا ذکر ہے، شامل فرمالیں۔

دعاؤں کی درخواست کے ساتھ

آپ کا خادم
جلیل

مخدومی حضرت صوفی صاحب دامت برکاتہم ۱۰/ اپریل کو لاہور پہونچ رہے ہیں۔ ان شاء اللہ، رمضان المبارک میں قیام لاہور ہی میں رہے گا۔

؎موت سے جس کی لٹا شہر حیات
محو شیون ہوا ہر خوش اسلوب
سالِ رحلت میں کروں نظم جلیل
فکر کو میری ہوا یہ مطلوب
ہاتفِ غیب نے پھر مجھ سے کہا
ہو گیا ماہ بین آج غروب

ملتان
۱۶/۱۰/۱۴۰۶ھ

بخدمت حضرت برادرم مولانا متالا صاحب مد ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اینجا و آنجا خیر باد۔ بفضل رب قدوس بحمد اللہ سارا سفر بخیر وعافیت طے ہوا۔ اردن میں حضرت سیدنا شعیب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے علاوہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عامر بن اَبی وقاص، حضرت جعفر طیار بن ابی طالب، حضرت ضرار بن ازوراور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضوان اللہ علیہم کے علاوہ اور بھی بے شمار زیارتیں ہیں۔کافی مقامات پر حاضری دی، اور چند ایک مقامات بوجہ قلتِ وقت رہ گئے جن کا دل میں افسوس ہے۔ زندگی رہی تو پھر کبھی ان شاء اللہ حاضری دیں گے۔

عراق میں حضرت سیدنا ہود، حضرت سیدنا آدم، حضرت سیدنا یونس، حضرت سیدنا صالح، حضرت سیدنا دانیال، حضرت سیدنا جرجیس، حضرت سیدنا شیث، علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام، مندرجہ بالا انبیاء کے علاوہ بہت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اور چند ایک مقامات پر قلتِ وقت کے باعث محرومی رہی۔

ہر مقام پر اپنی ناپاک زبان سے جمیع احباب کرام کے لئے دعا گو رہا۔ جناب والا کا اسم مبارک مقدم رکھا۔ امید ہے جناب والا بھی اس سیاہ کار کو کسی نہ کسی وقت دعاؤں میں یاد فرمالیتے ہوں گے اور آئندہ بھی فرماتے رہیں گے کہ رب قدوس اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ میں وقت لگانے کی توفیق بخشتے رہیں، اور قبولیت سے نوازتے رہیں۔

جمیع حضرات کی خدمت میں تسلیمات اور دعا کی درخواست۔ از طرف اہلیہ محترمہ بھابھی صاحبہ زید مجدہا وعزیزہ بھتیجی صاحبہ سلمہا اللہ کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام

احقر الانام سیاہ کار

جلیل احمد

۵۹

حضرت مولانا احمد آچھودی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

گرامی قدر محترم المقام مخدومنا المکرم مولانا صاحب زید مجدکم وعمت فیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک عریضہ سہارنپور کے پتہ پر ارسال خدمت کر چکا ہوں، نیز بولٹن سے آمدہ لفافہ بھی۔ ماہ مبارک کے بعد مکان تشریف آوری ہوئی ہو گی، اقارب واحباب سے ملاقاتیں ہوگئی ہوں گی، مبارک۔

الحمدللہ! بعد ماہ مبارک کے ۱/ شوال سے مدرسہ کھل گیا اور اسباق بھی ۹/ شوال سے شروع ہو گئے۔ اس وقت طلبہ عزیز ۳۹/ کی تعداد میں ہیں، جن میں ۷/ درجۂ حفظ کے ہیں۔ اسحاق، عبداللہ، شفیع، ادریس، آدم کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ انور بھائی بہن کی شادی کے بعد ۸/ اگست کو ان شاء اللہ پہونچیں گے۔ سعید، صادق اور یعقوب آپ محترم زاد مجدکم کی رفاقت میں ہوں گے۔ کوئی اطلاع ہمیں نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ نیا کوئی بچہ داخلہ کے لئے نہیں آیا ہے۔

۲۴، ۲۳/ جولائی کے جوڑ میں محترم بابو بھائی، ابراہیم بھائی اور ذکی بھائی معہد میں تشریف لا کر بعد میں ٹاؤن پہونچے تھے۔

محترم مولانا ندیم صاحب پاکستان والے، محترم مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی، محترم مولانا موسیٰ صاحب دیوا والے وغیرہم حضرات معہد ملاقات کے لئے اتوار کو ۱۰/ بجے تشریف لائے تھے، بچوں نے کلام پاک سنایا تھا، بہت متأثر ہوئے۔ اللّٰھم لک الحمد کلہ۔۔۔ محترم ابراہیم

بھائی گجیا نے چائے ناشتہ کی فکر اوڑھ کر ہمیں بہت ہی راحت بخشی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ابھی تک تعمیری کام شروع نہیں ہوا ہے اور نہ آپ محترم زاد مجدکم کے مکان کا روف بدلا گیا، نہ تو سعید والے کمرہ میں درمیان میں پارٹیشن بنا، کوئی بعید نہیں کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد شروع ہووے۔ تو بندہ کے بچے ان شاء اللہ ۳/ اگست بدھ کو پہونچیں گے۔ بخیر رسی کے لئے دعا کی درخواست۔

اگر موقع ہو تو بھروچ محترم مولانا عبد الصمد صاحب زید مجدہم سے ملاقات کر کے ڈرافٹ کے متعلق معلوم کریں۔ کنتھاریہ دارالعلوم میں تو مل گیا ہے، خدا کرے بھروچ بھی مل گیا ہو۔ اس کی رقم آموود پہنچانے کی ہے۔ امید ہے کہ عزیز عبد الحلیم، عبد الرشید، عائشہ، عبد الرؤف، سلمہم اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہوں گے۔ مولانا ریاض الحق صاحب سلام عرض کر رہے ہیں۔ معاً دعا کی درخواست۔

خالہ زاد حافظ اسماعیل صاحب سے سلام۔ باقی بخیر بندہ محتاج دعا۔

بندہ محتاج دعا

احمد آچھودی عفی عنہ

۱۷/ شوال ۱۴۰۳ھ جمعرات

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

بخدمت گرامی قدر محترمنا ومکرمنا الحاج حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم وشرفکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ودعا ہے کہ مزاج عالی بخیر وعافیت ہوں گے۔ محترمنا، اس سے قبل ایک عریضہ عزیز محمد شاہد سلمہ کے داخلہ کے سلسلہ میں ارسال کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ جواب موصول نہیں ہوا۔ یا تو عدیم الفرصتی وجہ ہوگی یا داخلہ میں بلا فیس ہونے کی وجہ سے قدرے مشکل سا ہوگا۔

مالک نے اپنے فضل سے جو منصب ورفعت عطا فرمایا ہے، اس کے سامنے یہ دونوں وجہ میری نظر میں آپ محترم زید مجدہ کے لئے کوئی وقعت وحیثیت نہیں رکھتے۔ اس کے حل کے لئے اگر آپ محترم ارادہ فرمالیں، تو شکل اور راہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ایک نہیں، کئی ایک ظاہر وواضح ہوگی۔

عزیز سلمان سلمہ کے داخلہ کے وقت فیس کا مسئلہ پیش آیا تھا۔ اس سلسلہ میں حقیقتِ حال آں محترم کے نام لکھ کر پیش کی تھی۔ الحمد للہ، آپ محترم نے اس کو صحیح اور سچ دیکھ کر فیس کی رسید ارسال فرمانے کی اجازت فرمائی۔ اور عزیز سلمان سلمہ دارالعلوم میں داخلہ کے بعد عربی دوم میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ معلوم ہوا اساتذۂ کرام خوش ہیں۔

ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔ مالک منزل پر بخیر وسہولت پہنچادیں۔ آمین۔

عزیز محمد شاہد سلمہ کے لئے فیس کا مسئلہ پیش آئے گا، جو یہاں کی موجودہ پوزیشن کے پیش نظر بندہ کے لئے مشکل ہے۔ اس لئے بندہ نے پاکستان کے لئے داخلہ کا ارادہ کیا۔ محترم مولانا عبد الرحیم صاحب زید مجدہ نے عربی چہارم کے ایک طالب علم حافظ محمد یوسف سلمہ کینیا کے

معرفت کہلوایا کہ معہد الخلیل کراچی حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا قائم کیا ہوا نہیں ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ کے قائم کئے ہوئے تو دار العلوم بری اور معہد الرشید ہیں۔ محترم مولانا عبد الرحیم صاحب زید مجدہ معہد کا طالب علم تیسرے مدرسہ میں داخلہ لے، پسند نہیں فرماتے۔

اس صورت حال کے پیش نظر آپ محترم کی خدمت میں دوبارہ عریضہ ارسال خدمت ہے کہ جو بھی صورتِ حال کے لئے راہ مناسب ہو، عریضہ قبول فرما کر داخلہ کا فورم اور فیس کی رسید مرحمت فرمادیں۔ کرم واحسان ہو گا، انتظار ہو گا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ پاکستان کے بارے میں معلوم ہوا انڈین پاسپورٹ کی وجہ سے ویزا کا مسئلہ قابل غور وفکر بھی ہے۔

باقی بخیر۔ اس وقت الحمد للہ معہد میں ۱۱۶ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ محترم مولانا صاحب دام مجدہ مع اہل وعیال بخیر ہیں۔

بندہ محتاج دعا ونظر کرم

احمد آچھودی عفی عنہ

ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ، بروز دوشنبہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

گرامی قدر محترمناومکرمناومخدومناقبلہ الحاج حضرت مولاناصاحب زید مجدکم وفیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ودعا کہ مزاج مبارک بخیر ہوں گے۔ الحمد للہ، محترم مفتی زہیر احمد صاحب زید مجدہ، مدرس معہد الرشید، سے آج معلوم ہوا کہ میرا عریضہ بذات خود پہنچا چکے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

اور اس سے اہم اور ضروری آپ عزیز القدر کی یا دارالعلوم کی، کسی طرح کی بھی کوئی نامناسب بات کی ہو، ضرور ضرور ضرور، للہ، فی اللہ معاف فرمادیں۔ بہت بڑا احسان ہو گا، کرم ہو گا۔ جزاکم اللہ تعالی۔

کل جمعرات کو قیلولہ میں جناب والا کی الحمد للہ زیارت ہوئی۔ مسجد کی چھت پر سے مجھے ہاتھ کے اشارہ سے بلارہے تھے۔ مالک میرے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

دعا کی درخواست ہے۔ مکان والی، بچی اور پوتے سلمان وشاہد بھی سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔

مولاناعبدالرحیم صاحب زید مجد ہم بخیر ہیں۔ مدرسہ کے اسباق شروع ہو گئے، الحمد للہ۔ دعا ہے مالک جلد از جلد تشریف آوری مقدر فرماوے۔ آمین۔

فقط بندہ محتاج دعا

احمد آچھودی عفی عنہ

۲۶/ شوال، چیپاٹا

٦٠

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مد ظلہم

مکرمی مولانا یوسف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کس طرح بتاؤں کہ آپ کی صحت کا کس قدر انتظار ہے۔ روز ہی ڈاک کے وقت آپ کا خط تلاش کرتا ہوں مگر نہ ملنے پر بے انتہا مایوسی ہوتی ہے۔ جناب کے قاصد نے بھی ذکر کیا تھا وہ خط لکھنے والے ہیں اس لئے اور بھی انتظار ہے، مگر جناب کو اپنے شواہد سے کب فرصت ہے۔

فقط والسلام

آپ کا حبیب اللہ

۱۱ شوال ۹۲ھ

؎ اک اک پل ایک ایک برس ہے روٹھ کے ان کے جانے سے
ہم لمحوں کو ناپ رہے ہیں صدیوں کے پیمانے سے

مجی المکرم مولانا یوسف متالا صاحب ادام اللہ موٗدتکم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معلوم نہیں اب جناب کی طبیعت کیسی ہے، ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ روزانہ کی ڈاک میں جناب کے محبت نامے کا انتظار رہتا ہے مگر معلوم نہ ہو سکا کہ کیا بات پیش آگئی۔ اب بھی سراپا انتظار ہوں۔ اگر مجھ سے غلطی ہو گئی ہو، تو اب معاف کر دیجئے۔
میں ہر وقت آپ کے خیال میں لگا رہتا ہوں، مگر معلوم نہیں آپ کہاں ہیں

؎ اب کے بچھڑے تو پھر خدا جانے
ہم تمہیں عمر بھر نہ ملیں

فقط والسلام
اسیر محبت حبیب اللہ چمپارنی
۱۶ شوال ۹۲ھ

تاریخ روانگی: ۲۵/ شوال ۹۲ھ / یکم دسمبر ۷۲ء

مجبی المکرم مولانا یوسف متالا صاحب ادام اللہ شفقتکم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بے انتہا اور سخت و شدید انتظار کے بعد جب کہ میں دن بھر کچہری میں رہا، میری غیبت میں جناب والا کا محبت نامہ پہونچا۔ شام کو واپسی پر مولوی اقبال نے نہیں بلکہ پہلے میں نے مولوی محمد علی سے دریافت کیا کہ میرے نام کا کوئی خط تو نہیں، تو انہوں نے بتایا کہ ہاں ہے۔ میں اسی وقت سمجھ گیا بلکہ دل میں یوں ہی آیا کہ وہ جناب والا کا محبت نامہ ہو گا، چنانچہ وہ مولوی اقبال کے پاس تھا وہ ان سے لیا اور اندھیرے ہی میں پڑھنا شروع کر دیا اور بار بار معلوم نہیں کئی بار پڑھا۔

معلوم نہیں میرے عرائض کے جواب میں جناب نے ایک پوسٹ کارڈ سے مجھے کیوں بہلا دیا۔ واقعی مجھے تو بڑا ہی تاؤ آیا کہ کارڈ کیوں لکھا اس لئے کہ آپ کے یہاں تو خط چھپانے کا ﴿دستور﴾ نہیں مگر میرے یہاں بڑا ہے۔ میں معمولی خطوط بھی کسی کو پڑھنے نہیں دیتا۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ کسی نے پڑھا نہیں ورنہ میں تو جان کو آجاتا۔

جناب کا بار بار اپنے گرامی نامے میں لفظ شاہد و شواہد کو دہرانا من احب شیئاً اکثر ذکرہ کی غمازی کرتا ہے۔ مولوی صاحب! میرے بظاہر بھولے پن سے آپ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ع: اک آگ ہی ہے دل میں برابر لگی ہوئی

ان شاء اللہ کل درخواست لکھنؤ رجسٹری کر دوں گا، دعاء کی بہت بہت درخواست ہے، آپ

توشاید آمین اس وجہ سے نہ کہیں گے کہ ہم پہلو ہونے میں یہ پھر تکالیف دے گا۔ اب تو سب سورہے ہیں کافی رات گذر چکی اور سارے سو رہے ہیں۔

میں بھی حضرت کو لٹا کر ڈاک نمٹا کر اندر حجرے میں آکر پھر یہ خط لکھ رہا ہوں کہ کل حاجی یعقوب صاحب کے پاس لفافہ جانے والا ہے۔ ﴿یہ بھی کل ہی﴾ چلا جائے کہ آپ کا گجرات کا قیام معلوم نہیں کب تک ہے، ڈاک سے خط پہونچے گا یا نہیں۔ میں ان شاء اللہ حضرت کے ساتھ حجاز جانے کی کوشش کروں گا۔ آپ بھی دعا فرماویں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اسباب سفر آسانی وسہولت وعافیت کے ساتھ میسر فرمائے۔

ہاں تو میرا گرم رومال جناب نے بھیج دیا؟ مجھے ابھی تک پہونچا ہی نہیں، اگر نہ بھیجا ہو تو بمبئی سے بشرط سہولت ووقت ضرور خرید کر حاجی یعقوب صاحب کو دے دیں، وہ بذریعہ رجسٹری ڈاک یا کسی آنے والے کے بدست بھیج دیں، پابندی کوئی نہیں سہولت ہر نوع کے ساتھ مشروط ہے۔

ابھی تک تو ملی نہیں، اب وہ کہتا ہے کہ ختم ہو گئی کہیں ملتی نہیں تاہم کوشش وتلاش جاری ہے۔ اگر تو یہ رقم شاہد و نجم الحسن میں سے جس کو آپ فرمادیں گے، میں دے دوں گا۔ ہر وقت آپ کے خط کا انتظار رہتا ہے۔ اچھا تو آپ میری محبت کو جھوٹ سمجھتے ہیں، ناقدری مت کیجئے، پچھتایئے گا۔ باقی عند التلاقی۔

فقط والسلام

دور افتادہ

آپ کا حبیب اللہ

شب ۲۵/ شوال ۹۲ھ

جواب سے ضرور مشرف فرمایئے۔ مت ٹالئے۔ کارڈ کا جواب آغاز سفر معلوم ہونے کے بعد تفصیل سے لکھوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ازراقم

بعد سلام مسنون،

؎ اچھا کیا جو مجھ کو فراموش کر دیا ہے
وابستہ میری یاد سے کچھ تلخیاں بھی تھیں

مجی المکرم و مشفق مجسم مولانا قاری یوسف متالا صاحب ادام اللہ مودتکم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب کا گرامی نامہ میرے جوابی لفافے پر شرف صدور لایا تھا۔ اس کے بعد ایک کارڈ آیا جس میں سوئٹر بھیجنے کا حکم تھا، چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد میں کل ہی بذریعہ رجسٹری روانہ کر دیا، مگر ہنوز رسید سے مطلع نہ ہو سکا کہ وہ پہنچ گیا تھا یا نہیں۔
جناب کے شاہد صاحب سے مہروں کے متعلق میں نے دریافت کیا تھا، جو جواب انہوں نے دیا تھا اس سے معلوم ہوا تھا کہ نہ بنی ہیں نہ بننے کی امید ہے۔ آخر ناقدروں کو سزا تو ملنی چاہیئے، ہر شخص کو آپ نے حبیب اللہ ہی سمجھ رکھا ہوگا! اور بات چیت نہ کیجئے!
مولوی شاہد صاحب کو تو میں نے ایک سو ستائیس روپئے جناب کے میرے پاس تھے، دے دیئے تھے۔ وہ مزید مجھ سے روزانہ مانگتے تھے کہ مولوی یوسف کے حساب میں مجھے تم کچھ دے دو۔ میں انہیں یہی جواب دیتا رہا کہ بھائی میرے پاس تو کچھ ہے نہیں۔ باقی اطمینان رکھو وہ ان شاء اللہ پیسے بھیج دیں گے۔
آخرکار انہوں نے آپ کے حساب میں حضرت سے کچھ پیسے مانگے تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں

لے لینا۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ اگر تم نہیں بھیج سکتے تو نجم الحسن کے حوالہ کر دو۔ وہ مولوی یوسف کی کتابیں بھیجتا رہتا ہے انہی کے ساتھ بھیج دے گا۔ اب معلوم نہیں شاہد نے کیا کیا۔

نجم الحسن نے بھی تقریباً آٹھ دس کے قریب بنڈل بھیج دیئے۔ میرا پاسپورٹ الحمدللہ بن کر آگیا ہے مگر وہ صرف عربی فارسی ممالک کا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ اگر کہیں اور جانا ہو تو دوسرے ممالک کا اس میں سہولت سے اندراج ہو جاتا ہے۔ اور براہ راست یہاں سے بنوانے میں ضمانت وغیرہ کا چکر ہوتا ہے۔

کئی روز سے کئی باتیں لکھنے کے لئے یاد کی تھیں مگر اب عین وقت پر ساری فراموش ہو گئیں۔ اب بعد میں یاد آویں گی تو کوفت ہو گی۔ باقی دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

حبیب اللہ

۱۵ ذوالحجہ ۹۲ھ شنبہ

۲۰ جنوری ۷۳ء /

مکرمی مولانا یوسف متالا صاحب مہتمم دارالعلوم یوسفی بولٹن!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میرے کھجور کے ڈبہ کی رسید میں جناب کا ایک چھوٹا پرچہ ﴿تصغیر پرچہ﴾ پہنچا تھا جس میں جناب نے شاہد و نجم الحسن کے حساب کے سلسلہ میں مجھے مخاطب فرمایا تھا۔

ایجنٹ کا لفظ تو جناب نے میرے واسطے غلط استعمال کیا،

اور رہ گئی بات نجم الحسن کی، تو جب تک میں سہارنپور رہا اس کو تقاضا کرتا رہا اور وہ بھی برابر مجھے بنڈل دکھاتا رہا کہ یہ دیکھو بولٹن کے واسطے بنڈل بندھا رکھا ہے اور اسے ابھی بھیج رہا ہوں۔ اور جب سے حجاز آیا مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ میں نے اپنے نام کا پرچہ شاہد کو دکھا دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ اپنے چاہنے والے کو براہ راست جواب لکھو۔ شاید انہوں نے لکھا ہو۔

سن رہا ہوں آپ سے میری رمضان میں یا بعد رمضان پھر لڑائی ہونے والی ہے یعنی جب آپ تشریف لے آویں گے۔

فقط، منتظر جواب دور افتادہ۔

حبیب اللہ

مدرسہ صولتیہ

مکۃ المکرمۃ

۱۵ ستمبر ۷۳ء

تاریخ روانگی: ۱۸ دسمبر ۷۶ء
۲۶ ذی الحجہ ۹۶ھ

جناب شاہ یوسف سلیمان متالا صاحب!

سلام مسنون،
ابھی صلح نہیں ہوئی، لڑائی بر قرار اور جاری ہے۔ میرے خط لکھنے کو کہیں آپ صلح کا پیش خیمہ نہ سمجھ لیں۔ غرض تو دشمن کے سامنے بھی پیش کی جاتی ہے۔ جی ہاں ایک بات ہم نے سنی ہے کہ بلی نے چوہے کھانے سے توبہ کرلی ہے اور بگلا اب بھگت بن بیٹھا ہے۔ اذا کان الغراب دلیل قوم تو نتیجہ ظاہر ہے کہ فیھدیھم طریق الھالکین۔

آپ کو اتنا غرور کیوں ہو گیا ہے؟ میں نے اپنے گھر سے ایک خط جناب شاہ صاحب کو لکھا تھا اس کو تو شاہ صاحب نے یوں ہی بہانے بنا کر اور ایک طرف پتہ نہیں کیا کیا بکواسات لکھ کر واپس کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں نے آپ کے مطالبہ کے موافق دہلی یا شاید سہارنپور سے دوبارہ خط خانقاہ عاشقیہ بولٹن شریف کے پتہ سے لکھا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ اس کا جواب مجھے مدینہ منورہ کے پتہ سے دیا جائے، مگر آپ نے اپنی مخصوص مشغولیات اور معہود فضولیات کی وجہ سے اس کا اب تک جواب نہیں دیا۔ کم سے کم یہ تو اطلاع دینی چاہیئے تھی کہ خط پہنچا یا نہیں تاکہ میں دوبارہ لکھتا یا سہ بارہ، چہار بارہ بھی لکھتا۔

کیا اب اس کی ضرورت آپ کو محسوس ہو رہی ہے کہ میں اب کٹی جلی سنا کر آپ کی اصلاح کروں؟ اگر اس کی ضرورت ہو تو اس کا بھی اظہار فرما دیجئے۔ میری وجہ سے اگر کسی بگڑے ہوئے کی اصلاح ہو جائے تو مجھے ثواب ہی ہو گا۔ جواب جلد مطلوب ہے۔ یہ خط صوفی اقبال کی تصحیح کے بعد بھیج رہا ہوں اور انہوں نے بھی سلام لکھوایا ہے۔

فقط والسلام

۱۸ دسمبر ۷۶ء

حبیب اللہ چمپارنی

مدینہ طیبہ

تاریخ روانگی: ۵ جنوری ۷۸ء

۲۶ محرم ۹۸ھ

محب مکرم مولانا یوسف متالا صاحب دام مجدکم وزاد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ غالباً میں نے جو ایک مصرعہ برحاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت لکھا تھا اس سے متاثر ہو کر آپ نے گرامی نامہ اس حقیر کو تحریر فرمایا تھا اور اس میں بھی جناب نے مجھ سے تنقید کی فرمائش کر دی۔ میں کیا تحریر کروں۔

حبیب اللہ اب وہ حبیب اللہ نہیں رہا، وہ ساری شوخیاں جاتی رہیں، اب ہر وقت یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے ساتھ غیر مفتون اٹھائے، دنیا اور اہل دنیا سے طبیعت بالکل بھر گئی ہے، بلکہ اچاٹ ہو گئی ہے۔ اب میں بھی آپ کی طرح اسی کا متمنی ہوں کہ:

؎ رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم نفس کوئی نہ ہو اور ہم نوا کوئی نہ ہو
پڑیئے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار
اور جو مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

آپ سے بھی حسن خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے، ساری عمر معاصی میں گزری، اب ہاتھ خالی دیکھ کر کف افسوس مل رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی مراحم خسروانہ کا معاملہ فرمائے۔

پھر بھی چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔ عرض ہے کہ میں نے جناب کے اشعار کے اوزان دیکھے۔ مجھے تو کسی کا وزن درست نہیں نظر آیا۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جذبات کے اظہار میں اوزان کو نہیں دیکھا جاتا، عموماً متقدمین سے لے کر متاخرین تک صوفیاء کے اشعار جن کو علم اوزان اشعار سے دلچسپی نہیں مگر انہوں نے اشعار کہے ہیں، وہ عموماً جذبات کا اظہار ہی ہے۔ مگر بہت سے صوفیاء تو اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے ملا جامی وغیرہ کہ یہ لوگ تو ماشاء اللہ استاذ الشعراء ہیں۔

فقط والسلام

طالب دعا

حبیب اللہ

۵ جنوری ۸۷ء

مدینہ طیبہ

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب، زادت معالیکم و فضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

یاد دہانی کرانی ہے کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا آپ کے مدرسہ میں شروح طحاوی شریف مؤلفہ امام عینی کی تصویریں ہیں۔ جو ورقہ فیکس کے ذریعہ بھیجا گیا تھا وہ تو "قسم الرجال" کا تھا۔ اس کی تو ضرورت نہیں۔ باقی اگر "مبانی الاخبار" کی تصویر ہو یا "نخب الافکار" بخط العینی کے علاوہ نسخہ کا فوٹو ہو تو وہ ضرور ارسال فرمادیں۔ میرے پاس صرف "نخب الافکار" بخط العینی کی تصویر ہے، مگر شروع کے چند اوراق ناقص ہیں۔ دوسرا نسخہ میرے پاس نہیں ہے۔ اگر جلدی ہو جائے تو اس کی طباعت شروع کی جائے۔

دوسری بات یہ کہ فضائل درود شریف کے حساب کے سلسلہ میں رمزی سے آخری حساب مانگا تھا، تو اس میں آپ کے ذمہ دو ہزار آٹھ ڈالر بنتے ہیں۔ آج صوفی صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ مولانا یوسف صاحب سے بات ہوئی تھی، تو فرمایا تھا کہ آپ کو یاد دہانی کرادی جائے۔

میں تو شروع ماہِ صفر میں ان شاء اللہ تعالی معہد الخلیل کراچی کا سفر کروں گا۔ آپ اگر بھیجیں صوفی جی کے پاس ہی بھیج دیں۔ صوفی صاحب، نیز مناف (عبد الرحمن) مہندس بھی سلام فرما رہے ہیں۔

فقط والسلام

حبیب اللہ

صندوق ۲۰۲۲۹، المدینۃ المنورۃ

۱۵ محرم ۱۴۱۳ھ

از حبیب اللہ

بعد سلام مسنون،

آپ کے روز افزوں امراض سے بہت ہی فکر و قلق ہے، اللہ تعالیٰ ہی آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ میں تو سمجھ رہا تھا اس سال ملاقات ہو جائے گی مگر معلوم ہوا کہ اب تو پرواز بہت اونچی ہو رہی ہے۔ اب بجائے ہند کے افریقہ کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ دعاؤں کی بہ لجاجت درخواست ہے۔

میری باتوں سے ناراض نہ ہوں یہ مذاق محض ہے۔

از حبیب اللہ

بعد سلام مسنون،

میر الفافہ پہنچ گیا تھا اور اس کے بعد جناب کا۔۔۔ بھی پہنچ گیا تھا اور فوراً میں نے سوئٹر بذریعہ رجسٹری پارسل روانہ کر دیا تھا۔ رسید کا انتظار ہے۔ نجم الحسن نے اب تک ۸ بنڈل بھیج دیئے ہیں۔ آپ کے شاہد صاحب نے مہریں اب تک نہیں بنوائیں ہیں اور نہ بنوانے کی امید ہے۔ آخر آپ سب کو حبیب اللہ کیوں سمجھ لیتے ہیں۔

از حبیب اللہ

بعد سلام مسنون و درخواست دعا،

پرسوں گھر جانے والا تھا مگر صبح کو اذان سے پہلے ہلکا سا قلب کا دورہ پڑا اور بے ہوش ہو کر گر گیا۔ ہاتھ پیر میں چوٹ بھی آئی جس کی وجہ سے اس دن گھر جانا ملتوی کر دیا۔ اب آج شام کو ان شاء اللہ روانگی ہے۔ مولانا عبد الحفیظ صاحب کو بھی مطلع کر دیں اور دعا کی درخواست بھی کر دیں۔ فقط

از حبیب اللہ

بعد سلام مسنون و درخواست دعا،

قاصد سے معلوم ہوا کہ میرا تذکرہ آتا رہتا ہے مگر معلوم نہیں کس کس طرح۔ پھر بھی 'ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے... الخ'۔ میری اہلیہ آگئی ہے۔ تعویذ کے بارے میں پھر آپ نے ٹال دیا، امید ہے کہ رمضان میں مدینہ طیبہ ضرور تشریف آوری ہو گی۔

از حبیب اللہ

بعد سلام مسنون و درخواست دعا،

وہ کاپی ضرور لیتے آیئے گا یا مولوی زبیر الحسن کے ذریعہ بھیج دیجئے گا۔ ہمارے مولوی زبیر کو ایک مکا میری طرف سے مار کر میر اسلام اہتمام سے پہنچا دیجئے گا۔

٦١

حضرت مولانا ابراہیم پانڈور صاحب مد ظلہم

از محمد ابراہیم پانڈور

محترم ومکرم جناب مولانا یوسف صاحب مد ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، بخیر رہ کر خداوند قدوس سے آپ کی مع سب متعلقین کے خیریت نیک چاہتا ہوں۔ الحمد للہ، ہم جمعہ کو ۹:۴۵ کو کلکتہ بعافیت پہنچ گئے۔ لندن سے جہاز ایک گھنٹہ لیٹ نکلا تھا۔ یہاں پر بہت گرمی پڑ رہی ہے۔ سنیچر کو فون کیا تھا، مگر افسوس آواز نہ سن سکا۔ فون میں کچھ خرابی معلوم ہو رہی تھی۔ کل ڈاکٹر کو دکھلایا تھا، بہت ہی خوش ہے۔

ایک دوا بند کر دی اور پندرہ روز کے بعد چشمہ دینے کے لئے کہا ہے۔ جمعرات کو یہاں سے دیوبند جانے کا ارادہ ہے۔بقیہ حالات لائقِ شکر ہیں۔ اہل معارف و اساتذۂ کرام اور بچوں کو حضرت مفتی صاحب اور بندہ کی طرف سے سلام۔

فقط والسلام

۲۱/ ۲/ ۷۸ء

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم مکرم جناب حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، خیریت سے ہوں۔ آپ کی مع متعلقین خیریت نیک مطلوب۔ ایک ہفتہ پہلے حضرت اقدس کی صحت بہت خراب ہوگئی تھی، مگر اب الحمد للہ ٹھیک ہے۔ اسباق جو حضرت کے ذمہ تھے مکمل ہوگئے۔ لہٰذا اب بغرضِ علاج وآرام افریقہ کا سفر ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ ۳/ دسمبر کو لوساکا کا نظام ہے۔ زامبیا سے فارغ ہو کر پھر وطن جانا ہے۔ آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

سہارنپور میں سب خیریت ہے۔ مولانا یونس صاحب بھی یہاں تشریف لائے تھے۔ مولانا طلحہ صاحب سے ابھی ملاقات نہ ہو سکی۔ مولانا شاہد صاحب وغیرہ پاکستان تبلیغی اجتماع میں تشریف لے گئے ہیں۔ یہاں ملکی حالات اچھے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

فوٹو اسٹیٹ مشین کے متعلق معلوم کیا تو نئی تو بہت مہنگی ہے۔ ایک لاکھ سے زیادہ کی ہے۔ ایک استعمال شدہ ۷۰ ہزار میں تقریباً مل رہی ہے۔ حاجی منصور صاحب دہلی والے کے پاس اس کی معلومات ہیں۔

دارالعلوم کے لئے فتاویٰ ۱۰/ جلد اور حدود داختلاف بھیجی ہیں۔ امید کہ مل گئی ہوں گی۔ گھر میں اور مولانا جنید صاحب کو سلام۔ دعاؤں کی درخواست۔ اساتذہ اور طلبہ کو بھی سلام۔ حضرت کا سلام قبول ہو۔

فقط والسلام

ابراہیم غفرلہ

چھتہ مسجد، دیوبند

۱۴۰۶/۵/۴ھ

ابھی ابھی مولانا طلحہ صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ گردہ میں درد بتا رہے ہیں، باقی سب خیریت ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم ومکرم زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ، خیریت سے ہوں اور عافیت سے گھر پہنچ گئے ہوں۔

تعویذ ارسال ہے۔ اس تعویذ کو سات مٹھی اڑد سیاہ کے اوپر مٹی کی کوری ہانڈی میں رکھ کر بیمار پر سات بار سر سے پیر تک ہانڈی اتار کر اڑد کے آٹے سے بند کر کے ہلکی آگ پر رکھ دیں۔ اگر آسیب کا اثر ہے تو خون نکلے گا، اگر جادو ہے تو پانی نکلے گا۔ اگر بدن کا مرض ہے تو کچھ نہیں نکلے گا۔ اس خون وغیرہ ظاہر ہونے کے بعد وہ ہانڈی جنگل میں دفن کر دیں اور دوسرے تعویذ کو پہن لینا جس پر نمبر ۱ پشت پر لکھا ہے۔

مولانا صدیق صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ مولانا یونس صاحب بھی تشریف لے آئیں گے۔ ان کی کتابیں دے دی گئی ہیں، اللہ کا شکر۔ باقی حالات سب ٹھیک ہیں۔

حضرت مفتی صاحب کی صحت بھی اچھی ہے۔

متعلقین کو سلام، دعاؤں کی درخواست، حضرت کا سلام قبول ہو۔ موقع ہو اور یاد رہے تو صلوٰۃ وسلام پیش کر دینا۔ امید ہے کہ آپ کی صحت اچھی ہی ہو گی۔ مولانا محمد علی صاحب منیار بھی سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط والسلام

ابراہیم غفرلہ

۱۴۰۹/۸/۲۹ھ

باسمہ تعالی

محترم مکرم زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ، خیریت سے ہوں۔ حضرت اقدس کی صحت اچھی نہیں ہے۔ بیماری کے بعد کمزوری زیادہ ہو گئی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ کھانا بھی کم کھانے لگے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرت کی طرف سے اور احقر کی طرف سے نانا بننے پر مبارک باد۔ اللہ تعالی ان کو نیک صالحہ بنائے اور بھائی بہن سے بھی نوازے۔

آج مولانا ہاشم صاحب جو گواڑ کے لئے روانہ ہو گئے۔ کتاب کی تصحیح بھی مکمل ہو گئی اور طباعت کے لئے دہلی لے گئے۔

تمام متعلقین کو سلام۔ دعاؤں کی درخواست۔ حضرت کا سلام قبول ہو۔

فقط والسلام

ابراہیم غفرلہ

فتاوی جلد ۱۵ اور مکاتیب کا کام شروع کیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ جلدی چھپ جائے۔

٦٢

حضرت مولانا سید محمد سلمان صاحب مد ظلہم،
ناظم مظاہر علوم سہارنپور

باسمہ سبحانہ وتعالی

مکرم و محترم برادرم حضرت الحاج مولانا محمد یوسف متالا زاد مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ الحمد للہ بندہ مع جملہ اہل خانہ واہل مدرسہ بخیر ہے۔ حضرت مولانا طلحہ صاحب بھی مع جملہ اہل تعلق بخیر ہیں۔ تولد مولود سعید سلم اللہ تعالی کی خوشخبری پر احقر نے ٹیلفون کے ذریعہ مبارک باد دی تھی اب اس تحریر کے ذریعہ مکرر مبارک باد قبول فرمائیں اللہ تعالی اسکو اپنے والدین کے ظل عطوفت میں وسعت علم و عمل و رزق کے ساتھ عمر طبعی کو پہنچائے اور آپ کے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

گھر کی مستورات کو بھی ماشاء اللہ غیر معمولی مسرت اور خوشی ہوئی وہ بھی آپ کی اہلیہ کو بعد سلام مسنون مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ والدہ خدیجہ سے تو ماشاء اللہ سب کے مراسم قدیم ہیں اب دیکھیئے والدہ محمد سلمہ کو تعارف کے لیے آپ کب سفر کراتے ہیں ہم سب منتظر ہیں اور مخلصانہ دعوت پیش کرتے ہیں کافی عرصہ ہوگیا آپ کو آتے ہوئے اسلیے اب آپ سفر کا پروگرام ضرور بنائیں۔ اللہ تعالی آسانی فرمائے۔

مدرسہ کی جدید خرید کردہ اراضی میں تعمیر کا نقشہ تیار ہو کر میونسپلٹی سے سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہو۔ برسات کی وجہ سے ابھی ایک اور ماہ کام شروع نہیں ہو سکتا اس کے بعد انشاء اللہ تعالی تعمیر شروع ہو گی۔ تعمیر کے نقشہ اور تعارف کے لیے ایک مختصر تحریر شیخ محمود منیار نے اپنی ذاتی دلچسپی کے ساتھ سورت شہر میں تیار کرایا ہے نقشہ بنانے والے بھی سورت ہی کے ہیں۔ اس تحریر کی ایک کاپی آپ کے ملاحظ کے لیے ارسال ہے اردو، عربی، انگریزی تینوں زبانوں میں شیخ محمود صاحب نے تیار کرایا ہے عمومی تقسیم کے لیے نہیں بلکہ ذمہ دار حضرات کے دوروں کے موقع پر اہم اہل خیر حضرات کے لیے تیار ہوا ہے۔

گزشتہ ماہ شوری کا اجلاس تھا۔ تاکہ تعمیری کاروائی اور تعمیر کے تخمینہ کے متعلق غور وخوض ہو شیخ محمود صاحب کا اصرار ہے کہ اسطرح کا چندہ بار بار نہیں ہوتا اور عام حضرات کے سفر سے بھی مسئلہ جلد حل نہ ہو گا۔ حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کا ایک سفر دو تین ہفتہ کا ہو جائے تو کم وقت میں زیادہ کام انشاء اللہ ہو جائیگا۔ اس سلسلے میں لندن کی جملہ برکات جو آج تک مدرسہ کو ماشاء اللہ غیر معمولی طور پر حاصل ہو رہی ہیں وہ سب آپ ہی کے نامۂ اعمال میں ہے۔

اسلیے اس اہم سفر کے لیے اصل آپ کا منشاء معلوم کرنا ہے اور نیز یہ کہ مولانا طلحہ صاحب کا سفر آپ کی رائے میں ہونا چاہیئے یا نہیں اور اگر مصلحت کے مطابق ہے تو آپ کی وہاں موجودگی بلکہ سرپرستی کی بھی ضرورت ہو گی اس سلسلے میں آپ اپنی رائے سے ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالی جو خیر ہو اسکی صورت پیدا فرمائے۔ باقی الحمد للہ سب خیریت ہے دعاؤں کی درخواست ہے آپ کی ملاقات کو کئی سال ہو گئے ہیں اللہ تعالی باحسن وجوہ مقدر فرمائے۔ گھر کے تمام افراد سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

محمد سلمان

۲۵ / ربیع / ۲۰ ھ

۲۰؍جمادی الاولی ۱۴۲۴ھ

۲۱؍۷؍۲۰۰۳

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم ومحترم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ الحمدللہ مدرسہ میں خیریت ہے۔ حامل رقعہ محترم مولانا محمد کلیم صاحب ہمارے پڑوس مظفر نگر شہر کے مدرسہ محمودیہ سروٹ مظفر نگر کے صدر مدرس ہیں۔ یہ مدرسہ قدیم ہے اور ہمارے اکابر کا اس مدرسہ ہمیشہ قدیم تعلق رہا ہے۔ نظریاتی لحاظ سے بھی یہ حضرات دار العلوم اور مظاہر العلوم کے مراحل اور مسائل میں ہمیشہ ساتھ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے تعارف کے لیے چند سطور تحریر کرنے کے لیے فرمایا کہ آپ سے ملاقات اور دعاؤں کی قیمتی رہنمائی ان کو حاصل رہے۔ ان کے مدرسہ کے لیے ایک تصدیق نامہ علیحدہ سے تحریر کردیا ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ امید کہ مدرسہ میں سب خیریت ہوگی۔

عزیزم مولانا مفتی شبیر احمد صاحب سلمہ اور دیگر اساتذہ کرام سے سلام مسنون بشرط یاد و سہولت پہنچادیں۔

فقط

محمد سلمان

۶۳

حضرت مولانا ایوب بھیات رحمۃ اللہ علیہ

۲۰/ شوال/ ۱۴۰۸ھ

۸۸/۸/۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم محترم مولانا ایوب صاحب خطیب مسجد ریلوے سٹشن پریسٹن

بعد سلام مسنون!

آپ کے حالات سے مسرت ہے کہ یہ سب عنایت الٰہیہ کے نتائج ہیں۔ نیز آج کے خط میں آپ نے آپ ﷺ کو کبھی خود آپ ﷺ اور کبھی میری شکل میں بخاری شریف پڑھاتے ہوئے خواب میں دیکھنا تحریر فرمایا جو میرے لیے بھی موجب سعادت ہے، اللہ تبارک وتعالی ان توجہات عالیہ کی قدردانی کی بھی توفیق بخشے۔

نیز دوسرے خواب میں اللہ تعالی کی ذات سے بخشش دئے جانے کی بشارت بھی قابل صدرشک ہے، اللھم زد فزد۔ آپ کے متعلق بارہا خیال ہوا کہ آپ کو اجازت بیعت دوں مگر اپنی نااہلی کا تصور اس ارادہ وخیال کو عملی جامہ پہنانے سے مانع رہا۔

مگر سوچا کہ اپنی سیاہ کاری کی وجہ سے سلسلہ کے تسلسل کو کیوں روکا جائے، جب کہ اللہ تعالی

نے آپ کو نسبت سے نوازا ہے۔ اس لیے میں توکلاً علی اللہ مع الشرائط المعتبرہ عند المشائخ، آپ کو سلاسل اربع میں بیعت کی اجازت دیتا ہوں۔ ان سلاسل میں کوئی بیعت کی درخواست کرے تو ضرور بیعت فرمالیں اور قطب الاقطاب حضرت شیخ قدس سرہ کی تعلیمات جو حضرت شیخ قدس سرہ کی اپنی کتب اور حضرت کی کتب سوانح میں مذکور ہے، اس کے موافق سالکین کی تربیت فرمالیں۔

مگر ساتھ ہی اپنی نااہلیت کا ہمیشہ استحضار رکھیں، کبھی عجب و خود پسندی میں مبتلا نہ ہوں۔ شریعت کے بارے میں متعلقین دار العلوم سے پوچھ کر، مسائل میں حضرت گنگوہی قدس سرہ کے مسلک کا اتباع کریں۔ اللہ تعالی آپ کو اور مجھے استقامت و ترقیات سے نوازے۔

چوں کہ موت و حیات کا بھروسہ نہیں، اس لیے یہ سطور لکھ کر، ہمارے مخلص بھائی محمد انور صاحب کے سپرد کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر آپ کو پہنچادیں۔ مجھے بھی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

فقط والسلام

یوسف

۶۴

حضرت مولانا مفتی مقبول احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد! خدا کرے مزاج بعافیت ہوں۔

سولہ خوراک کشتۂ ذہب خود ساختہ مرسل ہے۔ چونکہ اس کی خوراک ایک چاول تھی جو کہ ہاتھ میں محسوس ہی نہ ہوتی تھی اور کھاتے وقت اس کے ضیاع کا اندیشہ تھا، میں نے اجتہاداً اس کے ساتھ دو چاول کشتۂ مرجان شامل کر دیا۔ ان شاء اللہ، اسے سنبھالنا اور استعمال کرنا سہل ہو گا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ اس کا بدرقہ خمیرہ گاؤزباں عنبری بہتر رہے گا۔ اگر میسر نہ ہو تو بالائی میں رکھ کر استعمال مفید رہے گا۔

اگر مفید ثابت ہو اتو ان شاء اللہ اتنا اور بھی بلکہ مزید در مزید بھی پیش کیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ راس لائے اور عافیت کے ساتھ اپنی امان میں رکھ کر دینِ متین کی خدمت کا بیش از بیش موقع نصیب فرمائے۔ آمین۔

محتاج دعا

مقبول احمد، جامع مسجد گلاسگو

۲۲/ شوال المکرم ۱۴۱۱ھ

۶۵

حضرت مولانا یوسف پانڈور صاحب مدظلہم،
جنوبی افریقہ

بسم اللہ

محترم المقام حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، ہم سب اللہ تعالی کے فضل وکرم اور آپ کی نیک دعاؤں سے مع الخیر ہیں۔ امید ہے کہ آپ مع اہل خانہ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے مع الخیر ہوں گے۔ نیز خیر وعافیت، تندرستی و صحت کا خواہاں ہوں۔

آپ کے بھائی محترم عزیز مولوی عبد الرحیم صاحب زید مجدہ چیپاٹا سے تشریف لائے تھے۔ اعتکاف میں ساتھ تھے۔ امید تھی کہ آپ بھی تشریف لاتے۔ خیر، پھر بھی آپ کا انتظار رہے گا۔

احقر کی طرف سے یہ سفارش نامہ ہے ان چند طلبہ کے لئے جن کو آنجناب نے حضرت مدظلہ کے پاس اصلاح کے لئے بھیجا تھا۔ ہم نے ان کو روک رکھا ہے حضرت کی وجہ سے اور اجتماع کی وجہ سے، تاکہ ان کو نفع ہو جائے۔ حضرت مدظلہ کے پاس ہی رہتے ہیں۔ آپ ان سے بازپرس نہ فرمائیں۔

اجتماع ۱۷ اپریل ۹۲ء سے شروع ہو کر ۲۰ اپریل ۹۲ء کو ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ سب حضرت کے ارد گرد رہتے ہیں، خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ حضرت کی توجہ ان سب پر لگی ہوئی ہے۔ شاید یہ توجہ کام میں آ جائے۔ بس ان سب کے درجات میں ترقی کی درخواست کرتا ہوں۔

اہلیہ محترمہ مد ظلہا، مولوی شبیر جو گواڑی اور دوسرے پرسانِ احوال کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ اس طرف سے بھائی محمود، بھائی احمد، بھائی یعقوب، بھائی مولوی سلیمان، بھائی مولوی موسی، بھائی مولوی ابراہیم اور حضرت مد ظلہ کی طرف سے سلام اور دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

احقر یوسف اسماعیل پانڈور غفرلہ

۱۳ / شوال المکرم ۱۴۱۲ھ

۱۷ اپریل ۹۲ھ

بروز جمعہ

٦٦

حضرت مولانا محمد علی منیار صاحب مد ظلہم

باسمہ تعالیٰ

محترم مکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم العالیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ الحمد اللہ امسال حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے تشریف فرما ہونے سے عید کی مسرت دوبالا بلکہ گوناگوں ہوگئ۔ اللہ پاک ان کے فیوض سے بھرپور حصہ نصیب فرمائیں۔

آپ کا پیغام ڈاکٹر صاحب کے فیکس کی معرفت پہونچا۔ حضرت کو سنادیا۔ جواباً حضرت نے بھی سلام فرمایا ہے ،دعا کی گزارش کی ہے۔ حضرت کی صحت بھی الحمد اللہ بہت بہتر ہے۔ خواب کے متعلق فرمایا کہ موت توبر حق ہے، آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں۔ ہر ایک کو جانا ہی ہے۔ سفید چادر بھی مسنون ہے۔ حضرت شقران رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد مبارک میں سفید چادر بچھائی تھی۔

حضرت مفتی صاحب آئندہ ہفتہ گجرات سے کلکتہ تشریف لے جائیں گے۔ دو ہفتہ بعد وہاں سے دہلی اور بسلسلۂ علاج دہلی میں ہڈیوں کے ہسپتال میں ایک ہفتہ قیام رہے گا، پھر دیوبند واپسی ہوگی۔

دیوبند میں رسم المفتی پڑھائیں گے۔اس کے بعد براہ حجاز یا براہِ راست ساؤتھ افریقہ کا سفر ہو گا، ان شاء اللہ تعالیٰ! مولانا ابراہیم پانڈور صاحب بھی سلام لکھوا رہے ہیں۔

بندہ کے حال بد کے لئے بھی دعا و توجہ کی درخواست ہے۔

ناکارہ

محمد علی منیار

۲۶/۵/۱۹۹۴ء

٦٧

حضرت مولانا محمد انوار عالم صاحب مدظلہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یکم اگست ۹۵ء
۴/۳/۱۴۱۶ھ

مخدوم و مکرم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم و حبکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!
۲۹/۸/۹۴ء کا تحریر کردہ رجسٹری گرامی نامہ ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ اس کا جواب ۲۸/۱۱/۹۴ء کو بھیجا گیا تھا، ملا ہو گا۔ اس کے بعد کچھ حالات ایسے پیش آ گئے کہ بیرونِ ممالک کی ڈاک کا سلسلہ منقطع رہا۔ پھر رمضان المبارک کی مشغولی اور ہمارے علاقہ کی اہم فصل اگھنی دھان کی وصول یابی، اس کے بعد بقر عید کے موقع سے قربانی کی کھالوں کی فراہمی، اس کے علاوہ تعلیمی سال کے اختتام اور افتتاح کی وجہ سے دوسرا عریضہ نہیں لکھ سکا۔ اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ امید کہ دامنِ عفو میں جگہ دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔
۵/جولائی ۱۹۹۵ء کو سہارنپور حاضری ہوئی تھی۔ حضرت مولانا طلحہ صاحب دامت برکاتہم

دارالعلوم بہادر گنج اور جامع مسجد زکریا کے احوال دریافت فرماتے ہوئے کہنے لگے کہ باہر ملکوں سے بھی رابطہ قائم کئے ہو یا نہیں؟ کہاں کہاں خطوط لکھے گئے؟ بندہ نے آنجناب کے بارے میں عرض کیا اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے بلایا ہے۔ اس پر حضرت مولانا طلحہ صاحب نے فرمایا کہ میری طرف سے مولانا یوسف صاحب کو لکھ دینا کہ کسی ایک دو صاحبِ خیر کو تیار کر دیں جو جامع مسجد زکریا، دارالعلوم بہادر گنج کی تعمیر کا بوجھ اٹھالیں۔ یہ تو بغیر جائے بھی ہو سکتا ہے۔ یہ حضرت مولانا مد ظلہ کے کہنے کا مفہوم ہے۔

اب اس بندہ نے ارادہ کر لیا ہے لندن کے سفر کا۔ حضرت والا کی اجازت کا انتظار ہے۔ ویزا کے لئے پاسپورٹ کا فوٹو دوسری ڈاک سے بھیجا جا رہا ہے۔ خدا کرے آپ تک بحفاظت پہنچ جائے۔ دارالعلوم بہادر گنج میں خیریت ہے۔ حضرت مولانا امام صاحب خیریت سے ہیں۔ حضرت اقدس مولانا منور حسین صاحب نوراللہ مرقدہ کے صاحبزادگان عزیزان قاری سالم اور مولوی سلمان سلمہم مع گھر والوں کے بخیر وعافیت ہیں۔ سب لوگ سلام مسنون کہتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ہمارے گھر والے بھی سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست۔

دارالعلوم بہادر گنج کا سالِ رواں کا بجٹ تیرہ لاکھ کا ہے اور جامع مسجد زکریا کی تعمیر پر اس کی تکمیل کے لئے پچاس لاکھ کا تخمینہ ہے۔ دعا فرمائیں اللہ پاک اپنے خزانۂ غیب سے اس کو پورا فرماوے۔ آمین۔ حضرت والا سے درخواست ہے کہ اس کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ احسانِ عظیم ہو گا۔ ہم بھی آپ کے لئے دعا گو ہیں۔

فقط والسلام

محمد انوار عالم، عفی عنہ

۶۸

حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب مدظلہم

محترم المقام حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ دو تین مرتبہ فون سے بات کرنے کی کوشش کی مگر نہ ہو سکی اس لیے اب فیکس کر رہا ہوں۔ مولانا الیاس صاحب نے بتایا کہ حضرت کے گھر میں نئے مہمان ورود مسعود ہوا ہے اللہ تعالی مبارک کرے عافیت کے ساتھ عمر دراز فرمائے۔ علم دین کے تمام مراحل سے گزارے اللہ تعالی اسے سرفرازی عطا فرمائے۔

جناب بیگ صاحب پھر دوبارہ پہونچنے والے ہیں۔ مدرسہ مسجد دونوں کے لیے حضرت والا سے گزارش ہے کہ حتی الامکان توجہ فرمائیں اور ہر ممکن رہنمائی سے نوازیں۔

غالبا آج کل آپ سے ملاوات کرنے والے ہیں۔

دعوات صالح کا محتاج
احقر عبدالجلیل
خادم الحدیث، مدرسہ تعلیم الدین
۲۰/جون/۱۹۹۹ء

۶۹

حضرت مولانا ذکی الدین صاحب مدظلہم

۴؍جولائی؍۱۹۹۹ء

محترم ومکرم شیخ بری برطانیہ حضرت متالا صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت تام ہوں گے۔ صاحبزادہ سعادت مند کی آمد سے مسرت ہوئی مولانا محمد دیدات صاحب کے ذریعہ یہ مژدۂ فرحت وسرور معلوم ہوا۔
ان چھوٹے شیخ برطانیہ کی طرف سے طواف کرکے ملتزم اور میزاب رحمت پر جاکر خوب دعائیں کیں اللہ تبارک و تعالیٰ سعادت دارین سے نوازے و ہدایت و توفیق و رزق وسیع کے ساتھ بعافیت تام عمر طویل عطا فرمائے اور علماء وفقہاء وصلحاء کا سردار بنائے آمین ثم آمین۔ نیز سب کی طرف سے مبارک بادی مٹھائی کے مطالبہ کے ساتھ قبول فرمائیں۔
مدینہ منورہ حاضری ہوئی تھی آپ اور مفتی شبیر صاحب اور حضرت دیدات صاحب وغیرہم اور تمام طلبہ واساتذہ ومتعلقین دار العلوم بری کی طرف سے صلوۃ وسلام عرض کردیا تھا سب بچے اور گھر والے بھی مبارک بادی پیش کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں سب سے سلام کہہ دیں۔
فقط والسلام
ذکی الدین

۷۰

حضرت مولانا قاری رضوان نسیم صاحب دامت برکاتہم

مکرم و محترم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب حفظہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں الحمدللہ خیریت ہے، خدا کرے وہاں بھی سب عافیت ہو۔ یہ مژدہ سن کر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صاحب زادہ عنایت فرمایا ہے بہت مسرت ہوئی۔
اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے، سعید و صالح بنائے، اور اپنے والدین کے سایۂ عاطفت میں پروان چڑھائے۔
دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

فقط طالبِ دعاء
رضوان نسیم
مظاہر العلوم، سہارنپور
۲۵/۳/۲۰ھ

نوٹ: میری اور میری اہلیہ کی صحت اور دونوں کے ادائیگیٔ حج کے لیے خصوصی دعاء فرمائیں۔ اللہ تعالی غیب سے انتظام فرما کر وہاں کی حاضری کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

۱۷

راقم کے خسرِ محترم،
حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مد ظلہم العالی

حفظ الرحمن، بلیک برن

محترم المقام حضرت اقدس دامت برکاتہم

سلام مسنون،

عرض اینکہ الحمد للہ یہاں سب بخیریت ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی، خالہ بھی، نیز محمد وغیرہ بخیریت ہوں گے۔ اللہ رب العزت آپ کا سایہ ہم پر تادیر قائم ودائم رکھے۔ آمین۔

یہاں پر محمد بالکل خیریت سے ہیں۔ چیخنا چلانا بھی شروع ہے۔ اگر وہ بیٹھا ہوا ہو اور کوئی اس کے سامنے ہو تو بڑی آوازیں کرتا ہے کہ مجھے اٹھاؤ۔ ان شاء اللہ آپ کے آنے تک بیٹھنا بھی شروع کرے گا۔ عائشہ بھی بخیریت ہے۔ سلمٰی زبیر بھی ۲ ہفتے سے یہیں ہیں۔ ان دونوں کے لئے بھی خصوصی دعاؤں میں یاد فرمایئے گا۔ ہم لوگ ان شاء اللہ آئندہ سنیچر اتوار لیسٹر جانے والے ہیں۔ مولانا طلحہ صاحب کے والد صاحب نے فون کیا تھا۔ ان کا اصرار تھا کہ رمضان المبارک سے پہلے یہاں ضرور تشریف لایئے۔ لہذا آئندہ ہفتہ کا وعدہ کیا ہے۔ وہیں سے آگے لندن ماموں جان کی بھی عیادت کے لئے جانے کا ارادہ ہے وغیرہ۔

دیگر دار العلوم میں یہاں امتحانات چل رہے ہیں۔ آج امتحانات کا تیسرا روز ہے۔ آئندہ ہفتہ ان شاء اللہ ختم ہوں گے۔ تمام اساتذہ آپ کو وقتاً فوقتاً سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔

مرکز العلوم میں بھی اساتذہ وطلبہ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ حالات بھی سازگار وخوشگوار ہوتے

جارہے ہیں۔ گورے بچوں کی شرارتیں بھی الحمد للہ کالعدم ہوگئی ہیں۔ اطراف کی دیوار کا کام جاری ہے۔ ان شاء اللہ اس دیوار کے بلند کرنے سے بھی سدِ باب ہو جائے گا۔ وضوخانہ وغیرہ کا کام قریب الختم ہے۔ مفتی صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب سے یوں مشورہ کر رہے تھے کہ مفتی صاحب مرکز العلوم میں تراویح پڑھالیں اور بعد تراویح مولانا محمود چاندیا صاحب کی تفسیر یا درسِ قرآن کے نام سے ایک مجلس ہو جایا کرے، تو ان شاء اللہ بلیک برن کے نوجوانوں میں خصوصاً بڑا افائدہ ہوگا۔ لیکن یہ سب کچھ آنجناب کی رائے پر منحصر ہے۔

دیگر آج خدیجہ آپا، مولانا جنید صاحب بچوں کے ساتھ کھانے پر مدعو تھے۔ گزشتہ ہفتہ بھی خدیجہ آپا محمد کو دیکھنے آئی تھیں۔ الحمد للہ وہاں بھی سب بخیریت ہے۔

باقی تمام احوال قابلِ شکر ہیں۔ خورشید، عائشہ سلمی اسماء صفیہ محمد اسامہ نیز مولانا زبیر صاحب، صہیب وغیرہ آپ کو بہت بہت سلام عرض کر رہے ہیں اور دعاؤں کی گزارش کر رہے ہیں۔ صہیب کے بھی امتحانات جاری ہیں۔ اس کے لئے بھی خصوصی دعا فرمایئے گا۔

عبد السلام اختری آپا کے یہاں بھی سب بخیریت ہیں۔ عبد السلام کے والد صاحب ۳ روز قبل کافی بیمار تھے۔ ہسپتال میں ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمایئے گا۔

درِ اقدس علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام پر حاضری میں ہم سبھوں کی طرف سے سلام عرض فرمایئے گا۔

؎اے کاش کہ وہ دن آ جائے، سامانِ حضوری ہو جائے
ایک عاصیٔ بے کس میں بھی سہی، لاکھوں کو بلایا جاتا ہے

فقط والسلام علیکم وعلی من لدیکم
دعاؤں کا طالب
حفظ الرحمن غفرلہ

۷۲

حضرت مولانا ابو الحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ

المخدوم المکرم قبلہ حضرت اقدس مولانا فیوضکم العالیۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔
مدتہائے دراز کے بعد یہ عریضہ خدمت گرامی میں ارسال کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ خدا کرے کہ سابقہ خطوط کی طرح اس کا حشر نہ ہو اور یہ قدم بوس ہو ہی جائے۔
حضرت والا کا آخری گرامی نامہ مجھے حرب رمضان ۷۳ء سے چند روز قبل ہی ملا تھا، جس کے ساتھ حضرت والا کا وہ سفارشی خط تھا، جو مطوع صاحب کویتی کے نام تحریر فرمایا گیا تھا۔ اس کا جواب میں نے فوراً ہی حضرت کو لکھا تھا جو ندوہ کے پتہ پر تھا، مگر آٹھ ماہ کے بعد اس مہر کے ساتھ واپس ہوا کہ "پتہ بہتر تحریر نہ ہونے کی بناء پر واپس"، حالانکہ حضرت والا تشریف آوری پر اردو انگریزی دونوں پتے دیکھ کر تعجب کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ سنسر بورڈ نے شک کی بناء پر روک لیا اور یہ وجہ گھڑلی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ڈاک پر خصوصی نظرِ شفقت ہے۔
اس لئے کہ اس کے بعد توجح کے موقع پر مدینہ منورہ میں مختصر زیارت وملاقات ہوئی اور پھر میں او جز کے سلسلہ میں بیروت اور قاہرہ گیا، جہاں سے رمضان میں واپسی ہو گئی۔ سال بھر قیمت کی ادائیگی کا کام میری غیر موجودگی کی بنا پر رک گیا اور کام وہیں تھا جہاں میں چھوڑ کر گیا

تھا۔ واپسی کے بعد پھر تحریک شروع کی۔ مختصراً یہ کہ بحمد اللہ، اب تک ۷۵ ہزار پاؤنڈ ہم ادا کر چکے اور عمارت چھ ماہ سے ہمارے قبضہ میں ہے۔ مرمت جاری ہے۔ ضرورت کے درجہ کی فی الحال مرمت ہو چکی ہے، مگر خیال یہ ہے کہ ایک دفعہ قیمت کی مکمل ادائیگی کے بعد تعلیم شروع ہو۔ اس لئے کہ تعلیمی افتتاح کے بعد پھر اخراجات بہت بڑھ جاویں گے، تو دونوں جانب نگاہ رکھنا اور موقع پر بقیہ قیمت اور اخراجات مدرسہ کی رقوم فراہم کرنا مشکل ہو گا۔ اس کے پیش نظر افتتاح میں بھی تاخیر کر دی۔

قاہرہ سے واپسی کے بعد عمارت پر قبضہ اور مرمت وغیرہ ہر موقع پر عریضہ میں حضرت کو لکھتا رہا۔ تقریباً تین عریضے لکھے۔ تیسرا آخری عریضہ تو مولانا معین اللہ صاحب کے نام لکھا تھا، جس میں ایک صاحب، جو بڑی عمر کے ہیں، ان کی ندوہ میں داخلہ کی خواہش کے سلسلہ میں تحریر تھا۔ اس میں بھی دارالعلوم کے احوال درج تھے، مگر وہ بھی نہ پہنچا۔

خیر، پچھلے ماہ اپریل میں یہ سیاہ کار ایک نہایت امر مہم کے سلسلہ میں دو تین ہفتہ کے لئے مدینہ منورہ حضرت شیخ مد ظلہم العالی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تھا، جس امر کی طرف حضرت شیخ دامت برکاتہم نے آپ کے نام خط میں اس مصرعہ سے اشارہ تحریر فرمایا تھا:

ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

ملاقات پر یہ عاجز بھی ان شاء اللہ اس کی تفصیل عرض کرے گا۔ خدا کرے کہ اس سمر میں حضرت والا کی تشریف آوری کے اسباب مکمل ہو جاویں۔ ہر شہر میں لوگ بڑے ہی مشتاق ومنتظر ہیں کہ کب افتتاح ہو گا؟ کب حضرت مولانا مد ظلہ کی تشریف آوری ہو گی؟

بقیہ قیمت کی رقم کی فراہمی کی کوششیں جاری ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز، مہینہ بھر میں کہیں نہ کہیں سے خوش خبری ملنے کی امید ہے۔ خصوصاً سعودی سفارت خانہ میں ڈھائی سال سے کام

جاری ہے۔ انہوں نے درخواست ریاض بھیجی تھی، وہاں سے دو تین دفعہ مختلف نوعیت کے سوالات آتے رہے، جس کے لئے انہوں نے وہاں بلاکر تفصیل پوچھی۔ ہم نے اس کے متعلقہ مستندات پیش کئے۔ اس طرح اب کام مکمل ہو چکا ہے۔ پچھلے ہفتہ انہوں نے بلایا تھا اور چند سوالات اور اب کتنی رقم کی ضرورت ہے، اس طرح کے کچھ سوالات تھے، جس کے کاغذات ہم نے پیش کر دئے۔ انہوں نے امید دلائی ہے کہ چند ہفتوں میں وہاں سے عطیہ کا عدد آجائے گا تو ہم فوراً فون سے اطلاع دیں گے۔ اب ان حالات میں اندازیہ ہے کہ جولائی کی آخر میں افتتاح مناسب رہے گا، اس لئے کہ اغسطس سے یہاں اسکول کا بھی نیا سال شروع ہوتا ہے۔

خدا کرے یہ عریضہ حضرت کو پہنچ جاوے تو ان دنوں حضرت والا کی تشریف آوری ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ان دنوں میں مشکل ہے، تو پھر حضرت کے لئے کون سا وقت مناسب ہے، ارشاد فرماویں۔

فقط والسلام

احقر یوسف متالا، یوکے

باسمہ تعالیٰ

محب مکرم زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا۔ آپ حضرات کے حسن ظن اور محبت سے قلب کو بڑی راحت اور تسکین ہوئی۔ آپ نے جس محبت اور خصوصیت کے ساتھ خط لکھا ہے، اور خدمت اور نفع کی جو امید دلائی ہے، اس کا حق اور تقاضا تو یہ ہے کہ میں وہاں ضرور حاضر ہوں۔ لیکن اپنی صحت اور خاص طور پر آنکھ کی اس تکلیف کی وجہ سے جس کی بناء پر مجھے ڈیڑھ مہینہ ہسپتال میں رہنا پڑا، اس کو دیکھتے ہوئے طویل سفر کی بالکل ہمت نہیں۔ مختصر سا سفر کرتا ہوں تو اثر پڑ جاتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ آپ یا تو تبلیغی جماعت سے رابطہ پیدا کریں یا راندیر اور ڈابھیل کے علماء کو تکلیف دیں، جو آپ کے قریب ہیں اور جلدی جلدی خبر لے سکتے ہیں۔ میں اگر ایک مرتبہ حاضر بھی ہو گیا، تو پھر بہت عرصہ تک حاضر نہیں ہو سکوں گا۔ اور جو کچھ اثرات بھی ہوں تو رفتہ رفتہ مضمحل ہو جائیں گے۔

اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری صحت اور ہمت میں قوت عطا فرمائے اور میں آپ مخلصین کی فرمائشوں اور خواہشوں کو پورا کر سکوں۔

فقط والسلام

مخلص ابوالحسن علی

۲۱ نومبر، ۶۵ء

باسمہ تعالیٰ

لکھنؤ

۱۵/ شعبان ۱۳۹۳ھ

محب عزیز و مکرم مولانا یوسف صاحب زید لطفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع احباب و رفقاء بخیریت ہوں گے۔ آپ کا ۲۹/ اگست ۱۹۷۳ء کا عنایت نامہ اس وقت سامنے ہے۔ آپ کو میرے طویل سفر کا علم ہو گا۔ میں ۲۵/ اگست کو لکھنؤ واپس پہونچا، اور یہاں آتے ہی اتنا مشغول ہو گیا کہ کئی روز بمشکل اس ڈاک کا جواب دے سکا جو میری غیر حاضری میں جمع ہو گئی تھی۔ پہونچنے کے کچھ عرصہ بعد آپ کا خط ملا۔ آپ کے یاد کرنے سے بہت خوشی ہوئی۔ میں آپ کی محبت اور تعلق خاطر کو اپنے لئے باعثِ سعادت اور عنایت الٰہی کی ایک علامت سمجھتا ہوں۔ سوریا میں وہی واقعہ پیش آیا جس کا آپ نے ذکر کیا۔ حضرت شیخ اس واقعہ سے بہت متاثر ہوئے اور اکثر جگہ اس کی اطلاع حضرت ہی کے گرامی ناموں سے ہوئی۔

مدرسہ کی عمارت، اجازت کے حصول اور اس پر قبضہ کے سلسلہ میں آپ نے جو واقعات لکھے ہیں ان سے آگاہی ہوئی اور مسرت۔ امید ہے کہ اس وقت تک کنجی بھی مل گئی ہو گی۔ حضرت شیخ کو آپ کے اس منصوبہ سے بہت ہی دلچسپی اور تعلق خاطر ہے۔ مجھ سے زبانی بھی آپ کی دعوت کا ذکر کیا تھا۔ میں اس عظیم کام میں انگلی کٹا کر یا انگلی لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کو اپنے لئے حصول سعادت کا بہترین موقعہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے ممالک عربیہ میں خاص طور پر تازہ دورہ کے موقع پر عیسائیت کے نفوذ، ہمارے خالص اندرونی

معاملات میں پوپ اور ویٹی کان کی کھلی مداخلت اور ان تمام ممالک کو دوبارہ واپس لینے کی ﴿جو صحابہ ٔ کرام نے اپنا قیمتی خون بہا کر اسلام کے قلم رو میں داخل کرنے کے لئے اور جو کبھی بازنطینی عیسائی سلطنت کے قبضے میں تھے﴾ کھلی سازش دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا کہ اس کا جواب اور علاج صرف یہ ہے کہ دیارِ یورپ میں اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اسلامی زندگی کا نمونہ دکھانے کی کوشش کی جائے اور مدافعت کی پالیسی کے بجائے اقدامی سیاست پر عمل کیا جائے۔ اس لئے میں آپ کے دارالعلوم کو صرف ایک مدرسہ کی حیثیت سے نہیں دیکھتا ہوں، بلکہ اشاعت اسلام کا ایک مرکز سمجھتا ہوں اور اس کے لئے میرے ذہن میں بہت سی تجاویز ہیں۔

اسی بنا پر اس سعادت میں برائے نام حصہ لینے کو بھی میں بڑی خوش قسمتی کی بات سمجھتا ہوں۔ میں نے حضرت شیخ سے اس امکان کا بھی اظہار کر دیا تھا کہ اگر ان کا ارشاد ہو تو میں اس سفر کے دوران میں بیروت یا کسی اور مقام سے انگلستان کا ایک سفر کر لوں اور بولٹن حاضر ہو جاؤں۔ اس میں آدھا سفر بچ جائے گا اور مجھے ہندوستان سے بالاستقلال سفر کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے گی۔ لیکن شیخ نے غالباً اس خیال سے کہ میرا سفر طویل ہو گیا ہے اور مجھے زحمت ہو گی فرمایا کہ اتنی جلدی نہیں، تم ہندوستان ٹھہر کر جا سکتے ہو۔

اب میرے لئے دشواری یہ ہے کہ رمضان مبارک بالکل سر پر آگئے، اس سے پہلے سفر کا کوئی امکان نہیں رہا۔ وسط ذی قعدہ سے رابطہ کا جلسہ ہے۔ میرے لئے سہولت تھی کہ میں انگلستان کا سفر حجاز کے سفر سے ملا لیتا، اور پہلے آپ کے یہاں آجاتا، پھر مکہ معظمہ حاضر ہوتا یا رابطہ سے فراغت کر کے آپ کے یہاں سے ہوتا ہوا ہندوستان پہونچتا۔ لیکن دشواری یہ ہے کہ میں رابطہ کے جلسہ کے لئے ذی قعدہ سے پہلے یہاں سے نکل نہیں سکتا اور ذی قعدہ کا مہینہ دسمبر کا مہینہ ہو گا، جس میں سردی تیز ہو جاتی ہے، اور میرے جیسے آدمی کے لئے اس کا برداشت کرنا مشکل ہے۔

شوال میں ہمارے یہاں دارالعلوم کھلتا ہے۔ اس کے ابتدائی انتظامات کے لئے میرا یہاں

رہنا ضروری ہے۔ اور دوسرے کام بھی ہیں جن کے لئے مجھے شوال کا پورا مہینہ یہیں گزارنا پڑے گا۔ آپ کے لئے محض رسمی افتتاح کی خاطر اتنا انتظار مناسب بھی نہیں، اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ آپ کام شروع کر دیں، مجھے جب موقعہ ملے گا حاضر ہو جاؤں گا، اور اپنے ناچیز مشورے اور تخیل عرض کر دوں گا ورنہ یہاں سے لکھ کر بھیج دوں گا۔ البتہ کویت کے لئے جو خطوط مطلوب ہیں، وہ میں تیار کر رہا ہوں۔ مضمون ایک ہی ہو گا، نام اور پتے علیحدہ لکھ دوں گا۔ مضمون ان شاء اللہ، موثر اور طاقت ور ہو گا۔ ان شاء اللہ، رمضان شروع ہونے تک آپ کو پہنچ جائے گا۔

والسلام

دعا گو

ابوالحسن علی

۱۴/ ستمبر ۷۳ء

محب گرامی

زید لطفہ

۲۷/۷/۷۶ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنایت نامہ مل گیا تھا، لیکن میں نقرس کی تکلیف میں مبتلا تھا۔ اس کے پڑھنے کی نوبت سہارنپور سے واپسی پر آئی۔ مجھے خود دار العلوم بولٹن میں آپ کی غیر موجودگی شدت سے محسوس ہوئی۔ میں آپ ہی کو حاصل مدعا و سفر کا محرک سمجھتا تھا۔ مولانا ہاشم صاحب نے آپ کی پوری نیابت کی لیکن آپ برابر یاد آتے رہے۔

خدا کرے پھر کبھی آپ کی موجودگی میں حاضری ہو۔ جگہ بہت پسند آئی۔ وہ اس قابل ہے کہ چند دن سکون کے ساتھ وہاں گزارے جائیں کہ کچھ لکھنے پڑھنے کا کام ہو۔ کنتھاریہ آنے کی خبر صحیح نہیں ہے۔ اگر وہاں جانا ہوتا تو آپ کے یہاں ضرور حاضری ہوتی۔

اب ان شاء اللہ رمضان المبارک میں سہارنپور میں آپ سے ملاقات ہوگی۔ اس وقت خط کی رسید ﴿ناقص﴾۔

۱۱/۷/۱۴۱۲ھ

محب گرامی حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب زادہ اللہ توفیقاً وصحۃً وقوۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ۱۹/دسمبر کو عزیز مولوی اکرم ندوی نے آپ کا بھیجا ہوا ''خلعت'' اور عنایت نامہ حوالہ کیا، ہمارے لیے وہ تحفہ بھی ہے اور تبرک بھی، میں انشاء اللہ اس کو استعمال کروں گا۔
ہم نے اسلامک سنٹر آکسفورڈ اور اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر کی تقریریں کیسٹ سے نقل کرالی تھیں اور وہ انشاء اللہ چھپیں گی۔ بری کے دار العلوم کی تقریر بھی اہم تھی، چاہتے تھے کہ وہ بھی مل جائے۔ آپ کے خط سے مژدہ ملا کہ وہ انگریزی میں تیار ہوگئی ہے، اس کا اشتیاق رہے گا۔
آپ کی صحت کے بارے میں تردد تھا، اللہ تعالی آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ خدا کرے حرمین شریفین میں ملاقات ہو جائے، ہم تو شاید جنوری کے آخری عشرہ میں جائیں ہندوستان آئیں تو لکھنؤ ضرور تشریف لائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ علمائے گجرات کے بارے میں حالات جمع کرنا چاہتے ہیں۔ آپ والد صاحب مرحوم کی یاد ایام (تاریخ گجرات) اور ''نزہۃ الخواطر'' (۸-۱) مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد ضرور دیکھیں اس میں بڑا مواد ہے۔ اللہ تعالی آپ کو تادیر خدمت وارشاد کے لیے سلامت رکھیں۔ آپ کے لیے انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا، آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام
دعا گو وطالب دعا
ابوالحسن علی ندوی
۱۹/دسمبر/۹۱ء

۱۹۹۶/۵/۳۰

مکرمی و محترمی جناب مولانا یوسف متالا صاحب زادہ اللہ توفیقا و قبولا
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہو گا۔ عرصہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اگر توفیقِ خداوندی شامل رہی اور صحت نے ساتھ دیا تو امید ہے کہ انشاءاللہ اگست کی شروع تاریخوں میں لندن آنا ہو گا۔ خدا کرے ملاقات کا بھی شرف و سرور حاصل ہو۔

یہ عریضہ اس ضرورت سے لکھا جارہا ہے کہ یہاں بمبئی میں (جہاں ہم کچھ آرام اور کام کے لئے آئے ہوئے ہیں) عزیزم مکرم شفیق صاحب سے ملاقات ہوئی جو ہمارے شیخ و مرشد حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائے پوریؒ کے پوتے ہوتے ہیں۔ یہ عرصہ سے بیمار ہیں، مگر دہ بدلا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں وہ معائنہ و مشورہ کے لئے بمبئی آئے ہوئے ہیں اور لندن بھی جانا چاہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم کو بار بار انگلینڈ کا ویزا ملنا مشکل ہے، جب تک کہ وہاں کسی مسجد کی امامت یا کسی کام پر تقرر نہ ہو جائے۔ یہ تقرر نام کا ہو گا۔ صرف سفر کی سہولت کے لئے اس سے کام لیا جائے گا۔ ہم نے غور کیا تو آپ کے سوا کوئی ایسا تعلق والا نہیں سمجھ میں آیا جس کو بے تکلف لکھا جا سکے۔ ویسے ان کے اطمینان کے لئے ہم ایک دو واقفوں کے نام اور لکھ دیتے ہیں۔ پوری بات ان سے معلوم ہو گی۔ امید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ان کی مدد کریں گے۔

والسلام مع الاکرام

دعا گو و طالبِ دعا

ابوالحسن علی ندوی

سہاگ پیلیس، بمبئی

۷ جمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محب گرامی قدر داعی الی اللہ مولانا یوسف متالا صاحب زید نفعہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج ہر طرح بعافیت ہو گا اور تعلیمی وتربیتی اور دعوتی مشاغل اسی طرح بلکہ مزید ترقی کے ساتھ جاری ہوں گے۔ ہمیں افسوس اور ندامت ہے کہ ہم اپنی صحت کی کمزوری اور استنبول کے طویل و مشغول دورے سے واپسی پر لندن میں زیادہ نہ قیام کر سکے اور نہ نقل وحرکت۔ آپ کی خدمت میں بھی حاضری نہ ہو سکی۔

امید ہے کہ اس کوتاہی کو معاف کریں گے۔ حضرت شیخ قدس سرہ بہت یاد آتے ہیں۔ اب ان جیسا کوئی سرپرست اور شفیق نہیں رہا۔ جواب کی اس تاخیر کی معافی چاہتے ہیں۔ دعاؤں میں یاد کر لینے کی درخواست۔

والسلام

دعا گو وطالب دعا

ابوالحسن علی ندوی

۱۳ / اکتوبر، از بمبئی

عزیز محترم زید لطفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے کئی خط میرے اور عزیزی مولوی معین اللہ کے نام پہنچے، لیکن چونکہ ترکیسر آنے کا پروگرام تھا، آپ سے ملنے کی پوری امید تھی، اس لئے جواب دینے کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر اچانک وہ پروگرام ملتوی ہوگیا، پھر لکھنؤ وقت نہ ملا کہ آپ کو خط لکھتا، اس لئے آج بمبئی سے یہ خط مولوی تقی الدین ندوی سلمہ سے لکھوارہا ہوں۔ وہ زبانی بھی میری طرف سے میرے تائثرات پہونچائیں گے۔

آپ نے اپنے خطوط میں جن تائثرات وجذبات کا اظہار کیا ہے، وہ ایک زخمی وشکستہ دل کی آواز ہے۔ ہم سب کے تائثرات وجذبات بھی یہی ہیں۔ اس وقت دعاوانابت کے سوا کوئی چارہ نہیں اور افسوس ہے کہ اس کی کمی ہر جگہ اور خاص طور پر متعلقہ علاقے میں محسوس ہوئی۔ آپ سے نہ ملنے کا افسوس ہے اور دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ وناصر ہے۔ امید ہے کہ اپنی دعاؤں میں کبھی کبھی یاد کرلیا کریں گے۔ کبھی اس نواح میں آنا ہوا ہو، تو نرولی ضرور آؤں گا۔ پرسانِ حال کو سلام مسنون۔

فقط والسلام

دعاگو

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

محمد یوسف نورگت کا سلام قبول فرمائیں۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دعائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
اَمابعد

بہت دنوں سے دار العلوم العربیۃ بولٹن میں حاضری کا خیال تھا، اور یہاں کے ذمہ دار حضرات مولانا یوسف متالا اور مولانا ہاشم صاحب یہاں آنے کی دعوت دے رہے تھے۔ خط و کتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ ہمارے مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا بھی ایماء تھا کہ میں اس کو دیکھوں اور اگر کوئی مشورہ کی بات ہو تو مشورہ دوں۔
ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ جب اس کا مقرر وقت آ گیا، تو اللہ نے یہاں پہنچا دیا۔ دور سے جتنا خیال و تصور تھا، دار العلوم کو اس سے زیادہ اور بہتر پایا۔ اس کی عمارت، اس کا جائے وقوع، توسیع و ترقی کے امکانات ہمارے تصور و توقع سے زیادہ ثابت ہوئے۔ اس عمارت میں تو ایک مرکزی دار العلوم اور جامعہ بننے کی پوری صلاحیت ہے۔ اگر چہ ابھی طلبہ کی تعداد کم ہے، مدرسہ کی ابتداء ہی ہے، لیکن یہ بڑے اطمینان و مسرت کی بات ہے کہ اس کو متعدد مخلص کارکن اور متحد الخیال رفقاء کی جماعت مل گئی ہے، اور مولانا یوسف صاحب متالا کی خدمات اس کو حاصل ہیں جن کے خلوص اور جانفشانی کا نتیجہ اس مدرسہ کی صورت میں آنکھوں کے سامنے ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ اس کو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی سرپرستی حاصل ہے۔

ان کو اس سے خاص دلچسپی اور اس کی طرف خصوصی توجہ ہے۔

اس وقت برطانیہ میں ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں کی بڑی تعداد میں منتقل ہو جانے اور تبلیغی جدوجہد کی وجہ سے ایک اسلامی ماحول اور نو آبادی قائم ہو رہی ہے۔ اس صورت میں علم دین کی تعلیم کے لئے ایک بڑے مرکز کی سخت ضرورت تھی، جو مسلمانوں کی دینی رہنمائی اور دینی خدمات انجام دینے کے لئے لائق و مخلص علماء کی جماعت تیار کرتا رہے۔ اس مدرسہ کے قیام سے اس کی امید پیدا ہو گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کی آفات و فتن سے محفوظ رکھے اور اس کو ترقی عطا فرمائے۔

ابوالحسن علی ندوی
ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۱۳ / جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ
۲۳ / مئی ۷۶ء

۴۷

حضرت حافظ پٹیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از ڈیوزبری
30/5/09

باسمہ تعالی

محترم ومکرم جناب مولانا یوسف متالا صاحب، زید مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاجِ عالی!
عرض ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ کی رحلت کی خبر معلوم ہو کر ہم سب کو ہی بہت صدمہ و افسوس ہوا۔ اللہ تعالی مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس کے اعلی مقامات عطا کریں، آمین۔

والدین اولاد کے لیے سایۂ رحمت ہوتے ہیں۔ بالخصوص والدہ، ان کے سایہ کا اٹھنا باعثِ غم اور ناقابلِ تلافی نقصان ہوتا ہے۔ مگر یہ وقت ہر ایک کے لیے مقرر و مقدر ہے، اسی لیے صبر ہی اختیار کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک مرحومہ کی حسنات قبول فرمائیں اور اولاد کے صالح اعمال و دعوات کو ان کے لیے ذخیرۂ آخرت فرمائیں، آمین ثم آمین۔

ہم سب کی طرف سے تعزیت پیش ہے اور دعا کی درخواست!

والسلام: من جانب (حضرت) حافظ محمد احمد (صاحب مدظلہ) اور احبابِ شورہ
مرکز، ڈیوزبری، انگلینڈ

باسمہ تعالی

محترمی ومکرمی و معظمی حضرت مولانا یوسف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم سب خیر وعافیت سے ہیں اور شب وروز آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی ہم کو اور پوری امت کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعرات کو آنے والا تھا، لیکن بخار اور طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضری نہیں دے سکا۔ اس کی معذرت چاہتا ہوں۔ اور مشغولی کی وجہ سے بھی نہ آسکا۔ ایک دو دفعہ فون کیا لیکن رابطہ نہ ہو سکا۔

ہمارا سفر ساؤتھ افریقہ اور حج کا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ قبول فرمائے اور آسان فرمائے۔ بالخصوص دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

فقط والسلام

حافظ پٹیل

آئندہ سال مشورہ سے ڈیوزبری میں دورۂ حدیث شروع کرنے کا طے ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ اس کو آسان فرمائے۔

۷۴

حضرت مفتی عبد الرحیم لاجپوری صاحب نور اللہ مرقدہ

۲۴/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

۱۸/دسمبر ۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امابعد! مکرم و محترم الحاج جناب مولانا مفتی مقبول احمد صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عافیت طرفین مطلوب ہے۔

محترمی جناب مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدہ کا گرامی نامہ موصول ہوا، جس میں انہوں نے فتاویٰ رحیمیہ کی طباعت کے سلسلہ میں ان کی آنجناب سے جو گفتگو ہوئی ہے، وہ تحریر فرمائی ہے۔

جناب والا جس طرح مولانا محمد منظور نعمانی صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ دس فیصد کا معاملہ فرماتے ہیں، اس پر احقر بھی رضامند ہے۔

جناب والا! جیسا کہ پہلے بھی آپ کو لکھا ہے، طبع کراتے وقت اس کا خیال رکھیں کہ جن

ابواب کے مسائل منتشر ہیں، انہیں یکجا کر دیئے جائیں۔ اور جب نیگیٹیو بنوائیں تو ہر جلد کے نیگیٹیو کی مزید ایک ایک کاپی بنوائیں۔ اس کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس کی جو لاگت ہو گی، ان شاء اللہ، ہم اس کی لاگت ادا کرتے رہیں گے۔

فتاویٰ رحیمیہ اردو کی طباعت کی اجازت دیتے ہوئے احقر قلبی مسرت محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی اور برکتوں سے نوازے۔ آمین بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقط والسلام

احقر سید عبد الرحیم لاجپوری ثم راندیری

نوٹ: آپ اولین فرصت میں یہ کام شروع کر دیں کہ اس کا دیدار نصیب ہو۔ نیگیٹیو کی کاپی ہمارے لئے ضرور بنوائیں۔

باسمہ تعالیٰ

ازراندیر

۲/جمادی الثانیۃ ۱۴۰۵ھ

مکرمی ومحترمی جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون!

عافیت طرفین مطلوب۔ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہوں۔ مسجد کی حاضری نصیب ہو رہی ہے۔ تین نمازیں، ظہر، عصر، مغرب بڑی مسجد میں اور عشاء وفجر محلہ کی مسجد میں ادا کرتا ہوں۔ ضعف کی وجہ سے چار ماہ سے جمعہ پڑھانا چھوڑ رکھا ہے۔ دعا فرماتے رہیں۔ خاص بات یہ کہ حضرت مفتی مقبول احمد صاحب کو فتاویٰ رحیمیہ اردو کی اشاعت کا اجازت نامہ دیا تھا، طباعت کا کام شروع ہوا یا نہیں یہ معلوم کرنے کی فکر دامن گیر ہے۔ جلد شروع ہو جائے اور اس کو احقر دیکھ سکے، یہ تمنا لئے ہوئے ہوں۔

حضرت مولانا اسلام الحق دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ جلدِ خامس کا دوسرا ایڈیشن بھی چھپ رہا ہے۔ الحمدللہ، عزیز مفتی اکرام الحق بعافیت ہیں۔

فقط والسلام

احقر سید عبدالرحیم لاجپوری ثم راندیری

عزیزم مولوی یوسف متالا صاحب
السلام علیکم

امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ کے مکان میں سے تشریف لائے تھے اور بھائی یوسف کے ساتھ آپ نے پڑواری بسکٹ وغیرہ بھی بھجوایا، وہ بھی ملا۔ امید تھی کہ آپ حج کے لئے تشریف لائیں گے اور بعد حج یہاں بھی تشریف لائیں گے، لیکن کسی وجوہات کی بناپر آپ نہیں آسکے۔
ڈاکٹر عمر صاحب کے بھائی محمد علی صاحب کے ذریعہ وجوہات بھی معلوم ہوئیں۔ اللہ تعالی ہر طرح سے آپ کی حفاظت فرمائے اور ہر طرح کی تکلیف سے بچائے اور اپنے دین کی خوب خدمت لے۔ آپ ہمت اور خوش دلی سے دین کی خدمت کرتے رہئے۔ اللہ آپ کے ساتھ اور بزرگوں کی دعائیں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔
میں تو اس وقت لکھ پڑھ نہیں سکتا، چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوں۔ میرے لئے ہر وقت حسنِ خاتمہ کی دعا کرتے رہیں۔

بحکم حضرت مفتی سید عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم
بقلم عبد الغفار

حضرت مولانا یوسف صاحب دامت فیوضہم

میں خادم حضرت مفتی صاحب عبد الغفار آپ سے اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھنے کی گزارش کرتا ہوں۔ کاروباری سلسلہ میں مشکلات ہیں اور قرض بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ لہذا اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

طالبِ دعا
عبد الغفار

۷۵

راقم کے استاذ محترم حضرت مولانا اسماعیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

۱۵جولائی ۱۹۸۳ء

عزیزم مولانا عبد الرحیم صاحب اور عزیزم مولانا یوسف صاحب زاد مجدہما
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ امید ہے کہ آپ تمام بھی خیر وعافیت کے ساتھ ہوں گے۔ آج معلوم ہوا کہ آپ حضرات وطن تشریف لے آئے ہیں اور بہت جلد روانگی طے ہے۔ راندیر کب تشریف لائیں گے اس سے مطلع فرمائیں۔ آئندہ کل اتوار کو میں کھلوڑ جارہا ہوں، اس کے بعد تو راندیر ہی میں ہوں۔

امید ہے کہ دعوت قبول فرما کر ضرور تشریف لائیں گے، باقی خیریت ہے۔

والسلام

محتاج دعا

اسماعیل حافظ احمد غفرلہ

۲۱/جون ۱۹۹۸ء

عزیزم مولانا یوسف متالا صاحب زاد مجدہ وشرفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون،
بعدہ خیریت سے ہوں۔ امید ہے آپ بھی خیر وعافیت کے ساتھ ہوں گے۔ طویل عرصہ سے ہندوستان کا سفر نہیں ہوا ہے۔ میری تمنا ہے کہ اس سال شعبان میں راندیر تشریف لے آویں اور جامعہ میں بخاری شریف ختم فرما کر دعا فرماویں۔ ہر سال شعبان کے پہلے ہفتہ میں ختم بخاری شریف کی مجلس ہوتی ہے اور اسی میں دستار بندی بھی ہو جاتی ہے۔ چند سالوں سے جلسہ کا پروگرام بند کر دیا ہے۔
امید ہے کہ ناچیز کی دعوت کو قبول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ ان شاء اللہ، بھائی مولانا عبدالرحیم صاحب کو بھی دعوت دوں گا۔ وہ بھی بہت سالوں سے ہندوستان نہیں آئے ہیں۔ باقی احوال بخیر۔ اساتذۂ کرام اور قاری یعقوب وغیرہ کو ہدیۂ سلام اور دعا کی درخواست۔ مکان سے دونوں اہلیہ کو دعا سلام پیش کرتی ہے۔

والسلام
محتاج دعا
اسماعیل احمد غفرلہ

۱۸/جولائی ۲۰۰۰ء

عزیزم مولانا یوسف متالا صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون،
طویل مدت سے خیریت معلوم نہ کر سکا۔ چند ماہ قبل آپ کے سالے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ بہن بھی آئی ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کو کیوں نہیں لائے؟ تو کہا پھر لاؤں گا، مگر نہیں آئے۔ میں نے کہا قریب میں ایک فلیٹ مہمانوں کے لئے رکھا ہے، اگر چند روز یہاں رہیں۔

خیر، خط لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ چند مہینوں سے طبیعت برابر نہیں رہتی۔ دعا کے لئے خاص گزارش ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں اپنے لوگ میرے متعلق یہ بات بناتے ہیں کہ یہ لندن، کنیڈا اور افریقہ وغیرہ کا سفر اپنے لیے اور جامعہ کے چندہ کے لئے کرتے ہیں۔ ایک خط اس سلسلہ میں اپنے تأثرات کا لکھ دیں تو کرم ہو گا۔ اللہ کے فضل سے میں نے اپنے کسی سفر میں جامعہ کا چندہ نہیں کیا ہے اور نہ اپنے لیے کسی سے کہا۔ میرا تو یہ چیلنج ہے کہ کوئی ثابت کر دے کہ مجھے کسی نے کسی سفر میں کچھ دیا ہو۔

آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میرے پہلے سفر کے موقع پر آپ نے جامعہ کے فیض یافتہ علماء کو جمع کر کے جامعہ کے لئے چندہ کی پیش کش کی تھی، مگر میں نے انکار کیا تھا۔ اللہ کے فضل سے آج تک اسی پر قائم ہوں۔ ہاں، گزشتہ سفر میں احمد آباد کے لئے کوشش کی تھی۔ آپ اپنے طور پر جلی حرفوں میں ایک تحریر روانہ کر دیں تو کرم ہو گا۔ میں لندن سے اور لوگوں کی

تحریر بھی منگواؤں گا۔

فقط والسلام

نوٹ: چند مہینوں سے طبیعت برابر نہیں ہے، بخار وغیرہ کی شکایت ہے۔ خاص دعاء کی گزارش ہے۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرمائے اور اپنی مرضیات سے نوازے، اس کے لئے خاص دعا کی گزارش ہے۔

محتاج دعا

اسماعیل احمد غفرلہ

جامعہ حسینیہ محمدیہ عربیہ اسلامیہ
راندیر
۶/ فروری ۲۰۰۲

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولانا یوسف متالا صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون کے بعد اللہ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ امید ہے کہ آپ خیر وعافیت سے ہوں گے۔ آپ نے گھٹنے کے درد کے واسطے ٹیبلٹ بھیجی تھی۔ جزاک اللہ۔ الحمد للہ، کافی آرام ہے۔ عمرہ کا ارادہ تھا، مگر تاخیر ہونے کی وجہ سے بکنگ نہیں مل سکا تھا۔
معلوم ہوا تھا کہ آپ کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے آپ رمضان میں ہی لندن تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت کیسے ہیں؟ مطلع فرمائیں گے۔
حضرت مفتی عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے متعلق جامعہ نے ایک مضمون تیار کیا ہے۔ وہ میں اس کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔
باقی خیریت ہے۔ دعا کی درخواست۔

فقط والسلام
ناچیز
اسماعیل احمد غفرلہ

موٴرخہ ۲۲ جون
راندیر

عزیزم مولانا یوسف متالا صاحب زاد مجدہ وشرفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سلام مسنون کے بعد خیریت سے ہوں۔ امید ہے کہ آپ بھی خیریت کے ساتھ ہوں گے۔ کئی روز سے خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا، مگر کچھ مشغولیت اور سستی کی بناء پر نہ لکھ سکا۔ گزشتہ کل مولانا ہاشم کی دعوت پر جوگواڑ جانا ہوا۔ معلوم ہوا کہ مولانا لندن جارہے ہیں، اس لئے یہ تحریر ان کے ساتھ روانہ کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ ہندوستانی حکومت کے مسلم پرسنل لاء میں ترمیم اور سپریم کورٹ کی حکومت کو یکساں سول کوڈ کی ہدایت کی بناء پر مسلمانوں کو بہت بے چینی ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ اور جمیعت علماءِ ہند اس سلسلہ میں کنونشن طلب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

احمد آباد میں دارالقرآن کے بارے میں فی الحال کوشش جاری ہے۔ اقبال نے وہاں اسکول چلانے کی کوشش کی، جس کی بناء پر وہاں کے تاجر حضرات نے میرے پاس چند آدمیوں کو بھیجا کہ اقبال کی نیت خراب ہے، جامعہ کا نام ہی نکال دیا اور اسکول کا بورڈ لگا دیا، جس کی بناء پر مولانا غلام وستانوی سے مشورہ کر کے ایک تاجر کے وہاں میٹینگ رکھی اور اقبال کو بلوایا۔ ایک مرتبہ آیا اور پھر نہ آیا۔ چند روز سے احمد آباد چھوڑ کر کہیں گیا ہے۔ فی الحال، اپنے آدمیوں نے قبضہ کر لیا ہے اور تعلیم جاری کر دی ہے۔ دعا فرمائیں کہ جس نیت سے ہم نے وہاں کام شروع کیا ہے، اللہ کامیابی عطا فرمائے۔ وہاں تاجروں نے پورا تعاون کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ باقی حالات

بخیر ہیں۔

کارِ لائق سے مطلع فرمائیں۔ اساتذہ کرام کی خدمت میں اور قاری یعقوب وغیرہ کو دعا وسلام۔

محتاج دعا

اسماعیل احمد غفرلہ

۷۶

راقم کے استاذ محترم حضرت مولانا سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

راندیر
۶۷/۱/۴

عزیزم سلمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت جانبین مطلوب۔ تمہارا خط پہونچا۔ گزشتہ سال تم نے جو مضمون اجازت لینے کے لئے لکھا تھا، بعض باتوں کی وجہ سے خصوصی طور پر تم کو ایک سال کے لئے اجازت لکھ بھیجی تھی، جس کے بعد کچھ ناپسند باتیں بھی اس کے اثرات میں یہاں پیدا ہوئی تھیں۔ اساتذہ نے بھی یہی سمجھا تھا کہ یہ ایک سال والی بات بس یوں ہی ہے، آگے دیکھ لیا جائے گا۔ لیکن میں نے تم پر اعتماد ہونا ظاہر کیا تھا، وثوق کے ساتھ۔ لیکن وہی بات سامنے آئی، جس سے دل کو افسوس ہوا۔ خیر۔

بہر حال اب ناچیز اجازت نامہ لکھ دینے سے مجبور ہے اور معذور ہے۔

فقط والسلام

۷۷

شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد اللہ صاحب راندیری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ، راندیر

باسمہ تعالیٰ

شادی خانہ آبادی

گر قدم رنجہ کنی جانبِ کاشانۂ ما
رشکِ فردوس شود از قدمت خانۂ ما

جناب مکرم صاحب

سلام مسنون،

الحمد للہ کہ میرے فرزند ارجمند مولوی محمد انور سلمہ اللہ کی شادی خانہ آبادی میری بھانجی کے ساتھ مورخہ ۲۵/ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۶/ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ قرار پائی ہے۔ استدعا ہے کہ آنجناب مع عزیزاں شرکتِ تقریب سے ممنون فرمائیں۔

نکاح:- دوپہر تین بجے راندیر سے بارات سورت جائے گی اور سورت میں نانپورہ گولنداز سٹریٹ میں جناب قاسم میاں جمعدار کے مکان پر شام کو چار بجے نکاح ہو گا۔

والسلام

الشیخ احمد اللہ راندیری

الشیخ احمد اللہ راندیر
۵/ ۱۰/ ۱۹۷۴ء بروز منگل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
عزیزم محترم جناب مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،
الحمد للہ بہت خیریت سے ہوں، خدا کا شکر ہے۔ دیگر میں آپ کی آمد اور ملاقات کا سخت منتظر تھا اور امید تھی کہ اب سہارنپور سے واپس نرولی تشریف لائے ہوں گے۔ اس وجہ سے خط لکھ کر خیریت معلوم کرنے والا ہی تھا کہ خبر ملی کہ آپ راندیر تشریف لا کر چلے بھی گئے۔ بڑا افسوس بھی ہوا کہ راندیر آئے، مگر گنہگار کو ملاقات سے محروم رکھا۔ شاید جلدی کی بنا پر فرصت نہ ہوگی۔ خیر اب بتلایئے کہ کب تشریف لاتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر ملاقات کے لندن بھی تشریف لے جاویں اور میں منتظر ہی رہ جاؤں۔
کب تک جانا ہوگا وہ بھی بتلائیں اور ضرور جانے سے پہلے شرف ملاقات بخشیں۔ یہ خط مولانا عبد الرحیم کے نام بھیجا ہے کہ شاید آپ باہر ہوں اور خط نہ مل سکے۔ جواب سے مشرف فرماویں۔ دعا میں یاد رکھیں۔ مکان میں دعا و سلام فرما دیں۔

خدا حافظ

عزیزم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدہ

بعد سلام مسنون!

الحمد للہ خیریت سے ہوں۔ دیگر آپ کی آمد سے بالکل بے خبر تھا۔ مولانا منجو صاحب سے پتہ چلا کہ ورود مسعود ہوا ہے۔ ان شاء اللہ ملاقات ہو گی۔ مولانا جی نے اپنے مکان کی درستگی کی ضرورت بتلائی ہے، یہ بات بالکل درست ہے، بڑی سخت ضرورت ہے۔ آپ تو مولانا سے بخوبی واقف ہیں، حالات بھی نمایاں ہیں، خادم العلماء والطلبہ ہیں، یقیناً مستحق امداد ہیں۔

جو بن سکے امداد فرمائیں اور واپسی لندن پر بھی مولانا کا خیال ضرور رکھیں۔ بیچارے پریشان ہیں۔ اللہ ان کی فکریں دور فرمائیں۔ دیگر بچوں کے ساتھ آنا ہو رہا ہے یا تنہا اور کب تک قیام رہے گا؟ بوقت ملاقات دارالعلوم کی کیفیات بھی معلوم ہوں گی، ان شاء اللہ۔

ضرور تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

خدا حافظ

احمد اللہ عفی عنہ

۷۸

راقم کے استاذ محترم حضرت مولانا اسلام الحق صاحب نور اللہ مرقدہ، مدفون بقیع شریف

راندیر

یکشنبہ /30 جون 1974ء

مولانا المحترم، بارک اللہ فی علومکم وأعمالکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بخیریت رہ کر خیریت کا خواہاں ہوں۔ گزارش ہے کہ تین چار دنوں سے آپ کے یہاں خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ آپ کی جانب سے آج از حد گراں قدر اور متبرک تحفہ کھجوروں کا وصول ہوا۔ اس ناچیز کا خیال فرما کر آپ نے جو یہ عزت افزائی کی ہے اس کا از حد ممنون ومشکور ہوں۔جزاکم اللہ تعالیٰ ثم جزاکم اللہ تعالیٰ۔بہت بہت شکریہ۔

دیگر گزارش ہے کہ غالباً گزشتہ پیر کے دن محترم حکیم اجمیری صاحب کے یہاں احقر کی حاضری ہوئی تھی۔ دوران گفتگو حضرت ممدوح نے فرمایا کہ مجلس شوریٰ کے انعقاد کے تقاضے کے سلسلہ میں میں نے دو خط روانہ کئے، لیکن ان کا جواب تک نہیں آیا۔ پچھلے ہفتہ وہاں کے ایک مدرس ﴿غالباً﴾ مولوی عبد الرشید صاحب دوا لینے کے لئے آئے، تو ان کی معرفت بھی

تقاضا کیا، لیکن اس طرف سے بالکل خاموشی ہے۔ گفتگو کے بعد حکیم صاحب اور احقر اسی نتیجہ پر پہونچے کہ وہ قصداً اس معاملہ کو ٹالنا چاہتے ہیں اور غالباً ان کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ مجلس شوریٰ کو معطّل کر دیں اور تمام سیاہ وسفید کے وہ مالک بن جائیں۔ مجلس اگر باقی رہے تو صرف نام کے لئے باقی رہے۔

لہٰذا ہم دونوں کا خیال ہے کہ اس معاملہ میں جتنی تاخیر ہو گی، مجلس کی گرفت کمزور ہوتی جائے گی اور ہم لوگوں کی خاموشی سے وہ پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

لہٰذا ہم دونوں آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں خاموش نہ رہیں اور سستی نہ فرمائیں، بلکہ گاؤں کے لوگوں سے اندرونی طریقہ پر مدد لے کر ان کو جلد از جلد مجلس شوریٰ کے اجلاس بلانے پر مجبور کر دیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے جس شب ہم سبھوں کی ملاقات ہوئی تھی، فرمایا تھا کہ گاؤں میں ایسے افراد ہیں جو مخلص ہیں اور اندرونی طریقہ سے ان کے ذریعہ ان کو مجبور کیا جاسکتا ہے۔

لہٰذا آپ سے تاکیدی عرض ہے کہ اب آپ سستی نہ فرمائیں اور اس معاملہ کو شروع فرما دیں اور ان حضرات کے ذریعہ سے ان کو مجبور کر دیں کہ وہ ٹال مٹول نہ کریں اور جلد از جلد مجلس کا اجلاس بلائیں۔ امید ہے کہ آپ بھی اس خطرہ کو پوری طرح محسوس فرمائیں گے اور اپنی طرف سے اس کوشش میں کوتاہی اور سستی نہیں فرمائیں گے۔ آپ کے جواب کا بے چینی کے ساتھ انتظار ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہو گا۔ دمتم بالخیر والسلامة والعافیة والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته.

احقر اسلام الحق، کان اللہ لہ

آج تو اتوار ہے، لہٰذا یہ خط ان شاء اللہ تعالیٰ کل پیر کے دن ڈاکخانہ میں ڈالا جائے گا۔ منہ۔

۷۹

حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ

از بستی حضرت نظام الدین
بنگلہ والی مسجد
۳۰رجب ۱۳۹۸ھ
۷ جولائی ۱۹۷۸ء، جمعہ

مکرم بندہ وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ۶ جولائی کو ملا۔ احوال سے واقفیت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ آپ حضرات کی محبتوں کو اور مساعی جمیلہ کو نجات کا ذریعہ فرماوے۔
حافظ پٹیل صاحب کا خط ملا تھا اس میں اجتماع کے بعد کا اجمالی نظام تھا، کوئی تفصیل نہیں تھی۔ ہمیں مدرسہ کے اجتماع کا علم بھی آپ کے خط سے ہوا۔ بعد والے ہر جگہ کے نظام اس وجہ سے طے کرنا مناسب معلوم نہیں ہوا کہ اس کی وجہ سے اجتماع پر اثر پڑے گا اور ہر جگہ کے لوگ اپنے مقام کے پروگرام پر جڑنے کی نیت کر کے اجتماع میں بھی شرکت نہ کر سکیں۔
اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو قبول فرما کر پورے عالم کے بسنے والے انسانوں کے لئے ہدایت کو

عام فرماوے اور ہر لائن کے خیر کو مقدر فرماوے اور شرور وفتن سے حفاظت فرماوے اور ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت فرماوے۔ اللہ رب العزت دعوت، تعلیم، ذکر ان سب اعمال کی فضاؤں کو قائم فرماوے اور ترقیات نصیب فرماوے اور پوری امت کو جوڑ اور محبت کے ساتھ چلتے رہنا نصیب فرماوے۔ ہمارے اس سفر کے لئے دعاؤں کا اہتمام بھی فرماویں۔

مکرم محترم مولانا محمد یوسف متالا صاحب وفقنا اللہ وایاکم لمایحب ویرضی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حافظ پٹیل کی معرفت آپ کا گرامی نامہ اور دوعدد چائے کے ڈبے موصول ہوکر سرفرازی کا باعث بنے۔ اللہ جل شانہ جزاءِ خیر مرحمت فرمائے۔ اس تکلیف فرمائی کا شکریہ، مگر آئندہ تکلیف نہ فرماویں۔ بندۂ گندہ کو چیزوں کے استعمال کا ڈھنگ بھی نہیں آتا ہے۔ بس اس ناکارہ کے لئے دعائے خیر فرماتے رہیں۔ افریقہ کے سفر کے لئے اللہ جل شانہ سہولت فرماوے اور خیر کا فیصلہ فرماوے۔

مولوی عبد الرحیم متالا کا جو خط یوکے میں بندہ کے نام آیا تھا، اگرچہ انہوں نے تحریر فرمادیا تھا کہ جواب کی ضرورت نہیں، مگر بندہ کا ارادہ جواب لکھنے کا تھا، لیکن افریقہ کا پتہ موجود نہیں تھا۔ اب یہ معلوم ہوا کہ وہ مدینہ منورہ میں ہیں۔ ابوالحسن مدینہ منورہ سے طلحہ اور اس کی والدہ کو لینے کے لئے آیا ہوا ہے۔ اس سے معلوم کرکے کہ ان کا قیام کب تک مدینہ منورہ میں ہے، ان شاء اللہ عریضہ لکھنے کی کوشش کروں گا۔ سب مدرسین کی خدمات میں سلام مسنون فرماویں۔

حافظ پٹیل اور ان کی جماعت یہاں پر موجود ہے۔ بھوپال کے اجتماع میں جو ۲۳/۲۴/۲۵ دسمبر کو ہے شریک ہوکر براہِ پاک واپس ہوگی۔

محمد انعام الحسن غفرلہ
۱۳ دسمبر ۹۷ء

۸۰

راقم کے استاذ محترم حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ

۶/ ذی قعدہ، ۱۳۹۲ھ

منبع اشفاق ومعدن اخلاق الحافظ الفاضل الحاج المولوی یوسف صاحب دامت برکاتہم

مزاجِ گرامی مع الخیر ہوں۔ امید ہے کہ بخیر ہوں گے۔ مرام آنکہ آن عزیز نے بڑی محبت سے بلایا اور غایت درجہ عزت افزائی فرمائیں۔ خداوند کریم اپنے فضل سے آپ کے بلند درجات کو بلند سے بلند تر بنائیں اور کامیاب زندگی عطا فرمائے اور زندگی کے ہر مرحلہ میں ترقی درجات نصیب کرے۔ آمین۔

ہاں، تو احقر یہ عرض خدمت کر رہا تھا کہ اگر کتاب سہارنپور سے پہونچی، تو لا محالہ ایک عدد احقر کو دینا۔ اور اگر کسی وقت برادر محترم مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت میں خط لکھنا ہو تو احقر کا سلام تحریر فرمائیں۔

فقط والسلام

بالعافیۃ والسلام

آپ کا مخلص شمس الدین عفی عنہ

بسم اللہ

بروز جمعرات

بہ گرامی خدمت برادرم محترم دامت برکاتکم

مزاج گرامی!

بعد از تسلیمات وترقیٔ درجات معروض آں کہ برادر عزیز سے ملاقات کے وقت معلوم ہو چکا تھا کہ فی الحال بفضلہ تعالیٰ حکیم صاحب کے علاج سے طبیعت کافی حد تک اچھی ہو گئی ہے۔ الحمد للہ والمنۃ۔

علاوہ یہ کہ احقر نے برادر عزیز محترم کی خدمت میں مولوی اسماعیل کے بابت میں جو کچھ لکھا تھا وہ مشورہ اور مصلحت پر بناء ہے کہ فی الحال دارالعلوم کے لئے اس میں مصلحت ہو اور خاص کر برادرِ عزیز بھی اپنے لئے مفید خیال فرمائیں۔ اگر دارالعلوم کے لئے اس میں مصلحت ہو تو فبہا ونعمت والا فلا۔

آپ دوائیں استعمال فرماتے رہیں۔ باقی آپ کی دعا سے خیریت ہے۔ دعا فرمائیں اور احقر بھی دعا کرتا ہے۔ برادر عزیز محترم کو سلام عرض فرمائیں۔

اور نور چشمان وصغیران کو پیار و محبت۔

فقط والسلام

احقر شمس الدین عفی عنہ

۸۱

شیخ عبد الرحمٰن حسن محمود رحمۃ اللہ علیہ

السيد / الأخ الفاضل الأستاذ يوسف سليمان

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

سلامى لك، وأرجو العفو عن تقصيرى نحوكم، وسلامى للأخ الأستاذ عبد الرحيم، ولعله بخير، مع رجاء ارسال عنوانه الى لأراسله، لأنى لا أعرف عنوانه ومقرّه مع رجاء قبول تحياتى ورجائى بالدعاء لى بأن يختم الله لى بالايمان الكامل، وأرجو الله أن يَّمن عليكم بحسن الخاتمة، وأن يحسن لقائكم، وهذا هو ما أتمناه لنفسى ولكم جميعا ولأولادك وأهلك ومعارفك.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

أخوك

عبد الرحمن حسن محمود

و صلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

عزيزى الأخ محمد يوسف:

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد

نشكر سيادتكم على حسن استقبالكم لنا فى مكة المكرمة وكذلك الأخ الشيخ عبد الرحيم صاحب الفضل والفضيلة، أكرمه الله وأعزه. ونسأل الله العلى الكريم أن يحفظكم ذخراً نافعا للاسلام والمسلمين وأن ينفع بكم أمة الاسلام.

ونحن نرسل لكم ما جاد الله به علينا:

ليهنِك الْعِلْمُ اَنْتَ وَالْفُضَلَاءُ	وَيهنكَ النُّورُ أَنْتَ وَالْعُلَمَاءُ
الناسُ حَوْلَك وَالرِّجَالُ تَجَمَّعُوْا	حِلَقاً فَنِعْمَ الأُلىٰ نُجبَاءُ
يا رَاكِباً نُجبَ الإصَالَة وَالتقىٰ	ليهنِك الْـمَجْدُ اَنْتَ وَالْـمُجَدَاءُ
بِخَيْرِ زَادٍ تَزَوَّدْتَ دُنيَا	وَاُخْرىٰ وَنِعْمَ ذاك هناءُ
عَمَرْتَ دَاراً لِدِيْنِ الله زَاخِرَة	بِالْعِلْمِ وَالدِّيْنِ فيها سادةٌ كبراءُ
لِحَدِيْثِ الْـمُصْطَفىٰ وَفَدُوْا كِراماً	لِتَدْرِيْسهِ فَهُم أَئِمَّةٌ فُضَلاءُ
يزيْنُوْنَ زَانَ الله مَجْلِسهُمْ	مُحَيَّا الْعِلْمِ فَهُم أَئِمَّةٌ كُرَمَاءُ
مُحَمَّدُ الْجَمَالِ بِالْجَلاَلِ تَغطّى	وَسِتْرُ الْجَمَالِ بِالْجَلاَلِ حَياءُ
وَشَكْلُ يوسفَ لَمَا اَن تَبدّى	بِغَيْرِ جَلاَل هَامَ فِيهِ النِّسَاءُ

تَسَمّيْتَ بِاِسْميهِمَا شَرَفاً و عزّاً فَجَلَّلَ الْوَجهَ نُوْرٌ وَعَمَّ الضّيَاءُ

فَلِلّه فِى كُلِّ خَلْقٍ شُئُونٌ وَ لِلْعُلَمَاءِ فِى كُلِّ فَنٍّ رِدَاءُ

زَانَ اللّهُ مَعهَدَكُم بِعِلْمٍ له مِنْ حَدِيثِ الرَّسُوْلِ رُوَاءُ

فَكَلاَمُ الْـمُصْطَفٰى زَينُ كلِّ جَميلٍ وَلَفْظه، لِنُوْرِ الْبهَاءِ بهاءُ

وَمَعهَدُ الْحَدِيثِ نورٌ تبدّى فِى ظلام، فَبَدَّدَ الظَّلامَ ضياءُ

وَمِنْ عَجَبٍ بِلادُ كَفرٍ فاجر بهَا يشرقٌ نورٌ والهُدٰى ولِوَاءُ

لِوَاءُ الله يَعْلُوْ ذُرَاها وَنُوْرُ النَّبِىِّ، وَذَاك كِفَاءُ

فَزَادكَ الله يا اليوسُف قدراً وَتَعِزُّ جَنْباً ويَعْلُوْ بهاك سَنَاءُ

۸۲

حضرت مولانا سید عبد الاحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ،
برادر حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ

ڈیوزبری
سہ شنبہ ۲۰/ نومبر ۸۴ء

محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا۔ مقصود محض دعا کی یاد دہانی تھی۔ اور اب اطلاعاً تحریر ہے کہ دو ہفتہ ہوئے مع اہل وعیال برمنگھم سے ڈیوزبری منتقل ہو چکا ہوں۔ مرکز سے قریب ہی کرایہ کا مکان مل گیا ہے مولانا موسیٰ کرماڈی کی کرم فرمائی سے۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے بہت ہی بھاگ دوڑ کی، حتی کہ وین لے کر برمنگھم تک لینے آ گئے۔ یہاں آنے کے بعد بھی انہوں نے ہر طرح ساتھ دیا۔ اب تو وہ عمرہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں، لیکن چند ایک دوستوں کو مدد واعانت کے لئے کہہ گئے ہیں۔ چنانچہ احباب بھی پورا ساتھ دے رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیر الجزاء۔

پہلے بولٹن اور بری کی طرف ہجرت کا خیال تھا تاکہ آپ کی قربت حاصل ہو، لیکن اس کی

صورت نہ ہوئی۔ خیر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ یقین ہے کہ آپ کی توجہ یہاں بھی میری طرف رہے گی، ان شاء اللہ۔

دیگر ایک بات یہ عرض کرنا تھا کہ شجرۂ چشتیہ صابریہ امدادیہ خلیلیہ میں زکریا کا اضافہ بھی ضروری ہے۔ ساتھ ہی ایک شعر بھی میرے آقا میرے مولیٰ حضرت شیخ الحدیث ﴿کے وسیلہ﴾ سے متعلق بڑھانا چاہئے ﴿ممکن ہے اضافہ ہو چکا ہو، لیکن چوں کہ میری نظر سے اب تک نہیں گزرا، اس لئے لکھ دیا ہے﴾۔

میں نے مدت ہوئی طرح آزمائی کی تھی، لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ کسی معتقد، قابل شاعر کی توجہ اس طرف منعطف کرانی چاہئے۔ میری اپنی سی کوشش حاضر ہے۔

بہرِ زکریا محمد ابن یحییٰ فخر دیں
حضرت شیخ الحدیث وسیدی ومرشدی

یا اس طرح:

بہرِ مولانا محمد ابن یحییٰ فخر دیں
حضرت شیخ الحدیث وسیدی ومرشدی

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ کار لائقہ سے مطلع فرمائیں۔ اور اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیئے گا۔ میری منظوم کتاب ندائے غیب شائع ہو چکی ہے۔ انڈیا سے پارسل آنے پر روانہ کروں گا۔ امید کہ پسند آئے گی۔ اخی المکرم حضرت مفتی صاحب نے بھی بہت پسند کی، الحمد للہ۔ مفتی صاحب نے کسی گرامی نامہ میں آپ کو سلام بھی لکھا تھا۔

آپ کا خادم

عبد الاحد

قطعہ

جناب شیخ کی آمد سے خنداں ہر بشر دیکھو
خدا کی شان دیکھو، شیخ کی ہم پر نظر دیکھو
ہماری نسل کی خاطر اٹھا کر ہاتھ مولیٰ سے
مدینہ میں دعا مانگی، یہاں اس کا اثر دیکھو

قطعہ

خدا کا فضل و احسان آج ہم پر سوبسو دیکھو
نزول رحمت باری بلا شک کو بکو دیکھو
وہ جن کی دید کی دل میں تمنا تھی وہی نادرؔ
یہاں تشریف لائے ہیں ہمارے روبرو دیکھو
مبارک ہو معزز مہمان تشریف لائے ہیں
جناب محترم، شیخ زماں تشریف لائے ہیں
عطا کی زندگی جنہوں نے پھر سے خانقاہی کو
تصوف کے وہی روح رواں تشریف لائے ہیں
کھلا دن رات دسترخواں ہے سب کے لئے جن کا
سہارنپور کے وہ میزباں تشریف لائے ہیں
بخاری کا دیا ہے درس جنہوں نے ہزاروں کو
حدیث پاک کے وہ ترجماں تشریف لائے ہیں
یہ تبلیغی جماعت کو ہے جن کی رہبری حاصل
زہے قسمت وہ میر کارواں تشریف لائے ہیں

۸۳

حافظ صدیق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ،
خادم خاص حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ

باسمہ تعالی

مکرم ومحترم جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، جناب کا خط بمع سوال نامہ موصول ہوا۔ جواب لکھدیا گیا مختصراً جو بھی بن پڑا۔ اگرچہ یہ ناچیز زیادہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتا، بہر حال دوسرے لوگوں کی تحریرات کے سامنے قمقموں کے سامنے چراغ کی مثال رکھتا ہے، امید کہ حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

حضرت شیخؒ کے وصال پر ملال کے بعد جناب کے دارالعلوم کی طرف سے جو رسالہ کے اجراء کی تجویز ہے بہت خوشی کی بات ہے، اللہ تبارک وتعالی از حد قبول فرمائیں، والسلام۔

جملہ پرسان حال اور متعلقین کی خدمت میں ہدیۂ سلام۔ مولوی محمد عثمان کی طرف سے سلام ااور درخواستِ دعاء۔

خادم صدیق احمد

برمکان حضرت شیخؒ

۲۱/ اگست/ ۱۹۸۲ء

سہارنپور (ہند)

۸۴

حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی نور اللہ مرقدہ
مؤسس جامعہ عربیہ ہتورا، یوپی

باسمہ سبحانہ

مکرمِ بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے آپ بعافیت رہیں۔ آپ کی صحت کی بڑی فکر ہے۔ آپ کی صحت سے ہزاروں کی صحت وابستہ ہے۔ اللہ پاک شفاء عاجل کامل مستمر عطا فرمائیں۔

عزیزم مولوی مختار اسعد سلمہ نبیرہ حضرت اقدس سیدی و مولائی الشاہ محمد اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جناب واقف ہیں۔ ان کا قیام لندن میں کچھ رہ چکا ہے۔ وہاں جناب سے ملاقات کی تھی۔ ان کی یہاں صحت اچھی نہیں رہتی۔ ان کی خواہش ہے کہ اگر جناب توجہ فرمالیں اور لندن یا اس کے مضافات میں ان کے مناسب کوئی جگہ مل جائے، تو بڑا کرم ہو گا۔ ان کو سکون کے ساتھ دینی خدمت کا موقع مل جائے گا۔

صدیق احمد باندوی

خادم جامعہ عربیہ ہتورا، یوپی، ہند

۸۵

حضرت مولانا مختار اسعد صاحب مدظلہ،
استاذ حدیث ازہر اکیڈمی، لندن

سیدی و مرشدی حضرت مولانا زیدت فیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ جناب باہمہ متعلقین واحباب خیریت سے ہوں گے۔
راقم خدا کے فضل و کرم اور جناب کی دعاؤں کے باعث نیز خیریت و عافیت سے ہے۔ مدینہ منورہ سے مرسلہ گرامی نامہ مولانا محمد صاحب کے توسط سے وسط رمضان میں موصول ہوا تھا، جس سے آنجناب کی خیریت و عنقریب برطانیہ لوٹنے کے ارادے کا علم ہوا۔ امید کہ اب خیریت کے ساتھ برطانیہ واپسی ہو چکی ہو گی۔
احقر ۳/ شوال بروز سہ شنبہ ایک طالب علم کے ہمراہ سہارنپور سے روانہ ہو کر حضرت مولانا صدیق احمد صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات اور تقریر ابوداؤد پر مضمون لکھوانے کے لئے باندہ گیا۔ لیکن وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت مولانا تو عید کی نماز پڑھ کر سفر پر چلے گئے تھے اور متعدد مسلسل پروگرام ہیں، اور ۸ یا ۹ / شوال تک واپس آئیں گے۔
غرض حضرت کی آمد کے انتظار میں پانچ، چھ یوم تک باندہ رکنا ہوا۔ بعدہ حضرت نے تشریف آوری کے بعد تقریر کا دو تہائی حصہ جو اس وقت تک کتابت ہو چکا تھا، بے انتہا مصروفیت و مشغولیت کے باوجود مختلف اور چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھ کر تقریر کے مفید ہونے

پر ایک بہت اچھا مضمون تحریر فرمادیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا نے ایک خط آپ کے لئے بھی تحریر فرمایا ہے، جس کو جناب کی خدمت میں اس خط کے ساتھ ارسال کر رہا ہوں۔ ۸ / مئی بروز جمعہ پھر کاتب کے پاس گنگوہ گیا تھا، کتابت تقریباً مکمل ہوچکی ہے۔ صرف دس یا پندرہ صفحات کی کتابت باقی ہے۔ دو سو تیس صفحات کی کتابت ہوچکی، جن میں سے ایک سو پینتالیس صفحات میں نے اصل کاپی سے ملا کر دیکھ لئے ہیں، اور جہاں کہیں کتابت کی غلطی یا اور کوئی قابل اصلاح بات تھی، اس پر نشان دے کر درست کرنے کے لئے کاتب کو دے دی۔ تاہم اب بھی بعض بعض جگہیں تشنۂ تکمیل و اصلاح ہیں۔ اب میرے پاس کچھ صفحات ہیں، جن کو دیکھنا اور اصل کاپی سے ملانا باقی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالی جلد از جلد تمام کام مکمل کرادیں، تاکہ مرحلہ کتابت سے فارغ ہو کر جلد طباعت ہوسکے اور کتاب منظر عام پر آجائے۔

حضرت مولانا صدیق احمد صاحب دامت برکاتہم نے آپ کے نام اپنے منسلکہ گرامی نامہ میں میرے متعلق جو تحریر فرمایا ہے، امید ہے کہ آپ اس پر غور فرما کر اطمینان بخش جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ میرا دل بھی چاہتا ہے کہ وہاں رہ کر علم و دین کی خدمت کروں۔ نیز میری طبیعت یہاں اکثر خراب رہتی ہے۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی شکایت ہوتی رہتی ہے۔ اور تجربہ سے ثابت ہوا کہ وہاں کی آب و ہوا مجھے موافق آئی اور صحت و تندرستی کے لئے مفید ہوئی۔ تو اگر آپ کی توجہ اور حسن توسط سے وہاں پہنچنے کی کوئی شکل نکل آوے، تو یقیناً بہتر ہو گا۔ والدین اور جملہ گھر والے جناب کی خدمت میں بہت بہت سلام مسنون کے ساتھ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مدرسہ میں بفضلہ ہر طرح خیریت ہے۔

فقط

طالبِ دعا

مختار اسعد

۱۵ / مئی ۱۹۹۲ء

باسمہ تعالیٰ

مخدوم ومکرم حضرت اقدس الحاج مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ جناب تمام اہل تعلق کے ساتھ خیریت سے ہوں گے۔ بندہ نیز بفضلہ تعالیٰ عافیت سے ہے، کافی عرصہ سے نہ جناب کی خیریت دریافت کرسکا اور نہ تقریرِ ابوداؤد کی طباعت کا، جو کام آپ نے میرے سپرد کیا تھا، اس سلسلہ میں براہِ راست اطلاع کرسکا۔ حسب سابق، اس تاخیر اور غلطی پر بھی عفو و درگذر کا امید وار ہوں۔ اگرچہ تاخیر بہت زائد ہوگئی لیکن اب طباعت واشاعت قریب بتکمیل ہے۔ بفضل خدا کتابت مکمل ہوچکی ہے نیز کتابت شدہ اوراق پر نظر ثانی ہوچکی ہے اور بہت حد تک، بلکہ ایک دو جگہ کو چھوڑ کر تقریباً تمام حصہ کی تصحیح ہوچکی ہے۔ نگیٹو تیار ہوگیا ہے، طباعت بھی ہوچکی ہے، اب صرف ٹائیٹل کا بلاک باقی ہے اور اسکی اسکرین پرنٹنگ اور تجلید باقی ہے، یہ سب کام ان شاء اللہ دس پندرہ یوم کے اندر پورا ہوجائے گا۔ اب تکمیل کتابت کے بعد بندے کے لیے جو حکم و ہدایت ہو تحریر فرمائیں تاکہ جناب کے ارشاد کے مطابق تمام کام انجام پذیر ہوسکیں۔

فقط طالب دعا

خادم مختار اسعد

۱۴/ربیع الاول/۱۴۱۳ھ

۱۲/اکتوبر/۱۹۹۲ء

والد صاحب مدظلہ العالی جناب کی خدمت میں سلام مسنون فرمارہے ہیں۔

(طباعتِ کتاب کا خرچہ تمام مراحل کے مکمل ہونے کے بعد تحریر کروں گا)

۸۶

دکتور شیخ تقی الدین صاحب الندوی مدظلہم،
رکن شوریٰ مظاہر العلوم، سہارنپور رکن شوریٰ ندوۃ العلماء، لکھنؤ و
مؤسس جامع السلامیہ مظفرپور، یوپی

از راقم السطور

بنام حضرت مولانا تقی الدین صاحب ندوی مدظلہ

مکرمی مولانا تقی الدین صاحب

بعد سلام مسنون،

آپ دونوں حضرات بااصول آدمی ہیں، اس لئے مستقل اردو میں آپ کے نام تحریر کرنا پڑا کہ اطاعت رسول کی جو رقم جمع ہو وہ مولانا عبد الرحیم صاحب کو دے دیں تاکہ وہ اطاعت رسول جو وریٹھی پڑی ہے اس کو ساری یہاں بھیج دیں۔ ساری وہیں ہے۔

آپ کی طبیعت مبارک کا حال کیسا ہے؟ دعاؤں میں ضرور یاد فرماتے رہیں۔

۹/۱۰/۷۴

فقط

یوسف

حضرت مولانا تقی الدین صاحب ندوی مد ظلہم
بنام راقم السطور

مدرسہ مظاہر العلوم، ۱۲ ربیع الثانی ۹۲ھ ﴿۳ جون ۷۲ء﴾
برادر عزیز جناب مولانا یوسف متالا صاحب سلمکم اللہ و حفظکم ورعاکم

سلام مسنون،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ یہ ناچیز لکھنو ندوۃ العلماء بذل کے کام کے سلسلے میں اور وہاں سے اعظم گڑھ عزیز اسعد سلمہ کے نکاح میں شرکت کے لئے گیا ہوا تھا۔ جمعہ کو واپس یہاں حاضر ہوا تو آپ کا گرامی نامہ ملا جس کو تنہائی میں حضرت اقدس کو بھی سنا دیا۔ آپ کی بیماری و پریشانی سے دلی رنج و قلق ہے۔ حق تعالیٰ جلد مژدۂ صحت وعافیت سنائے۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نسخہ بذریعہ ہوائی ڈاک آپ کو بھجوا دیا تھا امید ہے کہ مل گیا ہو گا۔ خدا کرے کہ پسند بھی آئی ہو۔ میرے مشاغل کثیرہ میں اس کی طباعت و اشاعت حضرت اقدس کی کھلی کرامت ہے، ورنہ اتنی جلدی اور موجودہ حالات میں ممکن نہیں تھی۔ ۲۵ نسخے بمبئی حاجی یعقوب کو یہاں سے بھیجے گئے اور ۷۱ عدد لکھنو سے حاجی صاحب کے نام ارسال کرا دیئے ہیں۔

حضرت کا ابتداء میں خیال تھا کہ ساری کتابیں بذریعہ حاجی صاحب لندن بھجوا دی جائیں مگر اب آپ کے حالات کی بنا پر تردد ہو گیا ہے۔ کل اخراجات قریباً تین مکمل کتاب تک ہوئے ہیں۔ میں نے حساب اپنے پاس بھی نوٹ کر رکھا ہے۔ اور مولوی نصیر کی ڈائری میں بھی ہے جس میں ایک کتاب حضرت سے اور ڈیڑھ مولوی عبد الحق سے لی تھی۔ مولوی عبد الحق صاحب کو اس کی جلدی نہیں ہے۔ جیسا کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا اور بقیہ میں نے خود دی

ہے۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف کتب خانوں میں بھجوا رہا ہوں تاکہ وہ فروخت ہوسکے۔ آہستہ آہستہ امید ہے کہ نکل جائے گی۔ اس کی طرف سے بے فکر رہیں۔ مجھے آپ کے حالات کا پہلے سے اندازہ تھا اور آپ کے خط سے بہت ہی فکر ہو رہا ہے۔ میں نے کتاب کے اخیر میں آپ کے مدرسہ کی ایک اپیل بھی لکھی ہے جس کو خصوصیت سے حضرت نے لکھوایا ہے اور ساتھ ہی اس کی بھی تاکید فرمائی تھی کہ اس پر تمہارے دستخط ہوں۔ اس لئے اپنے دستخط سے دیا ہے۔

آپ کے اور مولانا عبد الرحیم صاحب کے تاثرات معلوم کرنے کا اشتیاق ہے۔ کتاب کا ٹائٹل بھی بہت عمدہ اور جلد طبع ہو گیا ہے۔ قیمت میں نے دوچند رکھی اس سے زیادہ مناسب معلوم نہ ہوئی۔ مولانا عبد الرحیم صاحب کو سلام مسنون فرماویں۔ اب تو ان کا لندن یا افریقہ میں قیام ہونے والا ہے۔ ہم جیسے معمولی آدمی کی طرف شاید نظر التفات نہ فرماویں۔ مجلس معارف کے لئے بھی افریقہ میں کچھ نہ کیا اگر اتنی مدت کے لئے وہاں میرا جانا ہوا ہوتا تو بہت کچھ ہو سکتا تھا۔ خدا کرے کہ آئندہ کوئی بہتر صورت پیدا ہو سکے۔

آئندہ سال ترکیسر جانے کا ارادہ ہے۔ ابھی تک اس میں تبدیلی نہیں ہو سکی۔ والغیب عند اللہ۔ میرے لئے بھی گھریلو ذمہ داریاں، بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ بہت پریشان کن بنا ہوا ہے۔ اس کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ آپ دونوں بھائیوں سے جو محبت ہے اس کی بنا پر معمولی علالت کی خبر سے تشویش ہوتی تھی مگر اس بیماری کا حال سن کر بہت رنج و قلق ہے۔

آپ یا مولانا عبد الرحیم صاحب جلد خط سے خیر وعافیت سے مطلع فرمائیں اور یہ بھی لکھیں کہ اطاعت رسول کے کتنے نسخے لندن بھجواؤں۔ والدہ محترمہ اور احباب کو سلام مسنون۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص دعاگو و دعاجو

تقی الدین ندوی مظاہری

مدرسہ مظاہر علوم
۲۰ جون ۷۲ء
۹ جمادی الاولیٰ ۹۲ھ

الاخ العزیز الکریم زیدت الطافکم

سلام مسنون،
امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ آج آپ کے خط سے ساری تفصیلات معلوم ہوئیں۔ برادرم مولانا عبد الرحیم صاحب کا کوئی خط نہیں ملا۔ انتظار ہے۔ ان کی واپسی و ملاقات کا شدت سے اشتیاق ہے۔ اگر آپ انہیں خط لکھیں تو سلام مسنون لکھ دیں۔
اطاعت رسول کے ۲۵ نسخے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور اطاعت رسول کے دس نسخے اور 'صحبتے با اولیاء' کے دس نسخے حاجی ۔۔۔ صاحب جو ۲۳ جون کو روانہ ہو رہے ہیں ان کے ذریعہ حاجی یعقوب صاحب کو ارسال کر دیں گے۔ خیال تو یہی تھا کہ آپ کے یوسفی کتب خانہ میں اطاعت رسول اور 'صحبتے با اولیاء' کے زیادہ نسخے ہونا چاہئیں۔
الحمدللہ 'صحبتے با اولیاء' ایک ہزار کے قریب ختم ہو چکی ہے۔ اگر اطاعت رسول کی وہاں زیادہ گنجائش نہ ہو تو یہاں کے کتب خانوں پر رکھوا دوں گا۔ برادرم مولانا عبد الرحیم صاحب کی آمد کے بعد طے کر لیا جائے گا۔
آپ کی علالت سے سخت فکر و تشویش ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ہر طرح کی شفاء و سہولت عطا فرمائے۔ یہاں پر بھی گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ بذل کے کام کے جلد تکمیل کی دعا فرماویں۔
جماعت اسلامی پر کسی تردید کے لکھنے کے لئے کسی بہت عمدہ ادب شناس، سنجیدہ مگر نکتہ رس قلم و زبان کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر جن لوگوں نے لکھا ان کی تحریریں اپنے حلقے کے سوا

ان کے حلقہ فکر میں باعث تضحیک بن گئیں۔ تفصیلی گفتگو عند الملاقات۔

یہاں پر مولانا کفایت اللہ صاحب پالن پوری، مولوی اسماعیل بدات جلوہ افروز ہیں۔ آپ کو اور مولوی ہاشم صاحب کو سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ اپنے اور مولانا عبد الرحیم صاحب کے گھر والوں کو سلام مسنون۔ دعاؤں میں یاد رکھیں، بڑا دعا گو ہوں۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص تقی الدین مظاہری

تاریخ روانگی: ۲۳ ستمبر ۷۳ء
۲۶ شعبان ۹۳ھ

برادر گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ یہ ناچیز بذل کے اختتام کے بعد ۱۶ شعبان کو مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ میری عین خواہش تھی کہ آپ سے مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوتی، مگر یہ معلوم کر کے اس ناکارہ کو رنج ہوا کہ آپ نہیں آرہے ہیں۔ پہلے تو قاہرہ سے لندن کا ایک ہفتہ کے لئے ارادہ تھا مگر واپسی کی عجلت تھی، اس لئے یہاں حاضر ہوا۔
میری خواہش تھی کہ عبد الحلیم سلمہ کی ولادت کے وقت وہاں رہتا مگر مقدر کی بات کہ روانگی کے بعد تار سے اس مژدۂ جانفزا کو سنا۔ اس کی اہلیہ کا بے حد ممنون ہوں اور برادرم مولانا عبد الرحیم صاحب کے فراق کا طبیعت پر شدید تاثر ہے۔ ہمارے رفیق ثالث پھر آ گئے تھے۔ بہر حال طرز عمل وہی رہا، اس میں معافی تلافی کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں ہو سکی۔
الحمد للہ بذل المجہود بیس جلدوں میں پوری ہو گئی۔ ماہ مبارک سے متصلاً ہندوستان واپسی ہے۔ قیام ان شاء اللہ ندوۃ العلماء میں رہے گا۔ امید ہے کہ خیر وعافیت سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔
ایک غلطی اور کر لی ہے۔ وہ یہ کہ جامعہ الازہر میں دکتوراۃ فی علم الحدیث میں اپنے نام کی تسجیل کرا لی ہے۔ جملہ مراحل طے ہو چکے تھے، ابھی نمبر باقی ہے۔ دعا فرمائیں کہ وہ آ جائے۔ یہاں پر حضرت اقدس مدظلہ کے سامنے بھی عرض کیا۔ حضرت نے بھی موافقت فرما دی۔ دو سال کے اندر مجھے کتاب الزھد الکبیر للامام البیہقی تحقیقہ والتعلیق علیہ کو پیش کرنا ہے۔ ابھی تک وہ طبع نہیں ہوئی ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ عالم عربی میں کسی جامعہ میں علم حدیث کی خدمت انجام دے سکتا ہوں۔ وہاں کے سب احباب کو مولانا ہاشم صاحب، مولانا عبد الحق صاحب کو سلام مسنون فرمادیں۔ مفتی اسماعیل صاحب کے جانے سے مسرت ہوئی۔ اللہ کرے کہ آپ کو پوری مدد ملے۔ ہر طرح دعا گو ہوں اور اسی کا طالب ہوں۔

فقط والسلام
آپ کا مخلص
مدرسہ صولتیہ
تقی الدین ندوی مظاہری

برادرم مولوی یوسف سلمہ !

بعد سلام مسنون،

امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے خط سے بے حد مسرت ہوئی اور قلب کو بہت ہی تقویت حاصل ہوئی۔ آپ کی کتاب کے سلسلہ میں مفصل خط لکھنا ہے مگر ابھی تک فرصت نہ مل سکی۔ برادرم مولانا عبد الرحیم صاحب کے خط میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں، وہاں کے سب حضرات کو سلام مسنون۔

وہاں کا رمضان المبارک تو بہت یاد آرہا ہے۔ بذل پہنچ گئی، اصل بذل ثالث میں اپنے ہمراہ لایا تھا۔ بتلانے والوں نے غلط بتلایا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون و مؤدبانہ درخواست دعا کر دیں۔ حضرت مولانا علی میاں مدظلہ اگر تشریف لائے ہوں تو سلام مسنون۔ ان کی خدمت میں مفصل خط لکھ رہا ہوں۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب اگر موجود ہوں تو سلام مسنون۔

فقط والسلام

آپ کا تقی الدین ندوی

۸۷

حضرت مولانا سید مرغوب احمد صاحب مدفیوضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم نے چاہا تھا کہ نہ ہو مگر ہوئی صبح فراق
موت کا وقت جب آتا ہے ٹلتا نہیں

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

کلیجہ منہ کو آرہا ہے اور دل خون سے سو سو آنسو بہا رہا ہے، کہ آج بندہ آسمانِ فتاوی کے کوہِ نور، محی السنّۃ، اللہ کے ولی، میرے محترم عزیز ترین نانا جان کے ان احوال کو قلمبند کرنے بیٹھا ہے، جنہوں نے ہمیں اپنی ایک مکمل صدی سے دور کر دیا۔

۹/ شعبان المعظم / ۱۴۲۲ھ، ۲۷/ اکتوبر/ ۲۰۰۱ء کو وہ شب تاریک شروع ہوئی، جس نے آہستہ آہستہ ایک بدر کامل کو اپنے گہن میں لے لیا۔ مغرب اور عشا کا درمیانی وقت ہے کہ حضرت نانا جان پر شدید حرارت (گرمی) طاری ہوئی، جس کا شدید اثر دماغ پر محسوس کیا گیا۔ اور حضرت نقاہت اور کمزوری کی وجہ نڈھال ہو کر ایک طرف کو جھکے پڑے ہیں، جب حضرت کی اس حالت کو حضرت کی منجھلی صاحب زادی نے دیکھا تو فوراً بخار کی دوائی دی اور حضرت کی پچیس سالہ مخلص معالج ڈاکٹر یوسف پٹیل صاحب کو فوراً بلالیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب اسی وقت

تشریف لائے اور ایک انجکشن دیا، اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ بخار دماغ سے ہٹ کر بدن کی طرف منتقل ہوا۔ اور دو، تین گھنٹے بعد خوب پسینہ آیا اور حرارت میں کمی آئی۔ اور حضرت تھوڑا بحال بحال ہوئے تو تیمم کر کے عشا کی نماز ادا کی۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ اِدھر حضرت کی حالت دیکھ کر ہماری حالت دگر گوں ہو گئی اور اُدھر حضرت کے اطمئنان کا یہ عالم کہ فرمایا کہ مجھے بخار ہوا ہی نہیں، انکار فرماتے رہے۔ ویسے تو حضرت ناناجان تقریباً ۷ سال سے صاحب فراش تو تھے ہی، لیکن اس بخار نے حضرت کو اور زیادہ نحیف وناتواں اور کمزور کر دیا۔ پانی کم پینے کی وجہ بدن کا پانی سوکھ چکا تھا۔ اس لیے گلوکوز چڑھانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک دن میں کئی کئی بوتلیں اور ان کے ذریعہ ہائی ڈوز انجکشن دیئے جانے لگے۔

اور حضرت کے معالج خاص محترم ڈاکٹر یوسف پٹیل صاحب حضرت کے سلسلے میں مسلسل فکر مند رہتے تھے۔ تھوڑا بھی حضرت کی طبیعت بگڑتی بے چین ہو جاتے اور اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ چھاڑ کر خدمت میں حاضر ہو جاتے اور کامل ترین توجہ اور انہاک کے ساتھ حضرت کی تشخیص وعلاج فرماتے اور کبھی کبھار ڈاکٹر یم آر سید صاحب کو بھی بلاتے، یا فون پر مشورہ کرتے۔ اس کے علاوہ ضرورت محسوس کرنے پر اپنی تشخیص وعلاج پر اکتفانہ کرتے بلکہ بڑے بڑے اسپیشلسٹ ڈاکٹرس کو بھی بلاتے اور ان سے مشورہ و تشخیص کرواتے۔

حضرت کو تکلیف نہ پہنچے، اس غرض سے تمام مشینری، جیسے ایکسرے، اسکین، ای سی جی وغیرہ تمام مشین حضرت کے دولت خانے پر لاتے اور معاینے فرماتے۔ تمام تر تشخیصات سے پتہ چلا کہ جسم میں پانی کی کمی کی وجہ کڈنی (گردہ) متأثر ہو رہی ہے۔ حضرت میں جسمانی طور پر بیٹھنے کی صلاحیت بالکل ختم ہو گئی تھی۔ لیٹے لیٹے ہی کوئی چیز منہ میں ڈالی جاتی تو وہ بجائے معدے میں جانے کے، سانس کی نلی میں چلی جاتی اور کف کی شکل اختیار کر جانے کی وجہ سے تکلیف میں شدّت پیدا ہو جاتی۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہا اور بخار نے پیچھا نہ چھوڑا۔ کبھی بالکل

اچھے اور کبھی بخار کی شدت۔

الحمدللہ! آخری وقت تک ہوش و حواس قائم اور دماغ کام کر رہا تھا۔ کمزوری حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی، لیکن واہ، اللہ کا یہ جیالا، عالی ہمت و حوصلہ، سنن کا اہتمام کرنے والا بلند پایہ شخص ہمیشہ بضد رہا کہ وضو کر کے نماز پڑھوں گا۔ معروضہ رکھتے کہ حضرت تیمم کر لیجیے مگر انکار کرتے رہے۔

ایک مرتبہ صدر مفتیٔ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب، دامت برکاتہم عیادت کے لیے تشریف لائے۔ تو ہم نے ان کے سامنے معروضہ رکھا کہ حضرت تیمم کے لیے راضی ہی نہیں ہوئے، براہِ کرم آپ انہیں ترغیب دلائیں۔ تو حضرت مفتی خانپوری صاحب مدظلہ نے نہایت ادب و احترام سے گزارش کی کہ حضرت اس حالت میں تیمم کر کے نماز پڑھیں تو بہتر ہو گا۔ دو روز بعد حضرت مفتی خانپوری صاحب مدظلہ پھر حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ آپ کے کہنے سے تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا ہوں۔ اللہ رے! مسائل پر گرفت اور اس کی باریکی کا اہتمام، جب تک ایک مفتی نے نہ کہا وضو چھوڑنے اور تیمم کرنے پر راضی نہ ہوئے۔

حضرت نانا جانؒ کی آنکھوں کی بینائی تقریباً سات سال سے ختم ہو گئی تھی، مگر وفات سے چند روز قبل یہ جملہ بار بار فرماتے کہ میری آنکھوں سے اب سب نظر آنے لگا۔ میں پوچھتا نانا جان کیا نظر آرہا ہے، تو فرماتے کہ بڑے بڑے الفاظوں میں بہت شاندار کتابت سے قران کریم لکھا ہوا نظر آرہا ہے۔ کبھی فرماتے کیا عمدہ عمدہ میوے بالترتیب نظر آرہے ہیں۔ اپنا ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر کے بتاتے اور آنکھیں کھول کر دیکھتے جیسے دور کی چیز نظر آرہی ہو۔ نانا جان کھانا کھالو، پانی پی لو، تو فرماتے اب تو گھر جا کر کھائیں گے۔

حضرت نانا جان المحترم اپنی معذوری کی وجہ تراویح کے لیے مسجد تشریف نہیں لے جا سکتے تھے۔ لیکن قران کی تلاوت کا شغف و لگاؤ جو حضرت کو تھا وہ انشاء اللہ حضرت کی سوانح عمری

میں تفصیل سے آئے گا۔ مختصر یہ کہ حضرت کے شغف و لگاؤ اور اپنی معذوری کی وجہ تراویح کے لیے مسجد نہ جاسکنے کی بے چینی و تڑپ کو دیکھ کر چند قریبی احباب نمازِ تراویح کے لیے حضرت کے دولت کدہ پر حاضر ہوتے۔ حافظ ضیاء الرحمن صاحب تراویح میں قران سناتے اور حضرت اقتداء فرماتے۔ پچھلے رمضان تک یہ سلسلہ چلتا رہا لیکن ہائے رے قران کے اس عاشق کی دور رس نگاہیں، کہ پہلے سے اشارہ دے دیا، امسال شعبان ہی میں فرمادیا کہ میں تراویح نہ پڑھ سکوں گا۔ ہم نااہل اللہ کے اس محبوب کے اشارے کو نہ سمجھ سکے۔

بہر حال، چاند رات کو احباب آئے اور تراویح شروع کرنے کی اجازت طلب کی۔ فرمایاہاں، شروع کرو۔ حضرت نے لیٹے لیٹے ہی اقتداء کی۔ یکم رمضان ۱۴۲۲ھ م ۱۷ / نومبر ۲۰۰۰ء ظہر کے قریب طبیعت بہت خراب ہوئی، لیکن دوسری تراویح بھی حسب معمول سماعت فرمائی، لیکن اس کے بعد پوری رات بے چینی میں گزری۔ صبح ڈاکٹر حاضر ہوے اور گلوکوز ایک ساتھ دو بوتل چڑھائے۔

ڈاکٹر صاحب صبح ساڑھے نو بجے حاضر ہوئے تھے۔ نقاہت بے انتہاء بڑھ گئی تھی۔ حضرت کے نواسی داماد حضرت مفتی عارف حسن عثمانی صاحب، استاذِ حدیث دار العلوم اشرفیہ تشریف لائے۔ سلام کیا تو حضرت نے جواب عطا فرمایا مگر نقاہت کی وجہ آواز اتنی آہستہ تھی کہ بہت غور کرنے پر سنائی دیتی تھی۔ پوچھا کیسی طبیعت ہے؟ فرمایا بہت خراب۔ مفتی صاحب نے جواباً عرض کیا اللہ اچھا کریں گے، تو حضرت نے بھی جواب میں فرمایاہاں اللہ ہی اچھا کریں گے۔

ہوش و حواس قائم، طبیعت اتنی بحال کہ کوئی یقین ہی نہ کرے کہ ایک گھنٹے بعد داغ مفارقت ملے گی اور حق کا اعلان کرنے والی آواز خموش ہو جائے گی۔ سب اپنے اپنے معمولات میں مصروف ہیں۔ حضرت کے خادم خاص مفتی نصیب الدین آڈرس کی تکمیل کے لیے فتاویٰ کے پارسل بنارہے ہیں۔ اور ایک بچہ محمد صدیق حضرت کے قریب بیٹھا قران پاک کی تلاوت کرہاہے۔ بندہ وہاں حاضر ہوا، دیکھا کہ بے سدھ پڑے ہیں۔ قریب جاکر سلام کیا، جواب نہ

پا کر بے ساختہ کلمۂ طیبہ نکلا۔ ابھی کلمہ مکمل ہوا تھا کہ آہ! روح قفس عنصری سے نکل کر پرواز ہو گئی۔

نبئ رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا وہ ارشاد واضح طور پر سمجھ میں آیا اور آنکھوں سے دیکھا کہ گندے ہوئے آٹے سے بال کیسے نکلتا ہے۔ ہائے رے، افہام و تفہیم کا عالم ساری حیات سمجھاتے رہے اور جاتے جاتے بھی ایک حدیث سمجھا گئے۔ مگر جیسے بندے کی زبان گنگ ہو گئی، حواس باختہ ہو گیا، دل یہ قبول کرنے کو تیار نہ تھا کہ میرے نانا جان ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔

اس وقت ۱۲/ بجکر ۲۵ منٹ ہو رہے تھے۔ مفتی نصیب الدین کو اور محمد صادق کو آواز دی اور ڈاکٹر صاحب کو فون کرنے کے لیے کہا۔ اطلاع پہنچتے ہی ڈاکٹر صاحب فوراً حاضر ہوئے اور نبض کو ٹٹولا مگر کہاں..... آنکھوں سے آنسو ٹپکاتے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اس طرح اللہ کا محبوب بندہ، آسمانِ فتاوی کا بدر کامل، محی السنۃ، یادگار اکابر، برکۃ العصر خموشی کے ساتھ چپکے سے ہم سب سے دور، بہت دور، دنیوی تکالیف سے آزاد، ابدی راحت میں اور اپنے مولی کے باغ رحمت میں جابسا

ہم نے چاہا تھا کہ نہ ہو مگر ہوئی صبح فراق
موت کا وقت جب آتا ہے ٹلتا نہیں

حضرت کی دار باقی کو رحلت کرنے کی اطلاع بجلی کی طرح راندیر، سورت و قرب و جوار میں پھیل گئی اور حضرت کے چاہنے والوں، مدّاحوں، عقید تمندوں کا ہجوم دیکھتے ہی دیکھتے دولت کدہ پر جمع ہو گیا۔ ہر آنکھ اشکبار اور دلوں میں غم کا پہاڑ لیے ساکت کھڑی تھی۔ جمع ہونے والوں میں علماء کا کثیر طبقہ تھا اور حضرت مفتی احمد خانپوری مدظلہ اپنی خانقہ چھوڑ چھاڑ کر چلے آئے۔ اور حضرت کی تجہیز و تکفین کے مراحل طے کرنے کے لیے راندیر کے علماء مفتیان،

مولانا مفتی اسماعیل صاحب واڑی والا، مولانا اسماعیل موٹا صاحب مہتمم جامعہ حسینیہ اور الحاج شیخ محمود منیار صاحب پر مشتمل ایک ہنگامی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی، جس کے سربراہ حضرت مولانا اسماعیل موٹا صاحب طے پائے، تا کہ انتظامات میں کوئی بد نظمی نہ ہو۔

مشورہ کے بعد غسل کی تیاری کی گئی اور قبر کی جگہ متعین کر کے اس کی تیاری کے انتظامات کیے گئے۔ ظہر کی نماز کے بعد تمام علماء و مفتیان کی موجودگی میں قریبی رشتہ داروں اور احباب نے غسل دینے کی سعادت حاصل کی اور حضرت کی تاکیدی وصیت تھی کہ غسل میں ستر پوش کے لیے کالا اور موٹا کپڑا استعمال کیا جائے۔ حالاں کہ عموماً بلکہ ہر جگہ سفید کپڑا استعمال ہوتا ہے۔ حسب وصیت کالا کپڑا ہی استعمال کیا گیا۔ اور حضرت نے کفن اپنی حیات ہی میں تیار کروالیا تھا، اسی میں کفنا گیا اور ناناجان کی بندے کو تاکید تھی کہ خوشبو کے لیے شمامۃ العنبر استعمال کیا جائے۔ الحمد للہ، حضرت کی وصیت کے حسبہ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد لوگوں نے اپنی اپنی طرف سے شمامۃ العنبر کی بوتلوں کو آخری نذرانے کے طور پر انڈیلنا شروع کیا۔

اور حضرت کی ایک عادتِ شریفہ تھی میت کی پیشانی پر انگشتِ شہادت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھواتے اور سینہ پر کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھواتے۔ بندے نے حضرت کی اتباع کرتے ہوئے مفتی احمد خانپوری صاحب سے اس کتابت کی گزارش کی۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنی کانپتی انگلی سے لکھا کہ اسی محترم شخصیت سے لکھنا سیکھا اور آج اسی پر لکھنا پڑ رہا ہے۔ غسل اور تکفین سے تقریباً ۳:۳۰ بجے فارغ ہوئے۔ باہر مجمع کثیر تعداد میں حضرت کے آخری دیدار کے لیے منتظر و مضطرب تھا۔ ایک گھنٹہ زیارت کا موقع دیا گیا۔ عصر کی اذان ہو جانے پر اس سلسلے کو روک دیا گیا۔

حضرت ناناجان مسائل پر باریکی سے خود عمل فرماتے اور دوسروں کو تاکید فرماتے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپ نے یہ بھی وصیت کر رکھی تھی کہ میرا چہرہ میری وفات

کے بعد کوئی نامحرم نہ دیکھے۔ ویسے بھی اپنی زندگی ہی میں، باوجودیکہ آپ کی بنائی بالکل ختم ہوگئی تھی، کوئی نامحرم زیارت کرنا چاہتی تو حضرت منع فرماتے۔ نامحرم کے ساتھ پسِ پردہ بات کرنا بھی زیادہ پسند نہ فرماتے۔

اس مسئلہ کا اس وقت قابو میں آنا مشکل تھا کہ کسی کو کیسے روکا جائے۔ ہم ابھی اس فکر میں تھے کہ حضرت کے گھر کے سامنے کی ایک خاتون نے یہ ذمہ داری لی اور کہا کہ نہ میں دیکھوں گی اور نہ کسی نامحرم کو اندر جانے دوں گی۔ اور اس خاتون نے اپنی ذمہ داری پوری امانت کے ساتھ نبھائی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اتنا گمبھیر مسئلہ اتنی آسانی سے حل ہوگیا۔

عصر سے تراویح کے ختم تک حضرت کی تینوں بیٹیاں، دونوں سگی بہنیں اور گھر کی دیگر محترم خواتین حضرت کے قریب بیٹھیں، اذکار و ادعیہ میں مصروف رہیں۔ حضرت کے چاہنے والوں، عقیدتمندوں اور شاگردوں اور عوام الناس کا ایک عظیم جم غفیر قرب وجوار، دور دراز سے جمع ہوگیا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ انسانی سروں کا ایک سیل بیکراں ہے کہ ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اہل راندیر نے حضرت کے جنازے میں شرکت کے لیے آنے ولوں کے افطار کا بڑا اہتمام کے ساتھ مساجد اور جگہ بہ جگہ انتظام کیا تھا کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ راستوں پر ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا گیا اور پارکنگ وغیرہ کی سہولت مہیا کی گئی۔

جنازہ حضرت کے گھر سے ۹/ بجے نکالا گیا اور راندیر انجمن اسلام کے آنگن میں اونچے تخت پر رکھا گیا اور دیدار کے لیے مکمل نظم کیا گیا تاکہ کوئی بھگدر نہ ہو۔ دو گھنٹے زیارت کا سلسلہ جاری رہا اس کے باوجود زائرین کا سلسلہ جاری ہے کہ ختم ہی نہیں ہونے پاتا۔ اگرچہ مشورہ میں ۱۰ء۳۰ بجے کا وقت طے پایا تھا مگر زائرین کے ہجوم، انکی تڑپ اور انکے اضطراب کو دیکھتے ہوئے آدھا گھنٹہ مزید تاخیر کی گئی۔ اسکے باوجود زائرین کی آمد کا تسلسل جاری رہا، تنگیٔ وقت کی وجہ ۱۱/ بجے جنازہ اٹھانے پر مجبور ہو گئے۔

ہجوم کو مد نظر رکھتے ہوئے جنازے کے چاروں طرف کافی وزن دار لمبے لمبے آہنی پائپس

باندھے گئے تاکہ کوئی بھی حضرت کو کاندھا دینے کی سعادت و آرزو سے محروم نہ رہے۔ اس طرح ہزاروں سوگواروں کے ذریعہ جنازہ مدرسہ اشرفیہ کے قریب ایک وسیع میدان میں نماز جنازہ کے لیے لایا گیا۔ جنازہ ایسے چل رہا تھا گویا یوں محسوس ہو رہا تھا کوئی غیر مرئی طاقتیں جنازہ لیے اڑ رہی ہیں اور لوگ صرف ہاتھ لگا رہے ہیں۔

اور جہاں نماز جنازہ ہونی طے پائی تھی، لوگوں کے ہجوم کو دیکھ کر یہ اندازہ لگ رہا تھا کہ جنازہ کافی تاخیر میں پہنچے گا مگر ایسا نہ ہوا اور ہوتا بھی کیسے۔ جس شخصیت نے اپنی ساری زندگی سنن پر عمل کرنے اور عمل کروانے میں گزار دی، آخری وقت اس میں ڈھیل کیسے ہو جاتی۔ اللہ نے ایسا انتظام کیا کہ اسباب تاخیر ہونے کے باجود توقع سے پہلے جنازہ پہنچ گیا۔ اور ادھر جنازہ میدان میں پہنچنے سے پہلے میدان بھر گیا تھا اور صفیں بنانا دشوار ہو رہا تھا۔

حضرت کی وصیت کے مطابق حضرت کے نواسی داماد حضرت مفتی عارف حسن عثمانی دامت برکاتہم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر حضرت کو راندیر کے مشہور تاریخی قبرستان لایا گیا۔ ہزار سوگواروں، چاہنے والوں نے بادیدۂ نم، بادل ناخواستہ آسمان فتاوی کے بدر کامل و حدیث کے آفتاب و ماہتاب محی السن کے جسم کو سپردِ لحد کیا۔ تدفین کے بعد حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم نے دعا فرمائی اور اس طرح ہم ۱۲ء۱۵ ابجے ایک مکمل باہوش صدی کے ساتھ چھوڑ آئے۔ اور یہ دنیائے دوں اللہ کے ایک محبوب بندے اور دنیائے فتاوی ایک عظیم مفتی سے محروم ہو گئی۔

اور بارشاد نبوی ﷺ، اللہ کے ولی کے لیے قبر روضۃ من ریاض من الجنۃ ہو جاتی ہے۔ اللہ نے ان گناہ گار نگاہوں کو وہ منظر دکھایا اور محسوس کیا کہ حضرت کے قبر کی مٹی سے ایک بھینی بھینی خوشبو قبرستان کے چاروں اُور پھیل رہی تھی جس کو سارے مجمع نے محسوس کیا۔ اور المؤمن بین الخوف والرجاء کے مکمل مظہر، حضرت ناناجان نے بندے کو وصیت کی تھی کہ تدفین کے بعد چلے مت جانا، گھنٹہ دیڑھ گھنٹہ قرآن پڑھنا۔ الحمدللہ وصیت کے حسبہ عمل کی

سعادت نصیب ہوئی۔

اور ایک عجیب بات آسمان پر سارے لوگوں نے دیکھی کہ تاروں کی پھلجھڑیاں اور آتشبازی ہو رہی ہے کہ جس طرح کسی کے استقبال پر ہوتی ہے۔ گویا کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب بندے کے لیے استقبال اور خیر مقدم کا انتظام کیا۔ اللہ تعالی سے دست بدعا ہوں کہ اللہ اپنے فضل و کرم سے ہماری خدمات کو قبول فرمائے اور حضرت نانا جان کی قبر کو روضۃ من الجنۃ بنائے اور اعلی علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور اللہ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اپنی تمام تر شفقتوں اور رحمتوں سے اپنی شایان شان بدل عطا فرمائے۔ اور ہمیں حضرت کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

؎ آسمان انکی لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

حفید حضرت مفتی صاحبؒ
طالب دعا
سید مرغوب احمد قاضی
راندیر

باسمہ تعالی

محترم المقام واجب صد احترام مولائی وملجائی حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

بعد سلام مسنون طرفین عافیت عند اللہ مطلوب،

بعد صد تعظیم وتکریم عرض اینکہ حضرت اقدس ناناجان رحمۃ اللہ علیہ، جس کو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہوئے جسم کا ہر جزء کانپتا ہیں آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہے، دماغ بے قابو ہو جاتا ہے۔ مرحوم کی شفقت ومحبت وتوجہ اور بے تکلفانہ برتاؤ پورے خاندان میں سب سے زیادہ بے تکلفی مجھ سے فرماتے تھے۔ وہ یادیں رلاتی ہیں، دماغ ماؤف ہو چکا ہے۔

اخیر میں جب سب کی خوشامدیں کرنے پر دواپینا صاف انکار کر دیتے تھے اور جب بندہ کہتا تھا ناناجان منہ کھولو اور اتنی دوائی پی لو تو بلا تکلف دوائی پی لیتے تھے۔ ناناجان کی صحبت کی کیا باتیں لکھوں اور کیا چھوڑوں۔ حضرت اقدس سے مؤدبانہ وعاجزانہ درخواست ہے کہ میرے بہت ہی پیارے مشفق ناناجان کے لیے خصوصی دعائے مغفرت وبلند درجات و ایصالِ ثواب فرمائیں۔

۹ر شعبان المعظم، ۲۷ر اکتوبر کو مغرب وعشاء کے درمیان بہت ہی شدید بخار آیا تو خالہ نے فوراً بخار کی دوائی دی۔ آدھا گھنٹہ کے بعد دماغ سے اتر کر بدن پر آیا پھر آہستہ آہستہ حالت ٹھیک ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کو فوراً بلایا گیا۔ ایک ڈاکٹر صاحب یوسف پٹیل کے نام سے مشہور ہیں، ۲۵ سال سے بلا معاوضہ ناناجان کی خدمت انجام دیتے رہے تھے، اس ڈاکٹر صاحب کے لیے خصوصی دعا فرماویں۔ اتنے مخلص ہیں کہ کبھی شکریہ ادا کرنا بھی پسند نہیں تھا۔ ان کی ایک بیٹی دماغ کی کمزور ہیں، اس کے لیے دعا فرماویں۔

بخار اور بلغم نے آخر تک پیچھا نہیں چھوڑا مگر ناناجان انکار ہی کرتے رہے کہ مجھے بخار ہے ہی

نہیں۔ ہاں، البتہ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی تھی، اتنی کمزوری میں بھی تیمم سے نماز پڑھنا گوارا بالکل نہیں تھی۔ لہذا مفتی احمد خانپوری صاحب مدظلہ العالی کو بلایا گیا اور ان کے ذریعہ کہلوایا گیا کہ حضرت اس حالت میں تیمم کر کے نماز پڑھے تو اچھا ہے۔ پھر دوسرے روز فرمایا تمہارے کہنے سے میں نے تیمم شروع کیا۔

اس سے کئی روز پہلے مفتی احمد صاحب نے فرمایا آپ تیمم فرمائیں بہت کمزور ہوگئے ہیں تو ناناجان نے کہا کہ ہاں میں نقاہت اور مجبوری کا درجہ جانتا ہوں۔ استنجاء میں ٹیسوں پیپر کے لیے کہا گیا تو فرمایا یہ تو آلۂ علم ہیں۔ یکم رمضان المبارک کو دوپہر کو طبیعت بہت زیادہ خراب ہوئی، نزع کی حالت شروع ہوئی۔ درمیان میں افاقہ بھی ہوتا ہے پوچھنے پر جواب بھی دیتے رہے مگر آواز بہت ہی کمزور ہوگئی تھی۔ آخری شب جس روز صبح انتقال ہونے والا تھا اس روز دوسری تراویح تھی۔ اپنی معذوری کی وجہ سے چند احباب کو جمع کر کے سواپارہ سے تراویح پڑھتے تھے اور روزے بھی رکھتے تھ مگر اس سال پہلے سے کہہ دیا تھا کہ میں تراویح نہیں پڑھ سکوں گا مگر ہر سال کی طرح احباب نے شروع تو کی تھی حضرتؒ سماعت فرماتے۔

جس روز وفات ہوئی اس روز تراویح شروع کرنے سے پہلے اجازت لی گئی کہ حضرت تراویح شروع کی جائے، تو فرمایا ہاں تراویح شروع کرو اور ہر سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہتے اور درمیان میں کبھی کبھی غشی کی حالت میں تیمم فرماتے اور نماز میں شریک ہوجاتے۔ حافظ سلام پھیر دیتے مگر حضرت نماز ہی میں رہتے۔ پوری رات ایسی بے چینی سے ہی گزری۔ وفات کے ایک گھنٹہ پہلے سورت سے عبدالقادر میر صاحب ملاقات کے لیے تشریف لائیں تو مزاج پرسی ہوئی۔ اس کے بعد میرے بہنوئی مفتی عارف حسن تشریف لائیں تو انہوں نے سلام کیا تو جواب دیا۔ کہا میں عارف حسن ہوں تو فرمایا جی پہچانا پھر کہا کیسی ہے طبیعت تو فرمایا بہت خراب ہے۔ میرے بہنوئی نے کہا اللہ اچھا کر دیں گے تو جواب میں فرمایا ہاں اللہ اچھا کر دیں گے۔

اس کے بعد میں اہلیہ کو سواپارہ سنا کر وہاں پہونچا تو بالکل آخری سانس چل رہی تھی۔ ایک

بچہ خادم اپنے طور پر قران پڑھ رہا تھا اور اصل خادم مفتی نصیب الدین آگے پارسل بنارہے تھے۔ میں نے جاکر دیکھا بالکل آخری سانس ہے، میں نے سلام کرنا چاہا تو خالہ نے پیچھے سے کہا باوا سوئے ہیں مگر میں نے خالہ کو کہا حالت بدلی ہوئی ہے تو پھر خالہ نے کہا سلام کر۔ میں نے سلام کیا اور ناناجان ناناجان پکارا مگر وہ رفیقِ اعلی سے ملنے جارہے تھے۔ بس موت ایسی آئی جیسے آٹے میں سے بال نکالا۔ خالہ نے کہا ابھی تو بات کررہے تھے۔

جس وقت میں اہلیہ کو قران سنارہا تھا اس وقت تلاوت کے درمیان میری اہلیہ نے مجھ سے کہا کہ دیکھنا آج آسمان رورہا ہے شاید کچھ ہونے والا ہے۔ اس وقت سے میرے دل میں وہشت تھی کے خدا رحم فرماوے۔ ٹھیک صبح ۱۲-۲۵ کو بروز یک شنبہ وفات ہوئی اور رات کو سارے دس بجے جنازہ اٹھایا گیا۔ دارالعلوم اشرفیہ کے سامنے میدان میں نمازِ جنازہ کثیر تعداد میں اداء ہوئی۔ نمازِ جنازہ میرے بہنوئی حضرت مفتی عارف حسن صاحب نے پڑھائی اور غسل ظہر کے بعد دیا گیا۔ حضرت مولانا اسماعیل موٹا صاحب کی رہبری میں حافظ زبیر منیار وغیرہ نے دیا، حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری بھی موجود تھے اس طرح مفتی واڑی والا بھی موجود رہے۔

حضرت، میرا دماغ بالکل برابر نہیں ہے اس وقت رات کے ایک بجے یہ عریضہ تحریر کرہا ہوں۔ اہلیہ سے لکھوایا باقی اخیری چند لکیر بندہ نے تحریر کی ہے، اگر کچھ غلطی ہو تو معاف فرماویں۔ محترمہ ومشفقہ بی بی خالہ مدظلہا کو مع دعاؤں کی درخواست سلام عرض ہے۔ مولانا اسماعیل بدات صاحب کو بھی سلام عرض ہے۔ مولانا محمد علی منیار صاحب دامت برکاتہم کو بھی سلام اور دعاؤں کی درخواست۔ روزہ مبارک پر سلام عرض فرماکر مشکور وممنون فرماویں۔

فقط والسلام

طالب دعا مع الاکرام

سید مرغوب احمد

۸۸

حضرت مولانا سلمان صاحب مدظلہم،
مدیر اعلیٰ مظاہر العلوم، سہارنپور

﴿حکایة عجیبة﴾ منقولة فی نفحة الیمن

قال الأصمعی: دخلت بستانا ورأیت فیه حجراً مکتوباً علیه:

أیا معشر العشّاق باللہ خبّروا
اذا حلّ عشق بالفتی کیف یصنع

فکتبت تحته شعراً:

یداوي هواه ثم یکتم سرَّه
ویخضع فی کل الأمور ویخشع

ثم دخلت غدا فرأیت هذا الحجر مکتوبا فیه:

وکیف یداوی والهوی قاتل الفتی
و فی کل حین قلبه یتقطع

قال: فكتبت تحته شعرا:

اذا لم يجد صبراً لكتمان سرّه

فليس له شئ سوى الموت ينفع

قال: ثم عمدت بستانا فرأيت شابا ميتاً تحت الحجر ورأيت الحجر مكتوباً فيه:

سمعنا، أطعنا، ثم متنا فبلّغوا

سلامى الى من كان للوصل يمنع

هنيئا لأرباب النعيم نعيمهم

وللعاشق المسكين ما يتجرع

كتبه ابوعثمان سلمان الحسنى

ناظم مظاهر علوم سهارنپور

١٠ شوال ١٤٠١ ھ

من محبّى الشيخ يوسف متالا

حين سافرت معه الجنوب الافريقيا

وكنا حينئذٍ بين السماء والأرض

۸۹

حضرت مولانا علی یوسف صاحب نور اللہ مرقدہ،
شیخ الحدیث دار العلوم کنتھاریہ

۴/ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ

بخدمت گرامی حضرت مولانا یوسف صاحب، خلیفہ حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ و مولانا ہاشم صاحب جوگواڑی، خلیفہ حضرت شیخ مرحوم۔

بعد سلام مسنون،

آپ حضرات کی تشریف آوری کی خبر عزیز مولوی عبد الصمد کے ذریعہ سے ہوئی۔ اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ حضرات کا قیام بہت مختصر وقت کے لئے ہے۔ اب آپ حضرات سے گزارش ہے کہ تھوڑا سا وقت نکال کر آپ حضرات دارالعلوم تشریف لے آتے۔ آپ کی تشریف آوری کو ہم اپنے لئے باعث سرفرازی گردانتے ہیں۔ امید ہے کہ شرف قبولیت سے نواز کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ آپ حضرات آمد کی تاریخ متعین فرمادیں تاکہ نظام میں سہولت ہو۔ اور دارالعلوم کو ہمیشہ اپنی ادعیہ مخصوصہ میں ضرور یاد فرماتے رہیں۔

احقر علی یوسف

۲۳/ جون ۸۵ء

خادم دارالعلوم عربیہ اسلامیہ محمود نگر

کنتھاریہ

۹۰

امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مد ظلہم العالی، استاذ حدیث دار العلوم دیوبند

باسمہ تعالی

محترم المقام زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔ والا نامہ باعث سر فرازی ہوا۔ بڑی مدت ہوئی۔ آپ نے یاد فرمایا اور پھر ایک خدمت کے لیے اس فقیر کو منتخب فرمایا، میرے لیے باعث سعادت ہے۔ اسی وقت مکتبۃ الشیخ سے آدمی بلایا اور ایک لفافہ میں بند کر کے سہارنپور بھیج دیا۔ وصول یابی کی رسید بھی اسی روز آگئی، غالب خیال ہے کہ جواب بھی آپ کو مل گیا ہو گا۔

۳۰ تاریخ (جنوری کی) حکیم ایوب داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے اور ۳۱ جنوری کو مفتی مظفر صاحب نے دیہات اور شہر کے دو چار سو آدمی ملا کر نیئ ایڈہاک کمیٹی بنالی۔ مولوی سالم صاحب دیوبندی، مولوی رفیق بھیسانی، عبد اللہ صاحب بانکے والے نیز دو اور آدمی اوس میں ممبر بنے۔ وحید الزمان صاحب بھی دیوبند سے اوس میں شریک ہوئے، تقریر کی اور شاید ایڈہاک کمیٹی کی تائید و اعلان کیا۔ ادھر شوری کے خلاف ہائی کورٹ ویسے اپنی جگہ پر ہے۔ سپریم کورٹ میں سرپرستوں کی طرف سے درخواست گزاری کی گئی تھی، وہاں کوئی فیصلہ تو نہیں ہوا، البتہ ہائی کورٹ کو کہا گیا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر کوئی فیصلہ کر دے۔ لڑائی طول

پکڑتی جارہی ہے۔ اللہ بہتر فرمائے آمین ثم آمین۔

دارالعلوم کے ایک استاذ اور ایک سفیر کو ویزا مل گیا ہے، ان شاء اللہ تین ماہ کے آخر تک یہ لوگ روانہ ہو جائیں گے، آپ حضرات سے ہر طرح تعاون کی درخواست ہے۔

میر اویزا جنوبی افریقہ سے آیا ہے، حضرت مہتمم صاحب کے ویزا کا انتظار ہے۔ ہو سکتا ہے کی اوائل فروری میں اپنا بھی سفر براہ موریشس اور ری یونین ہو۔ وہاں سے واپسی پر سعودی عرب جاتے ہوئے زیمبیا بھی رکا جاسکتا ہے۔ لیکن ہمارا وہاں کسی سے تعارف نہیں ہے۔ سفر بہت لمبا ہے، نہیں تو تفریح اور دلبستگی تو آپ کے ساتھ ہوتی۔ بہر حال، جو بھی صورت ہو گی وہ جنوبی افریقہ پہونچ کر سامنے آئے گی۔ مولانا بایزید کا فون نمبر ۸۵۲۴۲۸۳ ہے۔ اون سے اوائلِ فروری میں پروگرام معلوم ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی ممکن صورت ہوئی تو ان شاء اللہ دیکھا جائے گا۔

بھائی صاحب مدظلہ بنگلا دیش تشریف لے گئے ہیں، ابھی تک دہلی واپسی نہیں ہوئی۔ البتہ خیال ہے کہ آج کسی وقت اللہ نے چاہا تو کلکتہ آجائیں گے۔ راقم الحروف الحمد للہ بخیر ہے۔ وہ قدیم مرض تو الحمد للہ نہیں ہے، لیکن طبیعت ایسی کمزور ہو چکی ہے کہ آب و ہوا کا تھوڑا تغیر فوراً بیماری کا سبب بن جاتا ہے اور پھر جلدی نجات نہیں ملتی۔ اس لیے دعا کی درخواست ہے۔ فراموش نہ فرمائیں۔ اہلیہ محترمہ، مفتی صاحد اور دیگر حضرات سے سلام فرمادیں، نیز دعا کی درخواست بھی۔

والسلام

۳/۱/۸۷م

ارشد عفی عنہ

۹۱

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد منظور نعمانی

Mohammad Manzoor Nomani

۲۸ مارچ ۱۹۸۸ء

برادر محترم ومکرم جناب مولانا یوسف متالا صاحب، دامت فیوضکم وبرکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج گرامی ہر طرح بعافیت ہو۔

الفرقان کا خاص نمبر ﴿خمینی اور شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ﴾ امید ہے کہ ملاحظہ سے گزرا ہوگا۔ اور غالباً یہ بھی علم میں آگیا ہوگا کہ ہمارے مولانا بنوری علیہ الرحمۃ کے قائم کئے ہوئے جامعۃ العلوم الاسلامیہ، کراچی کے در ماہنامہ بینات نے اس کو من وعن اپنی مخصوص اشاعت کی حیثیت سے فوراً ہی شائع کر دیا تھا۔ پھر اُسی جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے شائع ہونے والا ڈائجسٹ ”اقرأ“ غالباً نظر سے گزرا ہوگا۔ اس میں بھی الفرقان کا خاص نمبر من وعن شائع کیا گیا۔ اور میرے استفتاء کے جواب میں پاکستان کے حضرات اکابر علماء ومشاہیر اصحاب فتویٰ اور معروف ومعتمد دینی مراکز کے جو جوابات وفتاویٰ خاص اہتمام سے حاصل کئے گئے تھے اور یہاں نہیں پہنچ سکے تھے وہ بھی اقرأ کے شمارہ میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔

اب یہ طے کیا گیا ہے کہ حضرات پاکستان کے جو جوابات وفتاویٰ اقرأ میں شائع کئے گئے ہیں جن کی بڑی تعداد ہے، وہ سب اور جو جوابات وفتاویٰ الفرقان کے خاص نمبر کی اشاعت کے بعد یہاں پہونچے اورابھی تک شائع نہیں کئے جاسکے ہیں اور بنگلہ دیش کے حضرات اکابر علماء واصحاب فتویٰ اور دینی مدارس ومراکز کے جوابات وفتاویٰ جو ان شاء اللہ عنقریب پہونچنے والے ہیں، ان سب کو الفرقان کی ایک خاص اشاعت کی شکل میں شائع کر دیا جائے، جو اس سلسلہ کا گویا حصہ دوم ہو گا۔

پروگرام یہ ہے کہ اپریل کا شمارہ جو زیر تیاری ہے اس میں اس کا اعلان کر دیا جائے اور وہ حصہ دوم مئی جون کے مشترکہ شمارہ کی حیثیت سے وسط شوال میں شائع کر دیا جائے۔ اس کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ آج ہی دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ برطانیہ اور جنوبی افریقہ میں بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت اور ہمارے سلسلہ کے حضرات علماء کرام کی بڑی تعداد ہے، ان سے بھی استفتاء کے جوابات اور فتاویٰ یا صرف تعلیقات حاصل کر کے حصہ دوم میں شامل کئے جائیں۔

اس سلسلہ میں آج ہی جنوبی افریقہ میں ڈربن مولانا عبدالحق عمرجی کو خط لکھایا ہے۔ ان سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے اخوان وارباب کے تعاون سے میرے استفتاء کے جوابات یا تصدیقات حاصل کریں، اور وہ حتی الوسع رمضان المبارک کے اختتام سے پہلے یہاں پہونچ جائیں۔ اسی صورت میں وہ الفرقان کی زیر تجویز اُس خاص اشاعت میں شامل ہو سکیں گے۔

برطانیہ میں مکرمی جناب مولانا یعقوب کاوی صاحب کو بھی خط لکھ رہا ہوں اور یہ عریضہ آپ کی خدمت میں لکھا جا رہا ہے۔ گزارش یہی ہے کہ میرے استفتاء کے جواب میں برطانیہ میں مقیم جن حضرات علماء کرام سے جناب رابطہ قائم فرمائیں اور ان سے استفتاء کا جواب یا تصدیقات ہی حاصل فرما سکیں، تو اس کے لئے زحمت فرمائیں۔ امید ہے کہ اکثر حضرات علماء کرام وہی ہوں گے جو میرا استفتاء اور اس کے جوابات اور میرا مقدمہ الفرقان کے خاص نمبر یا بنیات کی خاص اشاعت یا اقرأ ڈائجسٹ کے خصوصی شمارہ میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔

آپ نے غالباً ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم لاجپوری دامت فیوضہم اور جامعہ حسینیہ راندیر اور دارالعلوم کے حضرات اساتذۂ کرام واصحاب فتویٰ نے صرف حضرت مولانا حبیب الرحمن الاعظمی مدظلہ کے جواب کی تصدیق ہی پر اکتفا فرمایا ہے، بعض دوسرے حضرات نے مختصر جواب لکھ کر تصدیق وتصویب فرمادی ہے۔ مجھے احساس ہے کہ محدود وقت میں آپ کے لئے یہ کام غالباً دشوار ہوگا، لیکن قلبی داعیہ سے مغلوب ہوکر یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اس کو آسان فرماوے۔ انہ تعالیٰ میسر لکل عسیر، وھو علی کل شئ قدیر۔

واقعہ یہ ہے کہ چونکہ ہمارے اس زمانہ میں "تکفیر کا فتویٰ" بہت بدنام ہو چکا ہے، اس لئے مجھے خطرہ اور اندیشہ تھا کہ شاید بہت سے اپنے حضرات بھی میرے اس اقدام کو ناپسند فرمائیں گے اور مجھے شاید ملامت کے تیروں کی بوچھاڑ کا نشانہ بننا پڑے گا۔

لیکن میں موجودہ حالات میں ﴿جن کا ذکر الفرقان کے خاص نمبر میں کیا جا چکا ہے﴾ اس کو دینی فریضہ سمجھتا تھا اور سمجھتا ہوں، اس لئے دل کو بار بار اور لایخافون لومۃ لائم یاد دلا کر اس اقدام کا فیصلہ کیا تھا۔ وہم وگمان نہیں تھا کہ اس کو ایسی مقبولیت نصیب ہوگی۔ پاکستان سے آنے والے ایک صاحب نے بتلایا کہ وہاں مساجد میں عام طور پر امام اور خطیب حضرات اس فتوی کو پڑھ کر سناتے ہیں اور عامۃ المسلمین پوری دلچسپی اور توجہ سے سنتے ہیں، اور اب وہاں شیعوں کا خارج از اسلام ہونا گویا ایک متفقہ مسئلہ بن گیا ہے۔ اس میں ہرگز میرا کوئی کمال نہیں، محض رب کریم کا فضل وانعام ہے کہ اس نے یہ قبولیت اور تاثیر عطا فرمائی۔ فلہ الحمد والشکر

دعاؤں کا سخت محتاج وطالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے، آپ کے مدرسہ اور رفقاء کار کے لئے دعا کا کما حقہ اہتمام نصیب فرمائے۔

والسلام

۹۲

حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب

باسمہ تعالیٰ

تکیہ شاہ علم اللہ
۲۵/ محرم/ ۱۴۱۰ھ
رائے بریلی

مکرمی و محترمی حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ یہ ناکارہ عبد الرزاق عرض رسالہ ہے کہ مخدومی حضرت مولانا علی میاں صاحب دامت براکاتہم انگلینڈ سفر پر تشریف لے گئے، تو بزرگوں کی بستی پھلت میں حاضری ہوئی۔ یہ میری چوتھی حاضری ہے۔ پھلت شاہ ولی اللہؒ کے خاندان کا وطن ہے۔ یہاں ہندوستان کا قدیم ترین تاریخی مدرسہ ہے، جو کچھ دنوں سے زبوں حالی میں تھا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے حکم اور مرشدی حضرت مولانا علی میاں صاحب کی سرپرستی میں تجدید کی گئی ہے، جس کی ذمہ داری مولانا کلیم صاحب کے سپرد ہے۔

مولانا کلیم صاحب کے تعارف کے لیے اتنا بتانا کافی ہے کہ وہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے خاندان کے ایک ہونہار اور قابلِ رشک نوجوان بزرگ ہیں جن کی اس وقت عمر صرف ۳۰/ تیس

سال ہے۔ اور ان کو اب سے دس سال پہلے سے حضرت شیخ الحدیثؒ، حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گوہی مدظلہ اور مرشدی حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ کے بیک وقت مجاز بیعت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت شیخؒ نے بعض بزرگوں کے سامنے ان کو اجازت عطا فرمائی اور کئی لوگوں کو حکماً بیعت کرایا۔ اس کے علاوہ ناظم صاحب حضرت مولانا اسد اللہ صاحبؒ، حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا ابرار الحق صاحب، حضرت مولانا قاری صدیق صاحب اور اکثر اکابرین زمانہ کے محبوب، بلکہ معشوق ہونے کا قابل رشک شرف اکھٹے ہیں۔ احوال ایسے عجیب و غریب کہ متقدمین کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ ہمارے حضرت مولانا ان کا بیحد لحاظ فرماتے ہیں اور حضرت شیخؒ کی قابل رشک شفقت اور امتیازی عنایت تو بس تھی۔

پھلت میں مدرسہ کی توسیع اور قیام کا جو سلسلہ چلایا جارہا ہے، اس سے بڑی امیدیں ہیں۔ مادی وسائل کی کمی کی وجہ سے جناب ظفر علی صاحب کو، جو کلیم صاحب کے برادرِ بستی ہیں اور دہلی میں سرکاری انجنیر ہیں، کو انگلینڈ وغیرہ کے سفر پر بھیجا جارہا ہے اس کے لیے۔ مجھ جیسے جاہل کو، جسے اللہ نے بغیر اہلیت کے تیس پینتیس سال سے حضرت مولانا کا خادم ہونے کا شرف بخشا ہے، خیال ہوا کہ آپ کی خدمت میں مدرسہ کے تعاون کے لیے سفارشی خط لکھوں۔ محض تعمیل حکم میں یہ تعارفی خط اس لیے لکھ دیا ہے کہ محسنین کی بستی کی اس خدمت میں حصہ نصیب ہو جائے۔ اس تعارف کے بعد آنجناب سے امید ہے کہ ظفر علی صاحب کا ہر ممکن تعاون فرما کر احباب کو متوجہ فرمائیں گے۔ دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

والسلام

عبد الرزاق، تکیہ شاہ علم اللہ

رائے بریلی

۹۳

حضرت مولانا سید ابرار الحق صاحب ہردوی نور اللہ مرقدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمی مولانا یوسف متالا صاحب زید لطفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ نے مسرور کیا۔ آپ کی ناسازئ مزاج کی خبر سے افسوس ہوا۔ دعا کرتا ہوں۔ یہاں کی حاضری پر نظام تجویز ہو چکا ہے۔ وقت کم ہے اور احبابِ کرام کے تقاضے زیادہ ہیں۔ اس لئے فی الحال جو نظام حاضری دارالعلوم تجویز ہو چکا ہے، وہ چہار شنبہ ۲۲/ ربیع الاول ۱۴ھ کی صباح کو ۸:۳۰ تک حاضری ہے اور قبل ظہر واپسی ہے۔ نماز ظہر بولٹن کی تجویز ہے۔ آپ کی تحریر گرامی پر حاضری صباح کی اور پہلے ہو سکتی ہے۔ چائے آپ کے یہاں پی لوں گا۔ آج کل معالج نے چائے کے ساتھ یخنی بھی تجویز کی ہے۔

آپ کو تشریف آوری کی زحمت کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ممانعت ہے۔ میرے ساتھ میرے نواسہ بھی ہیں۔ سواری کا بفضلہ نظم ہے۔ لہٰذا اس کے لئے بھی زحمت نہ فرمائی جاوے۔
والسلام

مدرسہ کے وقت سے قبل حاضری کا خیال تھا۔ آپ کی رائے پر اور پہلے بھی حاضری ہو سکتی ہے۔ فون سے اطلاع کر دینا کافی ہے۔

والسلام
ناکارہ ابرار الحق
شب دوشنبہ، ۲۰/ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

۹۴

حضرت مولانا ابو بکر برمی صاحب مکی نور اللہ مرقدہ

باسمہ سبحانہ وتعالی

۴ربیع الاول ۱۴۱۸

۱۸ اگست ۱۹۹۷

المرسل ابو بکر برمی عفی عنہ

مکۃ المکرمۃ

مکرمی محترمی جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خداوندِ قدوس سے امید ہے کہ آپ کے مزاج بعافیت ہوں گے۔

آپ نے مکہ مکرمہ میں ایک مکان خریدنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا۔ ایک اچھا مکان تلاش کرنے کے لئے مجھے فرمایا۔ آپ کے حسبِ فرمان بندہ نے آپ کے لئے مکان تلاش کیا۔ مکانات تو ماشاء اللہ یہاں بہت فروخت کرنے والے ہیں۔ آپ کو کس قسم کا مکان چاہئے، کیسا چاہئے؟ جب بھی آپ مکہ مکرمہ تشریف لاوگے، بندہ سے ملاقات کریں۔ بندہ آپ کو مکانات معاینہ کرائے گا، ان شاء اللہ۔ آپ بندہ کے ساتھ چل کر خود دیکھ کر مکان خریدنا مناسب

ہو گا۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح اگر مطالعہ کے لئے مل جاتا بہت اچھا ہوتا۔ بندہ کو سوانح کا مطالعہ کا شوق ہے۔

خط میں مزید تاخیر ہو گئی، معاف فرمانا۔

مولانا عبد الحفیظ صاحب اگر وہاں موجود ہوں تو میرا سلام کہہ دینا۔ یہاں ان کے قائم کردہ مجلسِ ذکر برابر چل رہا ہے۔

دعا گو، دعا جو

بندہ ابو بکر برمی

بمعرفت بقالہ البندق جی

کدی

المسفلۃ

مکۃ المکرمۃ

۹۵

حضرت مولانا سید محمود صاحب پٹھوروی رحمۃ اللہ علیہ

محترم المقام زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزم شہزاد بھائی سے ان کے مدرسہ کے احوال معلوم ہونے پر انہوں نے بتایا کہ جناب بخاری شریف پڑھاتے ہیں۔ پھر میں نے بعض آپ کے سہارنپور کے قیام کے واقعات سنائے۔ یہ سب کچھ آپ دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ کا فیض ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ عام فرماوے اور صحت و تندرستی نصیب فرماوے۔

بندہ بھی دیوبند حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے در پر پڑا ہے۔ اس وقت ٹانگوں میں ایک سال سے شدید درد ہے۔ معالج کا کہنا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں نسیں دب گئی ہیں۔ علاج برابر ایک سال سے ہو رہا ہے۔ تسلی بخش افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماوے، اور اگر وقت آگیا تو کامل ایمان پر خاتمہ نصیب فرماوے۔ مرنے کی خبر سنیں تو طلبہ سے قرآن شریف پڑھوا کر ایصال ثواب کر دیں۔ عین کرم ہو گا۔ شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ کی آپ پرانی یادگار ہیں۔

صحت وعافیت کے ساتھ تادیر جناب کو اللہ تعالیٰ قائم رکھے۔ آمین۔

شاید بھول نہ گئے ہوں، بندہ کا نام سید محمود ہے۔ حضرت شیخ سہارنپوری قدس سرہ کی

خدمت میں پڑا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کو جناب نے جب کہ بندہ دفتر میں بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا، ایک گلاس دودھ کا جناب نے پلایا تھا۔ یہ وہی پرانا آپ کا خادم ہے اور طالبِ دعا ہے۔

فقط والسلام

خادم سید محمود، مدنی منزل، دیوبند

۵/ فروری ۱۹۹۸

نوٹ: حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب جناب کے برادرِ کلاں سے سہارنپور کئی مرتبہ ملاقات ہوئی، مگر جناب غالباً اس کے بعد سہارنپور تشریف ہی نہیں لائے۔

۹۶

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی البرنی المدنی نور اللہ مرقدہ، مدفون بقیع شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عاشق الٰہی البرنی عفی عنہ
ص۔ب:۷۰۶، المدینۃ المنورۃ
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
۲۸/۰۶/۱۴۲۱ھ

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم العالیۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آپ کی علمی ودینی مشاغل اور جہود ومساعی کا علم ہوتا رہتا ہے۔ اللہ جل شانہ قبول فرمائے اور مزید توفیق اور تیسیر سے نوازے۔
احقر نے تقریباً چالیس سال پہلے ایک رسالہ مسمیٰ بہ زاد الطالبین لکھا تھا۔ وہ الحمد للہ بہت مقبول ہوا۔ مدارس کے ذمہ داروں نے اسے نصاب میں شامل کیا۔ اب ایک کتاب ارشاد الطالبین من کلام رب العالمین لکھی ہے۔ پہلی کتاب احادیث شریفہ پر مشتمل تھی اور اس دوسری کتاب میں آیات قرآنیہ جمع کی ہیں۔ میں اگر اپنی تعریف سے نہ ڈرتا تو کہہ دیتا کہ یہ

کتاب طلبہ کے لئے سب سے زیادہ عمدہ اور بہتر اور ضروری کتاب ہے۔اس کے چند نسخے ارسال کررہاہوں۔ مشورہ میں رکھ کر نصاب میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ یہ خیال نہ کریں کہ ہمارے ایک خادم نے کتاب لکھی ہے۔

باقی میں خیریت سے ہوں۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ اور اب تو شعبان قریب ہے، تشریف لانے والے ہوں گے۔

والسلام

محمد عاشق الٰہی عفا اللہ عنہ

۹۷

حضرت مولانا محمد اسماعیل مجادری صاحب

محمد اسماعیل مجادری

جامعہ وڈالی

۵؍شعبان ۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام حضرت مولانا یوسف صاحب وفقا اللہ وایاکم لما یحب ویرضی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی! آنجناب کی جانب سے ارسال کردہ تین کتب مولانا ابو بکر صاحب، مہتمم عالیپور کی وساطت سے موصول ہو کر باعث مسرت ہوئی، جزاک اللہ خیراً۔

شمالی گجرات کا یہ دار العلوم راجستھان کی بوڈر سے بالکل قریب ہے، یہاں کے لوگ کاشتکار ہیں، جس کی وجہ سے یہ دار العلوم مالی بحران سے دوچار رہتا ہے۔

ایسے مستحق و مفلس دار العلوم کو آپ نے یاد فرمایا، اس پر تہہ دل سے ممنون ہوں اور دعا گو ہوں کہ خداوند قدوس آپ کی یہ خدمت قبول فرماوے اور مزید توجہ کی توفیق عطا فرماوے۔ آنجناب سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

محمد اسماعیل عفی عنہ

۹۸

حضرت مولانا اسماعیل سرکار صاحب زید مجدہم

۱۷/جون/۲۰۱۴ء

واجب الاحترام حضرت مولانا یوسف صاحب متالا
ادام اللہ ظلک علینا واطال اللہ بقائک فینا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیمات!
بصد ادب و احترام عرض اینک بندہ اسماعیل سرکار مع جمیع اہل خانہ خیر و عافیت سے رہ کر آپ حضرات ک خیر و عافیت کا خواہاں ہے۔
اس وقت عریضہ لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ بندہ تقریبا دو سال سے مدرسہ تجوید القران نور نگر کیم چار راستہ میں درجات علیا کی تدریس میں الحمد للہ مصروف ہے، نیز بندہ کا عقد مسنون بھی ماہ گزشتہ دسمبر میں ہوا۔ لہذا آ نمحترم سے درخواست ہے کہ اپنی دعواتِ صالحہ میں یاد فرمائیں۔
نیز اس عریضہ کے ساتھ ایک پرچہ بھی ارسال کیا ہے جو دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ ولادت و وفات وغیرہ چیزوں پر مشتمل ہے۔

العارض
اسماعیل بن حافظ یوسف سرکار
نانی نرولی، سورت، گجرات، الہند

باسمہ تعالیٰ

میرے دادا مرحوم کی

۱. تاریخِ ولادت: ستمبر/ ۱۹۱۷ء، بمقام رنگون، برما۔

۲. تاریخِ تکمیلِ حفظ: ۱۲/ جولائی/ ۱۹۱۳ء۔

۳. نزولِ تشریف آوری: ۱۷/ اکتوبر/ ۱۹۴۵ء، ۲۱/ صفر/ ۱۳۵۰ء۔

۴. تاریخِ نکاح: ۶/ نومبر/ ۱۹۴۷ء۔

۵. تاریخِ بیعت: ۲۶/ فروری/ ۱۹۵۳ء، بمقام سورت، احمد اینڈ کمپنی۔

۶. تاریخِ وفات: ۹/ نومبر/ ۱۹۸۶ء۔

۹۹

حضرت قاری محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قاری محمد امین

راولپنڈی

پاکستان

باسمہ سبحانہ

صاحب الفضیلۃ والسیادۃ شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بروز سوموار مرکز العلوم الاسلامیۃ میں آپ سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے اپنے محبی حامل رقعہ ہذا جناب چوہدری محمد صدیق صاحب ہینور، راچڈیل والے کے ہمراہ حاضر ہوا۔ عصر میں آپ تشریف نہ لائے کہ ملاقات کی سعادت حاصل کرسکتے۔ طلبہ نے بتایا مغرب وعشاء میں ملاقات ہو جائے گی۔

ہم پھر عشاء کی نماز میں ہینور سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوئے، آپ نہ آئے۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ معلوم ہوا طبیعت ناساز ہے، اس لئے مسجد میں نہ آسکے۔ محض ملاقات کی غرض سے حاضری ہوئی تھی۔ مسجد ومدرسہ کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی، اور طلبہ کی اتنی بڑی

تعداد کو خاموش، پر سکون، پر وقار، باشعار دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔

طلبہ درجۂ تحقیق و تفتیش کو مصروف تحریر و تدقیق دیکھ کر اور تبادلۂ خیالات سے بہت ہی محظوظ ہوا۔ گزشتہ کے پیوستہ سال مجلس شوریٰ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ، دفتر مجلس ختم نبوت ملتان میں ملاقات ہوئی تھی۔ اب حضرت مولانا خان محمد صاحب، امیر مجلس کے حکم سے ختم نبوت کانفرنس میں لندن شریک ہوا۔ ارادۃً صرف ملاقات و دعا حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔

میرے ساتھ میرے مخلص چوہدری محمد صدیق صاحب ہینور، راچڈیل والے اور حکیم محمد یونس صاحب، دواخانہ تحفظ ختم نبوت، سرکلر روڈ، راولپنڈی بھی ساتھ تھے۔ دونوں مرتبہ ملاقات کی سعادت حاصل نہ ہو سکی، مرضیٔ مولیٰ۔

جناب چوہدری محمد صدیق صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہیں گے۔ ہم سب دعاء نیم شبی کے محتاج ہیں۔ اللہ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط والسلام

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ

۱۰۰

حضرت مولانا احمد اشرف راندیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مہتمم دارالعلوم اشرفیہ

باسمہ تعالیٰ

محترم مولانا یوسف متالا صاحب زید علمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ازیں آپ کا لفافہ ملا، جس میں سے خط نیز مطبوعہ نورالایضاح ملی۔

جواباً ایں کہ احقر کی طبیعت کافی کمزور ہو چکی ہے، ہاتھ پاؤں میں رعشہ ہے، دعا فرماویں خدا پاک شفائے کلی دے۔ آمین۔

درسی کتب کے اشاعت کے بابت ایں کہ گرانی کے سبب خرچہ زیادہ ہو گا۔ گجرات میں ویسے عربی اردو پریس بھی نہیں، دہلی، دیوبند طرف ہے۔ پھر پروف دیکھنا وغیرہ کام دشوار ہے، اور بندہ فی الحال اس قابل نہیں، تاہم تمام مدارس والے جن پر آپ نے ہماری طرح تحریر فرمایا ہے کیا جواب دیتے ہیں، ان کا کیا مشورہ ہوتا ہے، اس سے بندے کو مطلع فرماویں، مہربانی ہو گی۔

نورالایضاح مطبوعہ بھیجی ہے، وہ اچھی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے فی زمننا ہذا طالب علم اور اہل علم کی استعداد اور صلاحیت دیکھ کر درسی کتب پر حواشی چڑھائے تھے کہ معین ومدد رہے۔

خیر دعا میں سب کو یاد فرماویں۔

فقط والسلام

احمد اشرف راندیری غفرلہ

مہتمم دارالعلوم اشرفیہ عربیہ

راندیر سورت

۱۰۱

حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

باسمہ تعالیٰ

محترم المقام جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مد ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

جناب والا کی چند روزہ رفاقت و معیت اور شفقت کا اثر دل پر کالنقش فی الحجر ثبت ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سایۂ عاطفت کو تا دیر سلامت رکھے اور آپ سے دینِ متین کی مزید خدمت لے، اور استقامت کے ساتھ مرکز ضلالت میں ہدایت کا کام لے اور آپ کے دار العلوم کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے اور خزانۂ غیب سے اس کی نصرت و تائید اور جمیع ضروریات کی کفالت فرمائے اور اللہ رب العزت اس کو دین کا مرکز اور محور بنائے اور آپ کو اپنے فضل و کرم سے یوسف ثانی عنایت فرمائے۔

ع: ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

ساؤتھ ہال میں بندہ مقیم تھا۔ وہاں ٹیلی فون مستقل خراب ہونے کی وجہ سے آپ سے رابطہ نہ کر سکا۔ ارادہ حج کرنے کا بھی تھا، اخراجات زیادہ ہونے کے باعث اس سفر مبارک سے محروم ہونا پڑا اور کسی سے کہنے سننے کو عزت نفس کے خلاف سمجھتے ہوئے واپس پاکستان پلٹنے کا ارادہ کیا ۔ اور ۷ / ستمبر تک جمعیۃ علماء برطانیہ کے پروگرام کے مطابق احقر کے لئے قیام کرنا بہت مشکل تھا، کیوں کہ نفاذ شریعت کے سلسلہ میں یہاں جلسوں کا پروگرام بھی تھا۔

مزید بر آں اپنے یہاں جمعہ کا اہتمام اور تدریسی خدمات کا انجام دینا بھی پیشِ نظر تھا، اس لئے واپسی کا پروگرام بنانا پڑا۔ ٹکٹ چونکہ واپسی کی تھی، اس لئے بسہولت مراجعت الی الوطن ہو گئی۔ آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے توقع ہے کہ اپنی دعواتِ صالحہ میں احقر کو یاد رکھیں گے۔

میری طرف سے حضرت مولانا اسلام الحق صاحب، حافظ احمد صاحب ودیگر اساتذۂ کرام ﴿اسماء معلوم نہیں﴾ اور تلامذہ کو سلام مسنون قبول ہو۔

مولوی سلیم صاحب، مولوی اسعد صاحب، مولوی عبد القیوم صاحب، مولوی ضیاء الحق صاحب، مولوی شوکت علی صاحب، مولوی محمد حسین صاحب، مولوی اشرف صاحب، مولوی ابراہیم صاحب سب کو سلام مسنون قبول ہو۔ بقیہ حضرات کے اسماء معلوم نہیں، بہر حال سب کو سلام قبول ہو۔ آخر میں ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ والسلام مع الوف الاحترام۔

احقر الانام طالب دعا
محمد اجمل غفرلہ
پتہ: پاکستان، لاہور شہر، قلعہ گوجر منگھ، عبد الکریم روڈ
جامعہ عربیہ رحمانیہ، مولانا محمد اجمل خان، لاہور

۱۰۲

حضرت مولانا معین اللہ ندوی صاحب نور اللہ مرقدہ

ندوہ

لکھنؤ

۱۷/ اپریل

مکرمی زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مؤرخہ ۴/ اپریل مجھے پرسوں ایک طویل سفر سے واپسی پر ملا۔ تقریباً تین ہفتہ سے زائد ہوئے لکھنؤ سے روانہ ہوا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سہارنپور حاضر ہوتا ہوا اور دہلی ٹھہرتا ہوا اندور، اجّین اور بعض مقامات پر گیا تھا۔ واپسی براہ بھوپال ہوئی۔ وہیں حضرت مولانا سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت مولانا حیدرآباد کے سفر سے واپسی پر دو دن بھوپال ٹھہرے تھے، لکھنؤ واپسی حضرت مولانا کے ساتھ ہوئی۔

یہاں پہنچ کر ڈاک میں آپ کا عنایت نامہ ملا۔ آپ نے جس کتاب ﴿ترجمہ اظہار الحق﴾ کے بارے میں استفسار کیا ہے، وہ یہاں دستیاب نہیں۔ حضرت مولانا سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اصلاً یہ کتاب گجرات میں غالباً سورت ہی سے چھپی تھی، لیکن ترجمہ کے اغلاط اور بعض وجوہ سے پھر اس کی فروخت روک دی گئی تھی۔ یہ بات کچھ حضرت مولانا کے ذہن میں تھی۔ اچھی

طرح سے موصوف مد ظلہ کو بھی یاد نہیں۔

حضرت مولانا نے بھی آپ کو سلام فرمایا ہے اور یہ کہ آپ بھی کچھ واقف لوگوں کو گجرات میں اس بارے میں لکھیں۔ ہم لوگ بھی ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ اس کا کچھ پتہ چلے۔ آپ کے دارالعلوم کے لئے بھی دل سے دعا گو ہوں۔ حضرت مولانا سے بھی عرض کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر طرح سہولت سے اس خیر عظیم کو جاری اور مستحکم فرمائیں اور مرکز رشد وہدایت فرمائیں۔

حضرت مولانا عنقریب رابطہ کے ایک وفد کے سلسلہ میں غالباً یکم مئی تک افغانستان، ایران، شام وعراق کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ اخیر مئی تک حجاز مقدس پہونچیں اور پھر وہاں سے واپسی ہو۔

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے اندور، اجین میں بھی کچھ کوشش مدرسوں کی ہو رہی ہے۔ سخت بدعات کا علاقہ ہے۔ خصوصیت سے دعاؤں کی گزارش ہے۔ اپنی صحت اور اہل وعیال کے لئے بھی عافیت وسعادت دارین کی دعاؤں کا طالب ہوں۔

حضرت مولانا بہت مصروف تھے، میں زبانی گفتگو نہ کر سکا۔ میرا مشورہ ہے کہ اگر موقع ملے تو ایک خط حجاز کے پتہ پر ذرا تاخیر سے حضرت مولانا کو لکھئے کہ آپ کے مقصد کے لئے اور کون سی کتابیں درآمد ہو سکتی ہیں۔ ممکن ہے کوئی نئی کتاب حضرت مولانا کے ذہن میں ہو۔

امید ہے کہ دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں گے۔

والسلام

خاکسار

معین اللہ ندوی

۱۰۳

ایشیا کے اپنے زمانہ کے عربی کے سب سے بڑے شاعر، حضرت مولانا عبد المنان دہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، خلیفۂ حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

وہ کچھ اس طرح سے چلے گئے کہ ہوا بھی ان کی نہ پا سکے
ہمیں اشتیاق یہ رہ گیا کہ نظر کے ساتھ نہ جا سکے

برادران مکرمان، نور دیدۂ محرومان، مولوی عبد الرحیم وراحت جان میاں یوسف
سلمہما اللہ تعالیٰ فی الدارین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارے چلے جانے کے بعد کیا دل پر گزری اللہ ہی جانتا ہے۔ ہر چند برادرم مولوی طلحہ سلمہ نے تعزیت کی، لیکن چشم غمناک نے نہ مانی اور دو قطرے چھلک ہی پڑے۔ رو رو کے نہ رکے آنسو، دل درد سے بھر آیا۔ امید ہے کہ تم خیریت سے پہونچ گئے ہوں گے۔ بھابھی جان سے تسلیمات مسنونہ کے بعد ہدیۂ تبریکِ آمدِ محبوب پیش کریں۔ آپ کے علاوہ ان کی خدمت میں کوئی چیز پیش نہیں کر سکتا۔ ان کی حالت بھی آپ کی زیارت کے بعد غیر ہو رہی ہو گی۔
اللہ پاک سے لجاجت سے درخواست ہے کہ وہ دونوں عزیزان کی اہلیہ کی گود بھرے۔ آپ

کی زیارت کا مجھے انتظار رہے گا اور ہے۔ میاں یوسف کو اب کیسے دیکھوں؟ بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کہاں میں، کہاں مسافت کوچہ جاناں؟ خیر، جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ مولانا اسماعیل سلمہ سلام عرض فرماتے ہیں۔

عبدالمنان دہلوی

۱۰۴

حضرت مولانا وحید الزمان الکیرانوی نور اللہ مرقدہ، رئیس قسم الادب واللغۃ العربیۃ، دار العلوم دیوبند

وحید الزمان الکیرانوی
استاذ اللغۃ العربیۃ
دارالعلوم دیوبند
الہند

گرامی قدر حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ عرصہ کے بعد یہ سطور تحریر کرنے کا اتفاق ہو رہا ہے۔ پچھلے چندماہ سے میری طبیعت زیادہ خراب رہی، اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ آپ کے یہاں قیام اور آپ کی محبت وشفقت برابر یاد آتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور توفیقات سے نوازے۔ امید ہے کہ اب مدرسہ کی تعمیر کا آغاز ہو گیا ہوگا، اور مسجد کا بھی کوئی حل نکلا ہوگا۔ اگر فرصت ہو تو سب حالات سے مطلع فرمائیں۔

ملا ابراہیم صاحب نے دارالعلوم کی امانت جہاں سے لینے کے لئے کہا تھا ان سے مسلسل رابطہ

قائم کیا، لیکن انہوں نے جواب نفی میں دیا اورآخر میں صاف کہہ دیا کہ ہم سے کوئی واسطہ نہیں، آپ براہِ راست حاصل کریں۔ پھر میں نے بھائی احمد حکیم صاحب کو بھی فون کیا اور کہا کہ وہ موصوف سے روابط قائم کر کے کوئی صورت نکال لیں، لیکن وہاں سے بھی کوئی جواب نہ آیا۔ کئی خطوط ان کو لکھے، وہ واپس آ گئے۔ ابراہیم ملا صاحب کو فون کئے، لیکن ۔۔۔

﴿ناقص﴾

۱۰۵

حضرت مولانا سیف الرحمن صاحب مد ظلہم العالی، شیخ الحدیث مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سیدی ومخدومی مولانا یوسف صاحب مد ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فیکس نمبر کے لئے صبح فون کیا تھا۔ آپ سے شرف تکلم حاصل نہ ہو سکا۔ بذریعہ محترم حافظ احمد صاحب مد ظلہ فیکس روانہ بخدمت ہے۔ سفارتخانہ میں فوٹو اور پاسپورٹ کی ضرورت ہو گی۔ باقی سب خیریت ہے۔ امید ہے کہ بمع اہل وعیال و معلمین و متعلمینِ مدرسہ کے خیر وعافیت سے ہوں گے۔

محترم حافظ احمد صاحب و عزیزی عبد المالک کی طرف سے السلام علیکم و درخواستِ دعا۔

فقط والسلام

محترمہ ومکرمہ حضرت بھابی صاحبہ کی طبیعت کیسی ہے؟ اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے ان کو شفائے کاملہ عاجلہ دائمہ عطا فرماویں۔ آمین، ثم آمین۔

والسلام

سیف الرحمٰن

۱۰۶

حضرت سید حافظ جلیل محمد صاحب مدنی مد ظلہم

۱۹/ ذوی الحجہ یوم الاحد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم و محترم بھائی یوسف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف۔ امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے، ہم سب بفضلہ تعالی بخیریت ہیں، بس والد صاحب کے دل میں درد ہو جاتا ہے۔ اور والدہ صاحبہ کو ضعف بہت ہے، دعائے صحت فرمائیں۔ آپ نے اس قدر ہدیہ بھیج دیا، یہ کیا کیا آپ نے بہت تکلیف، نہت شرمندہ ہوں، اللہ تعالی جزائے خیر دے۔ آپ کا برابر خیال رہتا ہے، اللہ تعالی آپ کو صحت شفا کلی مرحمت فرائے، آمین۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بچی کا کیا حال ہے، اللہ تعالی صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، آمین۔ بھائی جنید سے سلام کہہ دیجیئے گا۔ اپنی اہلیہ سلمہا سے سلام کہہ دیجیئے گا۔ سب لوگ یہاں یاد کرتے ہیں، اللہ تعالی آپ سب کو جلد حاضری نصیب فرمائے، آمین۔

امید ہے مدرسہ کے حالات ٹھیک ہوں گے، خدا تعالی ترقیات سے نوازے، آمین۔ خلیل

محمد سلام کہتے ہیں۔

فقط والسلام

جلیل محمد

نزیل المدینہ منورہ

باسمہ تعالی

من المدینۃ المنورۃ
جلیل محمد

جناب مکرم و محترم برادر عزیز مولانا یوسف صاحب متالا زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف!

امید ہے آپ سب مع اہل وعیال کے خیریت سے ہوں گے، ہم سب بفضلہ تعالی آپ کی دعا سے خیریت سے ہیں۔ مگر والد صاحب کی تین چار روز سے طبیعت ٹھیک نہیں ہے، بخار وغیرہ ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوائیں جاری ہیں، دعا فرمائیں اللہ تعالی صحت و شفائے کلی مرحمت فرمائے، آمین۔

آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا پیر کی شب ۱۵ / ربیع الآخر کو مولانا صوفی محمد اقبال صاحب مرحوم کا انتقال ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللہ تعالی مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی ترین جگہ نصیب فرمائے، آمین۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ پیر کے دن ظہر کی نماز کے بعد پڑھائی گئی۔ جنت البقیع میں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے آگے ان کو دفنایا گیا ہے۔ مولانا عبد الحفیظ صاحب مکی اور ڈاکٹر اسماعیل صاحب کے بھائی اور سب حضرات نے شرکت کی۔ مرحوم بچارے بہت عرصہ سے علیل تھے، اللہ تعالی نے اصل مقصد پورا کر دیا۔ مرحوم حضرت شیخ الحدیث صاحب مرحوم کے خاص خادم تھے، اللہ تعالی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔ اللہ تعالی ان کی اہلیہ صاحبہ کو اور اہلیہ کے بھائی کو صبر جمیل مرحمت فرمائے، آمین۔

کل مولانا انور صاحب سے حرم شریف کے باہر ملاقات ہوئی۔ ان کا میرے پاس فون آیا تھا، ان کے ساتھ خندق گیا تھا۔ آپ کی ارسال کردہ مٹھائی اور نان خطائی مل گئیں، آپ نے بہت تکلیف کی، بہت بہت شکریہ۔ آپ کی محبت بھری مٹھائیاں سب کو پسند ہیں۔ امید ہے پیارے عزیز محمد سلمہ ٹھیک ہوں گے، اب ماشاء اللہ ہوشیار ہوں گے۔ اللہ تعالی سعید بنائے، عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آپ انشاء اللہ رجب میں تشریف لائیں گے، زیارت ہو جائے گی۔

میری طرف سے بچے کو پیار کر دیجیے گا۔ عزیزہ خدیجہ، سلیمان، بھائی جنید صاحب، بچے خیریت سے ہوں گے، سلام عرض کر دیجیے گا۔ خلیل محمد خیریت سے ہیں، آج کل جدہ گئے ہوئے ہیں۔ ابا جان، خلیل محمد، بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حقیر ہدیہ زعفران ارسال خدمت ہے، قبول فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر جلیل محمد

نزیل المدینہ المنورۃ

۹ ذوالقعدہ / ۲۵ فروری جمعرات

برادر عزیز مکرم مخدوم مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الف مبروک،
عزیز خدیجہ سلمہا کی فرزند ارجمند کی اطلاع آپکی اہلیہ صاحبہ نے لندن سے دی جس سے بہت خوشی ہوئی اللہ تعالی نومولود کو صالح بلند اقبال بنائے اور عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔ والد صاحب اہلیہ خلیل محمد ہمشیرہ سبکی جانب سے آپ سب مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالی جب نوازتا ہے سب کو نوازتا ہے اس کے خزانہ میں کمی نہیں۔ اللہ تعالی سے بہت دعا ہے آپکے ہاں بھی جلد از جلد خوشخبری سنوائے آمین۔
الحمد للہ یہاں سب خیریت ہیں والد صاحب بچاروں کی طبیعت ٹھیک نہیں سینہ میں درد ہو جاتا ہے اور آجکل پیر میں ورم بھی ہے جو بڑھ گیا ہے۔ ڈاکٹروں کو مستشفی فہد میں دکھایا ہے گردے کا سبب بتاتے ہیں ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں دعا فرمائیں اللہ تعالی صحت و شفاء کلی مرحمت فرمائے آمین۔ آج کل خالو اقبال ہمدانی صاحب بہت علیل ہیں انکے لیے بھی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔ کل سب انکو دیکھنے جدہ گئے ہیں میں اور والد صاحب گھر میں ہیں مدینہ منورہ کا موسم بہتر ہے ٹھنڈ نہیں ہے۔
حجاج کرام کی آمد شروع ہو گئی اللہ تعالی ہم سبکو حج قبول و مبرور سے نوازے آمین۔ آپ اپنے داماد جنید صاحب سے بہت بہت سلام اور مبارکباد پیش کر دیجیے گا اللہ تعالی مدینہ منورہ کی برکات سے نوازے۔ جب آپ واپس لندن تشریف لے جاتے ہیں خالی خالی سا معلوم ہوتا ہے اللہ تعالی آپ سب کو جلد از جلد حرمین شریفین مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کی حاضری نصیب فرمائے

سب کے لیے دعا ہے سب سے سبکا بہت بہت سلام عرض کر دیجیے گا بچوں کو بہت دعا پیار بچوں کا کیا حال ہے بہت خوشی ہوں گی اللہ تعالی برکتوں سے نوازے آمین۔
ہم سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام
جلیل محمد از مدینہ منورہ

۱۰۷

جناب الحاج سید وکیل محمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المدنیہ منورہ

۸ ذوالقعدہ ۱۴۱۹ھ / ۲۴؍ فروری ۱۹۹۹ء

P.O. Box 786

محترم المقام مخلص جناب مولانا محمد یوسف صاحب متالا زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یوں تو آپ کو مدینہ منورہ سے گئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا مگر محسوس ایسا ہوتا ہے کہ گویا مدینہ منورہ سے طویل غیر حاضری ہوگئی۔ یہ دراصل آپ کا ظاہری اور باطنی وہ تعلق ہے جو اس دیار پاک سے اللہ تعالی نے آپ کو عطا فرمایا ہے احساس ایسا ہے کہ جیسے آپ مسلسل اور ہمیشہ ہی اس بلد مقدس میں رہتے ہیں۔

یہیں آپ کے شیخ اکرم حضرت مولانا شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہے اور آج بھی یہیں ہیں۔ تمام دینی اور تبلیغ اسلام کی کار خیر اللہ تعالیٰ نے ان سے لیے اور آخر اور تا قیامت دائمی گھر اپنے حبیب پاک ﷺ کے قدوم مبارک میں نصیب فرمایا۔ اس کی بڑی رحمت ہے آپ سے بھی چنانچہ دینی مدارس کے قیام، نظام اور دیگر ضروریات اللہ تعالی

پوری کرارہاہے اور ان شاء اللہ روز افزوں کراتا رہے گا۔ اور کیا خبر ہے بعد عمر طویل اور بعد جمیع دینی مشاغل آپ کا دائمی مستقر بھی دربار رسول ﷺ کے پہلو اور قدموں میں رکھے۔ واللہ المستعان۔

دل تو بہت چاہتاہے کہ آپ کو گاہ بہ گاہ اپنی باطنی استفادہ کے خاطر مراسلت کا کوئی انتظام بناؤں۔ مگر حکم الٰہی نگاہ میں کمزوری اور وہ بھی صرف آنکھ کی سبب اس سعادت سے محروم رہتا ہوں۔ آپ کا ذکر خیر اور یاد ان شاء اللہ اسی شد و مد سے بفضلہ قائم رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دیناوی علائق کے ساتھ اللہ تعالیٰ ازیاد دین کی خاطر اس تعلق کو قائم رکھے۔

ابھی معلوم ہوا کہ آپ کی صاحبزادی خدیجہ سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے ایک مزید فرزند عزیز عطا فرمایاہے۔ بہت مسرت ہوئی اور بارگاہ الٰہی میں دعاہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود سلمہ کو بھی درازیٔ عمر کے ساتھ صالح اٹھائے اور دارین کی عافیت نصیب فرمائے۔ زندگی میں بہت سی دنیاوی امور کی کامیابی کے ساتھ وصول کا انتظار لگارہتاہے۔ کچھ اور خوشخبریاں سننے کا انتظار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نوید مسرت خیریت کے ساتھ منوائے۔ آمین۔

امید ہے آپ کی بیگمات مع سب بچوں کے بالکل بخیریت ہوں گی۔ جلیل اور خلیل بحمدہ دونوں بخیریت ہیں۔ انکی ازواج آپ کی بیگمات کو بعد دریافت مزاج بہت سلام عرض کرہی ہیں۔ جلیل اور خلیل دونوں سلام عرض کرہے ہیں۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ حج کا موسم شروع ہو گیااور حجاج کرام کی آمد بھی ماشاء اللہ شروع ہو گئی ہے۔

لندن میں تو موسم بہت ٹھنڈا ہو گا۔ یہاں تو موسم معتدل اور نہایت خوشگوار ہے۔ آپ کی مصروفیات اور دینی مشاغل کے سبب خط کو طویل کرنے سے پرہیز کرہاہوں۔ چنانچہ اسی مختصر خط پر اکتفا کرہاہوں۔ آخر میں دعاؤں کے لیے عرض کرتاہوا اجازت چاہتاہوں۔

فقط والسلام

طالب خیر وکیل محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷/ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

۱۱/جولائی ۱۹۹۹ء

My dear Mohtaram Janab Yusuf Matala Sahib

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ آپ کے فرزند عزیز طول عمرہ ''محمد'' سلمہ کی پیدائش کی خوشخبری لیکر موصول ہوا تھا۔ جس کی مبارکبادی کا خط فوراً ہی تحریر کر دیا تھا خدا کرے آپ کو ملگیا ہو۔ کیا عرض کروں کہ عزیز ''محمد'' کی پیدائش کی کسقدر خوشی اور مسرت ہوئی ہے جسکو صحیح معنوں میں قلمبند کرنا مشکل ہے۔ یہاں دربار رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم میں عزیز موصوف سلمہ کی درازئ عمر کے لیے اور انکے صحت و تندرستی کے ساتھ صالح ہونے کے لیے بہت دعائیں ہو رہی ہیں۔
جلیل اور خلیل دونوں آپ کو بہت بہت سلام کہہ رہے ہیں اور قلبی مارکبادیں دے رہے ہیں۔
گھر میں سب عورتیں آپ کی اہلیہ محترمہ کو بہت سلام کے بعد دلی مبارکباد دے رہی ہیں۔
اللہ تعالی وہ وقت قریب سے قریب تر کر دے کہ آپ مع نومولود سلمہ عزیز القدر ''محمد'' کے ساتھ جلد ارض مقدسہ پر دیار حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ اسی وقت عزیز کو گود میں لیکر پیار کرنیکی سعادت حاصل ہو گی۔ عزیز کا نام آپ نے بہت عمدہ رکھا۔ یہاں آپ کے سب واقف دوست اور جاننے والے اس خبر سے بہت خوش ہیں۔ بلکہ آپ کی طرف سے ان حضرات نے بہت زوردار عقیقہ بھی کیا جس میں ہم سب مرد شامل تھے اور مدینہ منورہ کی مقتدر بزرگ ہستیاں بھی موجود تھیں۔ کھانا بہت عمدہ تھا اور ترتیب اور نظام سے کھلایا گیا۔
مزید برآں آپ نے اپنے کسی شاگرد کے ہاتھ عزیز نومولود کی پیدائش کی خوشی میں مٹھائی

کافی مقدار میں ارسال فرمائیں۔ یہ آپ کی محبت اور تعلق ہے جو قدرت نے ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پیدا فرمادی ہے اللہ اس دینی محبت کو دائم اور قائم رکھے اور آپ کو اپنے دینی مشاغل میں آسانیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قبولیت عطا فرمائیے اور آپ کے لیے دارین میں ترقیات کا باعث بنائے۔ اپنے سب بچوں کو فرداً فرداً بہت سلام و دعائیں فرمادیں۔ دعوات صالحہ میں خاص طور سے یاد رکھئیگا۔ اللہ تعالیٰ حیا اور میتا دربار رسول اعظم ﷺ میں ادب قبولیت اور مقبول اہل مدینہ کے ساتھ رکھے اور ہمیں ایمان کامل اور محبت اور معرفت الٰہی کے ساتھ خاتمہ بالخیر نصیب ہو۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

دل تو میرا بہت چاہتا ہے کہ آپ کو عریضہ جلد جلد لکھا کروں کچھ تو عمر کا تقاضہ اور کچھ مجھ کو قلب وغیرہ کے عوارض کیوجہ سے آپ کو خط لکھنے کی سعادت نصیب نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ارض مقدسہ لے آئے تو ملاقات کی سعادت کے ساتھ زبانی گفتگو بھی میسر آئیگی۔ سنا ہے کہ ربیع الاول میں حکومت نے عمرہ اور زیارت کا ویزہ کھول دیا ہے مگر آپ کی وہاں دینی مشاغل اور مصروفیات کی سعادت بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ آپ کے بلند مقام حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خاص کام پر لگایا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے اور آپ کے درجات بلند کرے۔ میں خط کو مزید طوالت نہیں دینا چاہتا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کی وہاں گوناگوں مصروفیات ہیں۔ دعوات صالحہ کی مزید گزارش کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ نومولود سلمہ کو ایک مرتبہ مزید دعائیں اور پیار کر دیجیے گا۔

فقط والسلام

طالب خیر وکیل محمد

P.O. BOX 786

۱۶؍جون ۱۹۹۹ء

المدینۃ المورۃ

محترم المقام مکرمی جناب مولانا محمد یوسف متالا صاحب

آپ کی زبانی ٹیلیفون پر آپ کے فرزند عزیز کی پیدائش کی خبر سنکر اسقدر مسرت ہوئی کہ جس کو پورے طور پر الفاظ میں پیش کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالی کے حضور میں دل سے دعاء ہے کہ پروردگار نومولود سلمہ یعنی محمد بن محمد یوسف سلمہ کو درازئ عمر کے ساتھ بہت صالح اٹھائے اور اپنے والد اور والد کے محترم شیخ نور اللہ مرقدہ کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین۔

یہاں جلیل سلمہ اور انکی دلہن، خلیل اور انکی دلہن سلمہ کیطرف سے آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو قلبی مبارکباد پیش کیجارہی ہے۔ گھر میں ہر فرد اس خوشخبری سے بہت شاداں ہے۔ اب ان شاء اللہ آپ کو اللہ تعالی مع فرزند محمد سلمہ کے اور انکی والدہ کے یہاں ارض مقدسہ میں دیار حبیب پاک ﷺ میں لائیگا تو نومولود کو گود میں لے کر پیار کرنے کا موقع ملیگا۔ اللہ تعالی خیر وعافیت سے وہ وقت لائے۔ اللہ تعالی کی حکمت اور مصلحت کو وہی پروردگار جانتا ہے۔ نہ معلوم اس بچہ سے بھی دینی ضروری امور کیا کیا انجام پزیر ہوں گے۔

لکھنے کو بہت کچھ دل چاہتا ہے مگر آپ کی مصروفیات اور مشاغل کے خیال سے اسی مختصر عریضہ پر اس وقت اکتفا کررہا ہوں۔ تفصیلی عریضہ ان شاء اللہ بعد میں لکھونگا۔

دعوات صالحہ میں یاد رکھئیگا۔ ہم یہاں دربارِ رسول اعظم ﷺ میں آپ کا اور نومولود سلمہ کا سلام عرض کرنیکے کے بعد دعاء خیر کررہے ہیں۔ وہاں لندن اور انگلستان میں جتنے حضرات جاننے والے ہیں سب سے میرا بہت سلام فرمادیں۔

فقط والسلام

طالب خیر وکیل محمد

۱۰۸

حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مؤسس عبد المنان اکیڈمی، وسنت وہار، دہلی

در ہمہ کار فضلِ رحمٰن درکار

فضل الرحمٰن دہلوی
۳/نومبر ۸۷ء
باسمہ سبحانہ

محترم ومکرم جناب مولانا یوسف متالا صاحب! زیدت معالیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے کہ آپ خیر وعافیت کے ساتھ ہوں۔ جہاں تک اپنی خیر وعافیت کا تعلق ہے وہ آپ جیسے کرم فرما، محبین اور مخلصین کے ساتھ وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔ چاہیں تو خوش رکھیں اور چاہیں تو مضطرب اور بے قرار کر دیں۔ "جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے" ویسے دعا کی غرض سے لکھنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ پانچ چھ روز سے نزلہ زکام کھانسی کی شدت کا شکار ہوں۔

سفر سے واپسی کے بعد سوچا یہ تھا کہ وقت مل جائے تو تفصیل سے خط لکھ کر آپ کی اُن عنایات اور نوازشہائے بے پایاں کا بھرپور طریقہ پر شکر ادا کروں گا جو سفر کے دوران میرے

شامل حال رہیں، مگر مدرسہ کی الجھنوں، تعمیرات اور مرمت کے کاموں نے ایسا اُلجھایا کہ سر کھجانے کی فرصت بھی نہ ملی۔ اور جوں جوں تاخیر ہوتی گئی، یقین مانئے کہ احساسِ ندامت بڑھتا ہی چلا گیا۔

بات صرف اتنی سی تھی کہ وقت ملے تو دل کھول کر آپ کے سامنے رکھ دوں، مگر یہی بات تو دنیا کو پسند نہیں۔ میرا خیال ہے کہ دنیا اگر "دنی" کے بجائے "دنو" سے بنی ہوتی تو شاید کچھ بہتر ہوتا۔ بہر حال اس سے پہلے کہ آپ کو میرے کلام میں مبتدا اور خبر میں طول طویل فاصلہ نظر آئے، میں اپنی اس کوتاہی کے لئے معذرت خواہ ہوں کہ یہاں پہنچ کر آپ کو بخیر رسی کی اطلاع بھی نہ دے سکا۔ امید ہے کہ آپ معاف فرمائیں گے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔

تبلیغی حضرات کا ایک جم غفیر انگلینڈ سے آیا ہوا ہے۔ ماشاء اللہ مرکز میں خوب رونق ہے۔ مولانا اسمٰعیل صاحب واڈی، بلیک برن اور ماسٹر عبد العزیز صاحب، لیسٹر سے مل کر بے حد مسرت اور خوشی ہوئی۔ سب متعلقین اور واقفین کو مدرسہ کی دعوت دی۔ بہت سے لوگ آئے اور بیچارے بہت سے لوگ نہ آسکے مگر مولانا! جو بھی آیا، وہ جگہ کو دیکھ کر مبہوت اور ششدر رہو کر رہ گئے۔

مولانا اسمٰعیل صاحب واڈی اگر یہاں نورانیت محسوس کر رہے تھے تو مجھے کوئی زیادہ تعجب نہیں ہوا۔ اس لئے کہ وہ اہل دل حضرات سے تعلق رکھتے ہیں اور اس قسم کے جذبات کا ہمارے سب حضرات نے ہی یہاں تشریف لا کر اظہار فرمایا تھا، مگر مجھے اُس وقت خاصی حیرت ہوئی جب اسمٰعیل بھائی سلیمان لیسٹر والے، جنہیں میں صرف "بزنس مین" ہی سمجھتا تھا اور جو میرے دوبار کے تقاضوں کے بعد تشریف لائے تھے، آتے ہی مسجد کے سامنے ہکّا بکّا سے کھڑے ہو کر رہ گئے۔ اور ایک وارفتگی کے سے عالم میں بار بار یہی کہتے رہے کہ یہ تو بڑی خوبصورت جگہ ہے، بڑی عجیب جگہ ہے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگے کہ یہاں تو نور محسوس ہوتا ہے۔

مولانا اسمٰعیل صاحب واڈی کا عالم یہ تھا کہ اُن کے رواں رواں مسرت، خوشی کے عالم میں تھا۔ وہ بے ساختگی کے عالم میں کہنے لگے کہ کاش ساؤتھ افریقہ کے حالات درست ہوتے تو میں آپ کا ٹکٹ بھیجتا اور خود بھی آپ کے ساتھ ساؤتھ چلتا۔ جب تک وہ یہاں رہے، فرحاں و شاداں رہے، دعائیں کرتے رہے۔ اور شاید وہی ایک آدمی ایسے تھے کہ ہمارے یہاں آنے کے لئے اُنہوں نے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

بھائی عبد العزیز بھی بظاہر بغیر کسی اجازت کے آئے تھے، مگر وہ اپنے تذبذب کے باوجود بار بار یہی کہتے تھے کہ مولانا نے (آپ نے) بار بار مجھ سے فون پر آپ کے یہاں جانے کے لئے کہا ہے، اس لئے میں ضرور چلوں گا۔ حسن بھائی چنارا، جن کے پاس میں مانچسٹر بھی گیا تھا اور وہ میرے مشن میں کوئی خاص جاذب توجہ بات نہ پا سکے تھے، آپ کی ہدایت کی وجہ سے چاہتے تھے کہ مدرسہ دیکھ لیں، چنانچہ لیسٹر کے سلیمان بھائی عمرجی (اشرف کے چچا) اور اسمٰعیل بھائی ملّا کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔ اُن کے تاثرات کیا تھے، میں کچھ اندازہ نہیں لگا سکا۔ آپ سے ملاقات ہوگی تو وہ ان شاء اللہ آپ کو بتائیں گے۔ میں بارگاہِ رب العزت میں شکر گزار ہوں کہ یہ لوگ یہاں تشریف لائے اور اُسی کے ساتھ ساتھ آپ کے محبت اور تعلق کا شکریہ ادا کرنے کے لئے بھی اپنے پاس الفاظ نہیں پاتا کہ اپنے جذبات کا اظہار کرسکوں۔ دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بھرپور اجر عطاء فرمائیں۔ آمین۔

مولانا! یہ چار سو پانچ سو کُرتوں کا معاملہ کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کس خاص مصلحت کی بناء پر آپ بنوا رہے ہیں؟ یہاں جن صاحب سے بھی لے جانے کی بات کیجئے، وہ بڑے تذبذب اور الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اتنی بڑی تعداد کا اتنی جلدی سِل جانا، یہ بھی ذرا ٹیڑھی کھیر تھی۔ بھاگ دوڑ کر کے اکیاسی عدد کُرتے سلوا کر مولوی اشرف کے حوالے کر رہا ہوں۔ میں خود بھی اِن کی سلائی سے مطمئن نہیں ہوں مگر جلدی اور عجلت کے کام میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ تو ہو ہی جاتی ہے، اور پھر مجھے تو سائزوں کے معاملہ میں بھی تردد ہے۔ اللہ کرے کہ فٹنگ صحیح

ثابت ہو۔

میں نے شوکت بھائی مالجی سے بھی بات کی ہے، وہ بھی کچھ بغلیں جھانک رہے تھے مگر آخر اس پر آگئے کہ کچھ ساتھیوں کے ذریعہ بھجوانے کی کوشش کریں گے۔ بہر حال یہ ۸۱ کُرتے ارسال ہیں۔ دیکھ لیجئے، کپڑا، سائز، سلائی آپ کو پسند ہو تو پھر مزید بنواؤں، ورنہ نہیں۔ بہتر ہوگا کہ طلبہ کا سائز بھیج دیا جائے۔ ان شاء اللہ پھر اطمینان سے سِل جائیں گے۔ اس سلسلہ میں آپ کی ہدایات کا منتظر رہوں گا۔ آپ کے لئے عطر بھیج رہا ہوں۔ حنا، شمامہ اور گلاب، ایک ایک تولہ کی شیشیاں ہیں۔ خاص طور پر آدمی بھیج کر لکھنؤ سے منگوائی ہیں۔ اب شہر جا کر حکیم جی کے یہاں دیکھتا ہوں اگر کوئی خمیرہ وغیرہ مل جائے، تو ان شاء اللہ آپ کے لئے ضرور بھیجوں گا۔

ابھی ابھی شہر سے واپس آیا ہوں۔ تقریباً پانچ گھنٹہ لگ گئے۔ حکیم جی کی حالت ٹھیک نہیں ہے اس لئے اسٹاک میں کوئی چیز ہوتی ہی نہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ کچھ خمیرہ تقریباً چار سو گرام مل گیا ہے۔ وہ آپ کے لئے بھیج رہا ہوں۔ خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ابھی تیار نہ تھا ورنہ وہ بھی بھیجتا۔ البتہ اُس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ ہفتہ عشرہ میں تیار ہو جائے گا۔ اگر کہیں تو اُن لوگوں کے ہاتھ بھیجنے کی کوشش کروں جو رائے ونڈ کے اجتماع کے بعد پھر دوبارہ دہلی آئیں گے اور پھر انگلینڈ واپس ہوں گے۔ امید ہے کہ اُس وقت تک خمیرہ گاؤزبان بھی تیار ہو جائے گا۔ مولوی اشرف صاحب نے حکیم جی کے یہاں گاؤزبان معلوم کیا تھا تو اُنہوں نے منع کر دیا تھا۔ شاید اشرف مفتی شبیر صاحب کے لئے لے جانا چاہتے تھے۔ اگر اُنہیں ضرورت ہو تو وہ بھی مطلع کر دیں۔ تا کہ کسی ذریعہ سے بھیجنے کی کوشش کروں۔

اچھا مولانا! آخر میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ ٹیلیفون پر آپ نے میری گرفت بجا طور پر فرمائی کہ میں نے نہ تو خط لکھا اور نہ ہی واپس آنے کے بعد فون کیا۔ اور آپ کی اس گرفت اور شکوہ پر مجھے خوشی بھی ہوئی کہ محبت اور تعلق کی علامت ہے۔ اور آپ کی محبت تو اس سے بھی ظاہر ہے کہ بہت سے لوگ مجھے یہاں ایسے ملے جنہوں نے مجھے بتایا کہ مولانا نے اصرار کے

ساتھ مدرسہ دیکھنے کے لئے کہا ہے۔ یہ سب سر آنکھوں پر، اور حقیقۃً یہ چیز میرے لئے باعث صد مسرت ہے، مگر یہ جو آپ کے چاروں طرف حضرات تشریف فرما ہیں، ان تک ذرا میرا شکوہ بھی پہنچا دیجئے کہ ان حضرات نے خط لکھنا تو دور کی بات، دعا وسلام کے پیغامات کتنے بھجوائے ہیں؟ میں نے بہت سے لوگوں سے بات گھما پھرا کر کوشش کی کہ کہیں تو کوئی کہہ دے کہ ہاں سلیمان بھائی ناخدا تمہیں سلام کہہ رہے تھے، مولانا علی تمہیں یاد کرتے تھے، مفتی شبیر نے تمہارا تذکرہ کیا تھا، مولانا بلال کے کسی دلچسپ لطیفہ میں تمہارا نام بھی شامل تھا یا مولانا ہاشم صاحب نے تمہیں اپنی دعاؤں میں تجھے یاد رکھا تھا اور دعائیں دے رہے تھے۔ کہیں کچھ نہیں! واہ رے سرد مہری! وہاں کی ٹھنڈ نے یہاں کی گرم جوشی ختم کر دی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

؎ پُر ہوں میں شکوہ سے، یوں راگ سے جیسے باجہ
اک ذرا چھیڑئے، پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

الحمد للہ ہمارے یہاں مسجد کے برابر والے حصہ کی مرمت کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس سے قبل طلبہ کے لئے بیت الخلاء اور غسل خانوں کا بلاک بنوایا تھا، اس پر ابھی نیٹر پڑا ہوا ہے، ان شاء اللہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں وہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو میرے لئے آسان فرماویں اور اپنی رضاء محبت کا باعث بنائیں۔ آپ کا میں نے بہت وقت لے لیا ہے اور ویسے بھی نزلہ اور کھانسی کی شدت کی وجہ سے مزید لکھنے کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے، اس لئے اجازت چاہتا ہوں۔ گھر میں سب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

طالب دعا

فضل الرحمٰن دہلوی

فضل الرحمٰن دہلوی

مدرسہ عبد المنان

دہلی

یکم فروری ۸۸ء ہفتہ

باسمہ سبحانہ

برادر محترم جناب مولانا محمد یوسف صاحب متالا! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے کہ آپ خیر وعافیت کے ساتھ ہوں۔ ۱۹ دسمبر کو آپ کی خدمت میں خط لکھنا شروع کیا تھا مگر دو سطر لکھ کر رہ گیا اور آج تک پورا نہ کر سکا کہ پوسٹ کر سکوں۔ معلوم ہوا ہے کہ کل شام ابراہیم بھائی تسبیح والا جلال آباد سے ڈیوزبری واپس جاتے ہوئے دہلی سے گزریں گے تو آج یہ عریضہ لکھنے بیٹھ گیا ہوں کہ اُن کے ذریعہ آپ تک پہنچ جائے۔ اللہ کرے کہ اِسے پورا کر سکوں۔ آمین۔

گزشتہ ہفتہ میں مولوی محمد علی منیار دہلی آئے تھے۔ "کہہ رہے تھے کہ مولانا یوسف صاحب آپ سے "شاکی" ہیں۔

جناب! آپ کی شکایت سر آنکھوں پر، مگر اس شکایت کا آخری حصہ یقیناً میرے تعلق اور محبت کے ساتھ زیادتی ہے۔ ویسے کیا مولانا یوسف میمون نے میرا ایک تفصیلی عریضہ آپ کو نہیں دیا؟ مجھے تو آج تک اُس کی رسید بھی نہ مل سکی اور آپ ہی کیا، دوسرے حضرات کے نام بھی خطوط لکھ کر بھیجے تھے، کسی اللہ کے بندے نے پلٹ کر لکھا ہی نہیں کہ ہاں خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں نے تو اس "سرد مہری" کو وہاں کے "سرد ماحول" کا نتیجہ قرار دے لیا تھا اور میرے طبیعت پر کوئی اثر نہ تھا۔ مگر اب یہ شکوہ مجھ تک پہنچا تو اتنی بات بھی نوکِ قلم پر آ گئی،

ورنہ تو سوچا تھا کہ جواب آئے یا نہ آئے پھر دوبارہ خط لکھوں گا۔ غالب نے ہمارے ہی جیسے لوگوں کی ترجمانی کی ہوگی جو کہہ گئے ہیں:

؎ خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

مولانا! سچ مانئے آپ کو خط نہ لکھنے کا قلق اور احساس دل میں رہتا ہی ہے مگر مدرسہ سے متعلق مصروفیات، اُلجھنوں، پریشانیوں اور کسی قدر اپنی جذباتیت نے کسی کام کا نہیں رہنے دیا۔ ہر بار یہی سوچتا ہوں کہ جب بھی آپ کو خط لکھوں تو دلجمعی اور اطمینان کے ساتھ لکھوں، مگر یہی چیزیں عنقا سی بن گئی ہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ کرم اور فضل ہے کہ اُس نے فضل و کرم سے ہر موقعہ پر حفاظت فرمائی اور ہماری مدد کی۔ مگر اِس موقعہ پر یہ ساری باتیں میں نے محض اس لئے پیش کی ہیں کہ آپ میری معذوری اور مجبوری کو سمجھ سکیں کہ میں خطوط کیوں نہ لکھ سکا۔ ورنہ مولانا! کیا آپ یقین کریں گے کہ اس پریشان خیالی اور ہجوم افکار میں جب کبھی آپ کا اور وہاں کے "کچھ" لوگوں کا خیال آتا تھا تو طبیعت کو سکون و راحت میسر آتی تھی۔ حقیقت تو یہ ہے جو میں نے عرض کر دی۔ اگر آپ اب بھی شاکی ہیں تو پھر اپنی بد قسمتی کا رونا ہی رو سکتا ہوں اور تو کچھ نہیں کر سکتا!

اُستاذ اور کسی معاون و مدد گار کی کمی ہمیشہ سے محسوس ہوتی رہی ہے مگر اس بار "اُستاذ" کی کمی نے بہت ہی پریشان کیا ہوا ہے۔ ان سب پر مزید یہ کہ مرمت کا کام بہت تیزی سے ہو رہا ہے۔ اور یہ کوئی دار العلوم ہول کمب کا تعمیری کام نہیں کہ ٹھیکیدار کو دے دیا اور اطمینان سے اپنی مصروفیات میں لگ گئے۔ جی نہیں! یہ تو آپ جیسے خوش قسمتوں کی باتیں ہیں۔ یہاں تو باقاعدہ نگرانی کرنی پڑتی ہے کہ مستری اور مزدور کام کر بھی رہے ہیں یا نہیں؟ اب آپ بتایئے

کہ میں کس حد تک قصوروار ہوں۔

مولانا! آپ سن کر حیران ہوں گے کہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مد ظلہم العالی پونے تین ماہ سے رائے پور تشریف فرما ہیں اور میں ایک بار بھی حاضری نہ دے سکا۔ آپ ہی کہئے کہ اسے میری محرومی اور بد قسمتی نہ کہیں گے تو کیا کہیں گے؟ اب تو آپ کا دل صاف ہوا کہ نہیں؟ ویسے یہ سب باتیں میں نے اس لئے بھی لکھ دی ہیں کہ اِن حالات کو پڑھنے کے بعد آپ، مجھے یقین ہے، کہ میرے لئے خود بھی دعا فرمائیں گے اور دوسرے تمام متعلقین سے بھی دعا کے لئے کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کام کو میرے لئے آسان فرمادیں اور اپنی رضاء و محبت کا باعث بنائیں آمین۔ سچ جانئے! اکثر و بیشتر سوچتا ہوں کہ گزشتہ سال اِن ہی ایام میں آپ کے پاس تھا تو کس قدر مزہ سے وقت گزرتا تھا! بہر حال اللہ کی ذات سے امید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز یہ سب چیزیں اجر کا باعث بنیں گی۔

مولانا یوسف میمون کے ہاتھ ایک ایک تولہ کی تین عدد شیشیاں عطر کی اور شاید خمیرہ گاؤ زبان بھیجا تھا، امید ہے کہ مفید ثابت ہوا ہوگا اور عطر پسند آئے ہوں گے۔ کوشش کروں گا کہ ابراہیم بھائی آپ کے بقیہ کرتے بھی لے جائیں۔ مولانا آدم لونات بھی تشریف لائے تھے۔ میں نے کُرتوں کے سلسلہ میں اُن سے بھی گزارش کی تھی مگر اُن کی واپسی کا مجھے علم ہی نہ ہو سکا۔ مولانا اسمٰعیل صاحب واڈی والا کی خدمت میں بھی عرض کیا تھا مگر اُنہوں نے معذرت کا اظہار کیا تھا۔ اب مولانا محمد علی صاحب نے بتایا کہ آپ نے بذریعہ پارسل بھیجنے کے لئے کہا ہے۔ بہتر ہے! اگر "خدانخواستہ" ساتھ نہ لے گئے تو ان شاء اللہ پارسل بھیج دوں گا۔ سنا ہے کہ سات سو آٹھ سو روپے کا خرچہ ہے۔ مگر اِن کُرتوں کے متعلق بھی معلوم نہ ہو سکا کہ یہ آپ کو پسند بھی آئے کہ نہیں؟ آپ کی طرف سے ایک بار پچیس ملے تھے اور اب دوسری بار چھپن (۵۶) ملے ہیں۔ اس طرح آپ نے جو تین بھیجے تھے وہ ڈاکٹر عمر صاحب کو مل گئے ہیں۔ الحمدللہ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تھوڑا بہت انتظام کر دیا ہے۔ جب

ضرورت ہوگی تو آپ کو اطلاع دوں گا۔ الحمد للہ طلبہ کے لئے بیت الخلاء اور غسل خانوں کا حصہ تقریباً تیار ہے اور مسجد سے متصل حصہ کا ہر اگنبد بھی آئندہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں مکمل ہو جائے گا۔ فی الحال اندر کا آدھا حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ یہ سب آپ کی توجہ اور مدرسہ کے کام سے دلچسپی کا نتیجہ ہے جس کے لئے ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے آپ کو اس تعاون کا بھرپور اجر نصیب فرمائیں اور ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے اپنی رضاء ومحبت سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔

عصر کے بعد ابراہیم بھائی تشریف لے آئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کُرتے یہ بھی نہ لے جاسکیں گے۔ ان شاء اللہ بعد میں پارسل کر دوں گا۔ ابراہیم بھائی کے ہاتھ تھوڑا سا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا بھجوا رہا ہوں۔ اس وقت بھی گاؤزبان بھیجنے کا ارادہ تھا مگر حکیم صاحب کے یہاں اس وقت بھی تیار نہ تھا۔ حکیم صاحب خود تو بیمار ہیں اس لئے خمیرے وغیرہ اب ذرا تاخیر ہی سے بن پاتے ہیں۔ میرے لئے اور حکیم صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ اس بار آپ رمضان المبارک میں اس طرف تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ دہلی بھی ضرور آنا ہوگا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو!

محترم مولانا ہاشم صاحب کو ایک پرچہ یہاں گجرات میں اُن کی آمد کے موقعہ پر اور ایک چھوٹا سا خط وہاں دارالعلوم کے پتہ پر کسی کے ہاتھ بھیجا تھا مگر وصولیابی کی رسید بھی موصول نہ ہوئی حالانکہ اُن کی محبت اور تعلق سے امید واثق یہی تھی۔

باسمہ سبحانہ

فضل الرحمن دہلوی
۱۳نومبر ۱۹۹۰
حال مقیم بمبئی

برادرِ محترم مولانا محمد یوسف صاحب زیدت معالیکم

سلام مسنون،

کافی مدت سے سوچ رہا تھا کہ آپ کو عریضہ لکھوں اور آپ سے مخاطبت کا شرف حاصل کروں، مگر اس کے لئے ذہنی یکسوئی کا متلاشی تھا جو آج کل کی مصروفیات کی وجہ سے میرے لئے کمیاب ہوگئی ہے۔ اور اس کے لئے طبیعت تیار نہ تھی کہ چلتے چلاتے آپ کو کچھ لکھوں۔
اب یوسف بھائی آپ کے پاس آرہے ہیں تو خیال ہوا کہ اس موقعہ کا فائدہ اٹھاؤں اور کچھ لکھ کر ان کے ذریعہ بھیج دوں۔ مگر اب اس کو کیا کروں کہ اس وقت تھکن کی وجہ سے طبیعت کو یارائے سخن نہیں۔ کل ہی بمبئی پہنچا ہوں اور آج سارا دن اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے کی وجہ سے طبیعت بہت پژمردہ ہوگئی ہے۔ میرے ساتھی "بزنس" کی گفتگو میں لگے ہوئے ہیں، جو میری دلچسپی سے باہر کا موضوع ہے۔ اس لئے طبیعت نے دل بستگی کا سامان ڈھونڈھ لیا اور آپ کو تصور میں سامنے رکھتے ہوئے اس ماحول میں ہوتے ہوئے اپنے آپ کو الگ کر لیا۔ اب آپ ہیں اور میں ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ میں بہر حال آپ کو دیکھ رہا ہوں اور شرفِ مخاطبت حاصل کر رہا ہوں۔

اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشینِ دل
می گویمت دعا وثنا می فرستمت
در راہِ دوست مرحلۂ قرب وبعد نیست
می بینمت عیاں ودعا می فرستمت

حافظ شیرازی نے ہمارے جیسے لوگوں کی ترجمانی خوب کی ہے۔ کاش آپ اس کو محسوس کر سکیں۔ اور میرے جیسے "دورافتادہ" "اپنے" لوگوں کے لئے اس طرف کا سفر کریں تاکہ یہ لوگ آپ کی زیارت کر سکیں۔

ترس رہی ہیں تری دید کو جو مدت سے
وہ بے قرار نگاہیں سلام کہتی ہیں

مغرب کا وقت ہو رہا ہے۔ اس لئے اجازت چاہتا ہوں۔ سب سے سلام کہہ دیجیے۔

فقط والسلام

طالبِ دعا

فضل الرحمن دہلوی

برادرم ڈاکٹر عمر صاحب، برادرم مولوی محمد علی صاحب منیار اور برادرم نعیم حکیم صاحب ساتھ ہیں۔ سلام عرض کر رہے ہیں اور دعا کی درخواست بھی۔

فضل الرحمٰن دہلوی

۲ جون ۱۹۹۲ء

باسمہ سبحانہ

برادر محترم جناب مولانا محمد یوسف صاحب! وفقنا اللہ تعالیٰ وایاکم لما یحب ویرضیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل کہ میں آگے بڑھوں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے اُس تاخیر کے لئے معافی مانگ لوں جو جواب کے سلسلہ میں مجھ سے ہوئی ہے۔ حالانکہ برہان کے پرچوں کے سلسلہ میں اور تاریخ گجرات کے بارے میں اُسی وقت جاکر میں نے تفصیلات معلوم کرلی تھیں اور اس سلسلہ میں دو مرتبہ جامع مسجد جاکر ندوۃ المصنفین میں خاصہ وقت بھی لگایا تھا مگر۔۔۔
اب اس "مگر" کی تفصیل سے آپ کو کوئی دلچسپی نہیں ہوگی اور میری معذرت اس تفصیل کے بغیر مکمل نہیں۔ سنئے! میں تاخیر کے لئے معافی تو مانگ ہی چکا ہوں اس لئے میرے اطمینان کی خاطر میری مصروفیات اور معذرتوں کی تفصیل سن لیجئے۔ خوش ہو جاؤں گا! اس لئے کہ بچپن ہی سے کان میں بات پڑی ہوئی ہے اور اس کا مشاہدہ بھی کیا ہے کہ "والعذر عند کرام الناس مقبول"۔ اور اللہ نے "کرام الناس" کے امتیاز سے آپ کو نوازا ہے، اس کے گواہ بھی ہزاروں کی تعداد میں لا کھڑا کروں گا۔ انگلینڈ سے، انڈیا سے اور افریقہ سے جہاں میرے عزیز دوست مولانا عبد الرحیم صاحب کو کبھی کبھی یہ خیال آتا رہتا ہے کہ "ادریس" اس لئے بیعت ہوگیا کہ "پیر صاحب" اپنے یہاں کے ملک میں اُس کی شادی کرادیں گے! اب معلوم نہیں اُس بیچارہ کی شادی ہوئی کہ نہیں اور اب وہ ہے کہاں؟

در ہمہ کار فضلِ رحمٰن درکار

فضل الرحمٰن دہلوی
۳۱جولائی ۱۹۹۲ء

باسمہ سبحانہ

برادر محترم جناب مولانا محمد یوسف صاحب! وفقنا اللہ تعالیٰ وایاکم لما یحب ویرضیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے کہ آپ خیر وعافیت کے ساتھ ہوں۔ دو تین روز ہوئے کہ آپ کا گرامی نامہ موصول ہو گیا تھا۔ جی تو یہ چاہتا تھا کہ طبیعت میں سکون ہو تو اطمینان خاطر کے ساتھ آپ کو بتاؤں کہ ان گزشتہ ایام میں کیا قیامت مجھ پر بیت گئی ہے اور کس بے قراری اور اضطراب کے عالم میں میرا وقت گزر رہا ہے، مگر لگتا ہے کہ "سکون" شاید میرے لئے عنقا ہو گیا ہے۔ اِدھر خاصی طویل مدت سے میں آپ سے کوئی رابطہ بھی نہ رکھ سکا۔ نہ تو ٹیلیفون ہی کے ذریعہ اور نہ ہی خط وکتابت کے واسطے سے۔

حالانکہ گزشتہ چھ ماہ میں آپ کے تین خطوط اور تقریباً اِتنے ہی ٹیلیفون اور دوسرے زبانی پیغامات موصول ہوتے رہے۔ اِس کا میری طبیعت پر خاصا احساس تھا اور ۲/جون کو میں نے آپ کو عریضہ بھی لکھنا شروع کر دیا تھا مگر دوسرے ہی دن سیدی ومرشدی حضرت اقدس مولانا شاہ عبد العزیز رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ جانکاہ حادثہ پیش آ گیا جس سے میں آج تک بھی سنبھل نہیں سکا ہوں۔ اور یوں وہ ۲/جون کا خط بھی پورا نہ کر سکا۔ رسمی طور پر چند الفاظ لکھ کر بھی میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتا تھا مگر مولانا اس کے لئے میری طبیعت تیار نہ

ہوئی۔

میں یہی سوچتا رہا کہ کسی قدر یکسوئی ہو تو میں آپ کو تفصیلات لکھوں مگر افسوس وہ "جمعیت خاطر" ابھی تک مجھ سے کوسوں دور ہے جس کی وجہ سے میں آپ کو خط لکھنے میں تاخیر کرتا رہا۔ اب آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا ہے تو قلم اٹھالیا ہے، شاید خیالات اور احساسات کی دنیا میں آپ کو سامنے دیکھ کر بند ٹوٹ جائے اور غم کا وہ سیلاب جسے میں نے ظاہر داری اور مصنوعی وقار و تحمل کے بند سے روکا ہوا ہے وہ قلم کے ذریعہ کاغذ پر بہہ نکلے تو شاید میں بھی کچھ ہلکا پن محسوس کر سکوں۔ ورنہ اب تک تو مولانا! حالت یہی ہے کہ ظاہری طور پر سب کام کرتا ہوں لیکن جہاں تنہائی ملی اور میرے اضطراب اور بے قراریوں نے آنکھوں کے راستہ بہنا شروع کیا۔

ع: آہ! کیسی چلی ہوا کہ خوشی غم میں ڈھل گئی

در ہمہ کار فضلِ رحمٰن درکار

فضل الرحمٰن دہلوی
۱۳ / اگست ۱۹۹۲ء

باسمہ سبحانہ
محترمی ومکرمی جناب مولانا محمد یوسف صاحب متالا زیدت معالیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہو گیا تھا۔ کئی بار قلم اٹھایا کہ دل کھول کر کاغذ پر رکھ دوں مگر ہر بار اضطراب اور بے قراری نے کہیں کا کہیں پہنچا دیا اور خط پورا نہ کر سکا۔ جی تو یہ چاہتا تھا کہ آپ کو خط لکھوں اور غم اور اضطراب کے اُس طوفان کو جس نے میرے اندرون کو ہلا کر رکھ دیا ہے کاغذ پر منتقل کر دوں کہ شاید اسی طرح کچھ ہلکا پن محسوس ہو، مگر ابھی تک اپنے آپ کو اس کے لئے آمادہ نہ کر سکا۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ جیسے احباب کی دعاؤں اور توجہ سے طبیعت سنبھلے گی تو پھر پوری تفصیل سے خط لکھوں گا۔ اِس وقت تو چند سطریں آپ کے رفع انتظار کے لئے لکھ رہا ہوں۔

برہان کے پرچوں کے متعلق بہت پہلے معلوم کر لیا تھا۔ کچھ پرچے اُن کے پاس ہیں اور کچھ نہیں۔ ابھی حال ہی میں اُنہیں میں پانچ سو روپے پیشگی دے آیا تھا کہ جو بھی پرچے مل سکیں وہ دے دیں۔ مفتی شبیر صاحب نے فون پر مجھے ہی ہدایت کی تھی۔ اب دوبارہ برہان والوں سے معلوم کیا تو بر سبیل تذکرہ اُنھوں نے بتایا کہ مفتی فاروق صاحب بھی برہان کے پرچوں کی تلاش میں ہیں اور میری ہی طرح کچھ رقم پیشگی اُنہیں دے چکے ہیں۔ اب میں اُن سے رابطہ قائم

کرنے کی کوشش میں ہوں کہ وہ اگر آپ ہی کے لئے لے رہے ہیں تو وہ نہ لیں، میں بھجوادوں گا اور اگر وہ ہی بھجوانا چاہتے ہیں اور اُس پر مصر ہیں تو مجھے بتادیں تاکہ میں اپنا آرڈر کینسل کر دوں۔

تاریخ گجرات سے متعلق آپ نے کتابوں کی ایک فہرست بھیجی تھی وہ تقریباً سب جگہ دکھا چکا ہوں، مگر اُن میں سے کوئی کتاب یہاں نہیں ملتی، البتہ کتب خانہ انجمن ترقی اردو والوں کے پاس دو مرتبہ جا چکا ہوں۔ بد قسمتی سے متعلقہ صاحب سے ملاقات نہیں ہو پائی۔ اگر ہلکا سا کوئی امکان کسی کتاب کے ملنے کا ہے تو وہ بظاہر کتب خانہ انجمن ترقی اردو سے ہی ہے۔ دیکھئے، ان شاء اللہ پھر جا کر معلوم کروں گا۔

مولانا! حضرت اقدس مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد سے ایک عجیب اضطراب اور بے قراری کی کیفیات سے دوچار ہوں اور انتہائی عاجزی کے ساتھ دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ مجھے آپ سے محبت ہے، اس لئے امید ہے کہ آپ بھی مجھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی تعلق اور محبت کے واسطہ سے دعاؤں کی درخواست کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سکون نصیب فرمائیں، اپنی رضاء و محبت سے نوازیں اور اِس خانقاہی سلسلہ کو جاری ساری رکھیں آمین۔ جو خطوط پہلے لکھنے شروع کئے تھے وہ ارسال کر رہا ہوں۔

سب ساتھیوں اور احباب سے سلام کہہ دیجئے گا اور دعا کی درخواست بھی۔

فقط والسلام

طالب دعا

آپ کا فضل الرحمٰن دہلوی

تقریباً تدفین کے ڈیڑھ ماہ بعد بارش کی وجہ سے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کھل گئی۔ جسم مبارک بالکل محفوظ تھا، تین گھنٹہ تک رائے پور کے لوگوں نے زیارت کی۔ تفصیل آئندہ۔

فضل الرحمٰن دہلوی
یکم ستمبر ۹۵ء

باسمہ سبحانہ

محترمی جناب مولانا یوسف صاحب، زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اے کے راجدھانی ایکسپریس مجھے لئے سورت کی طرف رواں دواں ہے، اور اس سے کہیں زیادہ برق رفتاری کے ساتھ میرا تصور مجھے 'ہولکمب' پہنچارہا ہے۔ دماغ کے پردہ پر آپ کے عکس ابھر رہے ہیں۔

یہ آ رہے ہیں، وہ جا رہے ہیں،
کھڑے ہیں اور مسکرا رہے ہیں

گذشتہ ہفتہ کے روز مفتی شبیر صاحب دہلی پہنچے تھے۔ اسی مناسبت سے اس دوران ہر وقت آپ کی یاد آتی رہی اور آپ کے تذکرے ہوتے رہے۔ خاصی مدت سے آپ سے ملاقات تو دور رہی، نصف ملاقات بھی نہ ہو سکی۔ اس لئے اس وقت ٹرین میں یہ عریضہ لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ مفتی شبیر صاحب اگرچہ مالیگاؤں چلے گئے ہیں، لیکن انشاء اللہ سورت یا جوگواڑ میں ان سے ملاقات ہوگی۔ میں مدرسہ کے سلسلہ میں بمبئی جارہاہوں۔ دو تین روز بعد انشاء اللہ واپسی ہو جائے گی۔

اس سال الحمد للہ انگلینڈ کے بہت سے احباب سے ملاقات ہوگئی۔ گلاسگو کے بھائی عبد الحمید،

لیسٹر کے ماسٹر عبد العزیز صاحب، اور اب مفتی شبیر صاحب۔ کچھ نہ پوچھئے کہ کس قدر خوشی ہوئی۔ مولانا! جب بھی ایسا کوئی مہمان ہمارے یہاں آتا ہے جس نے میرا وہاں کے قیام کے دوران مدرسہ کے سلسلہ میں تعاون کیا تھا، میں اپنی مقدرت کے مطابق ان تمام مہمانوں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، اور جب انہیں کسی قدر مطمئن پاتا ہوں تو یقین مانئے ڈھیروں خون بڑھ جاتا ہے، اور کسی حد تک اپنے آپ کو ہلکا سا محسوس کرنے لگ جاتا ہوں۔ سوچتا ہوں کہ اگر آپ آئیں گے تو کیا کچھ کیفیت مسرت اور خوشی کی حاصل ہوگی۔

پلٹ کر پچھلی زندگی کی طرف دیکھتا ہوں تو تعلق، محبت اور ''نسبتوں'' کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے، جسے کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ ایسے میں اگر شدت کے ساتھ طبیعت میں یہ تقاضا ہوتا ہے کہ آپ سے دہلی میں اپنے یہاں کچھ دنوں کے لئے قیام کا اصرار کروں۔ طویل سفر کی صعوبتوں کے باوجود نہ تو کچھ ایسا بے جا نہیں۔ تقریباً نو سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور اس دوران کبھی آپ کی زیارت نہ ہو سکی، حالانکہ اس دوران آپ ہمارے ''پڑوس'' تک آ چکے ہیں۔ یہ بات بھی کبھی دل کو نہیں لگتی کہ آپ کو ہم سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی حافظہ میں ایسی کوئی بات زور دینے کے باوجود آئی کہ ''مزاجِ شاہاں'' پر کدورت کا باعث سمجھوں۔

آپ کا تو قطعیت کے ساتھ مجھے علم نہیں، لیکن میرے متعلق سن لیجئے کہ پچاس کے پیٹے میں آ چکا ہوں، بلڈ پریشر کا مرض خاصا دامنگیر ہو چکا ہے۔ احباب کے ساتھ کچھ وقت گذر جائے تو کچھ عافیت محسوس ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ کے لئے ترستا ہوں۔ گذشتہ ماہ دس دن کے لئے 'پڑوس' میں گیا تھا۔ محترم شاہ نفیس صاحب مدظلہم وغیرہ سے ملاقاتیں رہیں۔ طبیعت خاصی بہتر محسوس ہوئی۔ کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ پریشر میں اضافہ کا سبب مدرسہ تو نہیں! آپ ہی رہنمائی کیجیئے کہ میں تو 'نو گرفتاروں' میں سے ہوں۔ اس سے قبل مدرسہ رحمانیہ میں تو باپ دادا کی پکی پکائی مل رہی تھی۔ آئے دال کا بھاؤ تو اب پتہ چل رہا ہے۔ گو دوسروں کو دیکھتا ہوں تو بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہو جاتا ہوں کہ اس نااہل پر اس منعمِ حقیقی کی عنایات بے حد وحساب

ہیں۔ مگر صاحب! مدرسہ سے متعلق گوناگوں مسائل پریشر تو بڑھاتے ہی ہیں۔ اب اس کو نارمل کرنے کے لئے میں آپ کی زیارت اور صحبت کا متمنی ہوں، تو یہ تو کوئی ایسی بات نہیں جو ناقابلِ سماعت سمجھی جائے۔

6/12/95
بمبئی

مولانا، یہ خط میں نے ٹرین میں لکھنا شروع کیا تھا۔ سورت پہنچ کر بھی موقعہ نہ ملا کہ پورا کر پاتا اور پھر یہی بھاگ دوڑ سی یہاں بمبئی میں بھی رہی۔ آج شام واپس دہلی جارہا ہوں اور مفتی شبیر صاحب بھی سورت سے آج شام ہی کو گوا کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اب اس عریضہ کو لکھنے کے بجائے سمیٹنے کی کوشش کر رہا ہوں، ورنہ آپ کے ساتھ تو ''لذیذ بود حکایت، دراز تر گفتم'' والا معاملہ ہے۔

مفتی شبیر صاحب کہہ رہے تھے کہ حضرت نے پچاس پاؤنڈ دئے ہیں کہ کچھ خمیرے وغیرہ لے کر جانے ہیں۔ دوائیں تو ماسٹر عبدالعزیز صاحب کے ساتھ لیسٹر بھیج چکا ہوں۔ نام بھی سن لیجئے اور کام بھی۔ مگر نہیں! وقت آئے گا تو کام سے تو آپ خود ہی واقف ہو جائیں گے اور خدا کرے کہ وہ وقت جلد آجائے اور اس خوشی میں میں بھی شریک ہو سکوں۔ آمین۔

فی الحال تو آپ نام ہی سن لیجئے۔

(۱) خمیرہ گاؤزباں عنبری، ۵۰۰ گرام،

(۲) لبوب کبیر، ۵۰۰ گرام،

(۳) جوارش جالینوس، ۵۰۰ گرام،

(۴) حب جدوار، ۲۰ عدد،

(۵) حب مقوی، ۲۰ عدد۔

اب رہے آپ کے پچاس پاؤنڈ، تو وہ بصد احترام آپ کو ہی واپس بھیج رہا ہوں۔ اس فقیر کی طرف سے دواؤں کا یہ حقیر ہدیہ قبول فرمالیجئے۔ اللہ تعالی آپ کو بصحت وعافیت رکھے اور اپنی رضا و محبت سے ہم سب کو نوازیں۔ آمین۔

بس، اور کیا لکھوں۔ سوائے اس کے کہ دعاؤں میں یاد رکھا کیجئے کہ اللہ تعالی مدرسہ کے کام کو آسان فرماویں اور قبولیت سے نوازیں۔ آمین۔

ہاں، مولانا ہاشم صاحب کہاں ہیں؟ ان سے کہئے کہ جو گواڑ ہو آیا ہوں۔ ان کے ''درِ دولت'' پر حاضر ہوا تھا، مگر بند پایا۔ اور میرے لئے اسے کھولتا بھی کون؟

مفتی شبیر صاحب بتا رہے ہیں کہ ان کی طبیعت اب مضمحل رہتی ہے۔ اللہ تعالی انہیں صحت وعافیت نصیب فرمائیں۔ میرا اسلام مسنون کہہ دیجئے گا۔ اور خیر وعافیت بھی۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔

فقط والسلام

طالبِ دعا

فضل الرحمٰن دہلوی

مقیم حال بمبئی

باسمہ سبحانہ

فضل الرحمن دہلوی
مورخہ ۲۶ / اپریل ۹۶ء
حال مقیم رام منوہر ہسپتال ICU

برادر محترم مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا! آپ نے ألا وهي القلب! والی حدیث پاک تو پڑھی بھی ہے اور پڑھائی بھی خوب ہوگی۔ اس قلب کی اصلاح کے لئے لوگ کیا کیا جتن کرتے ہیں، ان سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں۔ رائے پور کی خانقاہ کے مناظر اور قلب پر ماری جانے والی ضربوں کے مناظر معلوم ہوتا ہے دماغ کے پردے پر گھوم رہے ہیں۔ اور اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، والد مرحوم کی ”أنت الهادي، أنت الحق، ليس الهادي الّاهو“ کی تسبیحات تو درودیوار تک کو ہلا دیا کرتی تھیں۔ والد مرحوم نے اس کی بھی بڑی کوشش کی کہ میرے قلب کی بھی اصلاح ہو جائے، مگر سچ یہ ہے کہ کچھ نہ ہوا۔ مگر یہ خدا کا کرم اور ان کی دعاؤں کا صدقہ تھا کہ کسی نہ کسی حد تک خدا نے لاج رکھی۔ لیکن اس کی بے باکیوں سے ڈرتا ضرور رہتا تھا کہ شاید کبھی نہ کبھی رنگ ضرور لائیں گی۔ اور وہی ہوا۔

۱۶ اپریل بروز منگل کو اس نادان نے مچلنا شروع کیا اور وہ بھی غیر جگہ میں۔ مدرسہ کے کام سے دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (DDA) کے دفتر میں بیٹھا تھا۔ زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔ یہ بھی معلوم نہ تھا کہ 'اس درد کی دوا کیا ہے'۔ بہت ضبط سے کام لیا، سمجھانے کی بہت کوشش کی، مگر

'مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'۔ بڑی مشکل سے لفٹ میں سوار ہوا۔ نیچے اترتے اترتے پسینہ پسینہ ہو گیا۔ ہاتھ سُن ہو گئے۔ دل کے سامنے مجھ غریب کی کون سنتا؟ تمام اعضاء نے جو کسی نہ کسی حد تک میرا ساتھ دے رہے تھے اب دل کی اطاعت اور برمانبرداری شروع کر دی، اور میں تپتی ہوئی دھوپ میں گر گیا۔

خوش قسمتی سے مدرسہ کا چوکیدار گاڑی کے پاس کھڑا تھا، وہ اور کچھ اور لوگ اکٹھا ہو گئے۔ اور مختصر یہ کہ ٹیکسی میں ڈال کر مجھے دہلی کے مشہور رام منوہر لوہیا ہسپتال لایا گیا۔ مختلف قسم کی مشینوں اور آکسیجن وغیرہ یوں سمجھئے کہ پابندِ سلاسل بنا دیا گیا ہوں۔ ۱۶ اپریل سے آج ۲۷ اپریل ہو گئی ہے۔ دل کی "بیجا حرکتوں" پر کسی حد تک قابو تو کر لیا گیا ہے، مگر وہ بات کہاں مولوی بدّن کی سی۔

پہلے تو آپ جیسے حضرات کی یاد آتی تھی تو اس قلب کی حرکتیں غیر معمولی محسوس ہوتی تھیں۔ اب تو بات بات پر دھڑ دھڑانا شروع کر دیتا ہے۔

میں اس ہسپتال کے ICU میں ہوں۔ ڈاکٹروں اور نرسوں سے چھپ کر آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ دعا کا خواستگار ہوں۔ اللہ زندہ رکھے تو اپنی رضا و محبت کے کاموں میں لگائے رکھے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

اس حادثہ کے بعد آپ پہلے شخص ہیں جنہیں خود اطلاع دے رہا ہوں۔ اب تھک گیا ہوں۔ دعا کی درخواست کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ مفتی شبیر نے فیکس بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ آج تک اس کے ایفاء کا منتظر ہوں۔ بہتر کی تلاش میں تاخیر ہو رہی ہے تو بہر حال خوشی کا باعث ہے۔

تمام ساتھیوں سے سلام اور دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

۱۰۹

حضرت مفتی عبد القادر صاحب دامت برکاتہم

FUNDACION ISLAMICA DE PANAMA
PANAMA ISLAMIC FOUNDATION
CALLE 30 ESTE ABE. MEXICO, PANAMA, R.P.

۱۴-۰۶-۱۹۸۲

بخدمت اقدس کعبہ وقبلہ وسیلۂ یومی وغدی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
متعنا اللہ بطول بقائکم علینا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون! یہ کمترین خلائق حضرت والا کی دعاو توجہات کے طفیل خیر وعافیت سے رہ کر حضرت والا کی خیریت کا خواہاں ہے۔ عرصۂ دراز کے بعد یہ عریضہ خدمت اقدس میں روانہ کررہاہوں۔ ۲۴ مئی کو دوپہر گیارہ بجے بذریعہ فون لندن سے ایک صاحب نے قطب الاقطاب مرشدنا ومولانا حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ کی وفات کی حسرتناک خبر سنائی تھی۔ اللہ رب العزت ہمارے شیخ کو کروٹ کروٹ درجات علیا سے نواز کر دنیائے اسلام کے روحانی ونسبی پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازیں۔ محبین کے لئے یہ سانحۂ وفات قیامت صغریٰ سے کم نہیں ہے۔ آج دنیا یتیم ہوگئی۔ ایسا خالص جوہر توزمانہ صدیوں کے بعد لاتاہے، مگر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

برادرم مولانا بلال احمد صاحب زید مجدہ پر ایک عریضہ ارسال کیا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آخری حالات اپنی معلومات کی حد تک لکھیں۔ اب تک ان کے جواب کے انتظار میں تھا کہ پرسوں ایک صاحب نے لندن سے متوسلین کے لئے ''ضروری ہدایات'' پرچہ روانہ کیا تھا، وہ ملا۔ اس میں ''حضرت قطب الاقطاب کے وصال کے بعد'' رسالہ کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ تو اگر برادرم مولانا بلال صاحب ہوں تو ان کی معرفت ضرور ایک رسالہ یا حضرت والا خود تکلیف اٹھا کر ایک رسالہ روانہ فرمائیں۔ نیز ''اکابر کا رمضان'' رسالہ کی بھی ضرورت ہے۔ مفتی شبیر احمد صاحب پر لکھا تھا، معلوم نہیں انہوں نے روانہ کیا کہ نہیں۔

اس کے ساتھ میرے پھوپھی زاد بھائی کے لئے داخلہ فارم پر کر کے روانہ کر رہا ہوں۔ اب بعد رمضان کب حاضر ہونا ہے اور کن کن چیزوں کو یہاں سے لے کر آنا ہے، ضرور ہدایات و نصائح کے ساتھ روانہ فرمائیں۔ ماہ مبارک قریب ہے۔ دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ گھر میں خالہ جان کو سلام مسنون و دعا کی درخواست۔

فقط

آپ کا اور آپ کا

ابو سلمان عبد القادر غفرلہ

بشرط سہولت برادرم مولانا بلال احمد و مفتی شبیر احمد صاحبان نیز قبلہ مولانا ہاشم صاحب جو گواڑی کو سلام مسنون۔

از عبد القادر غفرلہ

بخدمت اقدس مرشدی و مولائی وسیلۂ یومی و غدی
حضرت قبلہ شیخ دام مجدہ
السلام علیکم و قلبی لدیکم

بندہ ناچیز خیریت سے رہ کر حضرت والا کی دائمی خیریت کا خواہاں ہے۔ ۱۵/ ۲۰ روز قبل والانامہ موصول ہو کر سامان فرحت ہوا تھا، مگر حضرت والا نے تحریر فرمایا تھا کہ زامبیا کا سفر فرما رہے ہیں، اس لئے قصداً تاخیر سے یہ عریضہ ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ بخیر و عافیت سفر سے واپس تشریف لے آئے ہوں گے۔

تمنائے قدیم پھر عرض ہے کہ میرا دل تو پورے طور پر حضرت والا ہی سے منسلک ہونے کو کہہ رہا ہے۔ ہر قاعدہ کے لئے مستثنیات ہوتے ہیں۔ حضرت والا مجھے اپنے قاعدہ سے مستثنیٰ رکھ کر بیعت فرما کر داخل سلسلہ فرماویں، تو احسان عظیم ہو گا۔ اور مجھے ایک مرشد کامل کا سایہ نصیب ہو گا۔

حضرت والا کی دعاؤں و توجہات کا بے حد محتاج ہوں۔ مفتی شبیر صاحب سے بہن کے رشتہ کی بات میں بہن ابھی فراغت سے پہلے خود کسی طرح رضامند نہیں ہے، اور نہ ابھی سے بات پختہ کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے موقوف رکھا ہے۔

فقط

آپ کا اور آپ کا

عبدالقادر غفرلہ

۴ جنوری ۸۳ء، منگل

۱۱۰

حضرت مولانا احمد ادا گودھروی نور اللہ مرقدہ

باسمہ تعالیٰ

از احمد ادا
محمدی محلہ، گودھرا
پن ۳۸۹۰۰۱
ضلع پنچ محل

مخدومی حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ دیگر آپ کے دیدار اور زیارت کا از حد مشتاق ہوں۔

پیش خدمت ہو سکوں اس کی سہولت کیلئے دعا کی درخواست۔

احقر فی الحال بخیر ہے۔ رکشا کے ذریعہ مسجد و مدرسہ پہنچتا ہوں۔ گزشتہ سال بمبئی جسلوک میں نقص گردہ کے لئے جانا ہوا تھا۔ فی الحال، بحمد اللہ اچھا ہوں۔ دعا کی درخواست۔

محتاج دعا، احمد
آپ کے دیدار کا خواہشمند
۱۳/ ربیع ۲ مطابق ۱۰/ ستمبر ۹۵ء

باسمہ تعالیٰ

ازناکارۂ خلائق احمد ادا گودھروی کان اللہ لہ

عزیزم محترم بندہ..... صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

گزشتہ روز عنایت نامہ سے سرفراز ہوا اور دلی جذبات سے واقف ہوا۔ اولاً تو یہ ہے کہ باہم ایسا تعلق نہیں ہوا اور ایسے حوادث پیش نہیں آئے، جہاں میری امداد کی ضرورت ہوئی ہو اور آپ کا آزمائش کا وقت آیا ہو۔ اگر بالفرض آیا بھی ہو تو وہ مجھے معلوم نہیں۔ اگر آپ کا کام پورا بھی ہوا ہو تو وہ ریاء سے خالی نہیں ہو گا۔

بہرکیف آپ نے مجھے مخلص، ہمدرد اور معین، ناصح غرض جتنے القاب دیئے ہیں وہ بہت ہی کم ہیں۔ اور بھی کچھ بڑھاتے جو میرے لئے باعث عزت ہو تاکہ عبدالرحیم کہتا ہے، وہ سچ ہے یا غلط ہے، اس کا توازن کر سکتا۔ لیکن کیا کریں، آپ نے بہت ہی کمی رکھی۔ بھائی، میرا حال تو ایسا ہی ہے:

پیراں نمی پرند ومریداں می پرانند

اب رہا اپنا تعلق، وہ کیوں ہوا اور کس طرح عروج میں ہوا، اس کے بارے میں میں خود حیران ہوں۔ عزیزم، میرے متعلق ساتھیوں سے اور احباب سے سوال کر سکتے ہو کہ میں کس قدر خلیق ہوں۔ بہت سوں نے احقر کو جانچا اور خوب جانچا اور احقر تمام کے لئے شکایت کا مرکز بنا اور اب بھی ہوں۔

خیر، دوست وہی ہے جو اس کے عیوب سے واقف کرے۔ مجھے تو آپ نے کبھی اپنے عیوبات سے واقف کیا ہی نہیں اور احقر کو آپ سے زیادہ خلط ملط ہوا نہیں، جس سے میں آپ کے عیوبات سے مطلع ہوتا۔ خیر، آپ کو میری دوری کا احساس ہے۔ خدا کرے کہ اپنے لئے ہو، اور کسی غرض سے نہ ہو۔

عزیزم! حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مضمون ایک جگہ نظروں سے گزرا ہے، دوری معنوی نہ ہونی چاہئے۔ اور اگر دوری مادی ہو تو کچھ حرج نہیں۔ ہاں دوری معنوی ہے تو حضوری اور دوری میں کوئی فرق نہیں۔ اور اگر دوری مادی ہے تو بہت ہی خوب۔ اس کے لئے یہ شعر بہت ہی خوب واضح چسپاں ہوتا ہے:

؎ تم ہمارے، ہم تمہارے ہو چکے
دونوں جانب سے اشارے ہو چکے

خدا کے دربار میں ہاتھ اٹھائے اور یاد تازہ کر لی۔ معلوم نہیں یہ محبت کب تک رہتی ہے۔ خدا کے لئے تادیر رکھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مصداق بنائے۔ احقر کی چند روز ہوئے تمنا تھی، یعنی جس روز احقر کی الحزب الاعظم چوری ہو گئی، اس وقت چاہا کہ عبدالرحیم صاحب سے الحزب الاعظم سوال کر کے لوں۔ لیکن کیا کروں، زبان نہ اٹھ سکی۔ اور وہ تمنا مخلصم مولوی محمد کاوی صاحب سے بدون مطالبہ پوری ہو چکی۔

میں نے اس وجہ سے تمنا کی تھی کہ الحزب الاعظم شیخ کامل کی اتباع کرتے ہوئے ہمیشہ رہے گی، لیکن خدا کو اور سے پورا کرنا تھا، وہ ہو چکا۔ ہاں، اس سراپا گنہگار کو بھی آپ کی چند خصوصیات کی وجہ سے قلق ہوتا رہے گا، جو جانبین کے لئے اخوت و مؤدت کا باعث بنے گی۔

بعدہ، ہمیشہ آدمی کو خوب جانچو اور جانچنے کے بعد دل میں جگہ دو۔ اب رہا دعا کی درخواست

کی تھی دوستی کے خاطر کہ باہم قائم دائم رہیں، یہ کچھ ٹھیک نہیں لگتا۔ البتہ یوں دعا کرنی چاہئے کہ خداوند قدوس! فلاں کے ساتھ میرا تعلق میرے لئے دینی و دنیوی طور پر نافع ہو، تو اس کے دل میں میری محبت اور میرے دل میں اس کی محبت ڈال! اللهم انا نسألك حبك وحب رسولك وحب من يحبك، یہی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں درج کیا ہے۔

احقر کے لئے بھی دعا کیجئے۔ خدا اپنی مرضیات پر چلائے اور اپنی رضامندی سے نوازے اور آئندہ زندگی کسی دینی امور میں خرچ کرائے۔

فقط والسلام

محتاج دعا

احقر احمد ادا

۱۱۱

جناب طارق منصور جلالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسمہ سبحانہ

جمعرات، ۱۱؍رمضان ۹۰ھ

کرم فرمائے بندہ جناب مولوی محمد یوسف صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج بعافیت ہوں گے اور ماہ مبارک بخیریت گذر رہا ہو گا۔ کل روز بھائی اسماعیل صاحب کو فون آیا جس میں آنجناب کے چند ارشادات تھے۔ فون سے قدرے اطمینان ہوا، کیونکہ 15 اکتوبر سے لے کر آج تک شاید کوئی صبح ایسی ہی گذری ہو جس میں جناب کے خط کی وصولی کے لئے ۴؍۵ مرتبہ سیڑھیوں سے نیچے نہ گیا ہوں۔ پرسوں یعقوب بھائی کا بولٹن سے خط آیا تو یہی گمان تھا کہ اس میں آنجناب کا مکتوب ہو گا، مگر لاٹری عبد الحمید صاحب کی تھی۔ فون سے یہ تسلی ہوئی کہ اس ناکارہ اور ننگِ اسلاف کا نام تو کبھی آپ کو یاد آجاتا ہو گا۔
حسبِ معمول بزرگوں اور کرمفرماؤں کے احکام کی نفی میں زندگی گذر رہی ہے۔ ماہِ مبارک کا حق نہ تو ادا ہو رہا ہے، نہ اس پر افسوس۔ تراویح حافظ صاحب بلیک برن والے بولٹن میں

پڑھاتے ہیں۔ ساڑھے آٹھ بجے جاتے ہیں، دس تک واپسی ہو جاتی ہے۔ پہلے چند روز تو تلاوت کا مکمل اہتمام نہ ہو سکا لیکن الحمد للہ، آج کل ۴/۵ پارے ہو جاتے ہیں۔ ذکر، تسبیحات اور حزب الاعظم بھی الحمد للہ ہو رہے ہیں۔ ہر وقت اپنی بدکاریوں کی نحوست سے ڈرتا ہوں اور ڈر کے مارے باہر نہیں جاسکتا کہ کوئی معصوم میرے دامن سے لگ کر محروم نہ ہو جائے۔

دعا فرمائیں اللہ پاک اپنی رضا والی زندگی گذارنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ گذشتہ خواب کے بعد حرمین ہی کے سلسلہ میں ایک اور خواب دیکھا کہ گھر سے حرمین کو روانگی ہے، اور عجیب خواہش کا اظہار کیا کہ دعا کرو کہ میرے جہاز کا حادثہ ہو جائے اور میرے جسم کے اتنے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کہ ملیں تک نہیں۔ چونکہ یہ ایک بڑی سخت خواہش تھی جس کی برداشت گھر والوں سے ہونی ناممکن تھی، لہٰذا پھر کہا کہ دعا فرمائیں کہ اللہ پاک مدینہ پاک کی خاکِ اطہر نصیب فرمائیں۔

بھائی محی الدین صاحب نے جو ہمارے لندن کے ذمہ دار ہیں، حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کے لئے خط لکھا ہے۔ پتہ چونکہ میں نے گاڑی میں لکھا تھا، شاید صاف نہ ہونے کی بنا پر پہنچنے میں دیر لگے، بہر حال وہ آپ کے توسط سے ہے۔ از راہ کرم ماہ مبارک کے بعد ان کا خط حضرت کو ضرور دکھلا دیں۔ اور اگر میری کوتاہی کی وجہ سے وہ خط نہ پہنچ سکا تو میرے موجودہ خط کو ان کی طرف سے درخواست سمجھیں۔ وہ ۱۴/ دسمبر کو برازیل جماعت میں جا رہے ہیں، جس کی تشکیل پریسٹن والے مشورہ میں جس میں آپ بھی تشریف فرما تھے، ہوئی تھی۔ اگر انہیں ۱۴ سے پہلے خط مل جائے تو انشاء اللہ بہت ہی فائدہ کی امید ہے۔ ہند و پاک میں تین چلے لگا چکے ہیں۔ ۱۹۶۹ میں حج پر بھی گئے تھے۔ اور یہاں الحمد للہ ان کی قربانی ہی سے اللہ پاک کام کو چلا رہے ہیں۔

(۱)۔ ٹکٹ کے بارے میں عرض ہے کہ UAR کا ٹکٹ جو سستے والا ملتا ہے، وہ بالکل قابلِ منسوخ نہیں ہوتا۔ یہ ٹکٹ کینیا کی کرنسی میں جاری ہوتا ہے، جیسا کہ آپ کے ٹکٹ پر لکھا

ہو گا۔ یہ کسی کو منتقل بھی نہیں ہو سکتا۔

(۲)۔ بمبئی سے جدہ یا مدینہ کی سستے نرخ پر کوئی فلائٹ نہیں۔ ریگولر فلائٹ ہے، جس کا کرایہ کافی زیادہ ہے۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ آپ شوال کے پہلے ہفتے میں لندن تشریف لے آویں۔ ۶/۷ ہفتے مدرسہ میں رہ کر ۲۸/ جنوری کو جو ملک صاحب کی چارٹر فلائٹ جائے گی، اس میں آپ تشریف لے جاویں۔ ملک صاحب نے فرمایا کہ ۷۵ پونڈ تک ٹکٹ آپ کے لئے ہو جائے گا۔ اس لحاظ سے لندن سے جانا ہر لحاظ سے مفید رہے گا۔ مدرسہ بھی چلتا رہے گا اور آپ کو بھی سہولت ہو گی۔ ملک صاحب نے فرمایا کہ اس سے بہتر ترکیب میری سمجھ میں بالکل نہیں آتی۔ اگر آپ چاہیں تو تین ہفتے والی واپسی کی فلائٹ سے بھی جا سکتے ہیں۔ یہ میری تحقیقات اور ناقص رائے ہے۔ باقی حضرت اقدس جیسے ہی تحریر فرمائیں ویسا ہی بندوبست کیا جاوے گا۔ اس بارے میں اگر جلد اطلاع دی تو ملک صاحب سے بات کو طے کر لیا جاوے۔

امید ہے آنجناب اس سیاہکار کی پریشانیاں سامنے رکھ کر دعا فرماتے ہوں گے۔ ہوم آفس نے ویزا کی توسیع صرف ۱۵ جنوری تک دی ہے، جبکہ میں نے ستمبر تک مانگی تھی۔

حضرت اقدس مدفیوضھم کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کر دیں۔ اور عرض یہ کہ الحمد للہ، صلوات ان کی توجہ سے باقاعدہ ہو رہی ہیں۔

مولوی ہاشم صاحب، مولوی عبد الحفیظ صاحب، مولانا عبد الرحیم صاحب، حضرت قاضی صاحب، و دیگر اکابرین واحباب کو سلام مسنون و درخواست دعا۔

ومبلڈن والوں نے پھر وہی سلام کا چکر چلایا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ اس کام کو محفوظ فرمائے ہر فتنوں سے۔

ننگِ اسلاف

بندہ طارق عزیز

۱۳ اپریل
۲۶/ ذی الحجہ / ۱۴۱۹ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے حضرت کے مزاج بعافیت ہوں گے اور اپنے مستقر پر موجود ہوں گے۔ کافی عرصہ بعد یہ رقعہ لکھ رہا ہوں، اللہ کرے مل جائے۔ اس دوران الحمد للہ روزانہ بلا ناغہ ایصال ثواب کرتا رہتا ہوں۔ قاسم سلمہ فی الحال ایک پرائویٹ ادارے میں ۵۰۰۰ روپے ماہانہ مشاہرے پر کام کررہا ہے۔ گزشتہ اکتوبر میں اپنی بھتیجی سے اس کی شادی بھی کردی تھی۔ دعا فرمائیں اللہ رب العزت عافیت فرمائیں۔

الحمد للہ قاسم سلمہ چار ماہ لگانے کے بعد دعوت کے کام میں باقاعدگی سے جڑتا ہے اور رمضان المبارک میں اپنے مرشد حضرت مولانا مفتی مختار الدین صاحب زید مجدہ کے ہاں بھی حاضر ہوتا ہے۔

حضرت! دعا فرمائیں اللہ رب العزت راضی ہوجائیں اور اپنی رضا کے ساتھ جو نعمتیں اس نے مختص کررکھی ہیں وہ عطا فرمائیں۔ اخلاق رذیلہ کو اوصاف حمیدہ سے مبدّل فرمائیں۔

نعمتیں بے انتہا ہیں گرچہ تھوڑی بہت پریشانیاں ہیں جو شرورِ اعداء کی صورت میں ہیں، لیکن الحمد للہ قابو میں ہیں۔ فروری ۲۰۰۱ میں اگر زندگی رہی تو ریٹائرمنٹ ہوگی۔

میری بیوی جس کا نام لبنیٰ ہے اور بیٹی فاطمہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اس کا حمل بعافیت ٹھیر جائے۔ اگر مناسب سمجھیں تو ایک ایک تعویذ بھی ارسال فرمائیں۔

یہاں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور مولانا حکیم مسعود الرحمٰن سے مستقل رابطہ رہتا ہے اور وہ دونوں بہت ہی پیار فرماتے ہیں اور توجہ فرماتے ہیں۔

میرے حق میں خصوصی سے بھی خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت شعبان میں اہلیہ کے ہمراہ حرمین کی زیارت سے نوازیں اور شرورِ اعداء سے محفوظ فرمائیں، جنہوں نے کافی حد تک پریشان کر رکھا ہیں۔

اہلیہ، قاسم سلمہ، عاصم سلمہ، زینب اور فاطمہ اور بیوی لبنیٰ کی جانب سے سلام اور دعا کی درخواست ہے۔

میری جانب سے گھر میں اور دخترِ نیک کو سلام اور دعا کی درخواست۔

فقط

طارق عفی عنہ

باسمہ سبحانہ

۲/ جمادی الثانی/ ۱۴۲۳ھ

۱۲/ اگست/ ۲۰۰۲ء

سیدی و محترمی زید مجد کم
السلام علیکم

امید ہے بفضلہ تعالی حضرت کے مزاج بعافیت ہوں گے۔ قبیل اس کے قریباً تین ماہ ہوئے ایک رقعہ ارسال کیا تھا۔ نہ معلوم اسکی حضرتِ والا تک رسائی ہوئی یا نہیں۔ قبیل اسکے فون پر بات ہو جاتی تھی، مگر قاسم سلمہ نے حضرت کا وہ لفافہ جس پر دارالعلوم کا ٹیلفون نمبر و فیکس نمبر درج تھا، کہیں ادھر ادھر کر دیا۔ ہر روز اس کو کہتا ہوں کہ لفافہ ڈھونڈو مگر جوانی ہے، اسے کیا معلوم کہ یہ ناکارہ ماہی بے آب کی طرح سے تین ماہ گزار رہا ہے۔

میں ۳/ فروری/ ۲۰۰۱ کو رٹائر ہو کر اپنے ذاتی مکان، جو پشاور کی ایک نئی آبادی، حیات آبادی ہے، منتقل ہو گیا۔ ۱۲ ماہ پشاور یونیورسٹی کی لائبریری میں کام کیا۔ ۵/ جون کو اس سال وہاں سے فارغ ہو کر اپنے مستقرِ عارضی پر قاسم کے دو بچوں، خدیجہ سلمہا اور صادق سلمہ کے ساتھ کھیلتا رہتا ہوں۔ چھوٹا بچہ عاصم ایک پرائیویٹ یونیورسٹی میں بطور لیکچرر کام کر رہا ہے۔ گزشتہ برس اس نے چار ماہ لگائے تھے۔ الحمد للہ بہت ہی صالح و متقی ہے۔

میں نے حضرت سے چھوٹی بچی زینب سلمہا کے رشتہ کے سلسلہ میں دعا کے لیے کہا تھا۔ حضرت سے دوبارہ درخواست ہے کہ خصوصی دعا حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ جس کمرے میں مقیم تھے اس میں جا کر اس کے لیے بھی اور میرے خاتمہ بالا یمان کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

کل ایک عجیب خواب دیکھا، میں دعا کر رہا ہوں، غیب سے آواز آتی ہے دعا نہ کرنا۔ میں پھر

دعا کرتا ہوں تو یہی آواز۔ جب عرض کرتا ہوں کیا میری توبہ قبول ہوگئی ہے؟ جواب میں 'ہاں' کی آواز آتی ہے۔ اللہ جانے کیا حقیقت ہے۔ یہ فجر کی نماز سے قبیل تھا۔

اللہ رب العزت اگر عاصم اور زینب کی ذمہ داری سے فارغ کردے تو انشاء اللہ اہلیہ کے ہمراہ قبیل رمضان حرمین شریف کے سفر کا ارادہ ہے۔

ازراہِ کرم مدرسہ کا فون نمبر، email اور اپنے دونوں مکانات کے فون نمبر ارسال فرمائیں۔ خط کا انتہائی شدت سے انتظار رہے گا۔ بہت ہی بے چینی ہے آپ سے بات کرنے کے لیے۔

ہر دو گھروں میں سلام اور درخواست دعا، محمد سلمہ کو پیار۔

فقط

طارق منصور جلالی عفی عنہ

۱۱۲

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم

۲۳ مئی ۷۰ء

محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

گرامی نامہ مؤرخہ ۱/ مئی بروز ۱۴/ مئی ملا۔ تعمیل حکم میں چند کتب خانوں میں گیا۔ گجراتی کتابیں تو یہاں چھپتی نہیں اور ملتی بھی نہیں۔ جو ملتی بھی ہیں وہ ہندوستان سے آتی ہیں۔ لہٰذا وہ تو آپ وہیں سے منگوائیں، یہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ پھر بھی میں معلوم کرتا رہوں گا۔ اگر مل گئی تو بھیج دوں گا۔

فی الحال دو کتب خانوں کی فہرستیں علیحدہ لفافہ میں ارسال کر رہا ہوں۔ دار الاشاعت مفتی شفیع صاحب کے لڑکے کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاجرانہ قیمت جو فہرست میں لکھی ہوتی ہیں اس میں رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔ بھیجنے کے وقت جو قیمت ہوگی وہ لگائی جائے گی۔ مکتبہ تھانوی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ کے لڑکے کا ہے۔ انہوں نے ۳۳ فی صد اصل قیمت میں سے کاٹ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ان میں سے جو کتابیں آپ کو منگوانی ہوں، ان کی فہرست ارسال فرمادیں، تو حسب ارشاد پارسل کر دیا جائے۔ رقم کی آپ بالکل فکر نہ فرماویں،

میں اپنے پاس سے ادا کر دوں گا۔ جب آپ کو سہولت ہو اس وقت بھیج دیں۔ بعض اوقات جلدی میں نقصان بھی ہو جاتا ہے، اس لئے آپ جلدی بالکل نہ فرماویں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب کا گرامی نامہ بھی آپ کے گرامی نامے کے ساتھ ایک ہی وقت میں دونوں ملے تھے۔ ان کو جواب ارسال کر دیا ہے۔ ان کی مسلسل علالت سے بہت قلق ہے۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، اور ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکر سے انہیں نجات عطا فرمائے کہ یہ روگ جس کو لگ جاتا ہے پھر چھوٹنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ آپ بھی دعا فرماتے رہیں۔

بھائی یحیٰی صاحب اب تک کراچی ہی میں ہیں۔ آپ کا سلام ان کو پہنچا دیا تھا۔ وہ بھی سلام مسنون کہتے ہیں۔ عبدالوحید بھی سلام مسنون کہتے ہیں۔

آپ کا یہ جملہ سمجھ میں نہیں آیا ''مقامی کام کا اصل ذمہ دار میں ہی ہوں، اگرچہ یہ حضرات دعا کی غرض سے میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔'' جب آپ ہی اصل ذمہ دار ہیں، تو ان حضرات کا دعا کے لئے حاضر ہونا کیا معنی؟ یہاں کے 'احباب' کا معاملہ بلکل برعکس ہے۔ یہاں والے صرف دعا پر اکتفاء نہیں فرماتے، بلکہ اس سے آگے بہت کچھ چاہتے ہیں، اور مطمئن پھر بھی نہیں ہوتے۔ اور انہیں عدم شرکت یا مخالفت کی شکایت بھی رہتی ہے، جس کا چرچا حضرت والا کی حجاز پاک کی حاضری کے موقعہ پر خوب ہوا تھا۔ آپ کو بھی معلوم ہو گا۔ 'اکابر' نے گو معذرت کر لی، لیکن 'احباب' میں اس کا اثر باقی ہے، کیوں کہ ان کے سامنے معذرت یا صفائی نہیں کی گئی۔ بہر حال آپ سے خصوصی دعا کی گزارش ہے۔ اور سب خیریت ہے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد بھائی محمد یوسف صاحب تشریف لائے اور آپ کا گرامی نامہ دکھلایا اور مشورہ پوچھا۔ میں نے یہ عریضہ ان کو دکھا دیا اور مزید ان کی رائے معلوم کی۔ انہوں نے اس کو سراہا۔ بہر حال آپ کتابوں کے نام اور عدد تحریر فرما کر ارسال فرما دیں، تو ان شاء اللہ ارسال کر دیں گے۔ رقم کی آپ بالکل فکر نہ فرمائیں۔

اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد گزارش دعا۔ حجاز پاک کے سات سال کے قیام کے بعد بندہ کا دل یہاں بالکل نہیں لگتا۔ کوشش دوبارہ وہاں جانے کی جاری ہے۔ دعا فرمائیں۔ اپنی خصوصی دعاؤں میں اس سیہ کار کو بھی یاد فرمالیا کریں، احسان عظیم ہو گا۔ یہاں طبیعت بے قرار سی رہتی ہے۔ یہاں کا ماحول بھی کچھ راس نہیں آیا۔ جی چاہتا ہے کہ مدینہ پاک میں جا کر قیام کرلوں۔ آپ سے خصوصی دعا کی گزارش ہے۔ لیکن اگر اللہ رب العزت کی رضا اس میں ہے تو یہ بے قراری بھی اچھی ہے۔

چاروں طرف تھی لوٹ برابر مچی ہوئی
جو کچھ کسی کے ہاتھ لگا لوٹتا رہا
وہ لوٹتے رہے میرے دل کے قرار
میں بے قراریوں کا مزہ لوٹتا رہا

فقط والسلام

احقر محمد اسماعیل عفی عنہ

۲۳ مئی ۷۰ء

۱۱۳

حکیم محمد حنیف اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ تعالی

مدینۃ المنورہ

۲؍شوال؍۱۴۰۲ھ

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

کشتہ طلاء	---	دواء المشک معتدل خالص
ایک ابرنج	۴ماشہ	۶ماشہ

جوارش شاہی	معجون سپاری
۶ماشہ	۶ماشہ

سب کو ملا کر صبح وشام ایک چمچی۔

حبِ نقرئی لفافہ میں بخدمت ارسال ہے۔

حکیم محمد حنیف اللہ

سلیم دواخانہ

کچہری روڈ، ملتان شہر

۱۱۴

حضرت مولانا محمد شفیع فلاحی دامت برکاتہم

KINGSTON MUSLIM ASSOCIATION
KINGSTON MOSQUE
SURREY KT2 GEJ, ENGLAND
10-6-82

غنچے خموش، پھول پریشاں، چمن اداس
کیا کہہ گئی ہے موجِ صبا سوچنا پڑا

از طرف محمد شفیع بن احمد فلاحی وجملہ اراکین کمیٹی کنگسٹن

بخدمت اقدس فخر الاماثل حضرت مولانا یوسف صاحب دامت فیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، ہمیں اخبار جنگ کے ذریعہ حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی غمناک خبر کا علم ہوا۔ پڑھ کر کافی صدمہ ہوا کہ اس زمانہ کا قیمتی سرمایہ، قیمتی تحفہ، قیمتی ہیرا ہم سے غائب ہوگیا۔ واقعی اب ایسے جلیل القدر ولی اللہ کی جگہ پر ہونا مشکل ہے۔ واقعی اس زمانہ کے غوث وقطب تھے، جن کے سایہ سے عرب وعجم دونوں مستفیض ہوتے تھے۔

عظّم الله أجركم وألهمكم الصبر ورزقنا واياكم الشكر۔ اللہ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اپنا قربِ خاص عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ کامیابی کے ساتھ داخل فرمائے۔ اور اللہ میاں آں محترم اور سب حضرات کو اس عظیم حادثہ میں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے اہل وعیال کو، بچوں کو اس عظیم سانحہ میں ثابت قدم اور صابر رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا رہنے کی جگہ نہیں، کسی نہ کسی وقت جانا ہے۔ کل نفس ذائقة الموت۔ الموت کا وعدہ ضرور ہے اور پورا ہونا ہے۔ اس لئے بغیر تسلیم و رضا و دعا کے کوئی سبیل نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ کے ساتھ مرحوم کو گوناگوں رحمت سے نوازے اور پسماندگان کو عموماً اور آپ سب حضرات کو خصوصاً صبر جمیل سے نوازے۔ کنگسٹن مسلم ایسوسئیشن کے تمام ممبران شریک غم ہیں۔ نیز مرحوم کے گھر والوں کو تعزیت مسنونہ عرض کریں۔ فقط۔

آپ کا ادنیٰ خادم

محمد شفیع فلاحی غفرلہ ولوالدیہ

۱۵/ جون ۱۹۸۲ء

﴿جملہ کمیٹی ممبران کے دستخط﴾

۱۱۵

حضرت مولانا محمد سجاد صاحب نور اللہ مرقدہ،
بیت العلوم، سرائے میر

مکرم و محترم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رفع اللہ درجاتہم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ واقعی مجھ سے بہت کوتاہی ہوئی کہ کتاب آنے کے بعد فوراً میں نے اطلاع نہیں کی، جس سے آپ کو انتظار کی تکلیف ہوئی۔

معافی چاہتا ہوں اور آپ کے لئے ترقیٔ درجات کی دل سے دعا کرتا ہوں۔ آپ نے خطوط کو کتابی شکل دے کر مجھ پر بہت بڑا کرم فرمایا۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔

میرے لئے تو یہ امر دشوار تھا۔ میں نے جلد بھی بہت عمدہ بندھوالی۔ آپ کی مساعی جمیلہ میں اللہ تعالیٰ ہر نوع کی آسانی فرمائے اور آپ کی اس محنت کو اپنی رضا اور ترقیٔ درجات کا ذریعہ بنائے۔ عالم ارواح میں آپ کی اس محبت کو حضرت شیخ قدس سرہ کی خوشی اورآپ کے لئے اور تبعاً ہم سب کے لئے حضرت کی دعا کا ذریعہ بنائے۔

کتاب تیار ہونے پر بندے کو ضرور یاد فرمائیں۔ ان شاء اللہ شکریہ کے ساتھ پورا ہدیہ ارسال خدمت ہو گا۔ یہ ناکارہ آپ دوستوں کی دعا کا سخت محتاج ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت

وعافیت کے ساتھ مشغلۂ خدمت دین کی توفیق سے نوازے اور وقت پر ایمان پر خاتمہ نصیب فرما کر اپنے دوستوں کے ساتھ محشور ہونے کی نعمت مرحمت فرمائے۔

یہ ناکارہ دل سے سب دوستوں کے لئے خصوصاً آپ جیسے کرم فرماؤں کے لئے عفو وعافیت اور ترقیٔ درجات کی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اشاعت سنت کی خدمت میں ہم سب کو سرگرداں رکھے اور قبول فرما کر اپنی رضا و محبت کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

محمد سجاد غفرلہ

مدرسہ بیت العلوم سرائے میر

بقلم محفوظ الرحمن عفی عنہ

۱۲/۱/۸۳ء

۱۱۶

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم

دار العلوم فلاح دارین
ترکیسر
ضلع سورت
گجرات
۱۷ جنوری ۸۳ء

محترم ومکرم جناب مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم السامی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون! امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔
گرامی نامہ مع نور الایضاح غیر محشی نسخے کے ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ درسی کتب کے ساتھ مطابع وکتب خانوں کا جو معاملہ ہے وہ واقعۃً وہی ہے جس کا آپ نے تذکرہ فرمایا ہے۔ تمام ہی مدارس کا یہ مشترکہ مسئلہ ہے۔ آپ نے جو حل پیش فرمایا ہے وہ بھی بے حد مفید ہے، مگر یہ بہت بڑا کام ہے۔ سب کا مشترکہ پریس اور مطبع ہو یا کسی مطبع سے رابطہ قائم کرکے خود کسی صحیح نسخے کو سامنے رکھ کر اپنی ضروریات کے بقدر خود چھاپ لیں یا چھپوالیں، تو اس سے بہتر کیا

شکل ہو سکتی ہے ؟ آپ نے اپنا یہ مشورہ سب ہی جگہ تحریر فرمایا ہے۔ ان شاء اللہ اگر سب نے مشترکہ کوئی نظام بنایا یا اس سلسلہ میں مشورہ کیا، تو ہم بھی شریک رہیں گے۔ اگرچہ برسوں کا تجربہ یہ ہے کہ مفید سے مفید اسکیم پر اہل مدارس کا اتفاق دشوار ہوتا ہے۔

نور الایضاح کا غیر محشی نسخہ پسند آیا، مگر بلا حواشی کتب زیر درس طلبہ کو دی جائیں اور ان کو بلا حواشی ہی طبع کرایا جائے، اس کا جہاں ایک مفید پہلو ہے، وہیں بعض اہل علم اس کے خلاف بھی رائے رکھتے ہیں۔ اس لئے جب تک اتفاق رائے سے کوئی فیصلہ نہ ہو اس وقت تک نفاذ دشوار ہی ہو گا۔

آپ کے لئے اور مدرسہ کے لئے دعاء کرتا ہوں اور آپ سے بھی دعاؤں کا اپنے لئے اور مدرسہ کے لئے طالب ہوں۔ امید ہے کہ ضرور یاد رکھیں گے۔

نوٹ: آپ کے مرسلہ غیر محشی نسخہ میں کتاب الزکاۃ اور کتاب الحج نہیں ہیں۔ کتاب الصوم تک ہے۔

اساتذہ کرام اور سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

والسلام

احقر عبد اللہ غفرلہ

مہتمم دار العلوم فلاح دارین

۱۱۷

حضرت مولانا سعید الرحمن صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲ اے
شاہ جمال
یکم فروری ۱۹۸۳ء
لاہور ۱۶

حضرت مکرم مولانا متالا صاحب زید مجدکم ومتعنا اللہ تعالی ببقائکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر آپ کے نام، اس دیار میں دینی محنت، حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالی سے تعلق خاطر وغیرہ سے واقف ہے۔ متعدد احباب سے آپ کے کارناموں کا علم ہوا۔ خط لکھنے کی خواہش تھی، پتہ معلوم نہ تھا۔ آخر محب مکرم الحاج صغیر احمد صاحب مدینہ اسٹیشنری مارکٹ سے پتہ معلوم ہوا تو یہ عریضہ ارسال ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہفت روزہ خدام الدین حضرت اقدس الشیخ رحمہ اللہ تعالی سے متعلق ایک وقیع ضخیم اور شاندار نمبر نکالنے کی تیاری کر رہا ہے۔ حرمین شریفین، افریقہ، ہندوستان اور پاکستان بھر کے حضرات متعلقین شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضے ارسال کئے ہیں۔

محب مکرم مولانا عبد الحفیظ مکی زید مجد ہم گزشتہ دنوں آئے۔ ان سے بھی آپ کا تذکرہ ہوا۔ انہوں نے بھی بھرپور تائید کی بلکہ مزید چند اسماء گرامی بتائے۔ ہے تو جسارت لیکن بڑا کرم ہو گا کہ ایک غریب ورکر کے ساتھ آپ مہربانی فرماتے ہوئے خود بھی شفقت فرمائیں، اور مولانا ہاشم پٹیل صاحب، مولانا بلال صاحب اور مولانا عبد الرشید ربانی سے بعد از سلام میری درخواست پہنچادیں۔ اور آپ سب حضرات حضرت اقدس کی سیرت و کردار، ان کی دینی مساعی اور انسانی خوبیوں اور کمالات پر اپنے اپنے نگارشات بعجلت تمام اور اولین فرصت ارسال کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔ احقر اور جملہ ارکان ادارہ نیز ساری امت ممنون ہو گی۔

کار لائقہ سے یاد فرمائیں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

محمد سعید الرحمن علوی

﴿مدیر خدام الدین﴾

۱۱۸

حضرت مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی صاحب مد ظلہم

باسمہ تعالیٰ

معظمی و محترمی مولانائے مکرم مدت فیوضکم وزید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ باعث عزت ہوا۔

جناب والا کے حضرت کی سیرت و سوانح کے لئے سفر انگلینڈ کا علم ہوا تھا، مگر سنا تھا کہ اس سوانح میں خاص طور سے حضرت کے خلفاء کرام کے ذاتی مشاہدات تجربات و تاثرات پیش کئے جائیں گے، لیکن اس ناچیز کے نام گرامی نامہ کے آنے سے اندازہ ہوا کہ اس کا دائرہ وسیع ہے۔ جواباً عرض ہے کہ۔۔۔

ناچیز نے حضرت کے اجداد پر لکھا تھا جو الفرقان کے خاص نمبر میں ملاحظہ سے گزرا ہو گا۔ ایک اور مضمون جس کی تیاری تو ہے، مگر ترتیب میں غیر ارادی طور پر طویل تاخیر ہوتی جا رہی ہے، ان شاء اللہ یہ مضمون جلد مکمل کروں گا، مگر اس کے لئے الفرقان سے وعدہ ہے، تاہم تکمیل کے بعد نقل ارسال خدمت کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس کے علاوہ حضرت کے تقریباً دو سو مکتوبات جو ذاتی نوعیت کے ہیں مگر ان میں ہر طرح کے فوائد اور ہدایات وارشادات بکھرے ہوئے ہیں، اگر ان سے کچھ مدد مل سکتی ہو تو ان کے اقتباسات جمع کر کے

روانہ ہوں گے۔ تمام خطوط ارسال نہ ہو سکیں گے، کیوں کہ ان میں متعدد اندراجات قطعی ذاتی نوعیت کے ہیں، جن کی عام اشاعت واطلاع شاید مفید نہ ہو۔

مزید کیا عرض کروں، محترم مولانا محمد یوسف متالا صاحب سے سلام مسنون، خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو۔

والسلام مع الاحترام
نورالحسن راشد کاندھلوی
۱/۵/۱۹۸۳ء

۱۱۹

حضرت مولانا محمد ایوب السورتی صاحب مدظلہم

محمد ایوب السورتی
گلوسٹر
برطانیہ

گرامی قدر حضرت المکرم مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون! امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے۔
پرسوں محترم محمد بھام صاحب نے ''مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء کرام'' کی دونوں جلدیں ہدیۃً لاکر پیش کیں۔ سال گزشتہ جب موصوف سے ملاقات ہوئی تھی تو کتاب کی تیاری اور اس کی کوششوں کا تذکرہ فرمایا تھا۔ اسی وقت سے اشتیاق تھا کہ کب اس کی زیارت اور اس کے مطالعہ کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ کتاب آتے ہی دل باغ و بہار ہو گیا۔ اور سارے مشاغل چھوڑ کر اسی میں محو ہو گیا۔ تینوں جلدوں کا اکثر حصہ زیر مطالعہ آ گیا۔ بالخصوص جن خلفاء کرام سے تعارف و تعلق ہے اور احقر کے معاصر رفقاء کرام ہیں ان کے تمام حالات پڑھ لئے۔ ان حالات کو پڑھ کر بڑا ہی رشک آیا۔

چونکہ احقر کا طویل زمانہ بھی مظاہر کی چہار دیواری میں گزرا اور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے دستر خوان کا خوشہ چیں رہا﴿اگرچہ اپنی نااہلیت اور لا ابالی پن کی وجہ سے کچھ حاصل نہ کر سکا﴾، اس لئے کتاب و حالات سے وہ سارے مناظر تازہ ہو گئے۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی نشست و برخاست، مجلس و گفتگو کی یاد نے قلب کی عجیب کیفیت پیدا کر دی۔ اللہ پاک اس حقیر کو بھی اپنی معرفت کا کچھ نشہ نصیب فرمائے۔

کتاب کی کتابت و طباعت اور جلد وغیرہ سب ہی لائق تحسین اور خوب سے خوب تر کا مصداق ہیں ﴿اگرچہ بعض جگہ سن ہجری و عیسوی میں خلط ملط ہوا؛ کہیں کتابت کی معمولی فروگذاشتیں ہیں﴾۔

اس عظیم کتاب کی تیاری اور اس کے معرض وجود پر لانے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ پاک ایسے اور عظیم قیمتی کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

ابھی بیشتر خلفاء کے حالات باقی ہیں۔ اگر جلد رابع بن کر سامنے آجائے تو یہ باب بھی مکمل ہو جائے۔ وما ذلك على الله بعزيز۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

والسلام

محمد ایوب عفی عنہ

۳۰/ جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ

۱۲۰

حضرت مولانا قاری اسماعیل حافظ علی سمنی رحمۃ اللہ علیہ

از بولٹن
۱۴ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ
اسماعیل حافظ علی

بخدمت عالی مقام حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدکم والطافکم

بعد سلام مسنون،
خدا کرے کہ مزاج گرامی مع اہل خانہ بخیر ہوں۔ ثانیاً امید ہے کہ موصوف عافیت کے ساتھ زیارت حرمین شریفین اور مرکز ہدایت و برکات سے مستفیض ہوتے ہوں گے۔
ایک خواب کی بنیاد پر بندہ نے بھی رمضان شریف میں آنجناب کی معیت میں زیارت حرمین شریفین اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے شریک قافلہ ہونے کا مکمل ارادہ کر لیا ہے، اور ٹکٹ ایئر ایجپٹ کی وصولی کر کے ویزا کی حصولی کے لئے آدمی لندن پہنچ گیا ہے۔ خاص دعا فرمائیں، اس لئے کہ آپ قافلہ کے پیشرو بھی ہیں، کہ اللہ تعالی اپنی عنایات سے تمام مراحل سہولت کے ساتھ طے فرما کر حقوق حرمین شریفین کی کماحقہ ادائیگی کے ساتھ وہاں کا قیام اور شب و روز کے اعمال قبول فرما کر عفو و کرم کا معاملہ فرما کر سفر کو ظاہری و باطنی حالات کے تصفیہ و

تزکیہ کا ذریعہ بنائے۔

باقی یہ خیالات دماغ میں گھوم رہے تھے کہ دار العلوم کی مسجد آئندہ رمضان تک مکمل ہونے کے بعد موصوف کے یہاں پر اعتکاف کرنے کی صورت میں آئندہ یہ مبارک سلسلہ رمضان میں زیارت حرمین شریفین والا موقوف ہو جائے گا، اور شاید اس نوعیت کا سفر آخری سفر ہو۔ دل میں شریک قافلہ ہونے کی حرص پیدا ہو رہی تھی، لیکن ارادہ قطعی نہیں تھا۔ گھر والی کے ساتھ یہی تذکرہ کر کے سو گیا۔

خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ مفتئ اعظم پاکستان اور ان کے ہمراہ کوئی بڑے قاری صاحب تھے، جن کا تعارف نہیں تھا، دونوں حضرات غالباً حج ادا کرتے ہوئے دار العلوم پر آئے۔ ﴿تحریر کے خط کشیدہ جملہ پر پہنچنے کے وقت خواب کی تعبیر حرف بہ حرف صادق آئی۔ وہ یہ کہ اوپر سے مفتی شبیر صاحب نے پیغام دیا کہ پاکستان کے مفتی اعظم ولی حسن ٹونکی تشریف لائے ہیں اور مسلم شریف کا اختتام کرائیں گے۔ لہٰذا ملاقات کریں اور تقریب میں شرکت فرمائیں۔ اوپر دار الافتاء میں فوراً پہنچا، ملاقات کی۔ خدا کی شان ان کے ہمراہ اقراء روضہ الاطفال کراچی والے قاری مزمل بھی تھے۔ ان سے بھی ملاقات کر کے خوش ہوا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ ساتھ ساتھ خواب کے تقاضے کے مطابق جزری کا افتتاح بھی کرایا۔﴾

بین القوسین کی عبارت جملہ معترضہ کے طور پر حال وارد ہونے پر تحریر کر دی۔ اصل خواب یہ تھا کہ ان دو حضرات سے ملاقات ہوئی۔ بعدہ، آنجناب سے ملاقات کے لئے چلے، آپ سے ملاقات ہوئی۔ غالباً آنجناب بھی حج پڑھ کر آئے تھے۔ فوراً کسی بچہ کو حکم دیا کہ روم میں سے کھجوریں لے آؤ۔ بچہ فوراً کھجوروں سے بھرپور ایک پلیٹ لے آیا۔ کھجوریں کالی عجوہ اور سرخ دو قسم کی تھیں، اور لمبے لمبے دانے۔ میں نے اس میں سے کالی کھجور عجوہ سمجھ کر ایک دانہ لیا اور کھایا۔ کھجوریں بالکل تازہ معلوم ہو رہی تھیں۔ مجھ سے پہلے مولانا ابو بکر صاحب بیٹھے

تھے، انہوں نے سرخ قسم کی کھجوروں کے دو دانے لئے۔

بعدہ آپ نے مفتی صاحب سے فرمایا کہ آپ کنز الد قائق کا افتتاح کرائیں۔ انہوں نے قدرے تواضع سے کام لے کر ساتھ والے قاری صاحب کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ قاری صاحب قراءت کلاس کی افتتاح کرائیں گے۔ بعدہ دار العلوم کی سیڑھیاں اینٹوں کی بنی ہوئی بوسیدہ اور ٹوٹی ہوئی تھیں، تو میں نے آپ سے کہا کہ سیڑھیاں بنوالینی چاہیئے۔ خواب ختم ہوا۔

ڈاکٹر اسماعل صاحب مد ظلہم سے خواب کی تعبیر پوچھی تو عرض کیا کہ آپ کو مولانا یوسف صاحب سے قوی فیض حاصل ہونے کی امید ہے، کیوں کہ عجوہ کھجور اعلی قسم کی کھجور ہے۔ پھر ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی سمجھ میں کیا آرہا ہے؟ میں نے کہا کہ میری ناقص سمجھ میں یہ آرہاہے کہ زیارت حرمین شریفین اور مولانا کی معیت جو باعثِ فیض ہو گی۔ بعدہ گھر آکر تعبیر نامہ دیکھا تو تازہ کھجور دیکھنے کی تعبیر یہ لکھی ہے کہ زیارت حرمین شریفین نصیب اور دعا مجیب۔

اس کے بعد زیارت حرمین کی لالچ اور زیادہ ہوئی تو استخارہ کیا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب دستر خوان لگائے ہوئے نظر آئے۔ میں بھی شریکِ دستر خوان ہو گیا۔ اگر چہ دستر خوان پر ابھی تک کوئی چیز نہیں تھی، صرف دستر خوان بچھا ہوا تھا۔ اور لوگوں کا ہجوم تھا۔

اس کی تعبیر میں انڈیا کی گجراتیوں کی علماء پر مشتمل ایک تبلیغی جماعت جو فی الحال بولٹن میں ہے، اور بندہ ان کے بیان میں بھی شامل ہوا تھا، اسی کو سمجھا۔ لہٰذا بزرگانِ دین کی زیارت کو خیر وبرکت اور عنایاتِ الٰہی کی دلیل سمجھ کر میں نے رمضان شریف میں آپ کی معیت میں عمرہ ادا کرنے کی نیت کرلی۔ خداوندِ کریم قبول فرمائے، اور بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم والا معاملہ فرمائے۔ اور درِ کریم سے بندہ کو کیا نہیں ملتا جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طریقہ سے مانگے۔ لہٰذا خداوند کریم لینے کا ڈھنگ اور طریقہ نصیب فرمائے اور درِ کریم سے محروم نہ فرمائے۔

خواب سے پہلے قطعی ارادہ نہ تھا، اللہ تعالی گھر والی کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے بہت زوردار مشورہ جانے کے لئے دیا۔ فاروق قرآن سنانے کے لئے افریقہ جائے گا۔ مولانا عبد الرحیم صاحب کا اصرار تھا، توزامبیا بھی ہو آئے گا۔ اور بندہ مکہ و مدینہ کی طرف آئے گا۔ گھر پر بچے اکیلے رہیں گے۔ ان کی حفاظت کے لئے بھی آنجناب خاص دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنی نگرانی میں رکھے۔

باقی دار العلوم میں الحمد للہ امتحان کی تیاری میں سب لگے ہوئے ہیں اور جملہ اسٹاف بعافیت ہے، خصوصاً حضرت قاری صاحب آڈیا جو بیچارے بڑی لگن سے متحرک ہیں۔ یہاں بلیک برن روڈ مسجد میں امام صاحب دیوبند سے مولانا سعید صاحب پالنپوری کو رمضان میں بلا رہے ہیں اور تین مئی کو موصوف آرہے ہیں۔ باقی احوال بحمد اللہ بخیر ہیں۔ ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں، دعا فرمائیں۔ خداوند کریم نے آپ کو بہت کچھ نوازا ہے:

آس کے الطاف تو عام ہیں شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

بہت سارے مواقع غنیمت کے سامنے آئے، لیکن افسوس غفلت نے پیچھے رکھا۔ خداوند کریم رحم وکرم کا معاملہ فرماکر کسی کام کا آدمی بنائے۔

جو تھے نوری رہ گئے افلاک پر
مثل تلچھٹ رہ گیا تو خاک پر

کا مصداق ہوں۔

حضرت مولانا اسماعیل بدات صاحب مدظلہ اور صوفی اقبال صاحب وغیرہم احباب وبزرگوں کو سلام۔ اور بندہ کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش فرما کر احسان فرمائیں۔

نوٹ: مفتی صاحب سے میں نے کنزالدقائق کے افتتاح کے جز کی تعبیر پوچھی تو جواب دیا کہ ان شاء اللہ دارالعلوم کے ظاہری اور باطنی حالات ٹھیک ہوں گے۔ سعید مولانا اسماعیل بدات ۳ مئی کو ایئر ایجپٹ سے بھائی زبیر کے ہمراہ روانہ ہوں گے۔

۱۲۱

حضرت مولانا عبد الحی شیخ رحمۃ اللہ علیہ، کفلیتہ

از عبد الحی شیخ
کفلیتہ
۸۷/۸/۱۷

مکرم جناب مولانا صاحب ادام اللہ فیوضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از تسلیم، خیریت سے رہ کر آنجناب کی خیریت بارگاہِ رب میں نیک مطلوب ہے۔ دیگر احوال یہ کہ عرصہ ہوا آنجناب کا خط موصول ہوا تھا۔ مجھ سے مصروفیات کی بنا پر جواب میں تاخیر ہوئی۔ معذور جانیں۔
دیگر کتاب کا کام فی الحال آٹھ سو صفحات تک پہونچ گیا ہے اور ان صفحات میں ۱۵ھ سے ۱۰۰۰ھ تک علماء وغیرہ کے احوال تحریر ہو گئے ہیں۔ اور دوسری جلد میں ان شاء اللہ ۱۰۰۱ھ سے ۱۴۰۰ھ تک کے علماء وغیرہ کے احوال آئیں گے۔ وہ بھی تقریباً آٹھ سو صفحات میں پورے ہوں گے۔

۱۲۲

حضرت مولانا حبیب ریحان الندوی الازہری

حبیب ریحان الندوی الازہری
معتمد دارالعلوم تاج المساجد
بھوپال
الہند
۲۴/یونیو ۱۹۹۰ء
۳۰ ذوالقعدۃ ۱۴۱۰ھ

بخدمت جناب مولانا یوسف متالا صاحب زاد لطفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہو گا۔
آپ کا لفافہ جس میں ایک مطبوعہ خط ہے ملا۔ عزیزی مولوی ڈاکٹر حسان سلمہ اس وقت بھوپال میں نہیں ہیں۔
راقم الحروف سے آپ ممکن ہے متعارف ہوں۔ علمی و تحریر خدمات مدت سے انجام دیتا رہا ہوں۔ حضرت مولانا محمد عمران خاں صاحب رحمہ اللہ کا سب سے بڑا لڑکا ہوں۔ اس طرح

عزیزی حسان سلمہ میرے سب سے چھوٹے بھائی ہیں۔

راقم جامعہ ازہر سے اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے کے بعد لیبیا کی اسلامی یونیورسٹی میں ملازم رہا اور ۲۵ سال وہاں تدریسی خدمت انجام دی۔ حضرت قبلہ والد صاحب رحمہ اللہ کے انتقال پرملال کے بعد بھوپال احباب و اہل تعلق کے اصرار پر واپس آگیا۔ دارالعلوم میں معتمد تعلیمات ہوں۔ تمام تر تعلیمی نگرانی میرے ذمہ ہے۔ عرصہ ایک سال سے قائم مقام امیر ایکزیکیوٹو پریسیڈنٹ؂ بھی بنایا گیا ہوں، اس لئے تقریباً ساری ذمہ داری میرے ضعیف کاندھوں پر ہے۔

بھوپال میں ایک دارالتصنیف و الترجمہ کا قیام بھی کیا ہے۔ اس سے ان شاء اللہ ماہوار علمی پرچہ، دینی پمفلٹ اور اسلامی کتابیں عنقریب شائع ہوں گی، جو عصر حاضر کی زبان میں ہوں اور اسلام کا دفاع کر سکیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے کئی خطوط حضرت والد صاحب قبلہ رحمہ اللہ کے نام ہیں۔ ان شاء اللہ حسان میاں کے دبئی سے واپس آنے کے بعد ارسال کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت شیخ کا نام اور مکاتیب سن کر مجھے پرانی یاد آگئی۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ کے راقم کے نام بھی کم از کم ۲ عدد اور زیادہ سے زیادہ تین عدد خط ہیں، ان میں سے ایک ۷۲ء میں دارالتصنیف والترجمۃ کے افتتاح کے وقت تھا۔ بے شمار کاغذات اور مکاتیب میں سے ان کا چھانٹنا وقت چاہتا ہے۔ ان شاء اللہ مل گئے تو ضرور ارسال کروں گا۔

مکاتیب زندگی کے فطری خد و خال کو پوری طرح واضح کرتے ہیں۔ اس لئے حتی الامکان جوں کے توں شائع ہونا چاہئیں۔ افراد و اماکن کو حذف کرنا اور ایسا مجموعہ شائع کرنا جو تمام طبقات کے لئے قابل قبول ہو اچھی بات ہے۔ لیکن اس طرح حقیقی تصویر سامنے نہیں آسکتی۔ اور حضرت کی تحریر بھی موجود ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ سب طبقات کے لئے کوئی چیز بھی قابل قبول ہو اور سبھی لوگ کسی چیز کو پسند کریں۔ اصل مسئلہ حق اور حقیقت کو واضح طور پر شائع

کرنا ہے۔

بہر حال یہ تو جملہ معترضہ کے طور پر میری رائے تھی۔ باقی آپ حضرات ان باریکیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں، جن کی وجہ سے ترمیم کرنا ضروری ہے۔

آپ حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں کہ دیار غرب کے مادی اور الحادی اندھیروں میں نور علم اور مشکاۃ الٰہی کی روشنی اور فیض نبوی کی ہدایت پھیلا رہے ہیں۔ اور ہم لوگ بھی شرک و کفر وضلال کی آندھیوں سے ٹکر لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کی مدد فرمائے اور حق کو باطل پر اس طرح غالب کرے کہ دنیا "جاء الحق وزهق الباطل" کی پکار سے گونج اٹھے۔

جن دو مطبوعات کا آپ نے تذکرہ کیا ہے وہ یہاں نہیں آئیں۔ فرداً فرداً آپ کس کس کو بھجوا سکتے ہیں؟ اس لئے اگر کتب خانہ دارالعلوم تاج المساجد بھوپال کے نام بھجوا سکیں، تو بہتر ہے۔

راقم ۱۹۶۹ء میں لندن گیا تھا۔ جب اور اب کی دنیا میں بڑا فرق ہے۔ جی تو چاہتا ہے کہ پھر کسی موقع پر برطانیہ اور امریکہ و کناڈا جاؤں۔ کچھ علمی و تحریری و تقریری کاموں کے لئے بھی اور دارالعلوم تاج المساجد کی مالی معاونت کی غرض سے بھی۔ بہر حال خدا کرے ارادہ عمل کی صورت اختیار کر لے۔

اور سب لوگ اچھے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

حبیب ریحان ندوی

قائم مقام امیر دارالعلوم و مؤسس وڈائرکٹر دارالتصنیف والترجمۃ

۱۲۳

حضرت مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نور اللہ مرقدہ

دار المصنفین
شبلی اکیڈمی
اعظم گڈھ
ہند

مکرمی ومحترمی جناب مولانا یوسف متالا صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیر وبرکت لے کر گرامی نامہ موصول ہوا۔ حرمین شریفین کا چار یا پانچ ماہ کا قیام مبارک ہو۔ اس کی بڑی خوشی ہے کہ آپ وہاں سے اب برطانیہ بخیر واپس آ گئے ہیں۔

﴿۱﴾ آپ کے بھیجے ہوئے رسائل سبل السلام اور مائی سسٹر موصول ہو چکے ہیں۔ اس عنایت کے لئے شکر گزار ہوں اور امید ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

﴿۲﴾ آپ کے بھیجے ہوئے چاروں مضامین بھی مل گئے ہیں اور میں ان کے وصول کی رسید بھی اسی وقت بھیج چکا ہوں۔ لیکن چونکہ آپ موجود نہ تھے، اس لئے آپ کو میرا خط موصول نہ ہوا۔ ان شاء اللہ، یہ جون اور غالباً کچھ جولائی کے شمارہ میں شائع ہوں گے۔ فوٹو کاپی بھجوانے کی

زحمت نہ گوارا فرمائیں۔

والسلام

ضیاء الدین اصلاحی

﴿۳﴾ آپ کی رقم کا حساب نیچے تحریر ہے، جو ہمیں دفتر سے موصول ہوا ہے:

دارالعلوم العربیۃ الاسلامیۃ کے ادارے سے دو آرڈر موصول ہوئے تھے

﴿۱﴾ پہلا آرڈر مولانا متالا صاحب ۵/۱۲/۹۱ کو حوالہ نمبر ۷۹۷ میں آیا تھا۔ ایڈوانس ۵۰۰۰/ بھی آیا تھا۔ بل نمبر ۶۲۶، ۶۲۲، ۶۲۱ مورخہ ۵/۱۲/۹۱ میں ۳۸۹ پرانے معارف کے پرچے گئے تھے۔جملہ اخراجات ۳۵۸۳ ہوئے تھے۔ اس طرح ﴿۵۰۰۰-۳۵۸۳=۱۴۱۷﴾ موصوف کی رقم بچ گئی تھی، جو ادارہ میں جمع ہے۔

﴿۲﴾ دوسرا آرڈر لائبریرین محمد دیدات کی طرف سے ۲۹/۱/۹۲ کو کتابوں کے لئے موصول ہوا تھا۔ انہوں نے بھی پانچ ہزار کی رقم ایڈوانس بھیج دی تھی، ان کو ۱۰۷ کتابیں بل نمبر ۶۵۵ سے ۶۵۹ میں روانہ کی گئی تھیں۔ ادارہ کا واجب الاداء روپیہ ۵۵۳۵ تھا۔ اس طرح ۵۳۵ روپیہ دیدات صاحب کے ذمہ ہوئے۔ مولانا متالا صاحب سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا ہم یہ ۵۳۵ کی رقم ان کی فاضل ۱۴۱۷ والی رقم سے وصول کرلیں، مگر مولانا موصوف کی اب تک کوئی وضاحت نہیں ملی۔ اگر مولانا محترم اجازت دیں گے تو ۱۴۱۷ میں سے ۵۳۵ کی رقم دفتر وصول کرلے گا اور پھر باقی ۸۸۲ رہ جائیں گے، جن کو مولانا جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لائیں: یعنی معارف کی خریداری یا کتابوں کی خریداری، یا پھر واپسی کی صورت میں۔

دارالمصنفین، اعظم گڈھ

۱۹/مئی ۹۲ء

پوسٹ بوکس ۱۹
دارالمصنفین
شبلی اکیڈمی
اعظم گڈھ
۱۳ / اگست ۱۹۹۲ء

حضرت مولانائے محترم زید لطفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ باصرہ نواز ہوا، جس کے ساتھ ہی آپ کی کتاب کے بعض حصے بھی منسلک تھے۔ نوازش اور کرم فرمائی کے لئے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

آپ کے جو مضامین آئے تھے وہ سب چھپ گئے ہیں، انہیں روکنے کا وقت ختم ہو گیا۔ اب ان شاء اللہ، جو تازہ مضامین بھیجے ہیں، انہیں حسبِ سہولت اور گنجائش شائع کیا جائے گا۔

معارف کے خاص نمبر کی اشاعت سے معذوری ہے۔ علاوہ ازیں اس طرح کی نئی اشاعت کے لئے مجلسِ انتظامیہ سے منظوری بھی ضروری ہے۔ معلوم نہیں اس کا کیا رویہ ہو۔ میرے خیال میں وہ بھی اشاعت کی اجازت نہ ہو گی۔ پھر جب آپ کی کتاب چھپ رہی ہے جس کے لئے ایک صاحب آمادہ بھی ہو گئے ہیں، تو میرے خیال میں اس کی ابتداء کر دیجئے۔

معارف بہت خسارے سے نکل رہاہے، اس کی امداد ضروری ہے۔ لیکن اس کی ایک شکل یہ ہو سکتی ہے کہ آپ اورآپ کے متوسلین کے ذریعہ اس کی کچھ توسیعِ اشاعت ہو جائے۔ دارالمصنفین کی مالی حالت بھی زیادہ بہتر نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں کسی طرح کا تعاون کر سکتے ہوں، تو ان کو آمادہ کیجئے۔ امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے۔

آپ کے خط سے وہاں آپ کی مشغولیتوں اور سرگرمیوں کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے، تاکہ آپ اپنے علمی اشغال میں برابر یکسوئی کے ساتھ لگے رہیں۔

بفضلہ تعالیٰ یہاں سب خیریت ہے۔ خدا کرے آپ کا مزاج گرامی بھی بخیر ہو۔ پرسانانِ حال کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

والسلام

محتاج دعا

ضیاء الدین

۱۲۴

پروفیسر جناب خلیق احمد نظامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ڈائرکٹر شعبۂ تاریخ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، یوپی

۱۳/ جولائی ۱۹۹۳ء

محترم المقام مولانا متالا صاحب مدفیوضہم

سلام مسنون!

"مشائخ احمد آباد" کی دونوں جلدیں پہونچ گئیں۔ عرصہ سے میں ان کے لئے چشم براہ تھا۔ رسید لکھنے میں دیر کا سبب طبیعت کی ناسازی تھی۔ میرے بلیڈر میں پتھر ہیں جس کی وجہ سے پچھلے کچھ دنوں سے شدت کا درد ہونے لگا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

میں عرصہ سے "مشائخ احمد آباد" کے متعلق سوچ رہا تھا۔ ان جلدوں کو دیکھ کر طبیعت خوش ہوگئی۔ علم، تعلق اور جذبہ نے مل کر اس میں عجیب دلکشی پیدا کر دی ہے۔

﴿۱﴾ میرا خیال ہے کہ جلد ایک ہی رہنی چاہئے۔ چونکہ ایک طرف عکس لیا گیا ہے، اس لئے دو جلدوں کا حجم ہو گیا ہے۔ طبع ہو کر حجم ایک جلد کا ہو جائے گا، جو نہایت مناسب رہے گا۔

﴿۲﴾ کتابت اوسط درجہ کی ہے۔ لیکن دوسری کتابت کی قطعاً ضرورت نہیں۔

﴿۳﴾ تصحیح کتابت کا کام احتیاط سے ہو جائے، تو بہت اچھا ہو۔

﴿۴﴾ آپ مجھ سے کس نوعیت کی تحریر چاہتے ہیں اور اس کو کس طرح استعمال کرنا ہے۔ اس کا لحاظ رکھ کر ہی لکھا جا سکتا ہے: مقدمہ، پیش لفظ، ریویو یا کیا؟

آپ نے غالباً ''یاد ایام'' ﴿مصنفہ مولانا حکیم سید عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ﴾ پر میری تحریر دیکھی ہوگی۔ بہر حال تعمیلِ ارشاد ہوگی۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ میری بڑی خواہش تھی کہ آپ کے دورۂ حدیث میں شرکت کروں، لیکن علالتوں کی وجہ سے ممکن نہ ہو سکا۔ بیوی کی طبیعت اب بفضلہ بہتر ہے۔ وہ بعد سلام آپ کی پرسشِ احوال کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔

والسلام

مخلص

خلیق احمد نظامی

۱۲۵

مدیر شئون القران الکریم، عبد الحمید، رابطۃ العالم الاسلامی

رابطة العالم الإسلامي

الأمانة العامة

مكة المكرمة

إدارة شئون القران الكريم

التاريخ ٩ / ربيع الثاني / ١٤١٤هـ

الموضوع طباعة ترجمة معاني القران باللغة الغجرانية

سعادة الشيخ يوسف متالا حفظه الله

رئيس دار العلوم العربية الإسلامية في برطانيا

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته:-

بالإشارة إلى خطابكم الفاكس المؤرخ في ٢٠ ربيع الأول ١٤١٣هـ بخصوص طباعة ترجمة معاني القرآن الكريم باللغة الغجراتية لمولانا عبد

الرحيم صادق الرانديري رحمه الله تعالى.

أفيدكم بأنّه سبق وان طلبنا منكم حقوق طبع الترجمة المذكورة للرابطة حتى نتمكن من إعادة طبعها بأقرب فرصة ممكنة، أما العناوين التى تريدون إرسالها إلينا فأنّه لا مانع من ذالك.

والله يحفظكم

مدير إدارة شئون القرآن الكريم بالنيابة

عبد الحميد احمد قطب

۱۲۶

بنام بھائی طارق و خالد صاحبان

باسمہ تعالیٰ

۲۰/۸/۱۹۹۴ء

محترم ومکرم طارق وخالد صاحب

بعد سلام مسنون،

آج آپ کے ارسال کردہ کارڈ کے ذریعہ والد مرحوم کے انتقال پر ملال کی اطلاع ملی، رنج و افسوس ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرماوے، قبر کو نور سے منور فرماوے، بلند درجات سے نوازے، پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرماوے۔

ہر کس کو اس دار فانی سے جانا ہی ہے، جو آیا ہے جانے کے واسطے آیا ہے۔ مگر کامیاب و مراد وہ ہے جو اس جہاں سے وہاں کا توشہ ساتھ بھی لے کر جائیں اور پیچھے صدقات جاریہ بھی چھوڑ جائیں۔

حضرت مرحوم کی صورت و سیرت اخلاق، فاضلہ ایسے تھے جو کم لوگوں کو میسر ہوتے ہیں نیز دینی کاموں میں اخلاص و ہمدردی اور آخر میں دینی کتب کی اشاعت، خصوصاً حج وغیرہ کی کتابیں وغیرہ۔ ایسے پر امید ان کے اعمال و اوصاف تھے جس کے نتیجہ میں وہ بہت زیادہ نوازے گئے

ہوں گے، پھر بھی یہاں بھی ان کے لیے ایصال وثواب اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالی ان کے درجات بلند فرماوے اور خاندان میں ان کے سچے جانشین پیدا فرماوے، سب گھر والوں کو میری طرف سے دعائیں اور پیغام تعزیت۔

فقط

آپ کا یوسف

۱۲۷

جناب شبیر دیسائی صاحب زید مجدہم

۱۱/۵/۱۹۹۹ء

قبلہ محترم جناب مولانا یوسف متالا صاحب
السلام علیکم

آپ کا خوشخبری کا خط ملا۔ مجھے اور میرے اہل خانہ کو بے انتہا مسرت ہوئی۔ کل آپ کو کئی بار فون کرنے کی کوشش کی لیکن آپ سے بات نہ ہو سکی۔ اللہ تعالی آپ ک بیٹے کو علم اور نیکی کی دولت سے مالا مال کرے اور اسکو عمر دراز عطا فرمائے۔ آپ کو اسکی خوشیاں دیکھنا نصیب کرے۔ بھابی صاحبہ کو بھی ہم سب کی طرف سے بہت بہت مبارکباد۔

آپ کا مخلص
شبیر دیسائی

۱۲۸

حضرت مولانا یعقوب قاسمی صاحب زید مجدہم

بسم اللہ

۵؍ربیع الاول ۲۰ھ

گرامی قدر مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہو گا۔
کل گزشتہ لندن سے مولانا عیسیٰ منصوری نے یہ فرحت افزا اطلاع دی کہ جناب کے یہاں صاحبزادہ کی ولادت ہوئی۔
سن کر دلی مسرت وخوشی ہوئی اور دل سے دعائیہ کلمات صادر ہوئے کہ اللہ تعالیٰ عمر نوح علیہ السلام سے نوازے اور نیک وصالح فرما کر صحیح خلف رشید بنائے۔ آمین۔
راقم اور گھر والی اور تمام لڑکوں کی طرف سے مبارکبادی قبول فرمایئے۔ آپ اور صاحبزادے کی والدہ دعاؤں کی درخواست پر۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
۲۹/۶/۹۹ اتوار
احقر یعقوب قاسمی کاوی غفرلہ

۱۲۹

حضرت مولانا محمد کلیم الصدیقی صاحب مدظلہم

محمد کلیم الصدیقی
۲۰/۶/۱۴۱۶ھ

باسمہ تعالیٰ
مخدومی ومکرمی ومحسنی حضرت مولانا دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بصد خلوص و احترام التماس خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ یہ ناکارہ بزرگوں کی بستی پھلت کا ایک ضعیف اور نااہل انسان ہے۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے ناہنجار خدام میں اپنے کو سمجھتا ہے۔ ایک دفعہ آنجناب کی زیارت ہوئی ہے۔ باقاعدہ تعارف اس وقت نہیں تھا۔ طارق حسن عسکری صاحب سے اکثر آپ کا ذکر ہوتا رہا۔

اس وقت ایک سوال کے لئے یہ عریضہ ارسالِ خدمت ہے۔ بہت امید کے ساتھ درخواست پیش خدمت ہے۔ مرشدی حضرت مولانا علی میاں مدظلہ العالی کے حکم سے ٹوٹی پھوٹی دینی خدمت کے ساتھ احباب غیر مسلموں میں اور ہریانہ، پنجاب، راجستھان وغیرہ میں ارتداد سے متاثرہ علاقہ میں دعوت کا کام کرتے ہیں۔ ہم کمزور اور ضعیفوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت

سے افراد کی ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ خیال ہوتا ہے کہ اس پیاسی انسانیت کو اگر واقعی باخع النفس کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچایا جائے، تو ایک بڑی آبادی دوزخ سے بچ کر اسلام کے سائے میں آجائے۔

پھلت سے نکلنے والے ماہنامہ ارمغان کا ایک خاص دعوت نمبر ''ارمغانِ دعوت'' کے نام سے شائع ہوا تھا، جس سے ہندوستان میں ایک بڑی تعداد کو اس مبارک کام کی طرف توجہ ہوئی، اور ایک بڑا حلقہ دعوت الی اللہ کے کام میں لگا۔

اب دوبارہ اس کا ایک خاص دعوت نمبر شائع کیا جارہا ہے، جس میں غیر مسلموں میں دعوت کی اہمیت، ضرورت، فضیلت، دین میں اس کا مقام، اس کی شرعی و فقہی حیثیت، مضامین اور ارشادات شائع کئے جائیں گے، تاکہ امت کو رہنمائی ہو۔

اس سلسلہ میں آنجناب کی خدمت میں التماس یہ ہے کہ اس موضوع پر حضرت والا ایک مضمون عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ اس نمبر کی کامیاب اشاعت، اس کی قبولیت اور افادیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

محتاجِ دعا

کلیم عفی عنہ

۱۳۰

حضرت مولانا سید ماجد حسن مدظلہم

مکرم و محترم قبلہ حضرت والا صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خود بخیر طالب بخیر۔

نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ کافی عرصہ سے جناب کی خیریت معلوم نہ ہو سکی تقریباً ایک ماہ قبل ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا امید ہے کہ پہنچ گیا ہو گا دو بار فون بھی ملایا پر بات نہ ہو سکی۔

چند روز قبل ایک پر مسرت خوشخبری سنی اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ایک فرزند عطا فرمایا ہے۔ اللہ مبارک فرمائے۔ اسکو نیک اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے عمر دراز عطا فرمائے اور تاحیات اسکو خوشحال اور تندرست رکھے آمین۔

ہمارے اکابر میں سے جن کو یہ اطلاع ملی سب نے خوشی کا اظہار کیا اور مبارک باد پیش کی کہ اللہ تعالی نے مولانا موصوف کی کوشش بار آور فرمائی۔ ان کو ولد صالح کی بہت تمنا تھی اللہ تعالی ہر طرح کی خوشیوں سے مالا مال فرمائے دارین کی ترقی و فلاح نصیب فرمائے۔ اسکول کے متعلق محترم صوفی طاہر صاحب سے بھی لکھوایا تھا اور آپ ان سے معلوم فرما کر توجہ فرمائیں کرم ہو گا۔

فقط والسلام

خاکسار و طالب دعا ماجد حسن

۲۴ر ربیع الاول ۲۰ء

۱۳۱

مولانا غلام محمد نورگت صاحب دامت برکاتہم

باسمہ العلیم

۱۲جولائی

محترم مولانا صاحب زید مجدکم وکرمکم ولطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعدہ عرض یہ کہ ہمراہ دو سو روپے کا حقیر ادنیٰ ہدیہ ہے۔ قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔
دیگر آپ نے دو پاؤنڈ کا چیک دیا تھا۔ اس کے روپے بھی چونتیس روپے پینتالیس پیسے ہمراہ ہیں۔ مولوی طلحہ صاحب کو غالباً پہنچانے کے لئے آپ نے فرمایا تھا۔ اب آپ ہی عنایت فرماویں۔ ﴿بینک سے اتنے ملے ہیں۔﴾ حقیقت شکر کے سولہ صفحات کے کمپوز ہونے کی اطلاع ملی ہے۔
دیگر مؤدبانہ عرض یہ کہ بندہ کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ آپ کے ذمہ ہمارے مولوی تقی الدین صاحب کی کچھ رقم ہے، اور اسے جلدی ادا کرنا ضروری ہے۔ تو بے تکلف اس کی ادائیگی کی صورت یہ ہے کہ ورینٹھی ماموں صاحب کے پاس جو یک ہزار ہیں، وہ مجھ تک نہ پہنچاتے ہوئے آپ اس قرضہ سے سبکدوش ہو جاویں۔ اور یہ رقم آپ کو پھر واپس نہیں کرنی ہے۔ دعا فرماتے رہیں۔ بندہ دعا کا سخت محتاج ہے۔

فقط

العارض

غلام محمد نورگت

۱۳۲

حضرت مولانا ضیاء الدین دیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء الدین دیسائی
۱۴/ خورشید پارک
احمد آباد
۳۸۰۰۵۵

محترم و مکرمی مولانا دام مجدکم

سلام مسنون،

کافی دن ہوئے جناب عالی نے تحریر فرمایا تھا کہ مشائخ احمد آباد کی جلدِ اول کتابت کے لئے بھیج دی گئی ہے اور طباعت کے بعد ایک کاپی مجھے بھجوانے کی مہربانی فرمائیں گے۔ کتاب کا انتظار ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ ڈاکٹر باقر علی مرحوم کے انگریزی پی ایچ ڈی کے مقالہ ''گجرات کا عربی ادب'' کی نقل میں آپ کو ارسال نہ کر سکا۔ میرے مرحوم دوست پروفیسر احمد قریشی صاحب جن کو میں نے نسخہ اس کا دیا تھا، ان کے ہاں ان کی اہلیہ کی پاکستان سے واپسی کے بعد میں نے ان کی کتابوں میں دیکھا، تو وہ ٹائپ شدہ مسودہ نہیں ملا، نہ یہ پتہ چلا کہ اس کا کیا ہوا۔

میں خود اکتوبر ۹۲ء میں پاکستان گیا تھا، وہاں بھی باقر علی صاحب مرحوم کے بھائی مرحوم وارث علی ترمذی کے خانوادے میں تفتیش کی، ان کے پاس بھی نسخہ نہیں ہے۔ بمبئی یونیورسٹی میں اس کا نسخہ ہے، لیکن وہ لوگ اس کی نقل کی اجازت نہیں دیتے۔ ویسے میں نے اس مقالہ کو

دیکھا ہے اور یہ گجرات کے عربی داں علماء کی عربی ادب میں تالیفات سے متعلق ہے۔ البتہ ان میں چند مشائخ بھی، حضرت شاہ عالم بخاری یا شیخ حسن محمد چشتی وغیرہ مذکور ہیں، جن کی عربی تالیفات ہم تک پہنچی ہیں۔ لیکن مشائخ کے لئے یہ بہت زیادہ کام نہیں دیتی۔

البتہ جیسا کہ میں نے اپنے گزشتہ خط میں لکھا تھا اور احمد آباد کی خانقاہ چشتیہ میں منجملہ تقریباً ایک ہزار مخطوطات میں اس کے مشائخ اور بزرگوں کا تذکرہ موسوم بہ ''مخبر الاولیاء'' ہے۔ اس میں احمد آباد کے بزرگوں کے بارے میں نہایت اہم اور نادر معلومات ہیں، لیکن اس کی نقل حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے برابر ہے۔

اس کا نہایت ہی ناقص اور غلط نسخہ تقریباً ۱۹۰ صفحوں کا بمبئی ایشیاٹک سوسائٹی کے کتب خانہ میں ہے، لیکن وہاں سے بھی اس کی نقل کی میری کوشش بارآور نہیں ہوئی۔ ابھی ابھی مجھے پتہ چلا ہے کہ مخبر الاولیاء کا احمد آباد والا نسخہ ۹۰۰ صفحات پر محتوی ہے اور آخر کے کچھ یا ایک دو اوراق غائب ہیں۔ اگرچہ یہ نسخہ تیرہویں صدی ہجری کے اسی چشتیہ خاندان کے ایک بزرگ رشید الدین لالا چشتی نے لکھا ہے، یعنی کافی بعد کی چیز ہے، تاہم اس میں جو معلومات ہیں وہ کسی اور جگہ نہیں ملتی۔ دوسرے انہوں نے مکرراً انہی کے خاندان کے بزرگوں کے حالات کے لئے چار چھ کتابوں کے حوالے دیئے ہیں، وہ کتابیں بھی غالباً ان کے ہاں ہوں گی۔ یہ دیکھنے کو مل جائیں تو ہماری معلومات میں اضافہ ہو۔

ویسے میری کوشش جاری ہے کہ اس کتاب کی نقل نہیں تو کچھ یادداشتیں نقل کرلوں۔ اب دل کے عارضے کی شکایت کی وجہ سے میری نقل وحرکت پر کچھ پابندی ہے اور دوڑ دھوپ کے قابل نہیں ہوں۔ بہر حال دیکھئے، اللہ کو کیا منظور ہے۔

ویسے میں ان شاء اللہ مئی کی ۱۵ کے لگ بھگ لندن چار چھ روز کے لئے آرہا ہوں۔ میں ۲۵ اپریل کو ان شاء اللہ بمبئی سے امریکہ جارہا ہوں۔ وہاں میرے ایک امریکن دوست جو پروفیسر ہیں، ان کے ساتھ تاریخِ شاہجہان کے پروجیکٹ کے سلسلہ میں لندن آنا ہوگا۔

۱۳۳

جناب الحاج محمد صدیق میواتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت اقدس شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالازید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون کے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شانہ بندہ کو اور پوری امت مسلمہ کو قرآن وسنت اور دعوت تبلیغ پر چلنے کی توفیق فرمائے اور پوری انسانیت کو ہدایت فرما کر دعوت تبلیغ میں قبول فرمائے اور دونوں جہاں میں عافیت نصیب فرمائے اور حرمین شریفین حج بیت اللہ شریف کی زیارت نصیب فرمائے اور خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے اور تمام خیر کی توفیق نصیب فرمائے اور تمام شر سے دور فرمائے اور پوری دنیا میں دعوت و تبلیغ اسلام کو عام فرمائے۔

اور بندہ کے والد محترم حافظ محمد سلیمان صاحب میواتی اور نانا محترم حضرت حاجی میاں محمد شیر خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الاسلام شاہ محمد الیاس صاحب دہلوی کے زمانہ میں دعوت و تبلیغ کا کام کیا ہے اور ان کے مرید ہیں۔ اور دادا محترم جناب محمد چاہت خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور تایا محترم جناب ستاب خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیندار نیک انسان تھے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔

اور نانا محترم نے پوری زندگی دعوت تبلیغ کا کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت تبلیغ میں قبول فرمائے۔

برکت اور دعا کے کلمات تحریر کریں، ارسال کئے جانے کا منتظر ہوں۔

فقط والسلام

محمد صدیق میواتی عفا اللہ عنہ

۱۳۴

حضرت مولانا عبد الرشید ارشد صاحب رحمۃ اللہ علیہ،

لاہور

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ۱۹۷۸ء میں برطانیہ آیا تھا اور اسلامک اکیڈمی میں غالباً جناب کی زیارت ہوئی تھی جب کہ غائبانہ تعارف اس سے قبل بھی تھا۔ تین چار ماہ قبل کراچی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے ذکر فرمایا کہ آپ شیخ الحدیث نمبر نکال رہے ہیں۔ اور ایک سوال نامہ بھی دکھایا جو متوسلین، خصوصاً خلفاء کو بھیجا گیا تھا اور خاصا طویل اور جامع تھا۔ وہیں سے میں نے جناب کا پتہ نوٹ کیا کہ اس سلسلہ میں خط لکھوں گا، مگر بوجوہ عریضہ نہ لکھ سکا۔

اب پرسوں مولانا موصوف لاہور تشریف لائے ہوئے تھے، پھر آپ کا ذکر خیر آیا اور نمبر کا ذکر بھی ہوا۔ میرا خود خیال تھا کہ ماہنامہ "الرشید" کا نمبر نکالا جائے، لیکن مختلف حضرات کے اعلان کے بعد خاموشی اختیار کر لی اور ارادہ ترک کر دیا، جب کہ آپ ایسے حضرات نے ارادہ فرمایا کہ جن کا تعلق حضرت سے بہت زیادہ تھا۔ لیکن دلچسپی برابر رہی کہ مجھے اس قسم کی

چیزوں سے شغف ہے، خصوصاً سوانح سے۔ "بیس بڑے مسلمان، دارالعلوم دیوبند نمبر، اقبال ومدنی نمبر، تاریخ دارالعلوم دیوبند وغیرہ" جناب کے مطالعہ سے گزری ہوں گی۔ اور اب "کاروان اسلام نمبر" کا اعلان کیا ہے جو بہت بڑا کارنامہ ہے کہ پوری تاریخ اسلام پر محیط یہ نمبر ہوگا۔ جناب سے دعا کی درخواست ہے۔

اور شیخ الحدیث نمبر کے متعلق چند سوالات ہیں۔ امید ہے کہ اپنی گوں ناگوں مصروفیات کے باوجود جواب باصواب مرحمت فرمائیں گے۔

﴿۱﴾ نمبر کی تیاری کس مرحلہ میں ہے؟

﴿۲﴾ اندازاً کتنی ضخامت ہوگی؟

﴿۳﴾ کس نوع کا نمبر ہوگا؟ یعنی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہت شخصیت کے متعلق علیحدہ علیحدہ مضامین ہوں گے یا ہر ایک کو یہ لکھا ہے کہ حضرت پر مضمون لکھو۔ اگر دوسری صورت ہے تو پھر تکرار ہوگی۔ اگر پہلی صورت ہے تو ہر مضمون نگار اسی موضوع پر لکھے گا، جو جناب نے ان کے لئے تجویز کیا ہے۔

﴿۴﴾ سائز کیا رکھا ہے؟

﴿۵﴾ کتابت کہاں سے کرائیں گے؟ اور کیا ایک ہی کاتب کرے گا یا مختلف؟ اگر مختلف ہوں تو ان کے قلم میں زیادہ سے زیادہ یکسانیت ہونا ضروری ہے۔

﴿۶﴾ طباعت کہاں سے کرائیں گے؟ اگر دس ہزار شائع کرائیں تو برطانیہ میں سستا پڑے گا، کاغذ سستا ملے گا اور طباعت عمدہ ہوگی۔ اگر دو تین ہزار شائع کرنا ہو تو پھر پاک وہند سے سستا پڑے گا۔

﴿۷﴾ اگر کتابت برطانیہ میں کرانا مطلوب ہے تو گراں پڑے گی اور اگر پاک وہند سے کرائی جائے تو ارزاں پڑے گی۔

﴿۸﴾ اگر برطانیہ میں کتابت ہو تو سرخیاں اور ٹائٹل وغیرہ حضرت سید نفیس رقم خلیفۂ مجاز

حضرت اقدس رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے کتابت ہو اور بہتر ہو گا کہ ان کو بلا لیا جائے۔ میرے خیال میں نستعلیق میں اور دوسرے خطوط میں ان سے بہتر لکھنے والا برِ صغیر میں کوئی نہیں۔ لیکن وہ صرف اہم اہم کام کریں گے، عام کتابت نہیں۔

﴿۹﴾ یہ کام کب ہو رہا ہے؟ کتنا ہوا ہے؟ کتنا رہتا ہے؟ کیا تمام مضامین موصول ہو گئے؟ کتابت شروع ہو گئی؟ یا کیا صورت حال ہے؟

مجھے اس کام سے زیادہ سے زیادہ دلچسپی ہے کہ حضرت شیخ پر جو نمبر آئے وہ عمدہ آئے۔ لیکن یہ گزارش کروں گا کہ زیادہ زور اتباعِ سنت اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی علمی خدمات اور عملی زندگی اور تربیتِ خدام پر آئے۔ متنازعہ مسائل اگر ہوں تو ان کا تصادم ہمارے اکابر کی مسائل کی کتب سے نہ ہوں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ نمبر بہت وقیع، جامع اور ہر لحاظ سے عمدہ ہونا چاہئے۔ تاخیر کی کوئی بات نہیں۔ کام روز روز نہیں ہوتے، ایک بار ہی کام ہوتا ہے۔ ہر لحاظ سے عمدہ اور جامع ہونا چاہئے۔ مجھے اپنی کوتاہ علمی اور بے مائیگی کا احساس ہے، تاہم اس کے ساتھ یہ احساس زیادہ شدید ہے کہ کام تسلی بخش ہو۔ اتنی طویل گزارش پر معذرت خواہ ہوں۔ دعا کی درخواست ہے۔ والسلام مع الاحترام۔

نیاز مند عبد الرشید

ایڈیٹر ماہنامہ الرشید

شاہ عالم، لاہور

حضرت مولانا محمد یوسف کی معیت میں میں نے دورۂ حدیث شریف ملتان خیر المدارس میں کیا تھا۔

۱۳۵

حضرت مولانا سید انظر حسین صاحب

مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دارالمسافرین
دیوبند ﴿یوپی، انڈیا﴾

مکرمی محترم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔
مکتوب گرامی صادر ہوا۔ اس سلسلہ میں عرض کرنا ہے کہ حضرت مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب مدظلہ کے نام جو سوال نامہ موصول ہوا تھا، اس میں کچھ سوالوں کے جوابات تو حضرت والا نے تحریر کرائے ہیں، لیکن اپنے اسفار کی وجہ سے مکمل نہ کرا سکے۔
بھوپال کے اجتماع میں شرکت فرما کر واپس ہوتے ہی بنگلہ دیش کے اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، حضرت کی بنگلہ دیش کی واپسی پر آپ کے سوال ناموں کو مکمل کرا کر جلدی ہی آپ کی خدمت میں روانہ کردیں گے۔
خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام
خاکسار سید انظر حسین
ناظم، مدرسہ اسلامیہ اصغریہ،
دیوبند، سہارنپور، یو۔پی

۱۳۶

حضرت مفتی الیاس لالا رحمۃ اللہ علیہ

السلام علیکم

محترم حضرت مولانا یوسف صاحب

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ الحمد للہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ میں تقریباً ایک مہینہ کے بعد مدغسقار جا رہا ہوں۔ یہاں، جنوبی افریقہ میں میرا کورس ختم ہو گیا۔ چار سال کا سیلابس مکاتیب کے لیے تیار ہو گیا فرانسیسی زبان میں۔ یعنی جو یہاں ہے، اس کا ترجمہ ہوا۔ چھپوانے کے لیے باقی ہے۔

میری شادی ان شاء اللہ ۷ ۲/ اکتوبر کے لیے طے ہے مدغسقار میں، دعا کی درخواست۔ مولانا دعبد الرحیم صاحب کے مدرسہ میں، معہد الرشید میں ایک ہفتہ رہا تھا مولانا رشاد کے ساتھ، تاکہ اندازہ ہو کہ کیسے کام کرتے ہیں۔

آپ سے ایک درخواست ہے، اور یہ بھی ڈابھیل کے دار الافتاء کے میرے اساذ کی طرف سے ہے۔ ان کو بزرگوں اور حضرت شیخ اور مفتی محمود صاحب کا بہت احترام ہے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ اگر ہو سکے تو آپ سے حضرت شیخ زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے چند خطوط کی فوٹو کوپی حاصل کروں جو ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہو۔

اگر ہو سکے اور آپ کی اجازت ہو تو میں ایک لفافہ بھیج رہا ہوں۔ میرا پتہ اس پر ہے۔ جزاکم

اللہ خیر اً۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالی دین کی خدمت لے۔ ان شاء اللہ ممکن ہے کہ سمتمبر میں مولانا ابراہیم میاہ اور مفتی احمد مد غسقار آئے۔

والد صاحب کی درخواست تھی کہ حالات کا اندازہ کرلے اور جو مناسب ہے وہ تجویز کرلے۔

الیاس لالاریونیوی

۱۳۷

حضرت مولانا یوسف بن مولانا احمد خیر گامی رحمۃ اللہ علیہ

محترم المقام واجب الاحترام حضرت مولانا یوسف صاحب مد ظلکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد التسلیم ماہو المسنون،
غرض اینکہ بندہ بفضل تعالی اور آپ کی دعاؤں کی بدولت بخیر وعافیت کے ساتھ رہتا ہوا آنجناب کی خیریت کا خواستگار ہے۔
ثانیاً اینکہ سہارنپور سے مولوی عثمان صاحب کا خط موصول ہوا، جس میں مظاہر علوم کے حالات حاضرہ بتفصیل درج تھے۔ ایک کاپی ارسالِ خدمت ہے۔
باقی احوال بدستور ہیں۔ بندہ کے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور مطلع فرماویں اور خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔ اور دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

فقط والسلام مع الاحترام
الخادم والنادم
یوسف بن مولانا احمد خیر گامی
۳/ جمادی الثانی، یوم الاربعاء

۱۳۸

حضرت مولانا محبوب اکھروی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یکم ذیقعدہ
۱۱مارچ، منگل

گر قبول افتد زہے عزو شرف

مخدومی و محترمی ذوالمجد والکرم حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دامت برکاتکم و متعلقین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید مزاج سامی بعافیت ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالی زندگی میں پہلا عریضہ ارسالِ خدمت ہے، جس کی وجہ یہ ہوئی کہ "حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات" نامی متبرک کتاب گو پہلے بھی پڑھ چکا تھا اور پڑھتا رہتا تھا، اتنا ہی نہیں اس کی تلخیص گجراتی میں کرنا شروع بھی کر دیا تھا، اور اس کی ایک قسط دار العلوم (گجراتی) میں جون ۹۳ میں شائع بھی ہوئی تھی، پھر بعض اعذار سے کام رک گیا۔ خیر، یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اصل یہ کہ ملجائی وماوائی حضرت مرشدی قدس سرہ کی اس بابرکت کتاب کو آج رات پھر مطالعہ کر رہا تھا کہ صفحہ نمبر ۸۷ پر "غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جائے" کے عنوان سے آنمحترم کا جو قیمتی مضمون ہے اس

کے خاتمہ پر تحریر فرمایا ہے ”اور مولانا کی شہادت کے بعد موصوف کے علمی ذخیرہ میں بیسیوں اوراق ملے جن پر محاسنِ اسلام کا عنوان تھا۔ کاش کہ یہ ذخیرہ مرتب ہو جاتا کہ یہ کام حضرت کے حکم اور حضرت کی دعاؤں سے شروع کیا گیا تھا۔“

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آنمخدوم کی یہ آرزو پوری ہو چکی ہے یا ابھی تشنۂ تکمیل ہے؟ اگر حضرت المحترم جواب باصواب سے مشرف فرمائیں گے، تو بصورت ثانی یہ ناکارہ اس کی سعی اور تکمیل و ترتیب کی دعا کی درخواست کرے گا۔ شاید اس سراپا تقصیر کی نجات کا ذریعہ بن جائے جس کا دامن حسنات سے خالی اور سیئات سے پر ہے۔ اسی امید پر علالت کی حالت میں جب کہ اماہ کی وضعِ تنخواہ کے ساتھ سعادتِ دارین ستپون سے رخصت پر ہوں، رات کو یہ عریضہ لکھ کر صبح کو کنتھاریہ مکرمی جناب انور صاحب کو پہنچانے کے لئے خود جاؤں گا، کہ اگلی صبح وہ عازمِ یو کے ہیں۔

آنمحترم کے مصروف و قیمتی اوقات میں مخل ہونا نہیں چاہتا۔ اس امید پر خامہ کو روکتا ہوں کہ جواب باصواب وادعیہ مخلصانہ سے محروم نہ رہوں گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

ع: قدم یہ اٹھتے نہیں، اٹھائے جاتے ہیں۔

والسلام مع الاکرام
محتاجِ دعا و نصیحت سراپا تقصیر بندہ
محبوب اکھروی غفرلہ
ستپون، ضلع بھروچ

۱۳۹

حضرت مولانا الیاس صاحب مدظلہم

بسمہ تعالیٰ

از محمد الیاس غفرلہ

مخدومنا المکرم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب ادام اللہ ظلالکم ومتعنا اللہ بطول حیاتکم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاہے کہ حضرت والا خیریت سے ہو۔ حضرت والا کے دلی تمنا و آرزو حاصل ہونے سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو حضرت والا کا خلف صادق بنائیں اور والدین اور بچے کی عمر و صحت میں برکت عطاء فرمائیں۔ مہتمم صاحب اور تمام اساتذۂ کرام مبارک بادی پیش فرمارہے ہے۔

مدرسہ کے ایک سالِ سوم کے طالب علم کا حادثہ ہوا جسکی وجہ سے سر پر بھی چوٹ لگی۔ ایک ہفتہ ہوگیا۔ اگرچہ ہوش میں ہے لیکن نہ کچھ بات کر رہے ہے اور بظاہر نہ کسی کو پہچان رہے ہے۔ ابتک ہسپتال ہی میں ہے۔ اس کے لیے خصوصی دعاء کی گزارش ہے۔

مہتمم صاحب مولانا سلیم صاحب اور باقی حضرات کی طرف سے سلام۔ خصوصی دعاء کی گزارش۔

والسلام

محمد الیاس غفرلہ

۱۴۰

حضرت مولانا محمد ہزاری صاحب ریونین رحمۃ اللہ علیہ

محترم ومکرم پیارے حضرت
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام عرض یہ کہ آپ بخیریت ہوں گے۔
پیارے حضرت، مجھ سے یہ چند گناہ ہوتے جارہے ہیں:
جب بھی خالہ یا پھوپھی زاد بھائی کے یہاں جاتا ہوں، تو ٹی وی کو دیکھنے سے بچنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے، کیوں کہ سب کے سب اسی روم میں بیٹھتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ میرے اندر بہت ہی غصہ ہے اور بہت جلدی سے غصہ ہو جاتا ہوں۔ اور حسد اور ریاکاری اور تکبر بھی میرے اندر بھرا ہوا ہے۔ اور حضرت! ذہن بھی بہت کمزور ہوتا جارہا ہے۔ بہت بھول جاتا ہوں اور یاد بھی نہیں رہتا ہے۔ اسی طرح سبق بھی تھوڑا بہت یاد ہو جاتا ہے، پھر بھول جاتا ہوں۔ اسی طرح القرآن الکریم۔
حضرت، اصلاح کی درخواست ہے۔

فقط
آپ کا شاگرد
محمد ہزاری

۱۴۱
والدہ محترمہ کے متعلق ایک خواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون،

مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ بعدہ عرض ہے کہ ناکارہ نے آپ محترم کی والدہ ماجدہ محترمہ کی خواب میں ملاقات ہوئی۔

خواب: ایک روز کاتب اپنے والد صاحب کے یہاں صبح ۱۰، بجے پہنچا تو والد صاحب نے کہا میں تو جارہا ہوں نانا ماسی کو لے نے۔ صبح ایک آدمی آیا تھا ان کے ساتھ نانا ماسی نے کہلوایا کے میں نوساری پہنچی ہوں، تو مجھے آکر لیجا۔ اور والد صاحب کی گھر سے نکلنے کی تیاری تھی کہ ایک نئی سفید رنگ کار آکر دروازہ کھڑی رہی۔ کاتب کی والدہ نے کہا کوئی مہمان ہے پھر کہا یہ تو نانا ماسی ہے۔ گاڑی سے اترتے ہی کاتب نے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ ہائٹ لمبی ہونے کی وجہ سے کاتب کا سر محترمہ کی کہنی تک پہنچا۔ ہٹے کٹے نہایت خوب صورت اور بال فیشنبل سنہری اور ناک کی چمک اور کپڑے نہایت قیمتی سفید فیشن والے۔ والد والدہ سے ملاقات بعد گھر میں تشریف لے گئے اور والد والدہ سے خیر خیریت کی باتیں کرنے لگے۔ نہایت رعب دار سب چوپ ہو کر ماں صاحبہ کی باتیں ادب سے سن رہے تھے۔ ایسا رعب دار انسان کاتب نے نہیں دیکھا، حتّٰی کے حکومت کے افسروں کا بھی نہیں۔

۱۴۲

تعزیت نامہ بر وصال حضرت اقدس مولانا ابرار الحق ہر دوئی نور اللہ مرقدہ

باسمہ تعالیٰ

مکرم و محترم مولانا علیم الحق صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون،

حضرت والد صاحب کے حادثۂ جانکاہ کے اچانک خبر پا کر بے حد رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات میں برکت فرمائے اور حضرت کے صدقات جاریہ کو تا قیام قیامت جاری ساری رکھے۔ آمین۔

حضرت کا جب پہلی مرتبہ برطانیہ کا سفر ہوا تو لندن سے حضرت نے فون کیا کہ میں یہاں لندن ہمارے برادرِ نسبتی ہیں، ان کے یہاں آیا ہوا ہوں۔ یہاں انگلینڈ میں تو ہمارے آپ ہی ہیں۔ پھر بولٹن ہمارے گھر تشریف لائے، قیام بھی فرمایا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ غالباً ۸۳ء میں جو تشریف لائے، تو ہمارے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمائی، بیان بھی فرمایا۔ تیسری مرتبہ کے سفر میں جب دارالعلوم تشریف آوری کے لئے حضرت کو دعوت دی گئی، تو دعوت کی منظوری کے ساتھ فرمایا کہ ہمارے سابق میزبان تو مولانا ہی تھے۔ یہاں کے آخری سفر میں بھی تشریف لائے، مجلس رہی۔ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

حضرت کے وصال سے ایک ہفتہ قبل ہمارے یہاں حافظ نبی حسن صاحب تشریف لائے، تو

میں نے ان سے کہا کہ مجھے حضرت مولانا ابرار صاحب کا فون نمبر دیجئے۔ مجھے انہیں فون کرنا ہے کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ چارپائی پر تشریف فرماہیں، سامنے یہ احقر کھڑا ہے، اس طرح کہ دائیں جانب مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی اور میرے بائیں جانب حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کھڑے ہیں۔ ہم تینوں سے حضرت شیخ نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس کے ذمہ کون سی نماز ہے؟ مفتی محمود صاحب نے جواب دیا کہ میرے ذمہ ظہر وعصر ہیں۔ مگر فون پر گفتگو مقدر نہ تھی کہ حضرت تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض، مدارس ومراکز علمیہ ومراکز قرآن کو تادیر باقی رکھے۔ تمام ہی متعلقین سے سلام مسنون وتعزیت کا مضمون واحد۔

فقط والسلام

آپ کا شریک غم

یوسف متالا

دار العلوم، ہولکمب، بری، برطانیہ

۱۴۳

بنام یکے از طلبہ

عزیزم سلمہ

بعد سلام مسنون،

جب طلبہ دسیوں سال رہ کر جاتے ہیں، فارغ ہو کر جاتے ہیں پھر بھی دار العلوم سے محبت کی بنا پر ان کی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے جو آپ کی ہے۔

اس کیفیت کو دور کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو اچھی بات ہے۔ ایک وقت کھانا کم کھا سکیں دوسرے وقت ڈبل کھالیں، ایک رات کم سوئے ہوں تو دوسرے دن زیادہ نیند پوری کرلیں۔

اللہ تعالی اس محبت کو آپ کے لیے آخرت میں ذخیرہ بنائے۔

آپ ﷺ کی زیارت بھی بہت مبارک ہے، درود شریف کی کثرت رکھیں، اس سے اور ترقی ہوگی۔

آپ کی اہلیہ اور والد صاحب کو سلام دعا۔

فقط

والسلام

آپ کا یوسف

۱۴۴

حاجی یعقوب صاحب، بمبئی

از خادم محمد یعقوب، بمبئی

سلام مسنون،

ماشاء اللہ اب تو کتب خانہ قائم ہو گیا۔ خوب آمدنی ہو رہی ہو گی۔ اب ہدایا کا انتظار ہے، اور ہدیہ دینا سنت بھی ہے۔

خِتَامُهُ مِسْك

شیخ نورانی ز رہ آگاہ کند
نور را بالفاظہا ہمرہ کند

مکاتیب یوسفی

یعنی

حضرت اقدس مولانا شاہ محمد یوسف متالا صاحب زید مجدہم

مہتمم دار العلوم بری انگلینڈ

خلیفہ

حضرت شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

کے

چند اصلاحی مکاتیب جو انہوں نے اپنے متعلقین کو تحریر فرمائے

ترتیب و تشریح

احمد علی عفی عنہ

فاضل

دار العلوم العربیہ الاسلامیہ ہولکمبہ ہال ہولکمب بری

(انگلینڈ)

تقریظ

از مصنف معارف مثنوی

مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

خلیفہ

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

و خادم خاص

حضرت مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اہل اللہ کے کلام میں جس طرح اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح ان کی تحریریں بھی اثر ہوتا ہے حتی کہ ان کے ذکر و فکر کی زمین بھی بابرکت ہوتی ہے۔

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں

ہر کہ باشد قوت او نور جلال	چوں نزاید از لبش سحر حلال

(ترجمہ) جن کی غذائے روحانی انوار الٰہیہ ہوتی ہے انکے لبوں سے کلام مؤثر کیوں نہ پیدا ہوگا۔

مولانا فرماتے ہیں۔

خوشتر از ہر دو جہاں آنجا بود

کہ مرا با او سر و سودا بود

(ترجمہ) دونوں جہاں میں سب سے بہتر زمین کا وہ حصہ ہے۔ جہاں اے خدا میں آپکے ساتھ مناجات میں مشغول ہوں۔

ہر کجا گریدبہ سجدہ عاشقے

ان زمین باشد حریم آن شہے (اختر)

(ترجمہ) جس جگہ کوئی عاشق حق سجدہ میں رو کر استغفار اور مناجاۃ کر رہا ہو تو وہ زمین بھی حق تعالیٰ شانہ کا حریم ہے۔ احقر کو اپنے تین اشعار یاد آئے۔

جو گرے ادھر زمین پر مرے اشک کے ستارے

تو چمک اٹھا فلک پر مری بندگی کا تارا

نہ گلوں سے مجھکو مطلب نہ گلوں کے رنگ و بو سے

کسی اور سمت کو ہے مری زندگی کا دھارا

زمین سجدہ پہ انکی نگاہ کا عالم

برس گیا جو برستا تھا مرا خون جگر

ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے شرح مشکوٰۃ مرقاۃ میں لکھا ہے۔
کہ " ان الرحمۃ تنزل عند ذکر الصالحین فضلاً عند وجودھم، یعنی
اللہ والوں کے تذکرہ سے اللہ تعالےٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ
جہاں خود اللہ والے قیام پذیر ہوں۔ اور ارقام فرماتے ہیں۔ کہ
یستحب الدعاء عند حضور الصالحین۔ یعنی صالحین کی
خدمت میں حاضری ہو تو وہاں دعا کرنا مستحب ہے۔ (مرقاۃ)

مولوی حافظ احمد علی صاحب سلمہٗ اللہ تعالےٰ جو پہلے حضرت
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ اور اب
حضرت شیخؒ کے محبوب خلیفہ مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہٗ
(مہتمم دارالعلوم بری یو کے) سے تربیت کا تعلق ہے۔

مؤلف رسالہ ہذا اپنے شیخ مولانا یوسف صاحب کے عاشقوں
سے ہیں اور نہایت مناسبت بین الشیخ والمرید ہے اور اس
راہ میں محبت مرشد کی مفتاح ہے تمام مقاماتِ سلوک کی۔ اللہ
تعالےٰ اس حالت محمودہ کو مبارک فرمائیں۔ ادام اللہ بقائہما

مؤلف موصوف نے اپنے شیخ کے ۱۱ مکتوبات اصلاحی کو
مع اپنی تشریحات کے جمع کیا ہے۔ جو اصلاح نفس کے باب میں
اہمیت کے حامل ہیں۔

مولوی احمد علی صاحب نے اپنے شیخ کا اس کثرت سے ذکر
کیا ہے کہ احقر کو بھی انکی ملاقات کا مشتاق بنا دیا۔ مؤلف رسالہ

ہذا کا قیام آج کل احقر ہی کے پاس ہے۔

اس رسالہ کو من وعن سنا ماشاء اللہ تعالیٰ خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مضامین کو نافع الخلائق بنائیں اور شرف حسن قبول بخشیں۔

(آمین)

العارض محمد اختر عفا اللہ عنہ،
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی
۱۵ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۰۵ھ
۸ مارچ ۱۹۸۵ء

حامداً و مصلیا و مسلما۔ سرزمین انگلستان میں جہاں الحاد و زندقہ پرور فضا عام ہے۔ عریانیت اور گندگیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہاں حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کی توجہ و دعا سے آپ ہی کے ایک محبوب مجاز حضرت اقدس مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدھم نے ایک دینی ادارہ قائم فرمایا۔ جہاں پر مکمل نصابی تعلیم ہوتی ہے۔ اس دار العلوم کی خدمت و اہتمام کا موقع اللہ تعالے نے حضرت موصوف کو عنایت فرمایا۔ چنانچہ حضرت موصوف مدظلہ نہایت ہی محنت اور جانفشانی کے ساتھ دار العلوم کی خدمت سرانجام دیے رہے ہیں اور ساتھ ہی حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کی عنایت کردہ امانت یعنی خلافت واجازت کا بھی حق بخوبی ادا کر رہے ہیں۔ اور الحمد للہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ہو رہی ہے۔

حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ کی جلالت شان و رفعت مکان کو سپرد قلم کرنا اس بے بس کے بس میں نہیں ہے اور نہ ہی

زیرِ قلم آسکتا ہے۔ اس کا تعلق تو صرف مشاہدہ سے ہے۔

گر مصور صورت آں دلستاں خواہد کشید
لیک حیرانم کہ نازش را چساں خواہد کشید

حق جل مجدہٗ نے آپ کو گوناگوں نعمتوں سے نوازہ ہے سنجیدگی ومتانت، خاکساری و تواضع، حلم وبردباری جیسے اعلیٰ اخلاق سے آپ متصف ہیں۔ خدا داد ظاہری و باطنی حسن وجمال نے آپ کی شان محبوبیت کو دوبالا کر دیا۔ تربیت و اصلاح کا انداز نہایت ہی محبوبانہ اور نرالا ہے۔

حضرت موصوف مدظلہٗ نے مظاہر العلوم سہارنپور سے فراغت حاصل کی اور فراغت کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے خلافت واجازت سے بھی نوازا، اور اب دار العلوم کی خدمت میں مصروف ہیں۔ جہاں سے اب تک ۳۰ سے زائد طلبہ سند فراغت حاصل کر چکے۔ (اول فارغین طلبہ کی ختم بخاری شریف و دستار بندی، حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ ہی کے ہاتھوں سے ہوئی تھی)۔ اس کے علاوہ تقریباً دو سو سے زائد طلبہ نے یہاں پر حفظ مکمل کیا۔ فللہ الحمد اس مختصر سے رسالہ میں آنحضرت زید مجدھم کے مکاتیب بنام خدام و متعلقین برائے افادۂ عام نقل کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ہر ایک دو مکتوب کے ذیل میں بطور فوائد چند معروضات احقر نے تحریر کی ہیں تاکہ حضرت کے متعلقین و متوسلین اس سے مستفید

ہوں۔

آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدہم کو زیست طویل عطا کرے اور دار العلوم کو ترقیات سے نوازے اور زمانہ کے شرور وفتن سے محفوظ فرماوے۔

آمین یارب العالمین۔

فقط

احمد علی عفزلہٗ

حال مقیم کراچی

۱۴ جمادی الآخرہ ۱۴۰۵ھ

۷ مارچ ۱۹۸۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک طالب حق نے اپنی سنگدلی کا اظہار کرتے ہوئے رونا نہ آنے کی شکایت لکھی تھی۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا:

رونے کے لیئے کبھی بھی گناہوں کا تصور نہ کریں کہ مجھ سے فلاں وقت فلاں گناہ سرزد ہوا ہے۔ اس لیئے کہ گناہ کے فعل کے تصور سے بھی دل پر ظلمت آتی ہے۔

اجمالی طور پر اپنے آپ کو گنہگار تصور کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ تصور کریں کہ چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں صرف نماز ہی میں نے پڑھی۔ اس میں بھی مجھے خشوع نصیب نہ ہو سکا اور برائیاں، حسد، تکبر، کینہ، بغض، عداوت حرص، غصہ سب عیوب میرے اندر جمع ہیں۔ اس وقت تو دنیا میں الٰہی تیری ستاری کی وجہ سے کسی کو پتہ نہیں۔ لیکن کل حشر میں جہاں پر باطن عیاں ہوگا۔ وہاں میرا کیا ہوگا۔ الٰہی تو وہاں بھی میری ستاری فرمانا اس کے مسلسل تصور سے خود پسندی خود ستائی اور نفس کی انانکم ہوتی چلی جائے گی اور پھر ذرا سے تصور سے بھی رونا آجائے گا مگر اس کے لیئے

خلوت پسندی اور تبتل کی ضرورت ہے ۔جتنا ممکن ہو۔ اس میں زیادتی کی کوشش کریں

نبوت سے قبل سالہا سال تک حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے مخلوق سے بھاگ کر ایسے پہاڑ اور غار کو تنہائی کے لیئے منتخب فرمایا تھا ۔کہ وہاں اوپر چڑھنے میں کئی گھنٹے لگتے ہیں ۔

کاش کہ ہمارے طلبہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں چالیس سال کی عمر تک صرف اپنی ذاتی اصلاح ہی کی کوشش میں لگنے والے بنیں بلکہ ہونا تو یہ چاہیے تھے ۔کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ۴۰ سال کی عمر تک کا زمانہ خلوت میں گذارہ تو ہمیں تو عمر ہی گذار دینی چاہیے کہ آپ کا نفس پاکیزہ تھا۔ ہمارے نفوس کی گندگیاں عمر بھر میں دور ہوں ۔تب بھی غنیمت ہے ۔ (واللہ الموفق)

اس مکتوب گرامی سے حسب ذیل سبق حاصل ہوا۔

(۱) رونا ایک بہت بڑی نعمت ہے ۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ رونا آئے اور گناہ دھلے ۔حتیٰ کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنادو۔

(ابن ماجہ باب الزہد)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سات اشخاص کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا ۔منجملہ ان سات اشخاص میں ایک تنہائی میں رونے والا ہے ۔ (بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ)

(۲) اس مکتوب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی خاص گناہ کا تصور نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے اور مایوسی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو توبہ کو چھوڑ بیٹھتا ہے اور ترک توبہ کا نتیجہ کیا ہوگا وہ ظاہر ہے۔

(۳) انسان کو خصوصًا امراض باطنیہ کی بہت فکر کرنی چاہیے مثلًا تکبر، حسد، کینہ، بغض، حرص، غصہ وغیرہ کیونکہ اس سے انسان اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کے قلوب میں اس کے لیئے جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالےٰ سے یوں دعا کیا کرو

اللھم اجعلنی فی عینی صغیرا وفی اعین الناس کبیرا۔

کہ اللہ مجھے تو اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنے کی توفیق عطا فرما اور لوگوں کی نظروں میں مجھے بڑا رکھ۔

یعنی لوگوں کی نگاہ میں میری وقعت رہے اور یہ اسوقت حاصل ہوگا جب ان گندگیوں سے پاک رہا جائے۔

(۴) اس مکتوب سے حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ کی دقت نظری کا پتہ چلتا ہے۔ اور ساتھ حضرت والا مدظلہ کے نزدیک اتباع سنت کا اہتمام بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہی اصل مقصد اور روح سلوک ہے۔

ایک طالب حق جو ریونین سے انگلینڈ بغرض تعلیم آئے ہوئے تھے، آنے کے بعد حضرت اقدس سے بیعت وارادت کا تعلق قائم کر لیا۔ حضرت نے ایک مکتوب میں مدینہ منورہ سے انکو تحریر فرمایا:۔

بعد سلام مسنون مزاج شریف!

آپ کا خط ملا۔ آپ کا دل لگ گیا اس سے بہت مسرت ہوئی۔ یہ دنیا اور اس کی ساری لذتیں، راحتیں سب فانی ہیں، عیشِ جاودانی، عیش آخرت ہے۔ دارالعلوم آنے کے بعد اپنی اصلاح وتربیت مکمل کئے بغیر اور تعلیم چھوڑ کر اسی دین کی طرف چلے جانا جسے چھوڑ کر آئے تھے۔ اپنے کو ہلاکت کے لیے پیش کرنا ہے اس لئے کہ دارالعلوم کے باہر ہلاکت کے اسبابوں اور گناہوں کے دواعی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ مجھے تو ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جن کو چند روز کے لیے دارالعلوم کا ماحول نصیب ہو جائے۔ انکا دارالعلوم کے باہر کیسے جی لگتا ہے۔ میں تو دارالعلوم کے باہر چند گھنٹوں کے لیے بھی مجبوری سے جاتا ہوں تو جی گھٹتا ہے کہ کب دارالعلوم واپس جاؤں۔ جہاں ہر وقت انوار ورحمتوں کی بارش برستی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو عافیت کے ساتھ لے جائے اور بعافیت واپس لائے۔ علم نافع عمل صالح عطا فرمائے۔

(آمین)

ایک طالب علم نے ترک تعلیم کے متعلق لکھا تھا۔ حضرت کے جواب کے بعد الحمد للہ ترکِ تعلیم کا ارادہ ترک کر دیا اور عربی تعلیم شروع کر دی۔ ماشاء اللہ وہ طالب علم استاد ذہین نکلا کہ اپنی جماعت میں اول نمبر سے کامیاب ہوتا ہے۔ حضرت مدظلہ کے جواب کا اقتباس درج ذیل ہے۔

ایک بات ذہن نشین کر لو کہ یہ دنیا اس کی لذتیں اور اس کی ساری ضرورتیں سب فنا ہونے والی اور وقتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ آپ جس وجہ سے بھی دار العلوم چھوڑنا چاہتے ہیں۔ وہ دنیوی ہی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ اتنے بڑے خسارہ اور نقصان کو مول لینے کے لئے تیار ہیں

ان دو مکتوب گرامی سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور تماشہ ہے۔ حقیقی زندگی، حیاتِ اخروی ہے اور آخرت کی جاوید نعمتیں حق تعالیٰ کی محبت کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور حق تعالیٰ کی محبت کے ساتھ دنیا کی محبت کا جمع ہونا ایسا ہی ناممکن ہے۔ جسطرح ایک برتن میں آگ اور پانی کا جمع ہونا ناممکن ہے۔ اور جب تک انسان دنیا سے منہ نہ پھیرے گا۔ کہ ان فانی تعلقات کو منقطع کر لے اور بقدر ضرورت پر قناعت کر لے۔ اسوقت تک حق تعالیٰ کی محبت پیدا نہ ہو گی۔

لہذا دنیا کی محبت قلب سے نکال کر اللہ تعالےٰ سے لو لگانے کی کوشش کی جائے۔

یوں تو دنیا دیکھنے میں کسقدر خوش رنگ تھی

قبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی۔

(۲) اپنی اصلاح کے لیئے ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔ جہاں گناہوں کے دواعی نہ ہوں اور جہاں ہر وقت برکات کا نزول ہوتا ہو اور یہ چیزیں اہل اللہ کے پاس ہی میسر آسکتی ہیں۔
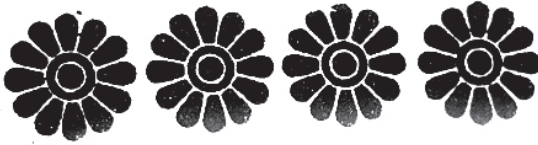
ایک طالب حق کو تحریر فرمایا :۔

مکتوب ۴

ماہ مبارک کے ایام سیر و تفریح وغیرہ میں بے کار ضائع نہ ہوں بلکہ اندروں کو تعمیر کرنے میں صرف کریے ، بالخصوص ماہ مبارک میں کہیں جانے ملنے جلنے سے احتراز کریں ۔

ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ۔

مکتوب ۵

اور ممکن ہو تو پورے ماہ کا ورنہ کم از کم آخر عشرہ کا اعتکاف ضرور کریں ، اپنے اوقات کی حفاظت کریں ، زیادہ وقت تنہائی میں شغل مع اللہ میں گذاریں ، نئے پرانے دوستوں کے ساتھ سیر و تفریح کے بجائے اپنے اوقات کو مشغول رکھیں اللہ تعالےٰ آپ کو علم و عمل کی دولت سے نوازے اور اپنی محبت سے سرشار فرمائے۔ آمین

ایک اور مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں۔

مکتوب ۶

ماہ مبارک میں قرآن پاک پر جتنا زور لگائیں کم ہے بلکہ چند دن تو ضرور ایک دن رات کا ایک قرآن شریف پڑھکر دیکھئے۔ حضرت شیخ مدظلہ نے ساری عمر رمضان میں روزانہ ایک قرآن پاک سے زیادہ ہی پڑھا ہے۔ ۳۵، ۴۰ سپارے روزانہ کے ہوتے تھے۔ آپ بھی اس کی مشق کرکے دیکھیں اللہ تعالےٰ ہمت و قوت عطا فرمائے۔ (آمین)

ان تین مکاتیب سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) رمضان المبارک کے ایام کو بے کار ضائع نہ کیا جائے بلکہ ہر وقت اپنے آپ کو مشغول رکھا جائے۔ اگر کوئی بھی کام نہ ہو اور تکان ہو تو سو جائے لیکن ادھر ادھر کی لغویات سے احتراز کیا جائے کہ یہ ایام بار بار نہیں آتے۔ اللہ تعالےٰ قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) اعتکاف کا اہتمام کیا جائے۔ اگر پورا مہینہ نہیں تو کم از کم آخر عشرہ کا اعتکاف ضرور کیا جائے۔ احادیث میں اس کی فضیلت کثرت سے وارد ہوئی ہے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے یہاں اس کا بہت اہتمام ہوتا تھا۔

(۴) ویسے تو ہر وقت قرآن پاک پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے لیکن رمضان المبارک میں بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیے کہ یہی وہ مہینہ ہے جس میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن کا نزول ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کا بیالیس سالہ معمول یہ رہا کہ رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآن شریف ختم فرماتے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر کوشش کی جائے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراساں نشود

کوئی مشکل ایسی نہیں جو آسان نہ ہو۔ لیکن باہمت ہونا چاہیے اور ساتھ ہی توفیق الٰہی کی دعا کرنی چاہیے۔ اللہ جل شانہٗ ہمیں اوقات کی بالخصوص ماہ مبارک کی نگہبانی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک طالب حق نے غیبت کے مرض کی شکایت تحریر کی، تو حضرت نے جواباً تحریر فرمایا:-

مکتوب

غیبت بطور مرض کے تو آپ میں نہیں ہے۔ مگر کبھی صحبت و ماحول کے اثر سے ہوجاتی ہوگی۔ اس سے احتیاط لازم ہے۔ اگر کسی دن ہو جائے تو جس کی غیبت کی گئی اس سے کہہ کر معافی مانگ لی جائے۔ اور یہ ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لیئے کچھ پڑھکر ایصال ثواب کیا جائے۔ اور اس کے لیئے دعا کریں، اللہ تعالے اس مرض سے مجھے بھی محفوظ رکھے آپکو بھی۔ (آمین)

① اس مکتوب گرامی سے معلوم ہوا کہ اہل بد کی صحبت سے احتیاط کرنا چاہیئے۔ بعض مرتبہ انسان میں کسی گناہ کی عادت نہیں ہوتی لیکن صحبت کی وجہ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ صحبت بہت زیادہ موثر ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی اور بروں کی صحبت تجھے برا بنا دے گی۔

مسلم شریف کی حدیث ہے۔

"الفخر و الخیلاء فی اصحاب الابل والسکینة والوقار فی اصحاب الشاء"،

یعنی فخر اور دکھلاوا اونٹ والوں میں ہوتا ہے۔ اور تواضع وانکساری بکری والوں میں ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ اونٹ کے اندر بڑائی اور تکبر کی صفت ہے۔ لہذا اس کی صحبت سے تکبر ہی پیدا ہوگا اور چونکہ بکری کے اندر تواضع ومسکنت کی صفت ہے لہذا بکری والوں میں تواضع ومسکنت پیدا ہوتی ہے۔

(۲) اس مکتوب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غیبت سے احتیاط کرنا چاہیئے کہ اس گناہ میں حق اللہ کی تفویت کے ساتھ ساتھ حق العبد بھی فوت ہوتا ہے۔ لیکن اگر غیبت ہو ہی جائے تو اس کے ازالہ کی اور توبہ کی دو صورتیں ہیں یا تو جس شخص کی غیبت کی گئی ہے اس سے معافی مانگ لی جائے۔ اور اگر اظہار سے اس کے ناراض ہو جانے کا خوف ہو۔ تو پھر توبہ کر کے ایصال ثواب کرے۔

علامہ الوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ غیبت جب تک صاحب غیبت کو نہ پہونچے اسوقت تک حق العبد نہیں ہوتی۔ لہذا توبہ کرنے سے عفو کی امید رکھی جاسکتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس شخص کے لئے بھی دعاء کی جائے۔ جس کی غیبت کی گئی ہے۔ اس کی

تائید حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ان من کفارة الغیبة ان یستغفر لمن اغتابه تقول اللھم اغفر لنا و لهٗ (بیہقی)

یعنی غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہے۔ اس کے لیئے اللہ سے دعائے مغفرت کرے اور یوں کہے یا اللہ ہمارے اور اس کے گناہوں کو معاف فرما۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس ذنب شنیع سے محفوظ رکھے (آمین)

ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا :۔

آپ غسل کرکے دو رکعت صلوۃ التوبہ پڑھکر آئندہ کے لئے احتیاط کا عزم کرلیں۔ اور خوب روکر استغفار کریں۔ اللہ تعالےٰ سے معافی مانگیں اور اس کے لئے ہمیشہ نماز کے بعد بہت دیر تک پہلے تو ہاتھ اٹھائے۔ بغیر نادم رہیں، خوب ندامت کے بعد پھر دعا شروع کریں۔ اس میں رونا بھی آئے گا۔ انشاء اللہ روکر گناہ دھلیں گے۔ دنیا میں روکر گناہوں کو دھونا ضروری ہے۔ تاکہ عذاب آخرت و نارِ جہنم سے دھونے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اگرچہ اُمید ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے لطف وکرم سے ہماری سیأت کو معاف فرمائے اور بلا حساب چھٹکارا نصیب فرما دے، میں بھی دعا کروں گا۔ آپ بھی کوشش کیجئے، زیادہ وقت تنہائی میں گذارا کیجئے، اکیلے رہا کیجئے۔

(۱) اس مکتوب گرامی سے توبہ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے انسان کو توبہ کا نہایت ہی زیادہ اہتمام کرنا چاہئیے کہ انبیاء کے سوا کوئی بھی معصوم نہیں ہے توبہ کے وقت پورے یقین کے ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کیا جائے۔ اور پھر اسکا لحاظ رکھا جائے کہ توبہ شکنی نہ ہو اور احتیاط کے بعد بھی گناہ کا صدور ہو جائے تو پھر دوبارہ توبہ

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے انسان! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا۔ اور مجھ سے امید لگائے رہے گا۔ میں تجھ کو بخشونگا۔ تیرے گناہ جتنے بھی ہوں۔ میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔!

اے انسان اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر بھی تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دونگا اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔

اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ساری زمین بھر جائے پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازوں گا۔ جس سے زمین بھر جائے۔

(ترمذی ابواب الدعوات ۵۰۹)

یہ شہنشاہ حقیقی کی طرف سے کتنا بڑا انعام و اکرام ہے ، انسان سے لغزش اور خطائیں ہو جاتی ہیں ۔ احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے ، مواظبت اور پابندی میں فرق آجاتا ہے ، صغیرہ اور کبیرہ گناہ اپنی نادانی سے بندہ کر بیٹھتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی مغفرت کے لیئے خود نسخہ تجویز فرما دیا کہ عجز و انکساری کیساتھ بارگاہ خداوندی میں مضبوط امید رکھتے ہوئے مغفرت کا سوال کرو دل میں شرمندہ اور پشیمان ہو کہ ہائے مجھ ذلیل و حقیر سے مولائے کائنات خالق موجودات تبارک و تعالےٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہوگئی ۔ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے ۔ انشاء اللہ خدا تعالیٰ مغفرت فرمادے گا ۔

(۴) اس مکتوب گرامی میں خوف اور رجاء کی تعلیم دی گئی ہے ۔ کہ

الایمان بین الخوف و الرجاء

اللہ سے ڈرتے ہوئے روکر دعا کی جائے لیکن ساتھ ہی امید بھی رکھی جائے کہ اللہ تعالےٰ اپنے لطف و کرم سے سیأت کو معاف کرے گا ۔

اس سے حضرت والا کی شانِ تربیت ظاہر ہے ۔

ایک طالب حق کو حضرت نے تحریر فرمایا!

مکتوب ۹

جس مرتبہ اور حال میں پہونچے اسے منزل نہ سمجھو، منزل اور آگے ہے، اپنی طبیعت میں خلوت پسندی کو پیدا کریں۔ تنہائی میں رونے دھونے کی دولت نصیب ہو۔ اس کی کوشش کریں۔ ہمارے یہاں نسبت چشت کے حصول کی علامت گریہ وزاری کا غلبہ ہے۔

اس مکتوب گرامی کی اس آیت سے تائید ہوتی ہے۔

"یاایھا الذین اٰمَنوا اٰمِنوا"

اے ایمان والو ایمان لے آؤ۔ یعنی ایمان جیسی عظیم الشان نعمت کے حصول کے بعد اسی پر اکتفا نہ کیا جائے۔ بلکہ اور آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔

نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ منازلِ سلوک طے کرنے میں خلوت پسندی کو خاص دخل ہے۔

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں

آپ سے پہلے بھی عرض کیا گیا تھا کہ آپ امراض قلبیہ کی فکر میں زیادہ نہ رہیں۔ اس سے مایوسی پیدا ہوتی ہے، بلکہ قلب کو محبت کی طرف لائیں اور خوف پر محبت کو غالب رکھیں، اسکی کوشش کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالے کی محبت میں زیادتی ہو۔ محبت سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اللہ تعالے انوار محبت سے تمہیں بھی منور فرمائے مجھے بھی۔ آمین

(۱) اس مکتوب گرامی سے معلوم ہوا کہ ہر وقت امراض قلبیہ کی فکر میں نہ لگے رہنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ بالکل ہی فکر ترک کر دیں بلکہ اعتدال ہونا چاہئیے۔ اگر افراط وتفریط سے کام لیا گیا تو ہر جانب نقصان ہے۔

(۲) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ انسان کو اللہ ورسول سے محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے کہ یہی اصل مقصود ہے۔ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،، جب تک تمہارے نزدیک اللہ اور اسکا رسول ہر چیز سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ اسوقت تک تمہارا ایمان کامل نہ

ہو گا۔

ظاہر ہے کہ خداوند قدوس کے اتنے احسانات ہیں۔ کہ لا تعد و لا تحصیٰ تو اس محسن حقیقی سے محبت صرف صفات محمودہ اور جلال و کمال کیوجہ سے ہونی چاہیئے۔ کہ ان صفات میں وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اسی لیئے اللہ پاک نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ بندہ ہے جو میری عطا اور احسان کے بغیر محض حق ربوبیت ادا کرنے کی غرض سے میری عبادت کرے۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا چند ایسے لوگوں پر گذرا ہوا جو خلوت میں بیٹھے عبادت کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ہم جنت کی امید رکھتے ہیں اور دوزخ کا ڈر حضرت روح اللہ نے فرمایا کہ تمکو مخلوق کی ہی طمع ہے اور مخلوق ہی کا خوف ہے، ولئے افسوس کہ خالق کے لیئے کچھ بھی نہیں آگے جا کر چند دوسرے لوگوں پر گذر ہوا جو خلوت نشین تھے اور کہتے تھے کہ کہ ہم تو محض خدا کی محبت اور اس کے جلال کی عظمت کیوجہ سے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک تم خدا کے ولی و مقرب ہو اور تمہارے ہی پاس بیٹھنے کا مجھے امر ہے۔

(تبلیغ دین امام غزالی)

ایک عالم دین حضرت شیخ الاسلام مولینا حسین احمد مدنی

نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت تھے۔ حضرت کی وفات کے بعد حضرت اقدس شیخ المشائخ مولینا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ سے وابستہ ہو گئے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد انہوں نے حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدھم سے رجوع ہونے کو لکھا۔ حضرت مولانا نے انکو جو جواب تحریر فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

مکتوب ۱۱

مکرم و محترم حضرت مولانا۔۔۔

صاحب مد فیوضکم

بعد سلام مسنون مزاج شریف

گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ کے حالات و معمولات پڑھ کر مسرت ہوئی۔ اللہ تعالٰے ترقیات سے نوازے، اپنا قرب اور اپنی محبت نصیب فرمائے۔

اس سے اور زیادہ مسرت ہوئی کہ آپ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ اور انکے بعد حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے بڑی ہی سعادت ہے۔ مگر آپ کا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لاکھوں غلاموں اور ایک سو سے زائد خلفاء میں سے اس روسیا کا انتخاب کرنا بے محل ہے کہ حضرت کے خلفاء میں بڑے بڑے آفتاب و ماہتاب موجود ہیں۔ میرا تو جس نے بھی آپ کو پتہ دیا

ہو۔ یہ ان کا صرف حسن ظن ہے۔ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ عالم آخرت میں بھی ستاری کا معاملہ فرمائے۔ رسوائی سے بچائے بیعت کے متعلق تو اکابرین کا ارشاد ہے کہ خوب ٹھوک بجا کر بیعت ہونا چاہیے۔ اور میرے احوال آپ کو معلوم نہیں۔ روئے زمین پہ جتنے اہل ایمان بستے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ بدکار روسیاہ میں ہوں۔

میرے تو نہ اعمال ہیں نہ کوئی حال احوال بس صرف ایک کمزور سا ایمان ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تادم آخر محفوظ فرماوے اور اس کے ذریعہ میری مغفرت فرماوے۔

حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے ۱۰۹ خلفاء ہیں، آپکے پاس انکی فہرست پہونچی ہو تو ٹھیک ہے اس میں سے استخارہ کرنے کے بعد کسی کی طرف رجوع فرمالیں اور نہ پہونچی ہو۔ تو تحریر فرماویں میں یہاں سے بھیجدونگا۔

فقط

یوسف

اس مکتوب گرامی سے حضرت مدظلہٗ کی شان تواضع وانکساری مترشح ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا۔ بدلیل حدیث "من تواضع للہ رفعہ اللہ"

بھائیو! تواضع ہی سے انسان فرشتوں سے آگے بڑھ جاتا ہے
اور کبر جو کہ ام الامراض ہے اس سے انسان اللہ تبارک وتعالیٰ
سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔

از یں بر ملائک شرف داشتند
کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ اولاً اس سیاہ کار اور بعد
میں سب دوستوں کو رذائل سے پاک فرماوے۔ اور اہل اللہ
کی محبت نصیب فرماوے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

۱۰ جمادی الآخر ۱۴۰۵ھ

۳ مارچ ۱۹۸۵ء

۱۴رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

۲/اپریل ۲۰۱۸ء

شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف بن سلیمان بن قاسم متالا صاحب

دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ

ہالکامبے ہال، ۱۴۹، ہالکامبے اولڈ روڈ

ہالکامبے، بری، بی ایل ۸ ۱۴ این جی

یونائیٹڈ کنگڈم

قبلہ محترم حضرت جی دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم امید کرتے ہیں کہ عالی جناب بخیر وعافیت ہونگے۔

امتِ مسلمہ کی اصلاح اور قرآن الکریم کی تعلیمات کو ہر فرد تک آسان وسہل انداز میں پہنچانے کی نیت سے اسلامک بک سروس کے کارکن جو نشر واشاعت کی سطح پر کام کرتے ہیں انھوں نے موضوعاتی قرآن کی طباعت کا مشورہ سامنے رکھا تھا۔

آپ کو یہ خط لکھنے کا مقصد، موضوعاتی قرآن میں اضواء البیان کے اردو ترجمہ کے استعمال کی اجازت لینا ہے۔

موضوعاتی قرآن اصل میں اپنے طرز کا ایک منفرد قرآن ہوگا جس میں ہم اضواء البیان کا ترجمہ جو کہ بہت ہی سہل اور آسان زبان میں ہے، استعمال کریں گے۔ موضوعاتی قرآن میں قرآن الکریم کے تمام اہم موضوعات اور مضامین کو مختلف رنگوں سے نمایاں کیا جائے گا تاکہ پڑھنے والا جب پڑھے تو اس کو یہ احساس ہو کہ جن آیتوں کو وہ پڑھ رہا ہے، ان کا شان نزول کیا ہے۔ جب آیتوں اور ان کے ترجمہ کو رنگوں سے نمایاں کیا جائے گا تو پڑھتے وقت پڑھنے والے کے دل کی کیفیت مضامین سے مناسبت رکھتی ہوئی ہوگی۔

موضوعاتی قرآن میں ترجمے کو عنوان کے لحاظ سے رنگ دے کر تقسیم کیا جائے گا تاکہ قارئین کو ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہو اور قلب میں آیتوں کے مطابق تاثرات پیدا ہوں۔

حاشیے میں مختصر طور پر آیت نمبر کے لحاظ سے تشریحات بھی لکھی جائیں گی اور مشکل الفاظ کے معنی اور لغت کا حل بھی پیش کیا جائے گا۔

مولانا مشتاق عالم ندوی صاحب ندوۃ العلوم، لکھنؤ سے فارغ ہیں جنھوں نے مضامین کو عربی سے اردو میں ترتیب دیا ہے۔ فراغت کے بعد انھوں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ سے عربی اور اسلامک اسٹڈیز میں بیچلرس اور ماسٹرس کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے پاس عربی زبان کا ترجمہ کرنے میں ایڈوانس ڈپلومہ بھی ہے۔ فی الوقت مشتاق صاحب پی ایچ ڈی عربی زبان میں کر رہے ہیں۔

حضرت، ہم آپ سے ملتمس ہیں کہ آپ ہمیں ہمارے موضوعاتی قرآن میں اضواء البیان کا اردو ترجمہ استعمال کرنے کی اجازت دیں تاکہ اس قرآن کے ذریعہ برصغیر اور جہاں بھی اردو زبان کے جاننے والے ہیں وہ اس قرآن سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

آپ سے مخصوص دعاؤں کی بے حد درخواست ہے ساتھ ہی آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ وقتاً فوقتاً ہمیں موضوعاتی قرآن کے تعلق سے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہیں۔ انشاء اللہ آپ کی سرپرستی اور رہنمائی کے زیر سایہ ہم اس کارِ خیر کو بہتر طریقے سے سرانجام دینے کی پوری کوشش کریں گے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

عبدالسمیع

اسلامک بک سروس پرائیویٹ لمیٹڈ، نئی دہلی (انڈیا)

1511-12, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-110 002 (India)

Tel.: +91-11-23244556, 23253514, 23269050, 23272893, 23286551, 23247899 | FAX: +91-11-23277913

e-mail: info@ibsbookstore.com | Website: www.ibsbookstore.com

از: شیخ یوسف متالا حفظہ اللہ

بنام: جناب عبد السمیع صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کونین رب ذوالجلال نے اپنی مخلوق کو وجود عطا فرمایا اور تمام مخلوقات کو صرف ایک کام تسبیح کا حکم دیا جس میں وہ ہر وقت مصروف ہے، **وان من شیء الا یسبح بحمده**، دیگر مخلوقات کے مانند جن وانس کو بھی ایک حکم دیا وہ معرفتِ الٰہیہ ہے فرمایا **وما خلقت الجن والانس الالیعبدونِ ای لیعرفونی**۔

اسی معرفت کی رہبری کے لیئے جن وانس کی طرف انبیاء ورسل بھیجے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ان میں سب سے آخری پیغمبر خاتم الانبیاء والمرسلین سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرمایا جو مالک کی معرفت کی طرف کامل رہبری فرماتا ہے۔

اس آخری کتاب کے اردو تراجم میں سے ایک **اضواء البیان** ہے جسے نشریاتی ادارہ اسلامک بک سروس نیو دہلی کئی بار طبع کر چکا ہے، اسلامک بک سروس کے مالک جناب عبد السمیع صاحب زید مجدہم اب اس ترجمہ کو موضوعاتی قرآن کا حصہ بنانے کا ارداہ رکھتے ہیں۔

ہماری دلی دعائیں اس کام میں ان کے ساتھ ہیں، رب تعالی شانہ انہیں اس میں کامیابی عطا فرمائے، جان ومال عزت میں برکت فرمائے، ہم سب کی اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔

یوسف متالا

ازھر اکیڈیمی لندن۔ یوکے

پیر ۳۰ رجب ۱۴۳۹ھ

تفسیر الکتاب بتذکرة أولی الالباب

حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ
کی زیرِ تالیف عربی تفسیر کے حوالے سے

میرٹھ کے دوایک صاحب کے ذریعے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی قدس سرہ کے خلیفۂ مجاز وتلمیذِ خاص ودار العلوم بری، انگلینڈ کے مہتمم: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ کی زیرِ تالیف تفسیر قرآن بہ عنوان ''تذکرة أولي الألباب في تفسیر الکتاب'' کے کچھ اجزاء ـــ جن میں تفسیر ''عمّ یتساءلون''، مکمل مطبوعہ اور سورۂ فاتحہ کی مکمل تفسیر کے مُبَیَّضے کے ساتھ ''سورۂ بقرہ'' مکمل اور ''سورۂ نساء'' مکمل کے مبیضے شامل ہیں ـــ ملے۔ ساتھ ہی خُرد سائز میں چھپا ہوا اُن کا اردو ترجمۂ قرآن، بہ عنوان ''اضواء البیان في ترجمة القرآن'' مطبوعہ اور اُن کی تالیفِ گراں مایہ ''مشائخ احمد آباد'' کی دونوں جلدیں اور ''جمالِ محمدی درسِ بخاری کے آئینے میں'' کے دونوں اجزا مطبوعہ بھی ملے اور باعثِ سعادتِ بے پناہ ثابت ہوئے۔

اُن کا ترجمۂ قرآن دوایک سال قبل طبع ہوکر بے پناہ مقبول ومحبوب ومشہور ہوچکا ہے؛ کیوں کہ ترجمہ حد درجہ سادہ وعام فہم ہونے کے ساتھ بہت مطلب خیز اور مفاہیم ومرادات کو قاری تک پہنچانے والا اور بے تکان ہضم ہوجانے والا ہے۔ ''مشائخ احمد آباد'' راقم نے جستہ جستہ دیکھی، اہلِ علم اور تاریخ وسیرت وسوانح سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے خاصے کی چیز ہے۔ وہ گجراتی الاصل ہیں، بعد میں لندن میں (جہاں کی زبان انگلش ہے) بود وباش ہوگئی اور برس ہا برس سے وہیں مقیم ہیں؛ لیکن اُن کی تالیفی اردو زبان نہ صرف رواں، شُشتہ اور سلیس ہے؛ بل کہ گجراتیت سے بالکل منزہ ہے اور اردو کے اصلی خطوں کے لکھنے والوں کی زبان محسوس ہوتی ہے۔ کتاب پڑھنے والوں کو اندازہ ہوجاتا ہے کہ مؤلف نے کس طرح سیکڑوں کتابوں کا رس نچوڑ کر اُس کا شفاف حصہ اپنی کتاب میں ہنرمندی کے ساتھ انڈیلا ہے۔

زیرِ تالیف عربی تفسیر کے بالائی حصے میں قرآن پاک کے عثمانی رسم الخط والے متن کے پہلو میں بائیں جانب اردو اور اس کے نیچے انگریزی ترجمے درج ہوئے ہیں۔ اردو ترجمہ خود انھی کا اور انگریزی ترجمہ ڈاکٹر محمود چاندیا کا ہے۔

تفسیری حصہ اُس کے نیچے درج ہے، تفسیر میں یہ انداز اختیار کیا ہے کہ تفسیر، تفسیر بالماثور ہی رہے، چناں چہ حدیثِ پاک کے علاوہ، صحابہ، تابعین اور سلف کے اقوال وائمۂ تفسیر کے فرمودات کو نقل کیا ہے۔ ہر قائل کے لیے اُنھوں نے ایک رنگ مخصوص کیا ہے، مثلاً امام بخاری کے جو اقوال درج ہوئے ہیں وہ سرخ رنگ میں درج ہوئے ہیں، ابو طالب مکی کے اقوال بینگنی رنگ میں درج ہوئے ہیں، ابو اسحاق ثعلبی کے اقوال ہلکے بینگنی رنگ میں مذکور ہوئے ہیں۔ اگر اپنی طرف سے الفاظ کی تفسیر وشرح یا کسی قول کی ترجیح کے سلسلے میں کوئی بات کہی ہے تو اُس کو کالے حروف میں ذکر کیا ہے اور ''قلنا'' کے لفظ کے بعد لکھا ہے، اردو اور انگریزی ترجموں میں بھی کالے حروف ہی استعمال کیے گئے ہیں۔ اس سے کتاب کی طباعت میں انوکھا پن اور جاذبیت پیدا ہوگئی۔ یہ مصنف کے حسنِ ذوق اور لطافتِ طبع کی بات ہے؛ جس کی دلیل یہ ہے کہ اُن کی ساری تالیفات کاغذ، طباعت اور اشاعت کے اعتبار سے بھی بہت ممتاز ہیں۔ مصنف اگر خود باذوق نہ ہو تو اُس کی علمی تخلیقات شاید وباید ہی خوب صورت شائع ہو پاتی ہیں۔

سب سے پہلے ہر سورہ کی تفسیر کے شروع میں اس کے فضائل پر اَقوال درج کیے ہیں، پھر الفاظ کے معانی ومفاہیم پر اقوال ذکر کیے ہیں۔ تفسیر کا انداز مُدَرِّسانہ ومعلمانہ ہے۔ یعنی اس تفسیر سے علماء وطلبہ زیادہ مستفید ہوسکیں گے اور قدر بھی کریں گے، اِسی لیے وہ اردو کی بہ جائے، عربی میں یہ تفسیر لکھ رہے ہیں۔ گو اردو اور انگریزی ترجموں سے علما وغیر علما دونوں ہی فائدہ اٹھاسکیں گے، ان شاء اللہ۔

اُنھوں نے ''سورۂ فاتحہ'' کی تفسیر کے مُبَیَّضے کی ابتداء میں ۱۰۳ مراجع کا تذکرہ کیا ہے، جن سے اُنھوں نے اپنی اِس تفسیر میں فائدہ اُٹھایا ہے۔

اتنی کتابوں کا مطالعہ کرنا اور اُن سے اخذ کر کے مختارہ ومطلوبہ اقوال کو اپنی جگہ درج کرنا غیر معلمولی کام ہے، جس سے اُن کی محنتِ شاقہ، اخلاص، قرآن پاک سے شغف، اپنے مربیوں ومشایخ کی تربیت سے کماحقہ فائدہ اٹھانے اور یورپ میں رہ کر دین وعلم اور کتاب وسنت کی خدمت کے لیے اپنے کو یکسو کر لینے کا کچھ اندازہ ضرور ہوتا ہے۔

لندن اور امریکہ اور یورپ کے دگر ممالک کا رُخ عموماً لوگ پیسے کمانے اور دنیوی وسائل جٹانے کے لیے کرتے ہیں، وہاں رہ کر دین ودعوت اور علمی مشاغل کے لیے اپنے آپ کو وقف کیے رہنا، حضرت مولانا یوسف مدظلہ جیسے لوگوں ہی کا کام ہوسکتا ہے۔

راقم نے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ اور سورۂ نسا کے مُبَیَّضے ـــــ جو کمپیوٹر کی مختلف الالوان کتابت سے مُزَیَّن شدہ، اس کو پہنچے ـــــ کے جستہ جستہ مطالعے کی سعادت حاصل کی، مطالعہ کردہ حصوں میں اُسے بہ ظاہر کوئی فروگزاشت نظر نہیں آئی۔ بدقسمتی سے فنِّ تفسیر سے، اُس کو تدریساً یا تالیفاً اشتغال نہیں اور تعلمًا اشتغال کو زمانہ بیت گیا۔ عدیم الفرصتی، کثرتِ امراض اور کثرتِ کار کی وجہ سے بالاستیعاب مطالعے کا اُس کو موقع نہیں مل سکا۔

حضرت مولانا یوسف متالا دامت برکاتہم نے، حسنِ ظن کی وجہ سے، اِس راقم کو اِس مقدس کام میں شریک کر کے، اَجرِ بے پناہ کا مستحق بننے کی راہ ہموار کی، اِس کے لیے وہ اُن کا بے پناہ شکر گزار ہے۔ راقم کی حضرت مولانا سے کوئی ملاقات یاد نہیں؛ لیکن وہ اُنھیں اُن کے دینی وعلمی ودعوتی کارناموں کی وجہ سے سال ہا سال سے غائبانہ جانتا ہے۔ حضرت مولانا مدظلہ کو شاید اس راقم کے نام سے پہلی بار واقفیت محدثِ کبیر حضرت مولانا محمد یونس صاحب جون پوری رحمۃ اللہ علیہ پر، اُس کے اردو میں تحریر کردہ مضمون سے ہوئی، جو اُن کے اندازِ تکلم سے محسوس ہوا کہ اُنھیں اُن بعض نقاط کی وجہ سے، جو اُس نے مضمون میں اٹھائے ہیں، پسند آیا؛ کیوں کہ اُنھوں نے انگلینڈ سے راقم کو فون کیا، مضمون کا ذکرِ خیر کیا اور چند دنوں بعد ازراہِ کرم یہ کتابیں برائے مطالعہ واستفادہ اور یہ مُبَیَّضے برائے نظرِ ثانی عنایت فرمائے۔ جزاہ الله خيراً، وأطال عمرَه مع كامل الصحة ومزيد التوفيق لمزيد الخدمة للدين والدعوة والعلم، ولاسيما الكتاب والسنة۔

نور عالم خلیل امینی
استاذ ادبِ عربی، چیف ایڈیٹر ''الداعی'' عربی
دارالعلوم دیوبند

۴ ½ بجے شام بہ روز سہ شنبہ
۱۵/رجب ۱۴۳۹ھ مطابق ۳/اپریل ۲۰۱۸ء

❁ ❁ ❁